

THE DESIRE

Mahi Rairoot



THE DESIRE

BY MAHI RAJPOOT

سات سال بعد

— یہ منظر شاہ حویلی کا ہے

رات کی تاریکی چھٹ چکی تھی اور صبح کا سورج اپنی پوری آب و تاب سے
روشن ہو چکا تھا مگر حویلی کے مکین ابھی تک دین و دنیا سے غافل اپنے نرم
گرم بستروں پر سوئے ہوئے تھے اماں سائیں نیچے ہی ہال میں صوفے پر
بیٹھی یاسیت سے پوری حویلی کو دیکھ رہی تھیں

انہیں پانچ سال پہلے ہی فالج ہوا تھا اور وہ وہیل چیئر کی ہو کر رہ چکی تھیں
بروقت علاج کے سبب کافی حد تک بہتر ہو چکی تھیں مگر پھر بھی وہ اب
__ دوسروں کے آسروں پر اپنی زندگی گزار رہی تھیں

اماں سائیں __ آپ کی چائے __ شازیہ بیگم ابھی ابھی ان کے پاس
چائے لے کر آئی تھیں

مگر اماں سائیں نے ان کی طرف سے منہ موڑ لیا ان کا غرور و طنطنہ آج
بھی ایسا ہی تھا کچھ لوگ اپنی زندگی سے کچھ بھی نہیں سیکھ پاتے اور اماں
سائیں کا بھی یہی حال تھا وہ آج بھی اس حالت میں بھی دوسروں کو اپنی
زبان اور اپنے رویے سے اذیت پہنچانے سے باز نہ آتی تھیں ان کے
__ عتاب کا سب سے زیادہ نشانہ ان کی بہو شازیہ ہی بنتی تھیں

شازیہ بیگم نے افسوس بھری نگاہ اماں سائیں پر ڈالی اور پھر کچن کی جانب
چلی گئیں

گھڑی کی سوئی تیزی سے چل رہی تھی صبح کے دس بج چکے تھے جب بلیو
ڈریس پینٹ پر بلیو ٹرٹل شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے سرخ و
سفید رنگت پر ہلکی بیئر ڈوالا خرم حیدر شاہ ڈائمنگ ہال میں آیا اور آتے
ساتھ ہی اماں سائیں کے سامنے دعا لینے کی غرض سے جھکا مگر اماں سائیں
نے نفرت اور حقارت سے اس کی جانب دیکھا تو وہ تلخی سے مسکرایا جب
شازیہ بیگم نے اسے پکارا

URDUNovelians

خرم آؤ ناشتہ کر لو تمہیں آفس کے لئے بھی نکلنا ہے۔۔۔ شازیہ بیگم کے
لہجے کی شفقت اور نرمی پر خرم بے ساختہ مسکرایا

__جی ماں__ اور آگے بڑھ کر شازیہ بیگم کو گلے لگایا

ماں سدید کہاں ہے؟ خرم نے ڈائمنگ چیئر پر بیٹھتے ہی اپنے ساتھ رکھی
سدید کی خالی چیئر کو دیکھ کر استفسار کیا

بیٹا وہ اپنے کسی کام سے صبح جلدی چلا گیا__ شازیہ نے خرم کو بتاتے ہوئے
اس کی جانب آلیٹ کی پلیٹ کھسکائی

__خرم نے اثبات میں سر ہلایا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا تھا

شازیہ بیگم نے حیدر کی موت کے بعد خرم کو اس کا شاہ حویلی میں حق
دینے کی بات کی اور ان کی اس بات پر سدید نے بھی ان کا ساتھ دیا تب

سے خرم شاہ حویلی میں ہی رہتا تھا سدید اور شازیہ کے مثبت رویے نے
اسے کافی حد تک بدل دیا تھا مگر اماں سائیں آج بھی اس سے بے تحاشہ
نفرت کرتی تھیں اسے

ناجائز " اور گندہ خون کہہ کر پکارتی تھیں "

اور ان القابات پر خرم تلخی سے مسکراتا تھا وہ ایک بار اماں سائیں سے
پوچھنا چاہتا تھا کہ

وہ اگر ناجائز تھا گندہ خون تھا تو اسے ناجائز بنانے والا اس کا باپ حیدر شاہ
تھا۔۔۔ اماں سائیں اپنے زانی بیٹے کو قصور وار کیوں نہیں ٹھہراتیں؟ ان
کے بیٹے کے کرتوت جاننے کے باوجود خرم کو کیوں دھتکارا جاتا تھا فقط اس
لئے کہ وہ ناجائز تھا۔۔۔

اور حیدر شاہ ایک جائز اور اعلیٰ خاندان کا وارث تھا اسے اماں سائیں کے اس ڈبل اسٹینڈرڈ پر شدید افسوس ہوتا تھا مگر وہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھا کیوں کہ اماں سائیں ہمیشہ اس کی بجائے شازیہ بیگم کا جینا حرام کرتی تھیں جبکہ خرم اپنی ماں کی خاطر خاموش ہو جاتا تھا

گڈ مارنگ ایوری ون۔۔۔ ایک گھمبیر مردانہ آواز پر دونوں نے چونک کر دیکھا تو سامنے ہی وہ براؤن شلوار قمیض میں ملبوس اپنی شاندار پرسنالٹی لیے کھڑا تھا اور ان دونوں کی جانب ایک نظر دیکھ کر سربراہی کر سی کھینچتا بیٹھ گیا

URDU Novelians

شازیہ بیگم نے اس کی طرف دیکھا وہ شوخ مسکراہٹ جو کبھی اس کی
پرسنالٹی کا خاصہ ہوا کرتی تھی اب وہ غائب ہو چکی تھی اس کے چہرے پر بلا
_____ کی سنجیدگی اور کافی حد تک کرخستگی کا بسیرا تھا

یہ تھا شاہ حویلی کا سربراہ زاق حیدر شاہ _____ حیدر شاہ کا قتل کرنے کے بعد
زاوق کا کورٹ مارشل ہوا تھا جس وجہ سے زاق کو اس کے عہدے سے
برطرف کر دیا گیا تھا وجہ جو بھی تھی زاق نے اپنی سروس کے دوران
قتل کیا تھا جس کی سزا میں اسے برطرف کر دیا گیا تھا اور اب وہ میجر زاق
کی بجائے صرف زاق شاہ تھا شاہ حویلی کا سربراہ _____ شاہ گروپ آف
_____ انڈسٹری کا جی ایم

زاق کو اپنی اس برطرفی پر کوئی افسوس نہ ہوا تھا کیوں کہ اس نے آرمی
اپنی آنی عالین کیانی کے لئے جوائن کی تھی اور اس کی آنی اسے چھوڑ کر
ہمیشہ کے لئے جاچکی تھیں اب اسے کسی چیز سے کسی رشتے سے کوئی
غرض نہیں تھی

اس کی زندگی کا اب ایک ہی مقصد تھا پیسہ کمانا جو وہ دن رات محنت کر کے
کما رہا تھا

وہ اپنے سر کل کا سب سے ظالم شخص مشہور تھا

زاق نے خاموشی سے ناشتہ کیا اور پھر اپنی چیئر گھسیٹتا ہوا اٹھا جب وہ لاؤنج
_____ میں بیٹھی اماں سائیں پر ایک کٹیلی نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا



وہ ٹام فورڈ کی کیجوئل شرٹ اور ڈینم کی جینز پہنے شرٹ کے بازوؤں کو
کمریوں تک فولڈ کیے ہوئے تھا بائیں ہاتھ میں راڈو کی مہنگی ترین گھڑی
پہنے پاؤں میں نائیک کے سفید شوز پہنے آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے
مضبوط جسم کا مالک عزائم شاہ سیٹ پر اپنا شوٹ کروانے میں مصروف تھا
ان پانچ سالوں میں اس کی خوبصورتی اور پرسنالٹی مزید سحر انگیز ہو چکی تھی
وہ مصروف انداز میں اپنا فوٹو شوٹ کروا رہا تھا وہ ایک انٹرنیشنل ایکٹر اور
ماڈل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب ترین بزنس مین تھا
اس کے رائل لائف اسٹائل میں ابتماج شاہ کی جھلک تھی بلکہ وہ ہو بہو
__ ابتماج شاہ تھا مغرور، گھمنڈی مگر بلا کا حسین مرد

لاکھوں لڑکیوں کے دل کی دھڑکن کئی عورتوں کی ڈیزائر تھا عزائم واسق

شاہ__

کافی دیر تک شوٹ کروانے کے بعد وہ جیسے ہی فارغ ہوا گھڑی پر وقت دیکھتا سیٹ کو چھوڑتا باہر کی جانب بڑھا

عزائم — عزائم — ایک نسوانی آواز پر اس کے قدم ر کے اور اس نے پیچھے مڑتے ماتھے پر بل چڑھائے اس لڑکی کی جانب دیکھا مگر بولا کچھ نہیں یہ اس کی کو۔ ایکٹریس تھی

عزائم کل میرا برتھ ڈے ہے تم آؤ گے ناں — اس لڑکی نے عزائم کے قریب آتے اس کے بازو سے اسے پکڑتے ہوئے کہا

جب عزائم نے اپنے بازو پر رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اس لڑکی کی طرف دیکھتے گھمبیر آواز میں بولا

اپنا ہاتھ ہٹاؤ ورنہ جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دوں گا۔ اس کے لہجے میں چھپی
وارننگ سن کر وہ لڑکی کانپ اُٹھی

ایم سوری۔۔۔ اس لڑکی نے عزائم کے بازو پر سے اپنا ہاتھ ہٹاتے کہا وہ
جانتی تھی کہ عزائم شاہ کسی لڑکی کو اپنے قریب آنے کی اجازت نہیں دیتا
مگر اس کے باوجود اس لڑکی نے عزائم کے قریب آنے کی جرأت کی تھی
اس سے پہلے کہ عزائم آپے سے باہر ہوتا وہ لڑکی وہاں سے بھاگنے کے لئے
پر تو لنے لگی

URDUNovelians

عزائم شاہ اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا اس لئے آگے بڑھتے اس کی جانب انگلی
اٹھاتے بولا۔۔۔

نیکسٹ ٹائم اگر اپنی لمٹ کر اس کرنے کی غلطی بھی کی تم نے تو تمہارا یہ
_____ چہرہ بگاڑنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا

عزائم شاہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا اور اس کی بات سن کر اس لڑکی کے
_____ جسم میں خوف کی لہر جاگی

پاس کھڑا پروڈیوسر تاسف سے اس لڑکی کی طرف دیکھتا سر ہلارہا تھا

جبکہ وہ کتنی ہی دیر عزائم کی پشت کو دیکھتی رہی وہ شخص بھرپور وجاہت کا
مالک تھا اور اس پر یہ ایٹیوڈ چتا بھی تھا وہ لڑکی پچھلے تین سال سے عزائم
شاہ کے پیچھے پاگلوں کی طرح پھر رہی تھی مگر عزائم شاہ کی بارعب

شخصیت نے اس کے تمام ارادوں کو خاک میں ملایا تھا وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی پشت کو گھورتی رہی اور بے ساختہ اس کے لب ہلے

"the_Desiree"



عزائم شاہ گاڑی کی پشت پر سر ٹکائے باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی سختی سے لب بھینچے وہ گہری سوچ میں گم تھا

URDU Novelians

عنود کا خیال آتے ہی اس کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ بکھری اور اس کا ڈمپل نمایاں ہوا جسے اس کا ڈرائیور بھی نوٹ کر چکا تھا

سر آپ کی مسکراہٹ آسمان پر روشن کسی ستارے کی مانند ہے اور آپ کا یہ
 ڈمپیل پھولوں کا حُسن بھی ماند کر دے

ہا ہا ہا ہا ہا سیر یسلی ولید۔۔۔ میں لڑکی نہیں ہوں جو تم اتنے ڈانڈاگ مارتے ہو

عزائم شاہ اپنے ڈرائیور کی بات سن کر قہقہہ لگاتے ہوئے بولا اسے معلوم تھا کہ چوبیس سالہ ولید اس کا ڈائی ہارڈ فین ہے جس نے اس کے قریب رہنے کے لیے کتنی منت و سماجت کے بعد یہ جاب حاصل کی تھی اور عزائم شاہ بھی اس سے بہت اچھے سے پیش آتا تھا اسے فیملی کی طرح ٹریٹ کرتا تھا

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ایک خوبصورت محل نما گھر کے سامنے رُکی اور عزائم شاہ لبوں پر دلکش مسکراہٹ سجائے گاڑی سے نکلا

URDUNovelians



آفس سے اپنا کام نبٹانے کے بعد زاق حیدر شاہ آفس سے نکلا جب
ڈرائیور نے اس کے آتے ہی گاڑی کا بیک ڈور اوپن کیا اور زاق برق
رفتاری سے گاڑی میں بیٹھا

ڈرائیور فوراً سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور زاق کے اگلے حکم کا منتظر تھا

_____ بشیر ہمارے بحریہ والے اپارٹمنٹ لے چلو گاڑی
میجر زاق نے ڈرائیور کو حکم دیا جب ڈرائیور اثبات میں سر ہلاتے گاڑی
ڈرائیو کرنے لگا

کچھ ہی دیر میں گاڑی بحریہ ٹاؤن اسلام آباد کے اپارٹمنٹس کی حدود میں
داخل ہوئی انہوں نے پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی

تم گھر چلے جاؤ ہم آج رات یہیں رکیں گے۔۔۔ زاق اتنا کہتے گاڑی سے نکلا اور چند ہی پل میں وہ ایک اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑا اس کالا کھولنے میں مصروف تھا

وہ جیسے ہی لاک کھولتا اندر داخل ہوا کسی نے اسے پیچھے سے ہگ کیا ایک دلکش مسکراہٹ اس کے لبوں پر کھل اُٹھی

شاہ سائیں آپ آگئے۔۔۔ میں کتنے دنوں سے آپ کی راہ تکتی رہی تھی
ایک پل کو سکون نہیں مل رہا تھا

ایک نسوانی آواز زاق کے کانوں سے ٹکرائی اور نسوانی انگلیاں زاق کے سینے پر رینگ رہی تھیں زاق نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف لے جاتے اس

لڑکی کے بالوں سے اسے پکڑ کر ایک ہی جست میں اسے اپنے سامنے لاکھڑا کیا اور پھر ٹانگ سے دروازہ بند کرتا اس لڑکی کا رخ بدلتا اسے دیوار سے پن کر چکا تھا اور اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے کہا

ابرش___ ہم آگئے ناں اب تمہیں بھی سکون دیں گے اور خود بھی تم سے سکون لیں گے___ زاق کی بات سن کر ابرش کے گال شرم سے لال ہونے لگے

ایک شرمگین مسکراہٹ اس کے لبوں پر کھل اُٹھی جب زاق نے اس کی پشت پر بکھرے بالوں کو ہٹایا اور پیچھے سے اس کی گردن پر اپنے لب ___ رکھے اسے چومنے لگا

زاوق کے ہاتھ ابرش کے سینے پر رینگ رہے تھے اور لب مسلسل ابرش کی گردن کو چومنے میں مصروف تھے

ابرش کے پورے وجود میں سرور اور لذت کی لہر جاگی جب زاق نے اس
___ کا رخ اپنی جانب کیا اور اب اس کے چہرے پر جا بجا بوسہ دینے لگا

ابرش زاق کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی اس کا ساتھ دینے لگی جب
زاوق اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے انہیں چومنے کے انداز میں کاٹنے
لگا ___

کچھ ہی پل میں ابرش زاق کی شدتوں کے سامنے ہار مان چکی تھی اور اپنا
___ آپ زاق کو سوپتی اس کی قربت کے حسین لمحات کو جینے لگی

___ عیشم ___ عیشم آرام سے بیٹا ___ آپ گرجاؤ گی

یہ منظر ابتناج شاہ کی کنگڈم کے لان کا ہے جہاں رات کے وقت ایک چھ سالہ لڑکی خرگوش کے پیچھے دوڑ لگا رہی تھی اور اس کے پیچھے ایک پچاس سالہ خاتون کھانے کی پلیٹ لے کر بھاگ رہی تھیں

نو_ نودادو_ میں ابتناج شاہ کی نواسی ہوں عیشتم عزائم شاہ_ میں نہیں گر سکتی_ وہ چھ سالہ بچی چیختے ہوئے بولی اور ان خاتون کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری وہ محبت بھری نظروں سے اس بچی کی طرف دیکھنے لگیں جو وائٹ فرائڈ پہنے سبز آنکھوں والی، بلیک بالوں کی دوپونیاں بنائے سرخ پھولے ہوئے گال اور ماتھے پر سلوٹیں سجائے کھڑی تھی اس کا یہ انداز ہو بہو ابتناج شاہ کی طرح کا تھا ضدی اور عنصلا

Hey My Beautiful fairy

ایک گھمبیر مردانہ آواز پر عیشتم اور ان خاتون نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے
ہی عزائم شاہ دلکش مسکراہٹ لیے کھڑا تھا اور پھر وہیں لان میں گھٹنوں
_____ کے بل بیٹھا عیشتم کی جانب بازو کھولے اس کا منتظر ہوا
یکدم عیشتم کی پیشانی پر سلوٹیں ختم ہو چکی تھیں اور ایک دلکش مسکراہٹ
اس کے لبوں پر کھل اُٹھی

بابا_____ بابا آگئے_____ عیشتم بھاگتی ہوئی عزائم کے سینے سے جا لگی اور کافی
دیر تک اسی طرح لیٹی رہی اور پھر عزائم کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے
_____ پیالے میں لیا اور اس کے گال چومنے لگی

عزائم شاہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں بیٹھا اس کی حرکت کو نوٹ کر رہا تھا
___ اور پھر آگے بڑھتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

اگر تم باپ بیٹی کو فرصت مل گئی ہو ایک دوسرے سے تو ہماری طرف
___ بھی غور کر لیں ___ خاتون نے انہیں اپنی جانب متوجہ کروایا

ماما ___ کیسی ہیں آپ؟ آج پھر آپ کی میری فیری سے لڑائی چل رہی ہے
ناں ___ عزائم نے عیشتم کو گود میں اٹھایا اور آگے بڑھتے صائمہ شاہ کی
پیشانی پر بوسہ دیا اور پھر ان کے گرد اپنا ایک بازو پھیلاتے عیشتم پر بھی
___ دوسرے بازو سے اپنی گرفت مضبوط کی

میں تو ٹھیک ہوں مگر تمہاری فیری کھانے پینے کے وقت بہت تنگ کرتی ہے مجھے۔ صائمہ نے عزائم کو شکایت لگاتے کہا عزائم نے عیشم کی جانب دیکھا گویا اس سے انویسٹیشن کر رہا ہو

عیشم بھی عزائم کے کان کے پاس سرگوشی کرتے بولی

بابا دادا اب اولڈ ہو گئی ہیں آپ مجھے نیو دادا لا کر دیں۔ عیشم کی بات بظاہر تو سرگوشی تھی مگر صائمہ کے کانوں نے سن لی تھی

ہا ہا ہا ہا ہا۔ سیریلی عیشم۔ آپ کو نیو دادا تو دادا ہی لا کر دے سکتے ہیں۔ اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا میں۔ عزائم شاہ نے بھی قہقہہ لگاتے صائمہ کو چھیڑتے ہوئے کہا

صائمہ ان دونوں کی جانب خفا نظروں سے دیکھنے لگیں جب دونوں کان کو
ہاتھ لگاتے بولی

سوری دادو _____ عزائم بھی عیشم کی دیکھا دیکھی صائمہ کو دادو کہہ کر بلا
_____ رہا تھا اور ان کی اس حرکت پر صائمہ کھلکھلا کر ہنسیں

اب منظر بدل چکا تھا صائمہ بیگم کی جگہ عزائم شاہ عیشم کے پیچھے دوڑ رہا تھا
_____ مگر عیشم اسے تگنی کا ناچ نچا رہی تھی

URDUNovelians

Finally I Caught you _____

عزائم نے عیشم کو پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھایا اور اب اسے زبردستی کھانا کھلا رہا تھا جس پر وہ کیوٹ شکلیں بناتی کھانا کھانے لگی۔ ولید کچھ سامان لے کر اندر آیا تو عزائم اور عیشم کو دیکھ کر مسکرایا

عزائم شاہ کا یہ روپ دیکھ کر کوئی بھی حیران ہو جاتا کیونکہ جو عزائم شاہ دنیا والوں کے لئے روڈ اور مغرور ہے وہ اپنے گھر میں اپنی بیٹی عیشم کے ساتھ فرینڈلی اور جولی ہے اس عزائم شاہ سے یکسر مختلف جسے دنیا جانتی ہے

شوہز نس کا یہ چمکتا ہوا ستارہ اپنی فیملی کے لئے انتہا کا پوزیسو اور لونگ انسان ہے۔

ولید بھی عزائم اور عیشم کی کئی تصویریں اپنے کیمرے میں قید کرنے لگا تھا



عزائم شاہ عیشم کو سٹوری بک پڑھ کر سنارہا تھا اور ساتھ ہی اس کے سوالوں کے جواب بھی دے رہا تھا عیشم باتیں کرتی کرتی سوچکی تھی اور
— عزائم اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

اور اس کے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا اس کا زہن جو پورا دن الجھا رہا تھا
عیشم کو دیکھتے ہی ایک سکون اس کے رگ و پے میں سما جاتا تھا
وہ ابھی بھی عیشم کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جب دروازے پر ہونے
والی دستک پر وہ بولا

Yes Come in_____

اس کی اجازت ملنے پر صائمہ شاہ کمرے میں آئیں ان کے ہاتھ میں دودھ کا
گلاس دیکھ عزائم مسکرایا

ماما ہم جب سے پاکستان شفٹ ہوئے ہیں آپ نے میری عادتیں خراب
_____ کر دی ہیں

یہ کام میں خود کیا کرتا تھا یو۔ کے میں۔ عزائم نے مسکراتے ہوئے
صائمہ کو کہا

URDUNovelians

نہیں بیٹا تم تھک جاتے ہو بزنس گھر شوٹس اور سوشل ایکٹیویٹیز ان سب
میں تمہاری زندگی پینڈولم بن کر رہ چکی ہے ایسے میں اگر تمہارا خیال میں
_____ نہیں رکھوں گی تو کون رکھے گا

صائمہ نے عزائم کی طرف پر شکوہ نظروں سے دیکھتے کہا
وہ ان کی نظروں کا مطلب سمجھ چکا تھا مگر نظر انداز کرتا گویا ہوا

کل ہاسپٹل کی اوپننگ سر منی ہے آپ اور عیشم تیار رہیے گا _____ عزائم نے
بات بدلتے کہا تو صائمہ نے ایک گہرا سانس خارج کیا

URDUNovelians

عزائم تم عیشم کو لے جانا _____ کل عالین کی برسی ہے میں نے گھر پر اس
کے ایصال ثواب کے لیے محفل رکھوائی ہے _____ صائمہ کی بات سن کر
_____ عزائم نے اثبات میں سر ہلایا

سات سال ہو جائیں گے کل۔۔۔ وہ یاسیت سے دیوار پر لگی ابتہاج اور
عالین کی تصویر دیکھتے بولا

ہممم۔۔۔ صائمہ نے بھی ہنکارا بھرتے کہا



یہ منظر اسلام آباد کے ایک پرائیویٹ ہاسپٹل کا ہے جہاں وہ اکتیس سالہ
ینگ ڈاکٹر بلیک جینز پر وائٹ ٹاپ اور وائٹ ہی کوٹ پہنے گلے میں
اسٹیتھو سکوپ ڈالے پورے ہاسپٹل کا راؤنڈ لینے میں مصروف تھی
اس کی ہیل کی ٹک ٹک تمام لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی

اور پھر جو دیکھتا حیران ہوئے بغیر نہ رہتا یہ اس ملک کی ایک مشہور اداکارہ
اور ماڈل عالین کیانی کی بیٹی عنود ابتہاج شاہ تھی

وہ خود بھی ایکٹریس رہ چکی تھی اسے ایک ڈاکٹر کے روپ میں دیکھنا تمام
لوگوں کے لئے حیران کن بات تھی

عنود ابتہاج شاہ بنامیک اپ کے بھی بلا کی حسین لگ رہی تھی اس کی چال
میں ایک وقار تھا وہ کلاسی تو شروع سے ہی تھی مگر اب ڈاکٹر بن کر اس میں
ایک گریس آچکا تھا جس نے اس کی پرسنالٹی کو چار چاند لگائے تھے
وہ ایک سال پہلے ہی اپنی اسپیشلائزیشن مکمل کر کے پاکستان لوٹی تھی

پورے ہاسپٹل کا راونڈ لینے کے بعد وہ تھکی ہاری اپنے روم میں گئی اور چیئر
پر گرنے کے انداز میں بیٹھی آنکھیں موندھ چکی تھی جب ایک خیال کے

تحت وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی اور اپنا لپ ٹاپ آن کیا ڈیسک ٹاپ پر لگی
ابتہاج شاہ کی تصویر کو دیکھ کر مسکرائی اور پھر انسٹا گرام لاگ ان کرتے
_____ عزائم شاہ کو سرچ کیا

سامنے ہی وہ دلکش مرد اپنے وجیہہ سراپے اور سحر انگیز شخصیت کا جادو
چلائے سکرین پر نمودار ہوا

"Desirée"

ڈاکٹر عنود کے لب بے ساختہ ہلے پھر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی گویا اسے اپنی
چوری پکڑے جانے کا خوف ہو

پھر وہ کمنٹ سیکشن چیک کرنے لگی اور کمنٹس پڑھتے پر اس کی آنکھوں میں
_____ غصے کی رمل تھی

_____ افف ہاٹ اینڈ سیکسی

_____ واؤ ہینڈ سم

_____ ہاٹ

_____ ڈیزائر

کئی کمئٹس اس کی نظروں سے گزرے وہ اب نیوز فیڈ کی طرف بڑھی اور
شوبز کے کئی پیجز پر اسے عزائم کے ساتھ اس کی کو_ایکٹریس کا فوٹو شوٹ
نظر آیا عنود نے غصے میں مٹھیاں بھینچی

URDUNovelians

افف ان کا مچلنا تو آگ لگا چکا ہے

_____ ان کی کیمسٹری تو کمال ہے

ایسے کئی کمینٹس پڑھتے ہوئے عنود کے غصے کا گراف بڑھ چکا تھا اس نے
کچھ سوچتے ہوئے اپنا فون اٹھایا اور کال ملائی

___ ہیلو ڈاکٹر عنود اب تاج شاہ ہیئر

___ ارے عنود ___ تم

دوسری جانب سے حیرت کا اظہار کیا گیا تھا جسے عنود نظر انداز کرتی بولی

URDUNovelians

راؤ ___ عزائم شاہ کے ساتھ ہمارا فوٹو شوٹ کرواؤ ہم شو بزنس میں کم بیک
کریں گے اور ہمارے کم بیک کی خبر ہمارے فوٹو شوٹ کے ساتھ ہی

___ وائرل ہونی چاہیے

عنود نے حکمیہ انداز میں کہا اس کی بات سن کر اس کا مینیجر تھوک نگلتا بولا
مگر میم آپ کے کم بیک پر باقی ایکٹریس کا بزنس تو ختم سمجھیں۔۔۔ عنود
مینیجر کی بات سن کر مسکرائی اور بنا کچھ بولے کال کاٹ دی

۔۔۔ ہم۔۔۔ تو مسٹر عزائم شاہ
اب دیکھتی ہوں کیسے کسی ایکٹریس کو آپ کے قریب آنے کا موقع ملتا
یے

یو آر مائن۔۔۔ اونلی مائن۔۔۔ اب تاج شاہ کی بیٹی سے ٹکر بہت مہنگی پڑے
گی آپ کو

وہ دل ہی دل میں عزائم سے مخاطب ہوئی اور پھر ریلیکس انداز میں سیٹ
کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھ چکی تھی



____ سائیں میں نے آپ کو بہت یاد کیا
کیا آپ بھی مجھے یاد کرتے ہیں ____؟
اگلی صبح زاق حیدر شاہ کی آنکھ کھلی تو اپنے سینے پر سر رکھے لیٹی ابرش کی
بات سن کر مسکرایا
ابرش کی انگلیاں مسلسل زاق کے برہنہ سینے کے بالوں کو چھیڑ رہی تھیں

URDUNovelians

ابرش ____ ہم نے تمہیں یاد کیا اور ہم تم سے ملنے آگئے تم نے یاد کیا ہوتا تو
تم بھی ملنے آ جاتی ____ زاق نے اس کا سر اپنے سینے سے ہٹاتے تکیے پر

رکھا اور چادر میں چھپے اس کے وجود کو دیکھتا دور ہٹا اور سائیڈ ٹیبل سے
_____ سگریٹ کا پیک اٹھا کر سگریٹ سلگانے لگا

سائیں میں آپ سے ملنے آ جاتی؟؟ سیریلی سائیں _____ کیا آپ نے مجھے
_____ اتنا حق دیا ہے کہ میں آپ سے پبلک میں ملنے آ سکوں

ابرش نے ایک تلخ مسکراہٹ لبوں پر سجاتے کہا
وہ یہ کہتے ہی بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

جب زاق اُس کا ارادہ بھانپتا سگریٹ الیش ٹرے میں مسلتا اس کو اپنی
جانب کھینچ چکا تھا اور وہ کسی پگھی ڈور کی مانند اس کے سینے سے جا لگی

زاق نے اپنے ہاتھوں کی گرفت اس کی کمر پر مضبوط کی اور اس کے جسم
سے چادر ہٹا کر اس کے برہنہ جسم پر اپنے پیاسے لب رکھے ابرش کو
_____ خاموش کر چکا تھا



زاق کی شدتیں ایک بار پھر سہنے کے بعد ابرش اس کے سینے پر ہی سر
رکھے سوچکی تھی

دو گھنٹے بعد جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو بیڈ پر تنہا پایا زاق حیدر
شاہ وہاں سے جا چکا تھا اپنی اس قدر بے ہنگمی ہونے کے باوجود ابرش سر
جھٹکتی خود کو چادر سے کور کرتی اٹھی

شاہور کے نیچے کھڑی وہ مسلسل اپنے اور زاق کے بارے میں سوچ رہی تھی
سات سال سے وہ زاق حیدر شاہ کی بیوی بن کر زندگی گزار رہی تھی مگر
صرف اس اپارٹمنٹ میں جو زاق نے ہی اسے شادی کے بعد گفٹ کیا تھا
زاہق حیدر شاہ نے اس رشتے کو ڈکلیئر نہیں کیا تھا اور ابرش کو بھی اس
بات کا ذکر کرنے کی اجازت نہیں تھی

ابرش کبھی کبھی ایسی زندگی سے تنگ آ جاتی تھی مگر اس کی زاق حیدر شاہ
کے لئے محبت یکطرفہ تھی

اور یکطرفہ محبت کسی جان لیوا عذاب سے کم نہیں ہوتی

اس بات کا اندازہ ابرش کو بخوبی تھا

وہ بھی اب اس یک طرفہ محبت کے عذاب میں کڑھتی جا رہی تھی جانے

اسے سکون کب ملنا تھا

یو نہی سوچتے سوچتے کئی آنسو اس کی آنکھوں سے نکلے جو کہ پانی کے ساتھ
ہی بہہ چکے تھے

میری زندگی کی طرح میرے آنسو بھی بے مول ہی ہیں۔۔۔ ابرش تلخی
سے بولتی شاہد کر چکی تھی



URDUNovelians

زاوق حیدر شاہ جیسے ہی شاہ حویلی پہنچا سامنے ہی کچھ بچوں کو دیکھ کر اس کی
تیوری میں اضافہ ہوا

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟ خرم حیدر شاہ جو شازیہ بیگم کے ساتھ کھڑا بچوں کو
سی آف کر رہا تھا زواق کی بات سن کر چونک اٹھا

شازیہ نے زواق کے چہرے پر موجود سرد تاثرات دیکھ کر اسے چپ رہنے
کا اشارہ کیا

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے زواق شاہ ان کا منتظر کھڑا تھا اور ان سے
سوال کر رہا تھا

میں نے پوچھا یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ یہ کون لوگ تھے؟
زواق نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے پوچھا

زاوی بیٹا آج عالی کی برسی ہے ناں تو اس کے ایصالِ ثواب کے لئے گھر
میں محفل___ شازیہ بیگم کی بات سن کر زاق کی آنکھیں غصے کی شدت
سے لال ہو چکی تھیں

برسی ہے تو گھر سے باہر منائیں میرے گھر میں یہ سب کام نہیں ہوں گے
کتنی بار کہہ چکا ہوں آپ سب لوگوں کو___؟؟
زاو ق چیخ رہا تھا جب شازیہ بیگم نے اسے کہا
بیٹا وہ تمہاری آنی___ اس سے پہلے کہ شازیہ اپنی بات مکمل کرتی زاق
نے میز پر پڑا گلہ ان اٹھا کر دیوار سے مارا مقصد شازیہ کو چپ کروانا تھا

فار گاڈ سیک مسز حیدر شاہ___ فار گاڈ سیک___ بس کر دیں اب___ میرا
اس عورت سے کوئی رشتہ نہیں ہے سمجھی آپ؟؟ کوئی رشتہ نہیں ہے

میرا علین کیانی سے ___ وہ میری کچھ نہیں لگتی میں نفرت کرتا ہوں اس
___ بے وفا اور جھوٹی عورت سے ___ نفرت ___ صرف نفرت

آج کے بعد اگر اس حویلی میں کسی نے اس کا نام لیا تو اسے میرے عتاب
___ سے کوئی نہیں بچا سکتا

وہ ان دونوں پر کٹیلی نظر ڈالتا ہوا جیسے ہی اپنے کمرے میں جانے کے لئے
سیڑھیاں چڑھا پھر سیڑھیاں چڑھتے رُکا

URDUNovelians

ون سیکنڈ ___ آج کا دن تو بہت خاص دن ہے اس دن کو سیلیبریٹ کرنے
کے لئے اس حویلی میں پارٹی ہوگی ___ خرم ایک گرینڈ پارٹی آرگنائز

کرو۔۔۔ اور پورے شہر کو دعوت دو آج زاق حیدر شاہ اس دن کو بھرپور
طریقے سے انجوائے کرے گا۔۔۔

زاوق خرم کو آرڈر دیتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور خرم شکڈ سا کھڑا دیکھ رہا
تھا۔۔۔

بٹ بھائی۔۔۔ خرم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔ بٹ وائے۔ اگر میرے سامنے ان لفظوں کی کوئی
حیثیت نہیں ہے۔۔۔ مجھے صرف اوکے اور ہاں سننے کی عادت ہے

یوگوٹ اٹ۔۔۔ زاق یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا

"ابتہاج شاہ کنگڈم"

صائمہ شاہ ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگانے میں مصروف تھیں ساتھ ہی ساتھ وہ ملازمہ کو ہدایات دے رہی تھیں جب عزائم شاہ عیشتم کو گود میں لے کر
__ ڈائننگ ہال میں پہنچا

السلام علیکم ماما__ عزائم اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائے ان سے بولا
گڈ مارننگ دادو__ عیشتم بھی عزائم کے پیچھے پیچھے بولی

امم، ممم__ عزائم نے عیشتم کو آنکھیں دکھاتے ہنکارا بھرا جب عیشتم
آنکھوں پر ہاتھ رکھے کھلکھلا کر ہنسی

اوپس سوری___ السلام علیکم دادو___ عیشتم نے صائمہ کو سلام کیا اور اب
___ عزائم کے گال پر کس کی جس پر عزائم نے اسے سینے میں بھینچ لیا

و علیکم السلام میرے بچوں___ صائمہ نے آگے بڑھتے دونوں کو گلے
___ لگایا

تینوں اپنی اپنی چیئر سنبھال چکے تھے اور اب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے

عزائم کا سارا ادھیان عیشتم کی طرف تھا جو کھانے پینے کے معاملے میں
___ بالکل چور تھی

اما _____ میں نے ولید سے کہہ دیا ہے وہ اور فینچ میں بچوں کے لئے کھانا
_____ لے جائے گا اور مساجد میں بھی بھجوادوں کا کھانا

عزائم کی بات سن کر صائمہ نے فخر سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا جو ہر
_____ شخص ہر رشتے کا پاس رکھنا جانتا تھا

بابا ہم اما پاس کب جائیں گے _____ عیشم نے عزائم سے استفسار کیا اور
عزائم کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا اس کے لبوں پر پھر سے ایک دلکش
مسکراہٹ بکھری جو کہ مزید گہری ہو چکی تھی

ابھی دو گھنٹے بعد ہم اما کے ساتھ ہوں گے میری جان _____ عزائم نے
عیشم کی طرف دیکھتے کہا

Yahoo__

عیشم نے خوشی سے قہقہہ لگایا صائمہ نے دل ہی دل میں اپنے بچوں کی
دائمی خوشیوں کی دعا کی

ناشتہ کرنے کے بعد عزائم عیشم کی جانب متوجہ ہوا

اب چلیں__ عیشم نے دودھ کا گلاس ختم کیا تو عزائم کی طرف دیکھتے سر
ہلایا

URDUNovelians

لیس بابا__ عزائم شاہ صائمہ کے سامنے جھکا اور ان سے دعا لیتا عیشم کا
ہاتھ پکڑے باہر کی جانب بڑھا



گاڑی میں بیٹھتے ہی ولید نے گاڑی سٹارٹ کی اور کچھ ہی دیر میں گاڑی ایک
قبرستان کے پاس رُکی عزائم شاہ چونک اُٹھا

تمہیں معلوم تھا ولید کہ مجھے یہاں آنا ہے؟ عزائم نے ولید سے استفسار کیا

سر ان سات سالوں میں آپ کی رگ رگ سے واقفیت ہو چکی ہے آپ
کب کہاں جائیں گے سب بتا سکتا ہوں۔ ایسے ہی تو آپ کا ڈائی ہارڈ فین
نہیں ہوں۔ ولید نے عزائم کی جانب دیکھتے کہا عزائم نے مسکراتے
ہوئے نفی میں سر ہلایا اور پھر عیشم کا ہاتھ پکڑے گاڑی سے باہر نکلا

سر— عزائم ولید کی پکار پر مسکرایا اور اس کی جانب دوسرا ہاتھ بڑھایا

ولید نے پھولوں کا شا پر اس کی طرف بڑھایا جسے عزائم نے شکریہ کہتے
تھام لیا

مختلف قبروں کے پاس سے گزرتا عیشم کا ہاتھ تھامے عزائم ایک قبر کے
پاس پہنچا

قبر پر عالین کا نام دیکھ کر وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اداس ہوا اور فاتحہ پڑھی
عیشم بھی اس کے ساتھ کھڑی فاتحہ پڑھ رہی تھی وہ تین سال سے عزائم
کے ساتھ آرہی تھی

URDU NOVELIANS

عالین کے ساتھ ہی ایک اور قبر تھی جس کے پاس بیٹھا عزائم شاہ وہیں
دھاڑیں مار مار کر رونے لگا وہ لاکھ ضبط کے باوجود اس قبر کو دیکھتے ہی بے
اختیار روتا تھا اسے اپنے آنسوؤں پر بند باندھنا مشکل نہیں ناممکن تھا

I'm missing you Chaachu

I'm missing you infinity

وہ اب تاج شاہ کی قبر کو دیکھتے ہوئے بولا جب عیشم نے آگے بڑھتے اسے
پیچھے سے ہگ کیا

URDUNovelians

Baba___ I'm with you please don't cry___

عیشم کی بات سن کر عزائم نے خود کو سنبھالا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے
ہاتھوں میں لیے ان پر بوسہ دیا___ کیونکہ عیشم نے سچ کہا تھا وہ اس کے

ساتھ تھی اُس کی ہر اداسی کو دور کر دیتی تھی مگر جانے کیوں عزائم شاہ کے
_____ دل میں ایک ڈر رہتا تھا عیشتم کو کھودینے کا ڈر



بلیک ٹاپ بلیک جینز پر بلیک لونگ کوٹ کندھوں پر ٹکائے بالوں کو کھلا
چھوڑے آنکھوں پر سن گلاسز ٹکائے عنود اب تاج شاہ انٹرنیس پر کھڑی سب
مہمانوں کا استقبال کر رہی تھی

URDUNovelians

اس نے ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی اس شاندار عمارت کی جانب دیکھا جس
کی کنسٹرکشن پچھلے پانچ سال سے ہو رہی تھی

وہ اپنے پاپا کا خواب پورا کرنے کی خاطر سر جن بنی تھی اور یہ ہاسپٹل اس کے پاپا کا خواب تھا جسے مکمل ہونے میں پانچ سال لگے تھے

ابتاج شاہ ہیلتھ کیئر " کے نام سے یہ ہاسپٹل عنود نے عزائم کی سرپرستی " میں بنوایا تھا اور اب پچھلے تین ماہ سے وہ اس ہاسپٹل میں دن رات گزار رہی تھی اس کی سیٹنگ اور مینجمنٹ کا انتظام اپنی نگرانی میں کروا رہی تھی

وہ اس ہاسپٹل کا افتتاح آج کے دن کرنا چاہتی تھی کیونکہ ابتاج شاہ یہ چاہتا تھا مگر افسوس وہ آج یہاں نہیں تھا عنود افسردہ ہوئی

میم۔۔۔ ربن کاٹیں۔۔۔ سب مہمان آچکے ہیں۔۔۔ وہ جو نم آنکھوں سے
اپنے پاپا کے خواب کی تکمیل دیکھ رہی تھی اپنی اسٹنٹ کی بات پر اس کی
جانب متوجہ ہوئی

نہیں ابھی چیف گیسٹ تو آئے ہی نہیں۔۔۔ وہ انٹرنس پر ہی نظریں ٹکائے
ہوئے تھی

میم سر تو بزی ہوتے ہیں۔۔۔ میں نے اُن کے اسٹنٹ کو کال کی تھی میرا
۔۔۔ نہیں خیال کے وہ آئیں گے

URDUNovelians
اس کی اسٹنٹ اسے بتا رہی تھی جب ایک گاڑی اس کے سامنے رکی

وہ آگیا۔۔۔ عنود نے ایک فخریہ نظر اسٹنٹ کی جانب اچھالی اور گاڑی
کی جانب متوجہ ہوئی

گاڑی کے بیک ڈور سے عیشتم بھاگتی ہوئی اس کی جانب بڑھی

اما۔۔۔ اما۔۔۔ عیشتم نے آگے بڑھتے عنود کی ٹانگوں کے گرد بازو لپیٹ
لیے اور عنود کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلک اٹھیں

۔۔۔ اس نے نیچے بیٹھتے عیشتم کو گلے لگایا

URDUNovelians

میرا سکون۔۔۔ میری بیٹی۔۔۔ عیشتم۔۔۔ عنود نے اس کے گال پر پیار کرتے
کہا

اکیلی آئی ہو؟ عنود نے ڈرتے ہوئے عیشتم سے استفسار کیا

نو۔۔۔ بابا کے ساتھ۔۔۔ اور عنود کے چہرے پر سکون طاری ہوا

اس نے عیشتم کی رہنمائی میں دروازے کے پاس کھڑے عزائم شاہ کو دیکھا
اور اس کے گرد لڑکیوں کا ایک ہجوم تھا جو سیلفی لینے کے لئے پاگل ہو رہی
تھیں

عنود نے شدید غصے کی حالت میں ان سب کی طرف دیکھا اور ایک کٹیلی
نظر عزائم شاہ پر ڈالی جو کہ بلیک شلوار قمیض پر بلیک چادر کندھوں پر ٹکائے
بے تحاشہ خوب رو لگ رہا تھا

URDU NOVELIANS

اتنا بن سنور کر آنے کی کیا ضرورت تھی عجیب___ عنود دل ہی دل میں
بولی

ویسے لگ تو کمال رہا ہے___ پھر اپنی ہی بات کی نفی کرتی خود کو ڈپٹنے لگی
عزائم شاہ عنود کی نظروں کی تپش محسوس کر چکا تھا اور پھر فینز کے اس
ہجوم سے الگ ہوتا عنود کی جانب بڑھا اور اسے سب کے سامنے گلے لگایا

Congratulations Dr Anood Shah

URDUNovelians

More power to you

عزائم نے عنود کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا اور عنود نے بھی اپنی
بانہوں کا حصار اس کے گرد قائم کیا

Thank you Mr Desirée

You are my support system__

عنود اب کی بار اس کے گال پر بوسہ دیتی بولی

__ اور اس منظر کو کیمرہ مین نے اپنے کیمرے میں قید کیا

URDUNovelians

میرے خیال سے اب ربن کاٹ لینا چاہیئے ڈاکٹر صاحبہ__ عزائم عنود
سے الگ ہوتا بولا اس کی بات سن کر عنود بھی سب کو اپنی جانب متوجہ
کرتی بولی

Ladies and gentleman thank you for coming
here__ so the chief guest is here Now we
Have to cut the Ribbon____

مسٹر شاہ__ عنود کی اسٹنٹ جیسے ہی اس کے پاس پلیٹ لے کر پہنچی
__ عنود نے عزائم کو اس جانب متوجہ کیا

میں__؟ عزائم نے حیرت سے عنود کی جانب دیکھا

ہاں آپ۔۔۔ یہ ہاسپٹل جتنا میرا ہے اس سے کئی زیادہ اس پر آپ کی محنت ہے مسٹر شاہ۔۔۔ سو اس کی اوپننگ بھی آپ ہی کریں گے۔۔۔ عنود نے عزائم کے ہاتھ میں قینچی پکڑائی

عزائم شاہ نے اسے محبت سے دیکھا وہ بے شک اس سے محبت نہیں کرتی تھی مگر وہ اسے عزت دیتی تھی ہمیشہ ہر قدم پر ہر موڑ پر اس کا احترام کرتی تھی اور احترام تو محبت سے بڑھ کر ہے ایک خوبصورت اور پاکیزہ احساس

عزائم نے عنود اور عیشم کا ہاتھ پکڑا

اور میں تم دونوں کے بغیر ادھورا ہوں۔۔۔ میرے اس نامکمل وجود کو مکمل عنود اور عیشم کرتی ہیں

عزائم نے بھی محبت سے عنود کی جانب دیکھتے کہا اور عیشم اور عنود کا ہاتھ
تھامتے آگے بڑھا اور پھر تینوں نے مل کر رہن کاٹا

میم لگتا ہے آپ اور سر میچنگ کر کے آئے ہیں۔ ایک گیسٹ کی بات
سن کر عنود نے عزائم کی طرف دیکھا
جسے فریفتہ نظروں سے تمام عورتیں دیکھ رہی تھیں

نہیں۔ ہم دونوں نہیں بلکہ تینوں میچنگ کر کے آئے ہیں۔ عنود
نے بلیک فرائک میں ملبوس عیشم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے بازو عزائم کے بازو
میں ڈالے اس کے کندھے پر سر ٹکاتے کہا

عزائم شاہ اس کی حرکت پر دم سادھے کھڑا تھا وہ عنود کی ان سیکیورٹی کو سمجھتا تھا جبکہ عنود وہاں کھڑی سب عورتوں کو وارننگ دیتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

پرفیکٹ فیملی ___ عزائم شاہ نے عنود کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کرتے سرگوشی کی



آہستہ آہستہ سب مہمان جا چکے تھے جب عنود عزائم اور عیشم کی طرف بڑھی جو کہ واپس جانے لگے تھے

___شاہ___ عزائم نے پیچھے مڑتے دیکھا

ویٹ کریں شاہ سائیں___ میں بس تھوڑا سا کام نبٹا کر آتی ہوں اکٹھے گھر
___چلیں گے

عنود نے عزائم کی جانب دیکھتے کہا اس کی بات سن کر عزائم نے اثبات میں
___سر ہلایا



عنود صائمہ شاہ کی گود میں سر رکھے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی صائمہ اس کے
___بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھیں

آنسو متواتر اس کی آنکھوں سے بہہ کر اسکے گال پر نشان چھوڑ چکے تھے

آج ماما کو ہم سے دور گئے سات سال ہو گئے صائمہ خالہ ___ کاش وہ زندہ
ہو تیں میں ان کو بتاتی کہ میرے لیے کتنی اہم ہیں وہ ___ ان کے جانے
___ کے بعد سب کچھ بکھر گیا ہمارے پاس کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا
عنود رو رہی تھی صائمہ نے اسے تسلی دیتے کہا
___ سنبھالو خود کو بیٹا

ہم ماما سے بہت خفا تھے ہمیں لگا وہ جانتی تھیں کہ ان کے لاڈلے بیٹے نے
ہماری عزت کو گندہ کرنے کی کوشش کی تھی ___ بٹ سالار بابا نے یہ
___ بات ماما سے چھپائی تھی اور ہمیں لگا ماما کو ہماری پرواہ ہی نہیں

عنود نے ایک سسکاری بھری

عنود میری جان ہر کام میں اللہ کی مصلحت چھپی ہوتی ہے آپ خود سوچو
_____ اگر عالین کو زائق کی اس حرکت کا علم ہوتا تو وہ تو جیتے جی مر جاتی

زائق کی تربیت میں سب سے بڑا ہاتھ عالین کا تھا وہ اس کا سگا بیٹا نہیں تھا
_____ مگر سگوں سے بڑھ کر تھا

میں جانتی ہوں زائق کی وہ حرکت ناقابل معافی ہے مگر اس نے جو کیا
بدلے کی آگ میں بھڑکتے کیا وہ بھول گیا جس آنی کا بدلہ وہ لے رہا ہے اسی
_____ کی آبرو کو اپنے قدموں تلے روند رہا ہے

بیٹا زائق جیسا بھی تھا عالین کا سا بن تھا وہ _____ اس نے ہر قدم پر عالین کو
سہارا دیا ایسے میں عالین پر اس کی حقیقت آشکارا ہونا عالین کے لئے اذیت
_____ ناک ہو سکتا تھا

_____ کچھ باتیں اگر راز ہی رہیں تو اسی میں انسان کی بھلائی ہے

_____ صائمہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

بٹ خالہ _____ ہم گلٹ میں ہیں ہم ماما سے آخری وقت تک خفا رہے ہیں ہم
ان کی اچھی بیٹی نہیں بن سکے _____ عنود نے صائمہ کی گود سے سر اٹھا کر بیڈ
پر بیٹھتے ہوئے کہا

نہیں میری جان _____ آپ نے عزائم شاہ سے رخصتی کروا کے عالین کی
_____ روح کو سکون پہنچایا ہے بس اب برے خیالات دل سے نکال دو

صائمہ نے عنود کو سمجھاتے ہوئے کہا عنود اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلاتی ان سے الگ ہوئی جب دروازے کے پاس کھڑے عزائم کو دیکھ کر
_____ اس کی جانب متوجہ ہوئی

صائمہ نے بھی اس کی تقلید میں دروازے کی جانب دیکھا جہاں عزائم لب
_____ بھینچے سرد تاثرات چہرے پر سجائے کھڑا تھا

_____ عزائم بیٹا تم آگئے _____ چلورات بہت ہو گئی ہے تم لوگ سو جاؤ

URDUNovelians

_____ صائمہ نے ایک ساتھ دونوں کو مخاطب کرتے کہا

عزائم جواب دیئے بغیر وہیں دروازے کے سامنے کھڑا رہا صائمہ کے جاتے ہی عنود اب بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے لگی اسے عزائم کی نظریں اور اس کی خاموشی کنفیوز کر رہی تھی

کیا ہوا سائیں___ عنود نے اس خاموشی کو توڑتے کہا

کچھ ہونا تھا عنود؟؟ عزائم نے اس سے الٹا سوال کیا جس پر عنود گڑبڑائی
عزائم شاہ نے پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ بند کیا اور ایک ہی جست میں آگے بڑھتے اسے بازو سے تھام کر اپنی جانب کھینچا
اس کی گرفت میں بلا کی سختی تھی

کیا کہا تم نے زاق شاہ نے تمہاری عزت خراب کرنے کی کوشش کی۔
سیریلی عنود

تمہیں بار بار جس بات کا ذکر کرنے سے روکا جائے تم وہی کرتی ہو؟
بتاؤ کہاں ہوئی تمہاری عزت خراب؟ بتاؤ مجھے۔ عزائم شاہ نے عنود کا
بازو چھوڑتے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے سوال کیا

میری بات آخری بار ذہن نشین کر لو مسز عنود عزائم شاہ
زاق شاہ نے جو کیا تھا اس کے عمل سے تمہاری عزت نہ تو کم ہوئی ہے نہ
ہی زیادہ مگر ہاں الٹا اس کی عزت کم ہوئی ہے۔ وہ ہم سب کی نظروں سے
گرا ہے

تم مسز عزائم شاہ _____ تم کل بھی پاک صاف تھی تم آج بھی پاک
صاف ہو _____ کسی ایسے واقعے کو یاد کر کے آنسو بہانا فقط حماقت
_____ ہے

عزائم شاہ نے عنود کی جانب دیکھتے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا اور پھر
اس کے گال سے اپنے ہاتھ ہٹائے

تمہاری آنکھ سے بہنے والے آنسو میرے لیے کسی سیب کے موتی سے
بھی زیادہ نایاب اور قیمتی ہیں مسز شاہ اور میں نہیں چاہتا کہ یہ آنسو کسی
_____ بے حس جانور کے لئے بہائے جائیں

عزائم نے یہ کہتے ہی عنود کے گال پر لب رکھے اس کے ایک ایک آنسو کو چنے لگا عنود اس کے لمس پر کانپ اُٹھی تھی

بابا____ ماما____ عیشم کی آواز پر دونوں سنبھلے جو کہ دروازے کے باہر
کھڑی ان دونوں کو آوازیں دے رہی تھی

مجھے لگتا عیشم کو اس کے نیوروم میں بھیجنے کا وقت آگیا ہے۔ عزام

بڑبڑایا اور اس کی بڑبڑاہٹ پر عنود کا قہقہہ گونجا

ہاہاہاہاہا سیر یسلی شاہ_____ میرے خیال سے پھر اس نیو روم میں آپ کو
بھی شفٹ ہونا پڑے گا _____

کیوں کہ آپ کی لاڈلی آپ کے سینے پر سر رکھے بغیر سوتی نہیں ہے۔ ان
کورات کے دوسرے پہر بھوک لگتی ہے یہ سب کام آپ ہی کریں
گے۔

وہ یہ کہتے ہی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی کچھ ہی دیر میں وہ روم میں آئی
اور عزائم اور عیشتم کو نہ پا کر سر جھٹکتی لیزی چیئر پر بیٹھی

دس منٹ بعد عزائم عیشتم کو روم میں لے کر آچکا تھا اور سامنے ہی عنود
ہاتھ باندھے بلیک ناٹھی میں کھڑی ان دونوں کو خشمگین نظروں سے دیکھ
رہی تھی

وہ _____ ہم _____ چاکلیٹ کھا رہے تھے عزائم نے ڈرتے ہوئے کہا کیونکہ
وہ جانتا تھا اب عنود ان دونوں کی خوب کلاس لے گی

نیکسٹ ٹائم اپنے کسی بھی بزنس ٹور پر جاتے ہوئے اپنی لاڈلی کو بھی لے
_____ جائیے گا کیوں کہ میں اس کے اتنے لاڈ فورڈ نہیں کر سکتی

_____ عنود یہ کہتے ہی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کر لیٹ گئی

عزائم شاہ عیشتم کو درمیان میں لٹا چکا تھا اور نائٹ بلب کی روشنی میں چمکتے
عنود کے دلکش سراپے کی جانب دیکھ کر مخمور لہجے میں بولا

جو حکم میری ہاٹ چاکلیٹ _____ اور عزائم کی اس سرگوشی پر عنود کے گال
_____ شرم سے لال ہو چکے تھے

شاہ حویلی کے لان میں رنگ و بو کا سماں تھا شہر بھر کی کریم اس پارٹی میں
انوائٹڈ تھی بزنس مین بیورو کریٹس سیاستدان اور کچھ آرمی آفیسرز بھی اس
پارٹی میں آئے تھے

خرم شاہ اور شازیہ بیگم بے دلی سے اینٹرنس پر کھڑے تمام مہمانوں کا
استقبال کر رہے تھے

جبکہ میجر زاق لان کے درمیان میں ایک صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ
جمائے پورے ہال پر نظر جمائے ہوئے تھا اس کے ایک ہاتھ میں وسکی کا
گلاس تھا جسے وہ گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اُنڈیل رہا تھا

ساتھ ہی دوسرے صوفے پر اس کے بزنس پارٹنر بھی بیٹھے اس سے
بزنس ڈسکشن کر رہے تھے مگر وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا
خرم حیدر شاہ تاسف سے زاق کو دیکھ رہا تھا اس کا یہ بھائی خود کو تباہ کر رہا
۔ تھا مگر اسے اندازہ نہیں تھا

زاوی سائیں۔ آپ نے یہ پارٹی کس خوشی میں رکھی ہے۔؟ زاق
۔ کے پاس ایک صحافی آکر سوال کرنے لگا

پارٹی کرنے کے لئے خوشی کا ہونا میسر نہیں کرتا بس جب دل چاہے پارٹی
کرو اور انجوائے کرو۔ میجر زاق نے اس صحافی کی جانب دیکھتے کہا

خیر___ آج سے سات سال پہلے ایک واقعہ ہوا جس نے مجھے یعنی زاوق
___ شاہ کو بدل کر رکھ دیا ہے

سو اپنی زندگی میں ہونے والی اس تبدیلی کو میں اپنے جاننے والوں کے
___ ساتھ سیلیبریٹ کر رہا ہوں

___ زاوق نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

کچھ ہی دیر میں زاوق شاہ کے حکم پر ڈانس اور سنگرز آئیں جنہوں نے محفل
کو چار چاند لگائے

زاوق شاہ بھی ان کے ساتھ ڈانس کرنے میں مصروف ہو گیا

اماں سائیں شاہ حویلی کے وقار کو پامال ہوتے دیکھ رہی تھیں مگر اب ان
___ میں ہمت نہیں تھی کہ وہ ان حالات کو بدل سکیں

اور نہ ہی اُن میں اتنی جرأت تھی کہ وہ زاق کے سامنے کچھ بھی بول سکیں ان کا غرور و طنطنہ باقی سب کے لئے تھا مگر زاق کے سامنے ان کے غصے، ان کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں تھی وہ اپنی وہیل چیئر گھسیٹتی اپنے کمرے میں آئیں اور

وہ نم آنکھوں سے اپنے کمرے میں لگی ابتاج شاہ کی تصویر دیکھ رہی تھیں جو عالین کی موت کے بعد کبھی شاہ حویلی نہیں آیا تھا مگر اس نے زاق کی طرح زندگی سے رُخ نہیں موڑا تھا بلکہ وہ اپنی بیٹی عنود شاہ کے ساتھ ایک مطمئن اور خوبصورت زندگی گزار رہا تھا جہاں شاہ حویلی کے کسی فرد کا سایہ بھی نہیں تھا

پھر ایک روز کار حادثے میں وہ اپنی بیٹی عنود کو روتا بلکتا چھوڑ کر چلا گیا تھا
ابتہاج شاہ کی وصیت کے مطابق شاہ حویلی کے مکینوں کو اس کا آخری
دیدار بھی نہیں کروایا گیا تھا اور اس بات نے اماں سائیں کو توڑ کر رکھ دیا
تھا

اماں سائیں یونہی ماضی کے دریچوں کو اپنے زہن میں کھولے بیٹھی تھیں
اور اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں وہیل چیئر گھسیٹتی آئیں تو
سامنے ہی زامیہ شاہ بیٹھی تھی اماں سائیں نے تاسف سے زامیہ کی طرف
دیکھا جو کہ ابتہاج شاہ کے شدید وار پر زندہ تو تھی مگر اپنا ذہنی توازن کھو
بیٹھی تھی زامیہ شاہ کی زندگی اس کے لئے مسلسل عذاب سے کم نہیں تھی
اور یہی اس کی سزا تھی وہ پورا دن ابتہاج شاہ کو دیوانوں کی طرح ڈھونڈتی
رہتی تھی مگر ابتہاج شاہ تو ان سب سے روٹھ بیٹھا تھا

ابھی بھی زامیہ شاہِ ابتهاج اور التفات کی تصویر اپنے سینے سے لگائے بیڈ پر
بیٹھ گئی تھی

اولاد چاہے جتنی بُری کیوں نہ ہو ماں کا دل کبھی اپنی اولاد کو بُرا نہیں بول
سکتا یہی حال اماں سائیں کا تھا وہ زامیہ کو پاگل خانے چھوڑنے کے حق میں
نہیں تھیں اُن کی لاکھ منت سماجت کے بعد زاق حیدر شاہ نے زامیہ کو
شاہ حویلی کے ایک کمرے تک محدود کر رکھا تھا جہاں اماں سائیں کے علاوہ
کسی فرد کو جانے کی اجازت نہیں تھی

URDUNovelians



عنود شاہ کی آنکھ کھلی تو خود کو عزائم کی بانہوں میں قید پایا اور عزائم کو
دیکھ کر مسکرا اٹھی

عزائم شاہ کے ایک طرف عنود لیٹی تھی جبکہ دوسری طرف وہ عیشم کا سر
اپنے سینے پر رکھے سویا ہوا تھا

عزائم کی پیشانی پر شکنیں دیکھ عنود کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی
تھی وہ سوتے ہوئے بھی خفا خفا سا لگ رہا تھا عنود اس کی پیشانی پر اپنی
انگلیاں پھیرتی شکنیں کم کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر ناکام ہوئی تو
تھک ہار کر اس کے سینے پر سر رکھ لیا

مسٹر ایر و گینٹ _____ مسٹر ایر و گینٹ _____ اٹھ جائیں ناں اب _____ عنود
منہ بسورتی عزائم کے سینے پر اپنی ٹھوڑی رکھے اسے فرصت سے دیکھنے لگی
_____ اور پھر اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی

پہلے آپ میرا دیدار کر لیں سکون سے۔۔۔ پھر اٹھ جاؤں گا۔۔۔ عزائم
شاہ نے ایک آنکھ دباتے عنود سے کہا

آپ جاگ رہے تھے چیٹر کہیں کے۔۔۔ عنود مصنوعی غصہ کرتے بولی
حیران تو ایسے ہو رہی ہیں جیسے جانتی ہی نہیں کہ میں کب سے جاگ گیا
تھا۔۔۔ عزائم نے اسے چھیڑتے کہا

۔۔۔ عنود اس کی داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگی
عزائم آپ بیڑ میں بہت ہینڈ سم لگتے ہیں۔۔۔ عنود عزائم کی بات کو انگور
کرتے بولی

اچھا میرا ارادہ تو کلین شیو کرنے کا تھا۔۔۔ عزائم نے عنود کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا

واٹ؟؟ سیریسلی عزائم سائیں؟؟ آپ کے ارادے بالکل پسند نہیں ہیں
مجھے _____ عنود نے ناک چڑھاتے کہا

ہا ہا ہا ہا ہا _____ میری بیٹی کو داڑھی چبھتی ہے ناں اس لئے کلین شیو
کروں گا _____ عزائم نے اب عیشم کو بوسہ دیتے کہا

عنود اسے خفا نظروں سے دیکھنے لگی

URDUNovellans

جب سے بیٹی آئی ہے میری تو ویلیو ہی نہیں۔۔۔ عنود نے عزائم سے کہا

بیٹی بھی تو آپ نے ہی دی ہے ناں آپ کی اہمیت تو بڑھ گئی ہے مسز عزائم
شاہ، ___ عزائم نے عنود کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھتے کہا

ویسے ایک بات بتاؤ میری داڑھی میری بیٹی کی ماما کو بھی چبھتی ہے کیا؟
عزائم شاہ نے عنود سے استفسار کیا

عنود نے عزائم کے گال پر اپنے لب رکھے اور عزائم شاہ کا دل زوروں سے
دھڑکنے لگا۔ ___ عنود اب اس کی داڑھی پر لب رکھ چکی تھی اور پھر اس
کی جانب دیکھتے بولی

عیشم کی ماما کو عیشم کے بابا کی قربت میں چبھن نہیں سکون ملتا ہے عزائم
___ شاہ سائیں

یہ کہتے ہی عنود نے اپنا چہرہ عزائم کے سینے میں چھپا لیا وہ بھلے ہی بولڈ تھی
مگر عزائم کی قربت میں وہ شرماتی بھی بہت تھی

ہاٹ چاکلیٹ آپ جب مجھ سے شرماتی ہیں ناں تو بہت اچھی لگتی ہیں اور
جب مجھ سے شرماتے شرماتے میرے ہی سینے میں اپنا سر چھپاتی ہیں تو
_____ عزائم واسق شاہ پر ظلم کی انتہا کر دیتی ہیں

عزائم مخمور لہجے میں بولا عنود کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی اور وہ خود کو
کمپوز کرتی بولی

URDUNovelians

اگر ایسی بات یہ تو ہم اب آپ پر یہ ظلم نہیں کریں گے۔۔۔ عنود یہ کہتے ہی اُٹھ کر بیٹھی جب عزائم نے اسے کمر سے پکڑے اپنے مزید قریب کیا یہاں تک کہ وہ ایک بار پھر عزائم کے سینے سے جا لگی

ہم یہ ظلم کروانا چاہتے ہیں مسز عزائم شاہ۔۔۔ عزائم یہ کہتے ہی عنود کی پیشانی پر لب رکھے اسے خاموش کروا چکا تھا

گڈ مارنگ بابا ماما۔۔۔ اس سے پہلے کہ عزائم مزید آگے بڑھتا عیشتم کی پکار پر وہ دونوں الگ ہوئے عزائم اب عیشتم کے گال پر پیار کرتے اس سے باتیں کرنے لگا اور عنود ایسے ہی اس کے سینے پر سر رکھے مسکراتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

_____ میری چھوٹی سی دنیا _____ عنود زیر لب بولی



صبح کے گیارہ بجے عزائم شاہ عنود عیشم اور صائمہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے
ناشتے کر رہے تھے ناشتے کے دوران مکمل خاموشی تھی جسے عیشم کی پکار
نے ختم کیا

ماما بابا ہم ٹرپ پر کب جائیں گے؟ عیشم نے عنود اور عزائم کی جانب دیکھتے
کہا

بیٹا جب آپ کے بابا کو فرصت ملے گی _____ عنود نے عیشم کے ہونٹوں
کے نیچے لگے نیوٹیل کو صاف کیا اور عزائم کی جانب دیکھتے طنزیہ لہجے میں
کہا عزائم اُن دونوں کی بات خاموشی سے سُن رہا تھا

بابا۔ عیشتم نے عزائم کی طرف دیکھا

ہممم جلد ہی۔۔۔ عزائم ان دونوں کو دیکھ کر بولا

اور یہ جلد پچھلے ایک سال سے آرہا ہے 😊😊😊 عنود نے کاٹ دار
لہجے میں کہا

سیریسلی ہاٹ چاکلیٹ۔۔۔ پانچ سال سے تو آپ مجھے اور عیشتم کو ٹرہا رہی
ہیں اپنی اسپیشلائزیشن کے چکر میں اور اب سارا الزام مجھ معصوم پر ڈال دیا
۔۔۔ عزائم کھانا چھوڑ کر عنود کا ہاتھ پکڑے اسے لبوں سے لگائے گویا
ہوا۔۔۔ وہ عنود کی خفگی مٹانا اچھے سے جانتا تھا

عنود تو صائمہ کے سامنے اس کے ہاٹ چاکلیٹ کہنے پر ہی بلش کرنے لگی
تھی

عزائم نے اب ٹوسٹ ہاتھ میں پکڑے عنود کے لبوں کی جانب بڑھایا عنود
اس حرکت پر اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی

سیریلی عزائم سائیں۔۔۔؟ ماما کیا سوچیں گی؟ عنود نے منمناتے ہوئے کہا

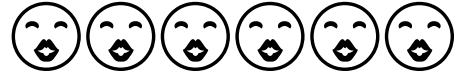
URDUNovelians

ماما یہی سوچیں گی کہ میرا بیٹا کتنا کیڑنگ ہے۔۔۔ عزائم نے عنود کے کان
کے قریب سرگوشی کرتے کہا

کیوں ماما آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں میں آپ کی بہو کو اپنے ہاتھ سے
ناشتہ کروا رہا ہوں۔۔۔ عزائم نے صائمہ کی جانب دیکھتے کہا جو کہ نیچے منہ
کیے اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش میں تھیں
نہیں نہیں بالکل نہیں۔۔۔ صائمہ نے عنود کی جانب دیکھا جو عزائم کو کھا
جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

مجھے او بچیکشن ہے بابا۔۔۔ یکدم عیشم نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا
دس از مائی رائٹ عیشم نے عزائم کا ہاتھ پکڑ کر ٹوسٹ اپنے منہ میں لیا اور
۔۔۔ اس حرکت پر وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنسنے

وہ ایک پیپی فیملی کی مکمل تصویر تھے مگر بہت جلد یہ فیملی کسی کی بد نظروں
کی زد میں آنے والی تھی



عزائم شاہ اپنے اسٹڈی میں بیٹھا آفس ورک میں مصروف تھا پاس رکھے
کاؤچ پر بیٹھی عیشم اپنی ڈول کے ساتھ کھینے میں مصروف تھی وہ تھوڑی
تھوڑی دیر بعد لیپ ٹاپ سے سر اٹھائے ایک نظر عیشم پر بھی ڈال لیتا
_____ تھا

_____ تھوڑی دیر بعد ہی عنود اُس کے لئے کافی لے کر آئی

مجھے اس ٹائم شدت سے کافی کی طلب ہو رہی تھی _____ عزائم نے
مسکراتے ہوئے کافی کا کپ تھاما

میں آپ کی طلب کو سمجھ گئی تھی شاہ سائیں۔۔۔ عنود بھی ایک ادا سے
بولتی واپس مڑی جب عزائم نے اس کا ہاتھ تھام لیا

۔۔۔ عنود کے لب بے ساختہ کھل اُٹھے

عزائم نے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھایا

عنود شاہ۔۔۔ مجھے کافی کے علاوہ کسی اور چیز کی طلب بھی ہے۔۔۔ عزائم
نے مخمور لہجے میں کہا اور اُس کے لہجے پر عنود بلش کرنے لگی

ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے بس تھوڑا انتظار کریں۔۔۔ عنود نے بھی
مسکراتے ہوئے کہا

اور کتنا انتظار عنود؟ اب تو عیشم بھی ڈول کے ساتھ کھیل کھیل کر بور ہو گئی ہے اُسے بھی بہن چاہیئے۔۔۔ عزائم نے عنود کے نچلے ہونٹ پر اپنا انگوٹھا پھیرتے کہا اُسے عنود کے ہونٹ کے پاس تل بہت پسند تھا وہ بے اختیار اپنے لبوں سے اُس کا تل چھونے کے لئے آگے بڑھا اور کچھ ہی پل میں عنود کا تل عزائم کے لبوں کی قید میں تھا عنود آنکھیں بند کیے بیٹھی عزائم کی شدت محسوس کر رہی تھی وہ بھی اس کی قربت میں مچل رہی تھی جب عزائم خود ہی اس سے الگ ہوا

۔۔۔ بس ابھی سے جان نکل رہی ہے ہاٹ چاکلیٹ یہ کہتے ہی وہ عنود کی گردن پر بنے تل کو چومنے لگا عنود کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی وہ خود پر قابو کرتے عزائم کے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے خود سے دور کرتی اس کی گود سے اُٹھی

جب سے شادی ہوئی ہے آپ بہت بے باک ہو گئے ہیں عزائم سائیں۔۔۔
کبھی بھی کہیں کسی بھی وقت عمران ہاشمی بن جاتے آپ۔۔۔ عنود یہ
کہتے ہی پاس والے صوفے پر بیٹھی اور اپنی کافی کا لگ اٹھائے لبوں سے لگایا

ہاہاہاہاہا مسز عزائم شاہ اپنی محرم کے ساتھ یہ بے باکیاں کرنے کے لئے
میرے پاس پر مٹ لیٹر ہے دکھاؤں کیا؟ عزائم نے اسے باور کرواتے کہا

اوہ تو انٹر نیشنل ماڈل اینڈ ایکٹر عزائم شاہ اپنے ساتھ اپنی پاکٹ میں نکاح
نامہ لیے پھرتے ہیں؟ سٹریٹج ناں۔۔۔ عنود بھی عزائم کو تنگ کرتے بولی

بالکل نکاح نامہ جیب میں لے کر پھرتا ہوں۔۔۔ بھی اتنا ہاٹ اینڈ موسٹ
وانڈ ایکٹر ہوں لڑکیوں کو یقین دلانا پڑتا ہے کہ مجھ پر ایک خوبصورت بلا
کاسایہ ہے۔۔۔ عزائم عنود کی جانب دیکھتے بولا عنود اس کے بلا کہنے پر
غصیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

کیا کہا میں بلا ہوں؟ عنود نے اپنی جانب اُنکی دکھاتے کہا

ارے خوبصورت بھی تو کہاناں۔۔۔ عزائم نے جلدی سے اپنی صفائی پیش
کی تو عنود بھی اسے گھورتی کمرے سے والک آؤٹ کر گئی تھی

عزائم شاہ کام نبٹانے کے بعد انسٹا گرام لاگ ان کر چکا تھا زواق شاہ کی
کل رات کی پارٹی کی تصویریں دیکھ کر وہ چونکا نہیں تھا اسے زواق سے یہی

امید تھی وہ تاسف سے زاق کی پکچر دیکھنے لگا جہاں وہ ان سات سالوں میں
بارعب بنا تھا وہیں اس کے چہرے پر ہمیشہ رہنے والی مسکراہٹ مفقود تھی
وہ دکھ کی ایک تصویر بنا ہوا تھا جسے وہ اپنے

رعب و دبدبے سے چھپانے کی کوشش میں مصروف تھا عزائم سر جھٹکتا
— لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرتا عیشتم کو اٹھاتا باہر کی جانب قدم بڑھا چکا تھا

دوسری جانب عنود جیسے ہی نیچے لاؤنج میں آئی سامنے پڑے نیوز پیپر کو
پڑھنے میں مصروف ہو گئی جیسے جیسے وہ نیوز پیپر پڑھ رہی تھی ویسے ویسے
اُس کے چہرے کا رنگ فق ہو رہا تھا

URDUNovelians

نیوز پیپر کی ہیڈ لائنٹ میں زائق حیدر شاہ کی حویلی میں ہونے والی پارٹی اور
اس کے میڈیا سے گفتگو کے بارے میں تفصیل سے لکھا تھا آنسو عنود کے
گال پر چمکنے لگے

جب کسی نے اس کے ہاتھ سے نیوز پیپر چھین لیا عنود نے سر اٹھا کر سامنے
_____ دیکھا تو عزائم شاہ لب بھینچے اس کے سامنے کھڑا تھا

شاہ وہ _____ عنود نے عزائم کو پکارا

URDUNovelians

انف _____ انف عنود شاہ _____ عزائم نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا

_____ اور پھر نفی میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا

شام کا وقت تھا آسمان پر پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف واپس لوٹ رہے
تھے بالکل ویسے ہی ہر انسان کو بھی اپنی اصل کی طرف لوٹ کر جانا
یہ

عنود یونہی لان میں رکھی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آسمان کو دیکھ رہی
تھی پاس ہی عیشتم اپنے خرگوش کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی
عنود کے دل میں اداسیوں کا بسیرا تھا آج دو دن ہو چکے تھے اُس واقعہ کو
اس دن کے بعد عزائم شاہ عنود سے بات تک نہیں کر رہا تھا

وہ بیٹھی بیٹھی اس رات کے بارے میں سوچنے لگی جب وہ عیشتم کو سلانے
کے بعد بے چینی سے عزائم کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ گھر نہیں آیا تھا
عزائم کا فون بھی مسلسل بند تھا

رات کے دفن گئے تھے جب عزائم شاہ کمرے میں آیا تو عنود اس کی طرف
_____ بے چین سی لپکی

شاہ_____ کہاں تھے آپ؟؟ وہ فوراً اس کے گلے لگی اس سے بھگے لہجے میں
پوچھ رہی تھی مگر آج عزائم نے اس کے گرد اپنا حصار قائم نہیں کیا تھا

میں اپنے کسی بھی عمل کے لئے آپ کے سامنے جواب دہ نہیں ہوں عنود
_____ اب تاج شاہ

عزائم نے عنود کو پیچھے ہٹاتے کہا اور عنود حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

شاہ میری بات تو سنیں۔۔۔ عنود نے عزائم کے بازو پر اپنی گرفت مضبوط کرتے کہا

کیا سنوں میں؟ ہاں؟؟ کیا سنوں؟ کیا سمجھتی ہو تم مجھے؟ میں کوئی کھلونا ہوں؟ یا تم کوئی ڈمی ہو جو میری کہی بات سمجھ نہیں آتی تمہیں؟ عزائم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا اس کا لہجہ ابھی بھی دھیمّا تھا

میرے بار بار سمجھانے کے باوجود تم زائق شاہ کے لئے آنسو بہاتی ہو وہ اتنا اہم ہے تمہارے لیے؟ اب کی بار عزائم نے عنود کو کندھوں سے پکڑے کہا

میں جسٹ اس کے پارٹی کرنے اور ڈرنک کرنے پر رورہی تھی۔۔۔ عنود نے اسے سمجھاتے کہا

پارٹی؟ ڈرنک؟ سوواٹ؟ اگر وہ پارٹی کر رہا ہے ڈرنک کر رہا ہے تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟ وہ جو بھی کرے

We have nothing to do with it all۔۔۔

لک عنود شاہ۔۔۔ میں عورت زات پر چیخنے چلانے کے سخت خلاف ہو اور نہ ہی میں تم پر چیخنا چاہتا ہوں۔۔۔ اب کی بار عزائم شاہ نے عنود کے گال اپنے ہاتھوں میں دبوچے یہاں تک کہ عنود کو اپنے جبرے دھکتے محسوس ہوئے

میری بات کان کھول کر سن لو میں سالار درانی نہیں ہوں جو کسی تیسرے کو اپنے اور اپنی بیوی کے بیچ برداشت کروں۔ میں عزائم واسق شاہ ہوں شاہ حویلی کا وارث اب تاج شاہ کا بھتیجا۔ جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے۔ میں اپنی چیزوں پر کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتا پھر تم تو ایک جیتی جاگتی انسان ہو جس پر عزائم واسق شاہ کی مُسر لگ چکی ہے۔ تم جب تک میرے نکاح میں نہیں تھی میں تمہاری زاق حیدر شاہ کے لئے دیوانگی سہتا رہا ہوں مگر اب جب تم میرے نکاح میں ہو میری محرم ہو میں بالکل بھی نہیں چاہوں گا کہ تم کسی تیسرے مرد کو ہمارے بیچ لاؤ اور قسم یے مجھے اس محبت کی جو میں نے تم سے کی ہے اگر تم نے میرے ساتھ بیوفائی کی تو میں تمہیں چھوڑنے میں دو سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔

یوگاٹ اٹ۔۔۔ عزائم نے اس کا گال چھوڑتے وارنگ دیتے انداز میں انگلی اٹھائی۔

عنود تو حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی وہ اتنا جنونی اتنا شدت پسند تھا اس بات کا اندازہ عنود کو اُس کے ساتھ چند دن رہ کر ہی ہو چکا تھا

اُس رات کے بعد عنود اور عزائم کے مابین کوئی بات چیت نہیں ہوئی
_____ تھی

وہ یونہی پر سوچ انداز میں بیٹھی تھی جب صائمہ اس کے پاس آ کر بیٹھی

عنود بیٹا کیا تم شو بزنس میں کم بیک کرنا چاہتی ہو؟ صائمہ نے عنود کو مخاطب کرتے اُسے سوچوں سے نکالا

جی خالہ۔۔۔ عنود ابھی بھی آسمان کو دیکھ رہی تھی

بٹ تم ہاسپٹل اور شوئز کو ایک ساتھ کیسے بیچ کر وگی۔؟ بیٹا ایسی کون سی وجہ ہے جس نے تمہیں اتنا بڑا فیصلہ کرنے پر مجبور کیا ہے؟ صائمہ نے عنود کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے اس سے استفسار کیا

خالہ مجھے خوف ہے؟ عنود نے صائمہ سے نظریں چراتے کہا

___ کس چیز کا خوف عنود؟؟ صائمہ نے عنود سے سوال کیا

عزائم شاہ کو کھونے کا خوف ___ خالہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ کہیں میری بیٹی عیشتم کا بچپن بھی ایسا نہ ہو جیسا میرا تھا ___ مجھے خوف اس بات کا ہے خالہ کہ کہیں کوئی زامیہ میرے اور میرے ڈیزائرنے کے بیچ آکر ہمیں ___ تباہ نہ کر دے

عنود نے ڈرتے ڈرتے کہا اس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے

بیٹا خوف وہاں ہوتا ہے جہاں اعتبار نہ ہو۔ کیا تمہیں اپنے عزائم پر اعتبار نہیں ہے؟ صائمہ نے عنود کی جانب دیکھتے کہا عنود نے چونک کر سر اٹھایا

نہیں خالہ۔ مجھے میرے عزائم پر خود سے زیادہ یقین ہے بٹ۔ عنود
بات کرتے کرتے رک گئی

بیٹا محبت میں اگر وگر لیکن شاید جیسے الفاظ کا کوئی جواز نہیں ہوتا جہاں یہ
سب ہو وہاں محبت مشکوک ہو جاتی ہے

صائمہ کی بات سن کر عنود کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ کھل اٹھی

خالہ مجھے اعتبار ہے مگر عزائم کو مجھ پر اعتبار نہیں۔۔۔ عنود نے سر جھٹکتے
کہا

تو اسے اعتبار دلاؤ بیٹا بھی دیر نہیں ہوئی۔۔۔ بیٹا مرد ایک بے لگام گھوڑے
کی طرح ہے اُسے تم لاکھ کوشش کے باوجود ہزاروں حربے کر کے بھی
قابو نہیں کر سکتی سوائے ایک چیز کے۔۔۔ صائمہ نے عنود کو سمجھاتے کہا

کونسی چیز خالہ؟ عنود نے بھی صائمہ سے پر تجسس انداز میں پوچھا

اعتبار کے دھاگے میں باندھ لو اُسے _____ یقین جانو وہ کبھی نہیں ڈگمگائے
گا _____ عنود تم جانتی ہو اب تاج اور عالین کے رشتے میں بے تحاشہ محبت
_____ تھی عشق تھا جنون تھا مگر ایک چیز کی کمی تھی اور وہ تھا اعتبار

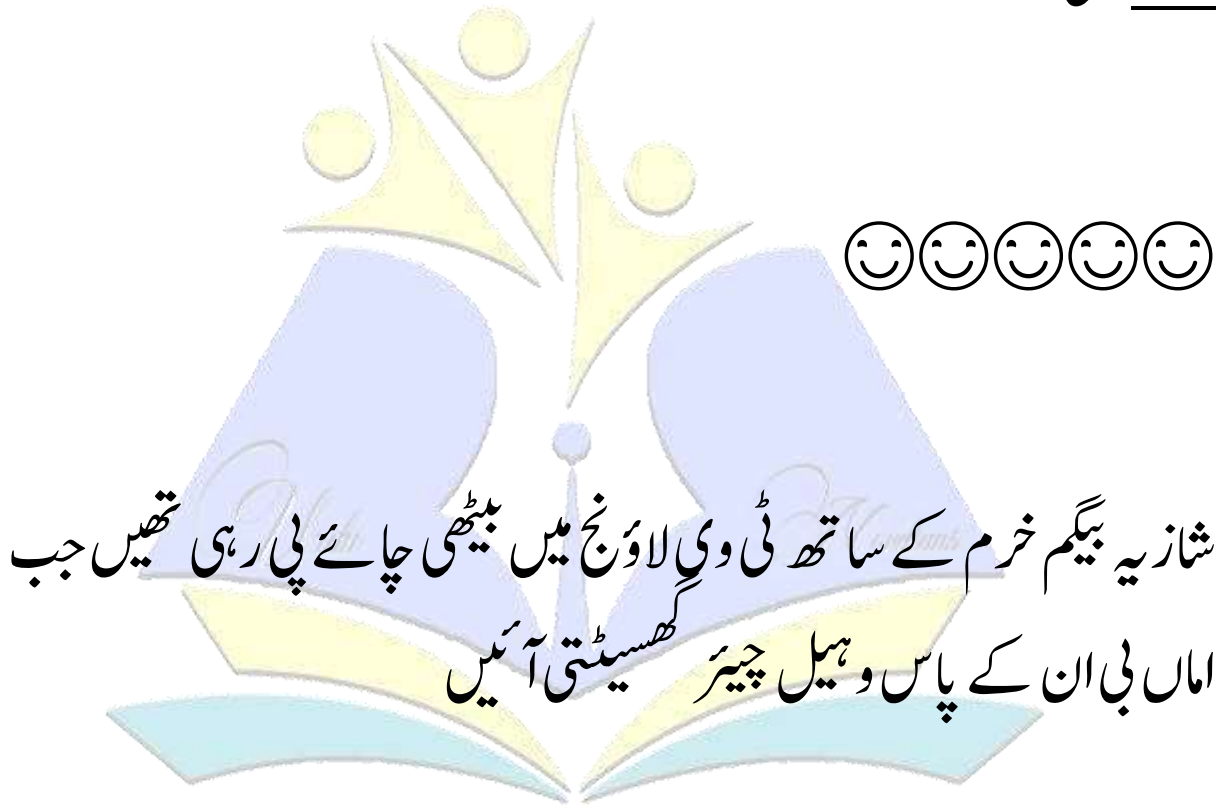
تبھی تو زامیہ اور سالار نے ان کے رشتے میں گھات لگانے کی کوشش کی
بیٹا محبت کا یہ مینار صرف دو ہی ستونوں پر قائم رہتا ہے اعتبار اور
عزت _____ اور جس رشتے میں اعتبار اور عزت نہ ہوں اں وہ رشتہ جلد ہی
ٹوٹ جاتا ہے

_____ خیر کب کم بیک کر رہی ہو بیٹا

صائمہ نے عنود کو سمجھاتے ہوئے کہا اور پھر بات بدلتی بولی

جلد ہی خالہ _____ آپ کے بیٹے کو سر پر ائزر کرنا ہے ہا ہا ہا ہا _____ عنود نے
_____ آنکھ دباتے کہا اس کی بات سن کر صائمہ بھی مسکرائی

عنود چلو آج شاپنگ پر چلتے ہیں نیو کلیکشن آئی ہے صائمہ نے یکدم شاپنگ
کا پلان بنایا عنود بھی کچھ دیر باہر جا کر خود کو ریلیکس کرنے کا سوچ رہی
تھی _____



شازیہ بیگم خرم کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں جب
اماں بی ان کے پاس وہیل چیئر گھسیٹتی آئیں

ارے واہ میرے بیٹے کے پیسے پر عیش ہو رہا ہے بہت اچھے _____ اماں بی
نے طنزیہ لہجہ اپناتے کہا اُن کی بات سن کر خرم وہاں سے اُٹھ کر اپنے

کمرے کی جانب بڑھنے لگا جب اس کے قدم اماں بی کی بات سن کر رک گئے

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا یہ جو میری حویلی تباہ ہو گئی ہے اور اس زنا کی پیداوار کو بھی تم ہی میرے گھر لے کر آئی ہو۔ اماں بی نے شازیہ کو الزام دیتے کہا جب خرم کی برداشت جواب دے چکی تھی

سیر یسلی اماں سائیں۔۔۔ یہ زنا کی پیداوار آپ کے بیٹے کی ہی کارستانی ہے۔ خرم نے آج اماں سائیں کو جواب دینا ضروری سمجھا

بکواس بند کرو اپنی خرم۔۔۔ شازیہ بیگم نے خرم کو ٹوکا

اماں سائیں خرم آپ کے بیٹے کا ناجائز نہیں جائز بیٹا ہے اس نے صنم سے نکاح کیا تھا۔۔۔ شازیہ بیگم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

لیواٹ ماں آپ کس کو یہ سب بتا رہی ہیں جنہوں نے اپنی مکاری سے اپنے چھوٹے بیٹے کی اولاد کو ناجائز قرار دیا تھا جبکہ اُن کے بیٹے نے ساری دنیا کے سامنے عالین کیانی سے نکاح کیا تھا میں تو پھر بھی ان کے بیٹے کے خفیہ کارناموں کا نتیجہ ہوں۔۔۔

بات سنیں میری اماں سائیں میرے لیے نہ تو یہ حویلی اتنی اہمیت رکھتی ہے ناں ہی آپ کے اس زانی اور کمینے بیٹے کا نام اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ میرے لیے اگر کچھ اہم ہے تو میری ماں اور میرے دونوں بھائی اہم

ہیں۔ ارے تھو کنا بھی پسند نہیں کرتا خرم شاہ آپ کی اس دولت پر آپ
_____ کے اس جھوٹے شان و شوکت پر

وہ اماں سائیں کو یہ کہتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا اور بیڈ پر دونوں ہاتھوں
میں اپنا سر گرائے بیٹھا جب شازیہ بیگم نے خرم کے کندھے پر اپنا ہاتھ
رکھا وہ ان کا لمس محسوس کرتے ہی رونے لگا

ماں۔ اُن کے بیٹے نے مجھے انسان سے جانور بنایا۔ مجھے میری ہی محبت کا
مجرم بنایا۔ ماں وہ ٹھیک کہتی ہیں میرا اس حویلی پر کوئی حق نہیں ہے
_____ مجھے میرے جرموں کی سزا مل رہی ہے ماں

ماں کاش میں ایسا ہی رہتا بے حس لاپرواہ۔۔۔ وہ جاتے جاتے میرے اندر
کے جانور کو بھی مار کر چلی گئی۔۔۔ مجھ بے حس کو ندامت کی گہرائیوں
میں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ مجھے اپنا عادی بنا کر میرے ویران دل میں محبت کا
پھول کھلا کر مجھ سے روٹھ گئی۔۔۔ ماں میری التفات چلی گئی اپنے خرم کو
_____ چھوڑ کر

خرم شاہ آج دیوانوں کی طرح رو رہا تھا اُسے ان سات سالوں میں التفات
کی یادیں ایک پل کے لئے بھی جینے نہیں دے رہی تھیں مگر وہ جی رہا تھا
التفات کے بغیر اس کی یاد میں بلکتے ہوئے زندگی گزار رہا تھا

URDU Novelians

اُس نے سن رکھا تھا کہ خدا اپنے مجرم کو معاف کر دیتا ہے مگر محبت اپنے
مجرم کو معاف نہیں کرتی

اور ان سات سالوں میں اسے محبت نے ایسی مار ماری تھی کہ وہ کراہنے کے
سوا کچھ کر نہیں سکتا تھا



رات کی نیلگوں سیاہی ہر سو پھیلی ہوئی تھی ہر طرف خاموشی کا راج تھا
بلیک جینز پر بلیک ہی ہڈی پہنے وہ چھ فٹ کا کسرتی جسم کا مالک اپنی بائیک
سے ٹیک لگائے سامنے لگے نیم پلیٹ کو غور سے دیکھ رہا تھا

URDUNovelians

جلی حروف میں لکھے ابستا ج شاہ ہیلتھ کیئر پر نظریں ٹکائے کھڑا رہا اور پھر
ارد گرد سے بے نیاز اپنی منزل کی جانب چلنے لگا

وہ جیسے ہی لابی میں پہنچا تو وہاں اکاد کا لوگ تھے وہاں سے گزرتا وہ
ریسپیشن پر بیٹھی لڑکی کو کھمبس اپ کا سائن دیتا سیڑھیوں کی طرف
بڑھا وہ نرس اپنا سر جھٹکتی کام میں مصروف رہی کیوں کہ یہ شخص کسی
صورت اس کی بات نہیں سننے والا تھا

دوسری منزل پر پہنچتے ہی خاموشی نے اس کا استقبال کیا وہ ایک ٹرانس کی
کیفیت میں مختلف وارڈز سے ہوتا ہوا ایک مخصوص کمرے کی طرف بڑھا
کمرے کا لاک کھولتے اس کے ہاتھ ہمیشہ کی طرح کانپنے لگے مگر وہ ڈھیٹ
_____ بنا لاک کھولتا اندر آیا

سامنے ہی مختلف مشینوں میں جکڑی وہ بے حس و سکت ہسپتال کے بستر پر
پڑی اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی اُسے دیکھتے ہی اُس کا دل بڑی
_____ تیز رفتاری سے دھڑکا

اُس کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا مگر وہ اپنے قدم گھسیٹتا اس کی جانب بڑھا اس لڑکی کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا وہ ان مشینوں کے سہارے زندہ تھی

وہ آگے بڑھتا بے خودی میں اس کے چہرے پر جھکا جہاں آ کیسجن ماسک لگا تھا وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کے گال سہلانے لگا اور پھر اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے وہیں اسٹول پر بیٹھا خاموش آنسو بہانے لگا

میری ڈول_____ پلیز ٹھیک ہو جاؤ_____ میں تمہیں اپنی بانہوں میں لینا چاہتا ہوں تمہارے اس دلکش سراپے پر اپنی محبت کی مہر چھوڑنا چاہتا ہوں_____

وہ اب اس کی گردن پر جھکا اپنے ہونٹوں کا لمس اس کی گردن پر چھوڑنے
لگا اس کے عمل میں بلا کی شدت تھی مگر مقابل بستر پر پڑے اس وجود پر
کوئی اثر نہیں ہوا تھا

وہ بالکل بے حس لیٹی پوری دنیا سے خفا تھی اسے اس شخص کے آنسو اس
شخص کی محبت اور شدت کی پرواہ نہ تھی
وہ شخص تھک ہار کر وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا جب دروازہ کھلنے کی آواز پر
وہ پیچھے مڑا تو اس پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

سامنے ہی عنود شاہ بڑے غصیلے انداز میں اسے گھور رہی تھی
اُس کی آنکھوں میں غصے کی آگ بھڑک رہی تھی وہ چیل کی تیزی سے
آگے بڑھی اور اسے اس کے گریبان سے پکڑا
____ اور ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا

یو بلڈی باسٹرڈ____ تمہاری جرأت کیسے ہوئی یہاں آنے کی؟ ابھی تک
تمہارا دل نہیں بھرا تمہیں سکون نہیں ملا میری ہنستی مسکراتی زندگی سے
بھرپور بہن کو اس حال میں پہنچا کر؟؟ کیا چاہتے ہو یہ جو بچی گچی سانسیں
ہیں وہ بھی چھیننا چاہتے ہو؟ ہاں بولوناں؟ اب چپ کیوں ہو ڈپٹی کمشنر
صاحب؟؟ اب کی بار عنود نے اسے دھکے دیا

بھابھی میری بات سنیں____ اُس نے خود کو کمپوز کرتے آگے بڑھتے عنود
کو کندھوں سے تھامنے کی کوشش کی مگر عنود نے خود کو اس سے چھڑوا
____ کرایک بار پھر اسے گریبان سے پکڑا

____ یو____ یو____ لسن ٹومی کیئر فلی

تم ڈپٹی کمشنر ہو گے تو دوسروں کے لئے میرے لیے تم ایک راسکل ایک گھٹیا اور ایک کم ظرف انسان ہو بالکل اپنے باپ اور اپنے بھائی کی طرح ___ آج کے بعد اگر تم مجھے میری بہن کے یا اس ہاسپٹل کے ارد گرد بھی نظر آئے تو یاد رکھنا ابتاج شاہ کی بیٹی تمہارا وہ حال کرے گی کہ تم اور ___ تمہارا پورا خاندان کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہو گے

میں اگر چپ ہوں تو اسے میری کمزوری مت سمجھنا میرے اندر ابتاج شاہ اور عالین کیانی کا خون ہے میں اپنے دشمنوں کو ان کے منہ کے بل گرانا جانتی ہوں میرے اپنوں کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے اگر کسی نے میرے اپنوں کو اذیت پہنچائی تو اسے صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دوں گی ___

یوگاٹ اٹ ____ عنود اسے ایک بار پھر دھکا دیتی انگلی دکھاتی وارن کرتی
بولی

____ ناؤ گیٹ آؤٹ فرام ہیئر

عنود کے لہجے کی سختی نے مقابل کو خاموش کر دیا تھا وہ ایک لفظ بھی بولے
بنا وہاں سے جانے کے لئے آگے بڑھا اور پھر پیچھے مڑ کر نم آنکھوں سے
____ اس زندہ لاش بنے وجود کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا

اس کے جاتے ہی عنود وہیں فرش پر بیٹھی نم آنکھوں سے اپنی بہن کو دیکھنے
____ لگی اُس کی زندگی سے بھرپور بہن اب ایک زندہ لاش بن چکی تھی



دوسری جانب زاق شاہ ابھی ابھی ابرش کے اپارٹمنٹ پہنچا تھا نشے میں دھت ڈگمگاتے قدم زاق حیدر شاہ کی یہ حالت دیکھ کر ابرش نے اسے دکھ بھری نظروں سے دیکھا

اس سے پہلے کہ زاق گرتا ابرش نے آگے بڑھتے اسے سہارا دیا اور نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اور پھر اپنے ساتھ لے کر کمرے میں پہنچی کمرے میں داخل ہوتے ہی ابرش زاق کو سہارا دیتی بیڈ پر لٹانے لگی کہ وہ خود پر بیلنس قائم نہ رکھ سکی اور زاق شاہ کے اوپر جا گری زاق شاہ نے اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کی

_____ شاہ سائیں _____ ابرش نے اسے پکارا

شششش _____ کچھ مت بولو ابر _____ ش _____ زاق نے اپنے انگوٹھے سے ابرش کے لب سہلانا شروع کیے

ہمیں تمہارے یہ لب بہت پسند ہیں ابرش___ اور ان لبوں پر لگی یہ لب
___ اسٹک ہمیں مدہوش کر دیتی ہے

یقین جانو تمہارے لب صدی کا سب سے دلفریب فتنہ ہیں

زاق یہ کہتے ہی اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ چکا تھا اور اسے چوسنے لگا___
ابرش اس حرکت پر کانپ اُٹھی اور خود کو ڈھیلا چھوڑتے زاق کا ساتھ
دینے لگی

URDUNovelians

دونوں ایک دوسرے کے لب چوم رہے تھے کاٹ رہے تھے یہاں تک کہ
ابرش کی سانسیں اکھڑنے لگیں تو وہ ابرش کو کمر سے پکڑے اس کو اپنی
بانہوں میں بھر چکا تھا

اور اسے یو نہی بانہوں میں اٹھائے دیوار کی جانب بڑھا اور اس کے گال
چومتا اس کے کانوں کی طرف بڑھا اور اس کے کان کے پیچھے اپنی زبان
رینگنے لگا۔۔۔ زاق کی زبان کا لمس جیسے ہی ابرش کو اپنے کان کی پشت پر
محسوس ہوا وہ خود کو گرنے سے بچانے کے لئے زاق کی کمر کے گرد اپنی
ٹانگیں پھیلا چکی تھی زاق بھی اب اس کو دیوار کا سہارا دیتا ابرش کی
گردن سے ڈوپٹہ اتار کر دور پھینک چکا تھا

اب ابرش کی دودھیا شفاف گردن زاق کے سامنے تھی اور گردن سے
نیچے اس کے جسم کے نشیب و فراز زاق کو مزید بہکا چکے تھے وہ اس پر جھکا
اپنا تمام نشہ اتارنے لگا۔۔۔

کمرے کی خاموشی، دھڑکنوں کی آواز ابرش کے جسم سے اُٹھتی دلفریب
مہک زاق کو مزید شدت دلا رہا تھا وہ ایک بار پھر اس کے لبوں کو قید کر
چکا تھا ابرش کی لپ اسٹک چھٹ چکی تھی ابرش نے زاق کے بالوں کو
دونوں مٹھیوں میں جکڑ لیا

اگلی صبح زاق شاہ کی آنکھ کھلی تو ابرش اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی
سورج کی روشنی پردوں سے چھن کر کمرے میں آرہی تھی اور اس روشنی
میں دکتا ابرش کا نیم برہنہ جسم زاق شاہ کی نظروں کے حصار میں تھا وہ
کتنی ہی دیر اسے ایک ٹرانس کی کیفیت میں دیکھتا رہا اور پھر اس کا سر اپنے
سینے سے اٹھا کر تکیے پر رکھا اور اس پر کمبل سیٹ کرتا خود بیڈ سے اٹھا

فرش پر پڑی اپنی پینٹ اٹھا کر پہنتا وہ وہیں سامنے رکھے کاؤچ پر بیٹھ گیا اور
_____ مدہوش نظروں سے ابرش کو دیکھنے لگا

یہ کیسا جادو کیا ہے تم نے ہم پر ابرش کیوں ہمیں تمہاری قربت اتنا سکون
دیتی ہے؟ تمہارے اس دلکش جسم کی مہک ہمیں مدہوش کر دیتی ہے
ہمارے جنون میں اضافہ کرتی ہے _____ آخر کونسا اسم پھونکا ہے ہم
پر _____؟ وہ یونہی دل ہی دل میں ابرش سے مخاطب ہوا اور پھر اپنا سر پیچھے
گرائے آنکھیں موندھ چکا تھا

_____ جب ایک خوبصورت نسوانی آواز اس کے کان سے ٹکرائی

یہ کوئی جادو نہیں کوئی اسم نہیں نکاح کی طاقت ہے شہزادے جس سے تم
چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتے۔۔۔ یہی نکاح کے تین بول تمہیں ابرش کی
_____ جانب کھینچتے ہیں

زاق نے ایک دم سے آنکھ کھولی اور اپنے ارد گرد دیکھا وہ آواز والا وجود
کہیں غائب ہو چکا تھا کمرے میں سوائے ابرش اور زاق کے کوئی نہیں تھا

زاق شاہ پھٹی پھٹی نظروں سے پورے کمرے کا جائزہ لینے لگا اور پھر ایک
ہی جست میں سائیڈ ٹیبل پر پڑے واز کو اٹھا کر ڈریسنگ مرر پر مار کر شیشے
کو چکنا چور کر چکا تھا

ابرش کی آنکھ شیشے کے ٹوٹنے پر کھلی اور وہ غائب دماغی سے ارد گرد دیکھنے
لگی سامنے ہی فرش پر بیٹھا شرٹ لیس زاق شاہ اور پاس ہی فرش پر
بکھرے شیشے کے ٹکڑے اُسے حالات کی سنگینی کا احساس دلا چکے تھے وہ

یو نہی بیڈ سے اٹھتی شیشے کے ٹکڑوں سے بچتی بچاتی اس کے پاس پہنچی اور
اس کا سر اپنے سینے پر رکھا

چلی کیوں نہیں جاتی آپ میری یادوں سے میرے خیالوں سے؟ نہیں ہے
مجھے آپ کی ضرورت ___ میں آپ کے بغیر جینا سیکھ چکا ہوں سو پلیز
___ گیٹ لاسٹ فرام مائی میموریز

وہ کس سے مخاطب تھا ابرش جان چکی تھی اس لیے اس نے زاق کو یو نہی
اپنے سینے سے لگائے اُسے پر سکون کرنے کی کوشش کی

زاوق شاہ بھی ابرش کے سینے پر سر رکھے سوچا تھا ابرش کافی دیر بعد اسے
سہارا دیتی بیڈ پر سلا چکی تھی اور نم آنکھوں سے زاق شاہ کو دیکھنے لگی

وہ بالکل ایک معصوم بچے کی مانند ساری دنیا سے خفا اپنے آپ میں گم سو رہا
تھا اور ابرش کو اس شخص پر بہت پیار آیا وہ بے اختیار اس کے گال پر بوسہ
دیتی اس سے الگ ہوئی

زاق شاہ آج بھی اس ٹراما میں تھا اور اس بات کا علم سوائے ابرش کے کسی
کو نہیں تھا کیوں کہ وہ ان سات سالوں میں اپنی زندگی کے جذباتی اور
نازک ترین لمحات ابرش کے ساتھ گزار رہا تھا اس لیے ابرش اس کی رگ
_____ رگ سے واقفیت کی دعوے دار تھی

اور بہت جلد ابرش کو اپنے ہی اس کھوکھلے دعوے پر شرمندگی ہونے والی
_____ تھی



صبح کے سات بجے عنود گھر آئی تھی کچھلی پوری رات وہ اپنی بہن کے ساتھ رہی تھی ایک انجانا خوف اُسے اذیت میں مبتلا کر رہا تھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی شاہ حویلی کے مکینوں کے بارے میں سوچنے لگی یونہی اس کا دل بھر آیا وہ تھکے تھکے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

روم کا دروازہ کھولتے ہی اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ کھل اُٹھی سامنے ہی عزائم شاہ بلیک جینز پر ہی بلیک بنیان پہنے فرش پر پش اپس کرنے میں مصروف تھے اس کے سنہری بال اس کی پیشانی پر گرے تھے اس کی کمر پر بیٹھی عیشتم اُسے کوئی سٹوری سنانے میں مصروف تھی جسے وہ بڑی دلچسپی سے سن رہا تھا

اما آگئی۔۔۔ عیشم نے عنود کو دیکھتے ہی خوشی سے نعرہ لگایا عنود عیشم کی
ایکسائٹمنٹ دیکھ اندازہ لگا چکی تھی کہ اُس کی کوئی فرمائش عزائم شاہ نے
پوری کی ہے۔۔۔

عنود نے آگے بڑھتے ہی عیشم کو گلے لگایا اور ایک نظر عزائم شاہ پر ڈالی
اس کے برہنہ سینے کو دیکھ کر عنود شرماتے ہوئے اس کے پاس سے
گزری اور سیدھا ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔

افف عنود تم بھی ناں کنٹرول کرو اپنی فیلنگز پر ایسے ٹھریکوں کی طرح
اسے دیکھنے کی عادت کب جائے گی تمہاری۔۔۔ عنود خود کو ڈپٹے
ہوئے بولی

URDU NOVELIANS

ٹھرکی _____ ہا ہا ہا ہا سیریلیس میں اپنے شوہر کے لئے ٹھرکی ہی

ہوں 😊😊😊

_____ عنود دل ہی دل میں خود کو باور کراتی چینیج کرنے لگی

😊😊😊😊😊😊

وہ جیسے ہی چینیج کر کے کمرے میں آئی سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھا کان سے
_____ فون لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا

URDUNovelians

عنود کا دھیان ایک بار پھر کل رات والے واقعے کی طرف چلا گیا تو اس
کے چہرے پر پریشانی اور تکلیف کے آثار نظر آنے لگے جو عزائم شاہ کی
زیرک نظروں سے مخفی نہ رہے

او کے میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔ عزائم شاہ یہ کہتے ہی فون بند کرتا عنود کی جانب بڑھا جو پیچ کمر کے شارٹ فرائک میں بالکل ڈول لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اس سے زیادہ دن خفا نہیں رہ سکتا تھا اس بات کا اندازہ اسے سولہ سال کی عمر میں ہی ہو چکا تھا
عزائم شاہ نے اس کے دلکش سراپے کو اپنی نظروں میں اتارا اور آگے بڑھتے بنا کوئی بات کیے عنود کو گلے لگایا۔۔۔

۔۔۔ عنود تو اس کا سہارا پاتے ہی بے اختیار رونے لگی

بعض دفعہ انسان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اسے ایک مہربان کندھے کی ضرورت ہوتی ہے جس پر سر رکھے وہ اپنا سارا دکھ درد کہہ دے

عنود کو بھی ایسے ہی ایک سہارے کی ضرورت تھی اور وہ سہارا صرف اور
__ صرف عزائم شاہ کا تھا،

ششش۔۔، زندگی ایوری تھنگ ول بی او کے __، عزائم نے عنود کو
پچکارتے ہوئے اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا

URDUNovelians

میں آپ کو کیسے بتاؤں میں آپ کے ساتھ ان فیئر نہیں ہوں __ میں
کیسے بتاؤں میں شاہ حویلی کے مکینوں سے خوفزدہ ہوں وہ مجھ سے میرے

چینے کی وجہ چھین لیں گے وہ آپ کو چھین لیں گے۔ میری عیشتم کو
چھین لیں گے۔ عنود روتے روتے عزائم کو سب بتانے لگی

عنود اللہ کے علاوہ کوئی بھی طاقت مجھے تم سے یا ہماری بیٹی سے دور نہیں
کر سکتی۔ شاہ حویلی کے ملکین عام انسان ہیں خدا نہیں۔ عزائم نے
عنود پر اپنی گرفت مضبوط کی

وہ زمینی خدا بنے بیٹھے ہیں شاہ۔ عنود نے بھی روتے روتے کہا

URDUNovelians

کوئی بات نہیں زندگی۔ ان زمینی خداؤں کا بھی عبرتناک انجام ہوگا

جسٹ ریلیکس۔ عزائم نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا

_____ وہ اسے آدھے گھنٹے میں ہی ریلیکس کر چکا تھا

کافی دیر بعد عنود ریلیکس انداز میں عزائم سے الگ ہوئی اور اُٹھتے ہوئے
بولی

شاہ آپ ناشتہ تولیٹ کریں گے میں کافی بنا کر لاتی ہوں _____ عنود نے
عزائم کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھا مگر عزائم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے
روکا

URDUNovelians

بیٹھوناں ہاٹ چاکلیٹ _____ میرا کچھ کھانے پینے کا موڈ نہیں ہے اتنے دن
بعد تو مل بیٹھنے کا موقع ملا ہے اب اسے بھی کافی کے چکر میں ضائع کرنے

سے رہا۔۔۔ عزائم نے عنود کی جانب دیکھتے کہا عنود اس کے ضدی انداز پر مسکرائی

کچھ زیادہ جلدی خیال نہیں سے آگیا آپ کو میرا۔۔۔؟ عنود کے طنزیہ انداز پر عزائم نے اسے اپنی جانب کھینچتے اپنے سینے پر گرایا تو تمہیں بھی بڑی جلدی شکوہ کرنے کا خیال آیا؟ عزائم نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور عنود کے چہرے پر سے اس کے بالوں کی لٹ ہٹاتے بولا

آپ کے پاس وقت ہی کہاں ہوتا ہے زائم؟ ہر وقت آفس شوہر، فائلز لیپ ٹاپ جو وقت بچتا ہے عیشم کو دے دیتے آپ۔۔۔ عنود نے نروٹھے لہجے میں عزائم سے کہا اور اس کے برہنہ سینے کو غور سے دیکھنے لگی اور پھر۔۔۔ اس کے دل کے مقام پر انگلیوں سے عنود لکھنے لگی

اتنے دن کے بعد بیویوں والا رعب جھاڑا تم نے اب مجھے یہ روپ دیکھنے
کے لئے روز ہی مصروف ہونا پڑے گا۔ عزائم نے آنکھ دباتے کہا

سوچنا بھی مت عزائم میں جان لے لوں گی آپ کی۔ عنود نے غصیلے
لہجے میں کہا اس کی بات سن کر عزائم شاہ نے قہقہہ لگایا

آپ جب ہنستے ہیں تو فضا میں رقص کرتی ہیں شاہ
عنود نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر عزائم کی ہنسی کو
بریک لگ گیا وہ عنود کو اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا



زاق شاہ عالین کی برسی کے بعد آج حویلی آیا تھا سامنے ہی اماں سائیں اور
زامیہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر سختی چھا گئی وہ ان دونوں کو انور کرتا
سیڑھیوں کی جانب بڑھا جب ایک مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

لالہ __ آپ آگئے؟ میں کب سے انتظار کر رہا تھا؟ زاق نے اس آواز پر
پیچھے مڑ کر دیکھا سامنے ہی براؤن شرٹ اور براؤن ہی جینز پہنے ایک
خوبصورت مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے سدید حیدر شاہ کھڑا تھا
اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر زاق کے گلے لگتا زاق نے اسے ہاتھ
کے اشارے سے پاس آنے سے روکا

تم کب آئے؟ زواق نے بغور اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں اب
سنجیدگی طاری ہو چکی تھی

لالہ میں کافی دنوں سے آیا ہوا ہوں آپ کیسے ہیں؟ سدید نے نم لہجے میں
استفسار کیا

زندہ ہوں سانس لے رہا ہوں اتنا کافی ہے ناں۔۔۔ اب کی بار زواق نے
بھنویں اوپر اٹھائے اس سے استفسار کیا

جی انتظار رہے گا اس دن کا جب میرے لالہ اپنی زندگی کو گزارنے کی
جگہ جیتیں گے۔۔۔ آئی ول ویٹ فار دس چینج ان یور لائف لالہ

سدا سے یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔ اور زاق نفی میں سر ہلاتا اپنے
کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی مکمل خاموشی نے زاق شاہ کا استقبال کیا اور وہ
سر ہلاتا فریش ہونے چلا گیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ وائٹ شلوار قمیض پہنے اپنے کمرے میں آیا اور بیڈ پر بیٹھ
کر سامنے لگی اپنی انلارج تصویر کو دیکھنے لگا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ بیڈ
سے اٹھا اور اس تصویر کو دیوار سے ہٹایا اور پھر بے اختیار اس کی آنکھوں
سے آنسو چھلکنے لگے اپنی تصویر کے نیچے چھپی عالین کیانی کی تصویروں کو
دیکھ کر ان آنسوؤں پر بند باندھنا مشکل تھا۔

وہ رو رہا تھا ہاں وہ رو رہا تھا وہ مرد ہو کر رو رہا تھا کیونکہ وہ کمزور پڑ چکا تھا اس کے جینے کی وجہ اس کی آنی اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی

وہ آج تک اس حقیقت کو قبول نہیں کر پایا تھا عالین کی موت اس کے لئے ناقابل یقین سانحہ تھی اور یہ سانحہ زاق حیدر شاہ کی پوری زندگی کو سو گوار بنا چکا تھا اُس کے لبوں سے ہنسی چھین چکا تھا ہاں زاق حیدر شاہ برباد ہو چکا تھا اور رہی سہی کسر وہ مزید خود کو برباد کر کے پوری کر رہا تھا

وہ ساری دنیا کے سامنے عالین کیانی سے نفرت کا اعلان کرتا تھا اسے بے وفا کہتا تھا جو اسے اس ظالم دنیا میں تنہا چھوڑ گئی تھی مگر اس کا دل آج بھی یہی تمنا کرتا تھا کہ کہیں کسی کونے سے اس کی آنی نکل کر سامنے آئے اور اسے گلے لگائے

آنی آپ کا بوائے مر رہا ہے آنی۔۔۔ آپ جانتی تھی آپ کا زاوی آپ کے
بغیر سروائیو نہیں کر سکے گا اس کے باوجود آپ اپنے زاوی کو چھوڑ کر چلی
گئی۔۔۔

آنی پلیز واپس آ جاؤ۔۔۔ آپ کا زاوی آپ کو یاد نہیں کرتا بلکہ آپ کے
لئے ترستا ہے تڑپتا ہے۔۔۔ آپ کے زاوی کا یہ تاریک نصیب آپ سے
وابستہ یہ کربناک یادیں آپ کے زاوی کو اندر سے ختم کر چکی ہیں آنی۔۔۔
پلیز کم بیک یا پھر مجھے اپنے پاس بلا لو آنی

وہ یونہی دیوار کے ساتھ اپنا سر ٹکائے روتا ہوا بیٹھ گیا وہ اس وقت زاق
حیدر شاہ نہیں بلکہ عالین کا زاوی بن چکا تھا جو پورا دن عالین سے نفرت کا

اظہار کرتا تھا اور رات کو اپنے کمرے میں آتے ہی وہ اپنی آنی کو یاد کرتا بلکتا
_____ رہتا تھا

یہ منظر ایک بار کلب کا ہے جہاں نشے میں دھت تمام لڑکے لڑکیاں
گناہوں کی دنیا میں قدم رکھ رہے تھے وہ وہیں ایک صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر
ٹانگ چڑھائے سامنے کے منظر کو دیکھ رہی تھی اور ایک تلخ مسکراہٹ اس
کے لبوں پر بکھری
وہ یونہی سر جھٹکتے ان سب کو دیکھ رہی تھی

ارے ابرش _____ تم یہاں؟ ایک جانی پہچانی آواز کے تعاقب میں ابرش
نے سر اٹھا کر دیکھا یہ اُس کی دوست زائشہ تھی جو کہ کچھ سال پہلے ہی
لندن چلی گئی تھی

ارے زائشہ _____ تم یہاں؟ واؤ _____ نائس ٹومیٹ یو _____ ابرش خوشدلی
سے اس کے گلے لگی

یہ بتاؤ انگلینڈ سے کب آئی تم؟ ابرش نے اسے اپنے پاس صوفے پر جگہ
دی اور اس سے سوال کیا

بس یار کیا کروں میرا تو کوئی ارادہ نہیں تھا بس کسی کی چاہ میں آنا پڑا؟
زائشہ نے اُسے جواب دیا زائشہ کی آنکھوں کے سامنے وہ دلکش سراپہ
جگمگایا اور پھر سر جھٹکتی صوفے کی پشت سے ٹیک لگا چکی تھی

لگتا ہے یکطرفہ محبت کے عذاب میں پھنسی ہو؟؟ ابرش نے اس کی جانب دیکھتے جوس کا گلاس منہ سے لگایا اس کی بات سن کر زائشہ کے چہرے پر کئی رنگ آئے اور یکدم اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں

ہاں بہت جان لیوا عذاب ہے یہ یکطرفہ چاہت بالکل کسی دیمک کی طرح میرے دل کو چاٹ رہی ہے مجھے اندر سے ختم کر رہی ہے۔۔۔ زائشہ نے اپنے دل کی بات ابرش سے کہی

تو جاؤ جا کر اس کے سامنے اظہار کرو اس سے پہلے کہ کوئی لڑکی اُسے لے اُڑے۔۔۔ ابرش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہا ابرش کی بات پر زائشہ کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ بکھری

وہ پہلے سے ہی کسی کی زلفوں کا اسیر ہے اُس پر کسی اور کے نام کی چھاپ
یے اسے میرے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا ابرش ___ زائشہ کی
بات سن کر ابرش نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی کیفیت
کو سمجھتی اپنی بات بدلتے گویا ہوئی

___ چلو چھوڑو اس بات کو آؤ میرے ساتھ ڈنر کرتے ہیں

تم لاہور ہوتی ہو؟ زائشہ نے اس کی رہائش کی بابت پوچھ
نہیں یار میں اسلام آباد ہوتی ہوں بس کچھ آفیشل کام تھا تو لاہور آئی ہوں
ابرش نے اسے اپنے بارے میں بتایا دونوں اپنے بچپن کی باتیں ایک
___ دوسرے کے ساتھ شیئر کرنے لگیں



شاہ حویلی کے سب مکین ڈاننگ ہال میں بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف
تھے تبھی بلیوٹریک سوٹ میں ملبوس پسینے سے شرابور کان میں بلیوٹو تھ
لگائے سدید حیدر شاہ سیدھا ڈاننگ ہال میں پہنچا

گڈ مارنگ ایوری ون _____ ملازم کے ہاتھ سے ٹاول اور جوس کا گلاس
_____ تھا مے وہ سب سے مخاطب ہوا

URDUNovelians

مارنگ _____ سدید میرے پارٹنر ہیں عبدالرحمن چیمہ اُن کی بیٹی رات
سے پولیس اسٹیشن ہے مگر وہاں کا کانسٹیبل اسے چھوڑنے کو کسی صورت
نہیں مان رہا

میں مصروف ہوں اس لئے جا نہیں سکتا امید ہے کہ تم وہاں جا کر اس لڑکی کو چھڑوا کر لاؤ گے۔۔۔ زاق شاہ اسے گویا حکم دیتا بولا

لالہ ویٹ آسکینڈ۔۔۔ بریک پر پاؤں رکھیں۔۔۔ صبح بجائے مجھ سے اچھی اچھی باتیں کرنے کے مجھ پر حکم چلا رہے ہیں۔۔۔ اور ویسے بھی۔۔۔ ان موصوف سے بولیں ناں یہ بھی تو ڈپٹی کمشنر ہیں سدید نے زاق کو باور کراتے کراتے ایک نظر خاموش بیٹھے خرم کو دیکھا جو بالکل خاموش بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا گویا اس سے بڑھ کر اور۔۔۔ کوئی ضروری کام نہ ہو

اس سے ضرور کہتا مگر یہ آج کل کسی اور ہی دنیا کے باسی بنے پھر رہے ہیں انہیں ارد گرد کا ہوش کہاں

_____ اب کی بار زاق نے خرم کو بھی گھسیٹا

تم خرم شاہ _____ مجھے آج کے بعد تم اس ہسپتال کے چکر لگاتے معلوم
ہوئے تو بہت بری طرح پیش آؤں گا _____ خرم نے چونک کر سر اٹھایا
_____ وہ اپنے بھائی کو جتنا بے خبر سمجھتا تھا وہ اتنا بے خبر نہیں تھا

ہممم _____ خرم نے ہنکارا بھرتے کہا

_____ آج ہی وہ لڑکی اپنے گھر پہنچ جانی چاہیے

سدید عورت کی عزت کانچ کی طرح ہوتی ہے جسے زرا سی ٹھیس لگی تو وہ
کانچ ٹوٹ جائے گا

زاق شاہ نے سدید کو کہا جب اسے ٹوکتے ہوئے سدید گویا ہوا

سیر یسلی لالہ ___ عورت ___ عورت کی عزت ___ ایسی باتیں کرتے
آپ بالکل اچھے نہیں لگ رہے جس شخص کا ماضی اپنے ہی خاندان کی
عورتوں کی عزت کچلنے اور بدلے کی آگ میں عورت کو استعمال کرنے
جیسی مثالوں سے بھرا ہو وہ شخص عورت کے وقار پر بات کرتا اچھا نہیں
لگتا ___ سدید حیدر شاہ خرم اور زاق پر ایک کٹیلی نظر ڈالتا وہاں سے چلا
گیا ___

URDUNovelians



گاڑی لاہور کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی سدید حیدر شاہ لب بھینچے پچھلی
سیٹ پر بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا گاڑی ایک جھٹکے میں رُکی اور سدید شاہ کا
ڈرائیور گاڑی سے نکلا اور جلدی سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتا ہاتھ
باندھے کھڑا ہو گیا

سدید شاہ گاڑی سے نکلا اور اپنے کوٹ کے بٹن بند کیے جب اسے دیکھتے ہی
ایک شخص بھاگتا ہوا اس کی طرف بڑھا

— تھیبک گاڈسر آپ آگئے یہ کانسیبل تو ہماری بات سُن ہی نہیں رہا
اس نے ہانپتے ہوئے کہا سدید فقط اسے دیکھ کر آگے بڑھ گیا وہ جیسے ہی اندر
داخل ہوا تو اس شخص سے مخاطب ہوا

کہاں ہے وہ؟ سدید کے سوال پر اس شخص نے دائیں جانب اشارہ کیا
جہاں وہ لڑکا لڑکی ہاتھ باندھے مجرموں کی طرح کھڑے تھے ان کی عمر
بیس سال کے لگ بھگ تھی

سامنے ہی ٹیبل پر ٹانگیں رکھے چہرے کو کیپ سے ڈھکے بلیک اور خاکی
پونیفارم میں ملبوس آفیسر کو دیکھ کر سدید نے ستائشی انداز میں ہونٹ
سکیرے

وہ آفیسر بڑے سکون سے اپنی نیند پوری کر رہا تھا اور سامنے ہی کچھ لوگ
چیخ چلا رہے تھے دہائیاں دے رہے تھے مگر آفیسر کے کان کے نیچے سے
_____ جوں بھی نہ رینگے

سدید شاہ نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور اس آفیسر کی ویڈیو بنانے

_____ لگا

دیکھو آفیسر تم مجھے جانتے نہیں ہو۔ میں تمہیں دو سیکنڈ میں نوکری سے نکلا سکتا ہوں۔ ایک شخص بپھڑے ہوئے انداز میں بولا

میں تجھے اور تیرے کالے دھندوں کو اچھے سے جانتی ہوں پر تجھ جیسے تھرڈ کلاس آدمی کے منہ لگنا میرے اسٹینڈرڈ کے خلاف ہے۔ دوسری بات تو تو کیا تیرا باپ بھی مجھے اس کرسی سے نہیں اٹھا سکتا تیسری اور آخری بات تیرے بیٹے کا فیوچر تو ہوا تباہ اگر تم میری نیند خراب کرنے کے جرم میں حوالات کی سیر نہیں کرنا چاہتے تو چپ چاپ اپنے چیلوں کو لے کر نکلتے بنو۔

ایک خوبصورت نسوانی آواز سن کر وہاں موجود سبھی نفوس شاکڈ ہوئے اور سدید حیدر شاہ پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے مگر وہ خود کو کمپوز کرتا آگے بڑھا۔

ٹیبیل پر رکھی نیم پلیٹ پر نظر پڑی تو اس کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے
"مریحہ سالار درانی"

سدید شاہ زیر لب بولا اور پھر گلا کھنکھارتا ٹیبیل پر اپنی انگلی سے ناک کرتا
بولا

اگر آپ کی ڈیوٹی آوز میں نیند پوری ہو گئی ہو محترمہ تو کیا ہم بات کر سکتے
ہیں؟ سدید نے جیسے ہی کہا مریحہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اب
کی بارش اکڈ ہونے کی باری مریحہ کی تھی مگر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر چکی
تھی

URDUNovelians

ڈپٹی کمشنر سدید حیدر شاہ _____ سدید نے جیب سے کارڈ نکالتے مریحہ کی
آنکھوں کے سامنے لہرایا مریحہ نے اسے طیش بھری نظروں سے دیکھا

سوکانسٹیبیل مریحہ درانی پانچ منٹ کے اندر اندر اس لڑکے اور لڑکی کی بیل
کریں ورنہ _____ سدید اپنی بات نامکمل چھوڑ چکا تھا

ورنہ؟؟ ورنہ کیا آفیسر سدید حیدر شاہ _____ مریحہ نے سدید کی جانب
دیکھتے بات بڑھائی

ورنہ آپ کی یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل کر دوں گا _____ اور پھر ہو گا یہ
کہ تمہارے اس دلکش سراپے پر سے یہ یونیفارم اتروالیا جائے گا _____
سدید نے ایک آنکھ دباتے کہا اور اس کے سامنے ویڈیو چلنے لگی جس میں
مریحہ بڑے سکون سے سو رہی تھی

URDU NOVELIANS

یو۔۔۔ مریحہ کچھ کہتے ہوئے رکی اور پھر خود کو قابو کرتے بولی

عبدال۔۔۔ ان دونوں کو چھوڑ دو

مریحہ کے لہجے میں نئی گھل چکی تھی جسے سدید نے بھی محسوس کیا تھا

ناؤ گیٹ آؤٹ

مریحہ نے ان سب کو خونخوار نظروں سے گھورا



URDUNovelians

خرم بیٹا۔۔۔ خرم ابھی ابھی حویلی پہنچا تھا جب شازیہ بیگم کی پکار پر رکا

جی ماں _____ اس نے آگے بڑھتے انہیں گلے لگایا اور پھر ان کے گرد بازو پھیلانے لاؤنچ کی جانب بڑھا

آج دیر کر دی تم نے _____؟ شاز یہ بیگم نے خرم سے استفسار کیا

جی ماں آپ کو تو پتا ہے ڈیوٹی پر جاتا ہوں اور شام کو لالہ کا آفس ورک میں ہاتھ بٹاتا ہوں _____ خرم نے تھکے تھکے انداز میں کہا

وہ پچھلے پانچ سال سے ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز تھا اور اسے یہ عہدہ کسی کی سفارش کے بناء ملا تھا اس نے یہ عہدہ اپنی محنت کے بل بوتے پر لیا تھا

خرم تم شادی کر لو بیٹا _____ میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی زاوی سائیں
نے تو میری بات سرے سے نظر انداز کر رکھی ہے اور سدید کی خواہش
جانے کب پوری ہو _____ میں تمہاری طرف سے اپنے دل کو ٹھنڈک
_____ پہنچانا چاہتی ہوں

شازیہ کی بات سن کر خرم تلخی سے مسکرایا

ماں _____ میں کیسے کسی کے ساتھ اپنا گھر آباد کر سکتا ہوں جب کہ میری
محبت میری پہلی اور آخری آرزو میری التفات پچھلے کئی سالوں سے زندگی
_____ موت کے بیچ کھڑی ہے

میرے مضطرب دل کو چین کیسے مل سکتا ہے؟ ماں میں میری التفات کے
_____ علاوہ کسی کا نہیں ہو سکتا

خرم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

تو پھر کیا کرو گے؟ شازیہ نے خرم سے استفسار کیا

انتظار _____ فقط انتظار

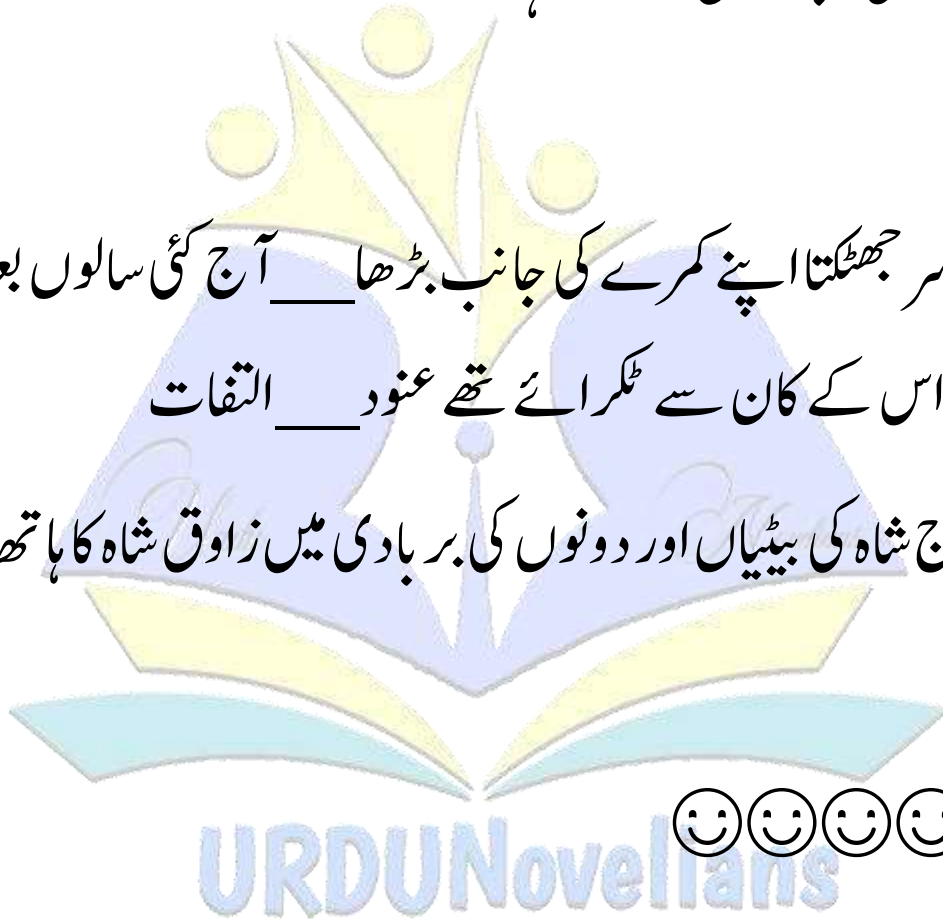
بیٹا تم پچھلے سات سال سے اس کا انتظار کر رہے ہو _____؟ اگر وہ ٹھیک ہو گئی تو کیا گارنٹی ہے کہ عنود اس کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دے گی _____ شازیہ نے تیز لہجے میں کہا

URDUNovelians

پھر بھی انتظار _____ اپنی سانسوں کے اکھڑنے کا انتظار _____ خرم یہ کہتے ہی _____ وہاں سے چلا گیا اور پیچھے شازیہ بیگم کو پریشان چھوڑ گیا

شازیہ بیگم کے ساتھ ساتھ زاق حیدر شاہ کے چہرے پر بھی کئی رنگ آکر
گزرے تھے اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ اس کا بھائی اس حد تک
_____ التفات کی محبت میں گرفتار ہے

زاوق شاہ سر جھٹکتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا _____ آج کئی سالوں بعد دو
_____ نام اس کے کان سے ٹکرائے تھے عنود _____ التفات
_____ اب تاج شاہ کی بیٹیاں اور دونوں کی بربادی میں زاق شاہ کا ہاتھ تھا



اُن لوگوں کے جانے کے بعد مریحہ اپنا سر ٹیبل پر گرائے بیٹھی تھی جب
ایک بار پھر سدید شاہ نے اُسے ٹیبل پر ناک کر کے اپنی جانب متوجہ کیا

اب کیا بکواس کرنی ہے؟ مریحہ اس کے پرفیوم کی مہک سے ہی اسے پہچان
_____ چکی تھی اسی لیے بنا سر اٹھائے اسے مخاطب کیا

مس مریحہ _____ ڈونٹ یو تھنک کہ ہم پہلے بھی کہیں مل چکے ہیں؟
سدید نے دوستانہ لہجے میں کہا

نومسٹر شاہ _____ ہم آج سے پہلے کبھی نہیں ملے _____ میں تو آپ کے نام
سے بھی آج ہی واقف ہوئی ہوں _____ اب کی بار مریحہ نے اس کی آنکھوں
_____ میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا

سدید نے اُس کی طرف دیکھا وہ بالکل سیریس انداز میں بات کر رہی
_____ تھی

لگتا آپ کی میموری کافی کمزور ہے۔۔۔ سدید نے طنزیہ لہجہ اپنایا

میری میموری بالکل ٹھیک ہے میں آپ کو نہیں جانتی آپ بلاشبہ میرے
چہرے میں کسی اور کا عکس تلاش کر رہے ہیں
اب کی بار مریحہ نے بھی اپنی بات پر قائم رہتے کہا

ہممم۔۔۔ صحیح۔۔۔ جانتی نہیں ہیں تو جان جائیں گی۔۔۔ سدید نے

مریحہ سے کہا URDU Novelians

۔۔۔ اتنا فضول شوق نہیں میرا ناؤ یو گیٹ لاسٹ

مریجہ نے انسلٹ کرتے کہا

سدید لب بھینچے اسے دیکھتا رہا



ہاٹ چاکلیٹ _____ ہاٹ چاکلیٹ _____ اور کتنی دیر یے _____ عزائم شاہ
گھڑی پر ٹائم دیکھتا کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ ریڈ انڈین سٹائل
ساڑھی پہنے نیوڈ میک اپ میں بہت دلکش لگ رہی تھی

URDUNovelians

_____ عزائم شاہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں عنود کو دیکھنے لگا

کیا ہوا مسٹر ایر و گینٹ ___ ہوش اڑ گئے ___ عنود اپنی کلائی پر پر فیوم
چھڑکتے بولی عزائم شاہ سر کی پشت پر ہاتھ پھیرتا آگے بڑھا اور اسے کمر
سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے؟ اور پھر سارے کا سارا کیسے ہو سکتا
یے ___ عزائم شاہ عنود کی گردن سے بال ہٹائے اس کے کندھے پر ڈال
چکا تھا اور خود اس کی گردن پر جھکا عنود بھی خود کو ڈھیلا چھوڑ کر اسے من
مانیاں کرنے دے رہی تھی وہ خود بھی عزائم کی قربت کے لئے ترس رہی
تھی اس سے پہلے کہ عزائم مزید کچھ کرتا فون پر ہونے والی رنگ نے اسے
اپنی جانب متوجہ کیا

یہ سماج ہمیں کبھی ایک نہیں ہونے دے گا۔ عزائم بڑھتا ہوا کہتا فون
اٹھاتا اسے جلدی آنے کا اشارہ کرتا باہر چلا گیا

عزائم شاہ اور عنود کسی پارٹی میں انوائٹڈ تھے دونوں جیسے ہی پارٹی میں پہنچے
تو پورے ہال میں ایک گہما گہمی پھیل چکی تھی ریڈ ساڑھی اور بلیک ڈریس
پینٹ کوٹ پر ریڈ ہی ٹائی باندھے عزائم شاہ اور عنود ایک ساتھ بالکل
پرفیکٹ لگ رہے تھے گویا وہ پرفیکٹ ڈریس میچنگ کر کے آئے ہوں

اومائی گاڈ۔۔۔ آپر فیکٹ مچلنا

اف سواٹ مچلنا

دے آرمیڈ فار ایچ اور

ایسے کئی کمنٹس پورے ہال میں گونجنے لگے۔۔۔ زاق حیدر شاہ جو کہ اپنے پارٹنر کے ساتھ بزنس ڈسکشن میں مصروف تھا لوگوں کے کمنٹس اس کے کانوں سے ٹکرائے تو وہ بھی شوق سے پیچھے مڑا اور سامنے ہی عنود اور عزائم شاہ کو دیکھ کر زاق شاہ شکوہ ہو گیا

اس نے عزائم شاہ کی جانب دیکھا جو پہلے سے زیادہ سنجیدہ اور خوب رو ہو چکا تھا بالکل ابتہاج شاہ کی جوانی تھا وہ

اور اس کے ساتھ کھڑی وہ لڑکی پہلے سے زیادہ کلاسی اور گریس فل ہو چکی تھی زاق حیدر شاہ کے دل نے اپنی دلبر سائیں کو دیکھتے ایک بیٹ
مس کی

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ایک ٹرانس میں اُسے دیکھنے لگا جب اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے عنود نے ارد گرد دیکھا اور پھر زاق شاہ پر نظر پڑتے کم و بیش عنود کا حال بھی زاق کی طرح تھا عزائم شاہ جو کہ لائٹ لائٹ کا عادی تھا اسے لوگوں نے گھیر رکھا تھا ہر کوئی اس کے ساتھ سیلفی لینے کے لئے بے تاب تھا

عنود نا محسوس انداز میں وہاں سے ایک خالی کونے میں جا کر کھڑی ہو گئی وہ پلر سے ٹیک لگائے گہرے سانس لینے لگی اور کافی دیر تک خود کو کمپوز کرتی رہی

جیسے ہی وہ ہال میں پہنچی سامنے ہی زاق شاہ کھڑا تھا وہ اسے نظر انداز کرتی
_____ عزائم کی طرف بڑھی جو ابھی بھی اپنے فینز کے بیچ کھڑا تھا

عنود نے عزائم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا عزائم کے لبوں پر مسکراہٹ
کھل اُٹھی

ایسکیوز می پلیز۔۔۔ عزائم شاہ نے سب سے ایسکیوز کرتے عنود کی کمر میں
ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کیا اور پارٹی کے ہوسٹ سے ملنے لگا یو نہی
باتوں باتوں میں وہ ایک بار پھر لوگوں کے ہجوم میں آچکے تھے عزائم نے
عنود کو اپنے ساتھ لگایا اور پھر فوٹو گرافران دونوں کی کئی پیکچرز لینے لگے

عنود کی نظر جیسے ہی ڈانس فلور کے پاس کھڑے زاوی کی طرف اُٹھی وہ
اسے دیکھنے لگی اور اس کے تعاقب میں عزائم شاہ نے دیکھا تو عزائم شاہ نے
بے اختیار عنود کی برہنہ کمر پر اپنی پکڑ مضبوط کی اس کی پکڑ میں شدت تھی
جسے عنود نے بھی محسوس کیا

عزائم نے اپنا ایک ہاتھ عنود کی کمر کے گرد پھیلار کھا تھا دوسرا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا

لیٹس ڈانس مسز عزائم شاہ۔۔۔ عزائم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تمام لوگوں کی نظریں اس پڑ ٹکی تھیں اور ہال میں ہوٹنگ کا شور جاگ اٹھا عنود بڑے کانفیڈنس سے عزائم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی

عزائم زاق پر ایک جتنی نظر ڈالتا کانفیڈنس سی عنود کا ہاتھ تھا مے ڈانس فلور پر لے آیا۔۔۔ عنود نے کشمکش میں گھر کر ڈانس فلور پر پہلے سے موجود زاق کو دیکھا تھا زاق بھی اسی کو تک رہا تھا اسکی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا عنود کا دل لرزا

" ہے۔ ہاٹ چاکلیٹ۔۔۔ جسٹ لک انٹومائی آئز "

عزائم نے غیر محسوس طریقے سے اسکی نگاہوں کے سامنے خود کو لاتے
فسوں خیز لہجے میں کہا تھا عنود نے قدرے چونک کر خود کے سامنے
کھڑے عزائم کی آنکھوں میں دیکھا کشمکش پر عزائم کی دیوانہ وار محبت کا خمار
چڑھا تھا اور وہ عزائم کی نگاہوں سے پھلکتے بے قابو جذبات میں خود کو گم کر
بیٹھی۔۔۔ عنود نے یونہی اسکی آنکھوں میں دیکھتے استحقاق سے عزائم کے
کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور عزائم نے اسکی پشت پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف
دھکیلا وہ گچی ڈور کی طرح ٹوٹ کر اسکے سینے سے لگ گئی تھی

URDU Novelians

دل عبادت کر رہا ہے دھڑکنیں میری سن
تجھ کو میں کر لوں حاصل لگی ہے یہی دھن

زندگی کی شاخ سے لوں کچھ حسیں پل میں چن
تجھ کو میں کر لوں حاصل لگی ہے یہی دھن

سپاٹ لائٹ نے ڈانس فلور پر ان دونوں کا احاطہ کیا ہوا تھا اور وہ دنیا و مافیہا
سے بے خبر ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھوں ڈالے سلو میوزک کی
دھن پر رقص کر رہے تھے

عزائم نے اس پر گرفت ڈھیلی کر کے قدرے پیچھے ہو کر اسکا ہاتھ پکڑ کر
گھمایا تھا اور وہ گھومتی ہوئی اچانک سے عزائم کی گرفت سے نکل کر پاس
ہی ان کو کینہ توڑ نظروں سے گھورتے زاق کی طرف گئی تھی اور زاوی
نے قدرت کے اس حسین اتفاق کو موقع غنیمت جان کر عنود کو بانہوں
میں بھرا۔۔۔ وہاں موجود سب لوگوں کے لئے یہ ڈانس سٹیپ تھا مگر وہ یہ
تینوں ہی جانتے تھے کہ ان کے دلوں پر اس پل بھر کی افتاد میں کیا گزری

تھی عزائم اس کا یا پلٹ پر لمحہ بھر کے لئے جہاں کا تھاں تھم گیا اور زاق
کی بانہوں میں خود کو پا کر عنود تڑپ گئی تھی جبکہ زاق کے لبوں پر فاتح
عالم جیسی مسکراہٹ تھی

عنود نے دکھ سے زاق کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا اور اپنی کمر پر زاق کی
تھرکتی انگلیوں سے کپکپا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بے چینی سے دھکیلتی
_____ پلٹ کر واپس عزائم کی بانہوں میں سما گئی تھی

عزائم جس کے چہرے پر عنود کو کھو جانے کا خوف در آیا تھا وہ فوراً ختم ہوا
عنود نے سانسوں کے ارتعاش پر قابو پا کر عزائم کی جانب نگاہ کی اور
نجانے کیا ہوا تھا اس نے زرا سا اونچا ہو کر عزائم کے ماتھے پر لب رکھے
تھے عزائم کے لئے عنود کی یہ حرکت خوشگوار و غیر متوقع تھی دوسری
طرف زاق جسکو دکھانے کے لئے ہی عنود نے یہ بے باک مظاہرہ کیا تھا
اندر تک جل کر راکھ ہو گیا

اب خود سے دل مل جانے

کیوں ہے یہ اتنا فاصلہ

عنود کی اس بے باکی پر عزائم کو بھی شے مل چکی تھی اور اس نے عنود کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ خود سے قریب تر کر لیا عنود کی پلکیں لرزی تھیں۔

عزائم سائیں۔۔۔۔" عزائم نے یو نہی رقص کرتے اسکے ماتھے سے اپنا " ماتھاٹکا یا تو عنود نے لرزتی سرگوشی کی تھی

[illegible]

مجھے کچھ کیسے محسوس ہو سکتا ہے سائیں میں تو آپکی بانہوں میں سب "

بھول جاتی ہوں یہ بھی کہ عنود کون ہے " عنود نے لرزتے لہجے میں

اعتراف کیا تو عزائم پر کشش سا مسکرایا تھا

" عنود عزائم شاہ کی ہے فقط عزائم شاہ کی "



ڈانس ختم ہو چکا تھا وہ دونوں ایک پر فیکٹ مچلنا تھے دونوں میڈ فار ایچ اور

تھے تمام لوگ انہیں ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے ہر نظر میں ان کے

لئے داد تھی سوائے ایک نظر کے جو انہیں کینہ تور نظروں سے دیکھے

گیا۔۔۔ وہ ان کے یہ پیار بھرے لمحات دیکھ کر جل بھن گیا

وہ دونوں ابھی ابھی ایک دوسرے میں گم تھے
جب ہال میں گونجنے والی تالیوں کے شور نے انہیں ہوش دلایا اور وہ ایک
دوسرے سے الگ ہوئے

شاہ___ عنود نے عزائم کو پکارا
جی میری ہاٹ چاکلیٹ___ عزائم نے عنود کو کمر سے پکڑے اپنے
___ قریب کیا عنود اس کے سینے سے جا لگی
شاہ مجھے فریش ہونا ہے پلینز___ عنود نے عزائم کے کان کے قریب
سرگوشی کی عزائم سرہلاتا اس سے الگ ہوا
عنود سیٹرھیاں چڑھتی دوسرے پورشن میں پہنچی اور واشروم کی جانب
بڑھی وہ واشروم جا کر گہرے سانس لینے لگی اور پھر خود پر پانی کے چھینٹے
___ مارنے لگی

___ ایک خوف کی لہر اس کے پورے جسم میں سرایت کر رہی تھی

کیوں ___ کیوں آئے ہو تم میرے سامنے ___ کیوں نہیں جینے دے
رہے مجھے ___ وہ خیالوں میں زاق شاہ سے مخاطب ہوئی اور پھر اپنا چہرہ
___ صاف کرتی اپنا حلیہ درست کرنے لگی

جیسے ہی وہ واشروم سے نکلی روم میں آئی سامنے ہی زاق شاہ کھڑا تھا عنود
اسے دیکھ کر شاکڈ ہوئی اور پھر اسے اگنور کرتی جانے لگی ___ یکدم لائٹ
چلی گئی اور زاق شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا غصے کی ایک شدید لہر عنود کے
رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی

___ وہ پیچھے مڑی اور زاق شاہ کے منہ پر تھپڑ مارا

ڈونٹ یوڈیئر ٹوچ می اگین _____ عنود نے انگلی اٹھا کر زاق کو وارن
_____ کیا

اگلی بار مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کی میرے راستے میں آئے تو تمہارے
ہاتھ توڑ دوں گی میں _____ میں اب وہ سات سال پہلے والی عنود نہیں ہوں
جو تمہاری بربریت کا نشانہ بنی تھی وہ عنود محبت کے ہاتھوں بے وقوف بنی
تھی _____ وہ عنود پاگل تھی جسے تم نے محبت اور ہمدردی کا لالی پاپ کھلایا
تھا مگر یہ عنود اب کسی جھانسنے میں نہیں آئے گی _____ ناؤ گیٹ آؤٹ فرام
_____ ہیئر

URDUNovelians

عنود نے روم کا دروازہ کھولا اور زاق شاہ کو باہر نکلنے کا حکم سنار ہی تھی
عنود کا ہاتھ کمرے کے دروازے کے باہر تھا

جب عزائم شاہ کمرے میں آیا اور عنود کا دروازے سے باہر نکلا ہاتھ تھام لیا
اور

کمر سے پکڑے اپنے قریب کیا

مائی ہاٹ چاکلیٹ۔۔۔ کب سے انتظار کر رہا تھا میں۔۔۔ عزائم نے آتے
ساتھ ہی عنود کو گلے لگا لیا وہ اندھیرے میں زاق کو نہ دیکھ سکا عنود نے
بھی اس کا لمس پاتے ہی اس پر اپنی گرفت مضبوط کی زاق کے لب عنود
کے گال سے ٹکرائے اور اس کی انگلیاں عنود کے کندھے سے بلاؤز کو
سرکانے میں مصروف تھیں

شاہ۔۔۔ پلینز۔۔۔ گھر جا کر کریں گے۔۔۔ عنود خود کو سنبھالتی بولی اور
عنود کے یہ الفاظ زاق کو آگ لگا چکے تھے اس نے غصے میں مٹھیاں بھیج
لیں

کچھ دیر مجھے خود کو محسوس کرنے دو زندگی۔۔۔ عزائم نے بہکے بہکے انداز میں کہا

شاہ گھر جا کر سب محسوس کر لینا۔۔۔ میں بھی تڑپ رہی ہوں آپ کی بانہوں میں سکون پانے کے لئے۔۔۔ مگر

عنود بولتے بولتے چپ کر گئی

مگر۔۔۔؟ مگر کیا جانم؟ عزائم نے عنود سے استفسار کیا

شاہ یہاں کوئی تیسرا بھی ہے۔۔۔ عنود نے سرگوشی کرتے کہا

تیسرا کون؟ عزائم نے چونکتے ہوئے کہا

عنود نے اپنے موبائل کی ٹارچ آن کی اور زاوق کے چہرے پر ماری عزائم
شاہ نے جیسے ہی لائٹ کے تعاقب میں دیکھا تو زاوق شاہ کو دیکھ کر شکوہ
ہوا _____

یہ محترم بھی یہاں موجود ہیں _____ عنود نے عزائم کو کہا وہ عزائم کی پشت
کے پیچھے چھپ گئی

اوہ زاوی سائیں _____ ہاؤ آریو _____ عزائم شاہ نے آگے بڑھتے زاوی کو ہاتھ
ملایا

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو _____ زاوی نے بھی ناچاہتے ہوئے عزائم سے
پوچھا مگر اس کی نظریں عنود پر لگی ہوئی تھیں

_____ میں بالکل فٹ اور خوش _____ اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ

عزائم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

ہا ہا ہا بیوی اور بیٹی _____ ویری گڈ _____ ویری وہری گڈ _____ میری اترن

_____ پہننے کی بہت بری عادت لگ گئی ہے تمہیں

میری چھوڑی ہوئی لڑکی کو اپنی بیوی بنایا اور _____ زائق اپنی دھن میں ہی

بول رہا تھا

URDUNovelians

ہے یو _____ اپنی بکواس بند کرو _____ عزائم شاہ نے اسے ٹوکتے کہا

تم ہو کون؟ سمجھتے کیا ہو خود کو؟ بہت غرور ہے تمہیں؟ بٹ یہ غرور ہے
کس چیز کا؟ کیا ہے تمہارے پاس؟ نام دولت شہرت بزنس۔۔۔ یہ سب تو
تمہارے باپ دادا کا دیا ہوا ہے جس پر تم اتنا اترار ہے ہو اپنی اوقات تو
۔۔۔ تمہاری اتنی سی بھی نہیں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکو

رہی بات اترن کی۔۔۔ تو واقعی اترن تو ہے تمہارے پاس۔۔۔ میری
اترن۔۔۔ عزائم بات کرتے کرتے خاموش ہوا اور پھر زاوی کی طرف
دیکھتے بولا
بھول گئے کیا ڈیسر کزن۔۔۔؟ عزائم نے زاوی کے کان کے پاس سرگوشی
کرتے کہا

چلو یاد کروادیتا ہوں تمہیں___ تمہارے سر پر چھت پاؤں میں زمین ہے
تو وہ بھی عزائم شاہ نے تمہیں اور تمہارے پورے خاندان کو اپنی بیوی اور
بیٹی کے صدقے میں بخشی ہے___ آسان لفظوں میں خیرات کی یہ اپنی
___ بیوی اور بیٹی کا صدقہ اتارا ہے

اور عزائم شاہ کے ان الفاظ نے زاوق شاہ کے تن بدن میں آگ لگادی وہ
___ عزائم کو ایک مکا مارنے کے لئے آگے بڑھا جسے عزائم نے روک لیا

زاوق حیدر شاہ میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں نہ ہی تمہارا غلام ہوں جو تمہاری
کوئی بھی بکواس سنوں

نیکسٹ ایسی حرکت کی تو بہت بری طرح پیش آؤں گا___ عزائم اسے
وارننگ دیتے بولا

دیکھ لوں گا تمہیں بھی عزائم شاہ _____ پیچھے زائق کسی خیال کے تحت
_____ مسکرایا

شاہ _____ عنود نے ڈرتے ڈرتے عزائم کو مخاطب کیا جو بہت غصے میں لب
بھینچے ڈرائیونگ میں مصروف تھا گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا عنود
_____ کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں تھیں

کچھ ہی دیر میں گاڑی اب تاج شاہ کے کنگڈم پہنچی وہ خاموشی سے گاڑی سے
نکلا اور فرنٹ ڈور اوپن کرتا عنود کے نکلنے کا انتظار کرنے لگا عنود جیسے ہی
گاڑی سے نکلی عزائم نے زور سے دروازہ بند کیا عنود ایک دم ڈر کر پیچھے
ہوئی عزائم بنا اس کی طرف دیکھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا

کمرے میں جاتے ہی اس نے بے چینی سے کوٹ بیڈ پر پھینکا اور ٹائی
اتارنے لگا

شاہ___ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ اس روم میں ہے میں جسٹ فریش
ہونے کی نیت سے وہاں گئی آئی ایکسپٹ کہ مجھے اسے دیکھ کر تکلیف ہوئی
مگر اس طرح اس سے تنہائی میں ملنا میں افورڈ نہیں کر سکتی___ عنود جو
ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی اس نے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی
___ وہ عزائم کو خود سے بدگمان نہیں ہونے دینا چاہتی تھی

میں نے آپ سے صفائی نہیں مانگی عنود___ مجھے آپ پر خود سے بھی بڑھ
کر اعتباریے رہی بات زواق شاہ کی تو آپ پچھلے چھ سال سے اس ملک سے
باہر رہی ہیں اس سے کبھی سامنا نہیں ہوا یوں اچانک اس کے سامنے آنے

سے آپ کاری ایشن فطری تھا عنود مجھے کسی کلیر یفیکیشن کی ضرورت
نہیں ہے جانم۔۔۔ عزائم نے اس کی جانب دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا اور
اپنے بازو کھولے اس کا منتظر ہوا

۔۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے لگی رونے لگی

۔۔۔ شاہ۔۔۔ مجھ سے کبھی بدگمان مت ہونا میں مر جاؤں گی
عنود نے عزائم سے کہا

تم بھی مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا عنود عزائم شاہ جی نہیں پائے گا تم اور
عیشم میری دنیا ہو عنود۔۔۔ عزائم نے عنود کو خود میں بھینچتے کہا دونوں
کتنی ہی دیر ایک دوسرے سے لگے خاموش آنسو بہاتے رہے جب عزائم
اس سے الگ ہوا

عنود __ عزائم نے عنود کو مخاطب کیا

مجھے دودن کے لئے لاہور جانا ہے ایک بزنس میٹنگ کے لئے __ صبح
چھ بجے کی فلائٹ ہے مجھے جلدی جاگنا ہے اس لئے سونے لگا ہوں __ وہ
عنود سے نظر چراتے بولا

مگر شاہ __ عنود کچھ کہتے کہتے خاموش ہوئی

URDUNovelians

میری جان __ جب تم ایزی ہوگی تب کر لیں گے __ عزائم کی ذومعنی
بات پر عنود بلش کرنے لگی وہ واقعی اس وقت شدید سٹریس میں تھی جو
اسے زاق شاہ نے دیا تھا

وہ سر ہلاتی چہنچ کرنے کے ارادے سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی

وہ جیسے ہی ڈریسنگ روم سے نکلی سامنے ہی عزائم عیشتم کو سینے پر سلائے
ہوئے لیٹا تھا

آپ کو نیند نہیں آتی ان میڈم کے بغیر— عنود نے سر نفی میں ہلایا اور
بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لیٹ گئی

— میرا کمرہ تمہارے اور عیشتم کے بغیر نامکمل ہے ہاٹ چاکلیٹ

URDUNovelians

عزائم نے عنود کو اپنے قریب گراتے کہا عنود بھی اس کے سینے پر سر
رکھے اس کے دل کے مقام پر اپنی انگلی سے اپنا نام لکھنے لگی

شاہ___ آپ واقعی میٹنگ کی وجہ سے مجھے اوائیڈ کر رہے ہیں یا پھر___
عنود نے جان بوجھ کر اپنی بات ادھوری چھوڑ دی

میں چاہتا ہوں کہ جب میں آپ کے قریب آؤں تو ماضی آپ کے دل و
دماغ سے فراموش ہو چکا ہو عنود___ عزائم نے عنود کے بالوں میں
___ انگلیاں چلاتے کہا عنود نے سکون سے آنکھیں موندھ لیں

آپ واقعی مجھ پر میرے رب کا انعام ہیں عزائم سائیں___ عنود نے
سرگوشی کرتے کہا اور اس کی سرگوشی عزائم نے بھی سنی اور وہ مسکرا اٹھا



اگلی صبح عنود کی آنکھ کھلی تو اپنے بیڈ کی دوسری جانب پھولوں کا بو قے دیکھ
مسکرا اٹھی اور تکیے سے ٹیک لگاتے ان پھولوں کی خوشبو اپنے اندر اتارنے
لگی

عزائم لاہور کے لئے نکل چکا تھا مگر جاتے جاتے عنود کے لئے پھول
منگوانا نہ بھولا۔۔۔ عنود کتنے ہی پل عزائم کے بارے میں سوچتی رہی زواق
شاہ اس کے دماغ سے نکل چکا تھا

عنود بھی فریش ہو کر نیچے آئی جہاں صائمہ عیشم کو ناشتہ کرانے میں
مصرف تھیں

URDUNovelians

ہیلو لیڈیز۔۔۔ عنود نے آگے بڑھ کر صائمہ اور عیشم کو گلے لگایا

URDU NOVELIANS

ہیلو ہاٹ چاکلیٹ — عیشم نے عنود کو جواب دیا اور عنود منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ عنود بیٹامنہ میں مکھی چلی جائے گی۔۔۔ صائمہ نے عنود کو
چھپڑتے ہوئے کہا عنود بھی خود کو کمیوز کرتے بولی

خالہ دیکھ رہی ہیں اپنے بیٹے کے کارنامے کتنا بگاڑا ہوا ہے۔۔۔ عنود نے منہ بسوڑتے کہا

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ ارے یہ تو ہماری جان ہے۔۔۔ صائمہ نے عیشتم کو بوسہ دیتے
 کہا اور پھر عنود سے گویا ہوئیں
 میں ناشتہ لگواتی پھر مل کر کرتے ہیں

عنود نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور ان کے جانے کے بعد عیشتم کو پکڑ کر
— اپنی گود میں بٹھایا

مائی ناؤٹی گرل — یہ ہاٹ چاکلیٹ کہاں سے سنا آپ نے —؟ عنود نے
عیشتم کو پچھکارتے ہوئے کہا

ماما — بابا آپ کو ہاٹ چاکلیٹ ہی تو بولتے ہیں بٹ — عیشتم نے منہ
بسوڑتے کہا

بٹ کیا عیشتم بے بی؟ عنود نے عیشتم سے پوچھا

آپ چاکلیٹ نہیں ہو چاکلیٹ تو سویٹ ہوتی ہے آپ کڑوی ہو مجھے اور بابا
کو ڈانٹتی رہتی ہو۔ عیشتم نے ناک پھلاتے کہا اور عنود حیرت سے اسے
دیکھنے لگی

سیریلی عیشتم بے بی؟ آپ کو ماما پسند نہیں ہے؟ عنود نے ڈرتے ڈرتے
پوچھا

ماما آئی لو یو بٹ آئی لو بابا مور دین یو۔ عیشتم نے عنود کے گال پر بوسہ
دیتے کہا عنود کے دل میں یکدم سکون چھانے لگا اس نے عیشتم کو گلے لگا
لیا۔

وہ آج پورا دن عیشتم کے ساتھ گزارنے کا ارادہ کیے ہوئے تھی جبکہ

دوسری جانب زاق شاہ کا ایک ایک پل سلگتے ہوئے گزر رہا تھا

وہ آج بھی آفس میں بیٹھالیپ ٹاپ آن کیے ہوئے تھا سامنے ہی سکرین پر
چمکتی عزائم شاہ کی فیملی کی تصویر دیکھ کر اس کے دل میں نفرت اور حسد کی
چنگاری اٹھی

_____ وہ کچھ سوچتا ہوا ایک نمبر ڈائل کرنے لگا

_____ مجھے عزائم شاہ کی فیملی کے بارے میں ساری انفورمیشن چاہیے

اسپیشلی اس کی بیٹی کی وہ کب، کہاں پیدا ہوئی اس کے بارے میں ایچ اینڈ
ایوری تھنگ _____ زاوی کی نظر عیشتم کی تصویر پر ٹکی ہوئی تھی

چھین لوں گا تم سے تمہاری بیوی بھی اور اپنی بیٹی بھی۔۔۔ جسٹ ویٹ
۔۔۔ اینڈ وایچ۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ زاوی نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا
اس کی آنکھوں میں ایک چنگاڑی تھی جو عزائم شاہ کی دنیا برباد کرنے والی
تھی



بلیک شرٹ بلیو جینز پر بلیک ہی بلیز رپاؤں میں اونچی ہیل پہنے کلائی میں
راڈو کی لیڈیز وایچ اور گلے میں ایک نازک سا وائٹ گولڈ کا پینڈنٹ پہنے وہ
بہت دلکش لگ رہی تھی ڈائی کیے گئے بالوں کا جوڑا بنائے دو لٹیس کرل
کیے چہرے پر گرائی تھیں جو اسے سٹائش لک دینے کے لئے کافی تھے
ایک ادا سے چلتی وہ کان سے بلیو ٹو تھ لگائے عیشم سے باتیں کرنے میں
مصروف تھی وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی پولیس اسٹیشن سے آئی تھی اس کی دن

بھر کی تھکاوٹ تو عیشتم کی آواز سننے اور اس سے باتیں کرنے کے بعد ختم ہو جاتی تھی یوں کہا جائے کہ عیشتم اس کا سکون تھی تو کچھ غلط نہ تھا

وہ عیشتم سے بات کر کے سرشار ہو جایا کرتی تھی ابھی ابھی ایسا ہی ہوا تھا جب وہ اپنے گھر داخل ہوئی تو ٹی وی لاؤنج سے آتی آوازوں پر وہ اس طرف بڑھی جہاں سامنے ہی سالار درانی کے پاس بیٹھے شخص کو دیکھ اسے سو والٹ کا جھٹکا لگا

یہ لو بھئی___ مریحہ بھی آگئی___ ریاسد ید شام سے آیا ہوا ہے ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے___ سالار درانی نے مریحہ کی طرف پیار سے دیکھتے کہا جب مریحہ تیز تیز قدم بڑھاتی سالار سے گلے ملتی سدید کو مکمل اگنور کرتی ساتھ ہی رکھے صوفے پر بیٹھ گئی

مرہجہ جیسے ہی صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھی تو ایک کٹیلی نظر
سامنے بیٹھے سدید پر ڈالنا نہ بھولی جو بڑی دلچسپی سے بقول مریحہ کے فل
__ ٹھہر کی انداز میں مریحہ کو گھور رہا تھا

ڈیڈ __ آپ جانتے تو ہیں میں کتنا مصروف رہتی ہوں __ میرے دنیا
آپ آپ اور عیشتم کے گرد ہی گھومتی ہے __ مہمانوں اور اجنبیوں کے لئے
وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے میرے لیے __ ویسے بھی اپنے پروفیشن کو لے
کر کتنی جنونی ہوں آپ اچھے سے جانتے ہیں لوگوں کی طرح اپنے پروفیشن
کے ساتھ بے ایمانی کرنے والا جگرا نہیں میرے پاس __ مریحہ نے ایک
ایک لفظ پر زور دیتے کہا وہ سدید کو طنز کر رہی تھی سدید کو اس پر شدید
تپ چڑھی تھی

ماموں ریا بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے یہ بہت قابل اور ایماندار لیڈی
کانسٹیبل ہے بھٹی ڈیوٹی آورز میں سونے کے لئے بھی بڑا جگر اچا پیئے ہوتا
ہے۔۔۔ سدید نے ایک آنکھ دباتے کہا۔۔۔ ریا کے تو تن بدن میں آگ لگ
گئی تھی

کبھی جو تم لوگ بات کا سیدھا جواب دیا کرو۔۔۔ سالار نے نفی میں سر
ہلاتے کہا وہ ان دونوں کی آپسی رنجش سے واقف تھا سدید پچھلے سات سال
سے اس سے ملنے آتا تھا اسے وہ لڑکا بہت اچھا لگتا تھا اور سدید کے زیرِ
ہی وہ اپنی بہن سے بھی رابطے میں تھا جب کہ مریحہ ان سات سالوں میں
دوبارہ ہی سدید سے ملی تھی

میں نماز پڑھ کر آتا ہوں تم لوگ باتیں کرو۔۔۔ سدید ڈنر کر کے
جانا۔۔۔ مریحہ اسے کمپنی دو۔۔۔ سالار درانی نے سدید سے کہا اور پھر
۔۔۔ مریحہ کو حکم دیتا وہاں سے چلا گیا

مریحہ اپنے باپ کو دیکھنے لگی جو عالین کی موت کے بعد سے بالکل دنیا
سے کٹ کر رہ گیا تھا فالج کے اٹیک نے اسے وہیل چیئر کا کر کے رکھ دیا
تھا مریحہ اسے اپنے ساتھ رکھتی تھی وہ اپنی پولیس فیلڈ میں جاب کے
ساتھ ساتھ سالار کو لک آفر بھی کرتی تھی جبکہ سالار نے عزائم کے
ساتھ بزنس میں پارٹنرشپ کر لی تھی جس وجہ سے عزائم ہی بزنس کو
۔۔۔ سنبھال رہا تھا

اسے فخر تھا کہ اب تاج نے عنود کے لئے عزائم کا انتخاب کیا تھا جو صرف
عنود کو نہیں بلکہ سالار کے لئے بھی بیٹے کا رول ادا کر رہا تھا اپنے ہر رشتے
کو ایک ذمہ داری اور فرض کے طور پر نبھا رہا تھا اسی طرح عنود آج بھی
سالار درانی کی بڑی بیٹی ہونے کا حق بخوبی نبھا رہی تھی
سالار کے جانے کے بعد مریحہ صوفی سے اٹھی اور اپنے کمرے میں
جانے لگی اس کا ارادہ مہمان نوازی کرنے کا بالکل نہیں تھا
وہ جیسے ہی سدید کے پاس سے گزری سدید نے ایک ہی جست میں اسے
_____ بازو سے پکڑے اپنے قریب کیا

کیا مسئلہ ہے ہائی؟ تم واقعی مجھے نہیں جانتی؟ سدید نے کل شام پولیس
اسٹیشن میں ہوئے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے کہا

ہاں نہیں جانتی۔ بالکل بھی نہیں جانتی۔ مریحہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے
کی کوشش کرتے کہا

سدید نے اسکی طرف دیکھتے کہا

ابھی یاد کرواتا ہوں۔ یہ کہتے ہی وہ مریحہ کو اپنی جانب کھینچتا اس کے
لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا مریحہ بن پانی کے مچھلی کی مانند تڑپ
رہی تھی

مگر سدید شاہ تو اس کی قربت میں سب کچھ بھول چکا تھا وہ مریحہ کے لبوں
کو دیوانوں کی طرح چوم رہا تھا اس کے لبوں پر لب رکھے اپنی پیاس مٹا رہا
تھا مریحہ جو مسلسل اس کے سینے پر تھپڑ مارنے میں مصروف تھی یکدم اس
کا سانس اکھڑنے لگا تو سدید نے اس پر رحم کھاتے اسے خود سے الگ کیا

اب تو یاد آگیا ناں تمہیں مائی ہائی _____ کون ہوں میں _____ سدید نے پاس پڑے صوفے پر بیٹھتے گلاس میں پانی انڈیلا اور ایک ہی گھونٹ میں پانی پیامریچہ جو گردن پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لے رہی تھی اس کے سینے کے نشیب و فراز ایک بار پھر سدید کو مدہوش کرنے لگے جب مریچہ _____ نے آگے بڑھ کر اس کے گریبان سے اسے پکڑا

سمجھتے کیا ہو تم خود کو؟ مرد ہو طاقتور ہو اپنی ہوس مجھ پر انڈیل کر مجھے قابو کر لو گے؟ تو سنو سدید حیدر شاہ

میں بھی مریچہ سالار درانی ہوں میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتی _____ ہاں نہیں جانتی میں تمہیں کوئی تعلق نہیں میرا تم سے _____ جس سدید شاہ

کو میں جانتی تھی وہ ویسا نہیں تھا جیسے تم آج ہو۔۔۔ مریحہ نے سدید کی
طرف اشارہ کرتے کہا

جس سدید سے میں ملی تھی ناں اسے زانیوں سے نفرت تھی تم جس
لڑکے کے وکیل بن کر آئے تھے ناں وہ زانی تھا جانے کتنی لڑکیوں کی
عزتوں کا لٹیرا۔۔۔ تم تو بڑی بڑی باتیں کرتے تھے میں پاور میں آؤں گا تو
یوں چینج لاؤں گا کہ ہر گئے وہ دعویٰ؟
سب کھوکھلے تھے جھوٹ تھا فریب تھا جو تم مجھے دیتے رہے۔۔۔ جو تم خود
کو دیتے رہے۔۔۔ ویل تم کیوں زانیوں کے اگینسٹ ایکشن لوگے تمہارا تو
باپ بھی زانی اور دونوں بھائی بھی زانی

سدید حیدر شاہ کا ہاتھ اُٹھ گیا تھا مریحہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی
۔۔۔ سے اسے دیکھنے لگی

مجھے بالکل بھی افسوس نہیں ہو رہا سدید شاہ تمہاری اس حرکت پر۔۔۔ مرد
اپنی طاقت عورت پر ہاتھ اٹھا کر شو کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جبکہ درحقیقت
۔۔۔ عورت پر ہاتھ اٹھانے والا شخص کچھ بھی ہو سکتا ہے مگر مرد نہیں

مریجہ بول رہی تھی جب سدید نے اس کا بازو پکڑے اس کا رخ اپنی جانب
کیا۔۔۔

کیوں کر رہی ہو تم میرے ساتھ ایسا ریا؟ سات سال سے تم مجھے میرے
ناکردہ گناہ کی سزا دے رہی ہو کیوں کر رہی ہو ایسا؟ سدید شاہ بھی پھٹ
۔۔۔ چکا تھا اس کی ہمت شاید جواب دے چکی تھی

مگر مقابل بھی مریحہ تھی جس نے اسے ہمیشہ اس بات پر خاموشی کی مار ماری تھی آج بھی وہ خاموش رہی جب سدید نفی میں سر ہلاتا واپسی کے لئے ___ مگر مریحہ کے الفاظ نے اس کے قدم جکڑ لیے تھے

تم اپنے باپ کی حقیقت معلوم ہونے کے باوجود اس کے کردار پر ایک لفظ برداشت نہیں کرتے سدید شاہ ___ میری ماں تو بے قصور تھی جسے تمہارے باپ اور دادی نے زلیل و رسوا کیا ___ تم اپنے باپ کو زانی کہنے والے کامنہ توڑ سکتے ہو میں اپنی ماں کو بدکار کہنے والوں سے رشتہ کیسے ___ استوار کر لوں

سات سال پہلے تم نے میری ماں کو بدکار بولا تھا اور تمہارے اس ایک لفظ کی بازگشت آج بھی میرے کانوں میں سنائی دیتی ہے

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی سدید شاہ _____ مریحہ یہ کہتے ہی
وہاں سے چلی گئی اور سدید شاہ کو آج پہلی بار اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ
غلطی جسے وہ بھول چکا تھا یا پھر اس کے نزدیک وہ کوئی غلطی تھی ہی
_____ نہیں



عنود بیڈ پر لیٹی عیشتم کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی اس کی نظر سامنے
_____ دیوار پر لگی اب تاج شاہ کی تصویر پر ٹکی ہوئی تھی
ساتھ ہی عزائم کی تصویر تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی کاربن کاپی تھے

ہیلو بیوٹیفل کوئین اینڈ پرنسز۔۔۔ ایک گھمبیر مردانہ آواز اس کے کان سے
ٹکرائی

بابا آگئے۔۔۔ عیشم کی پکار پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا سامنے ہی عزائم شاہ
اپنی سحر انگیز شخصیت کا جادو چلاتا ان دونوں کی جانب آرہا تھا
عنود بیڈ سے اٹھی عزائم نے آگے بڑھتے عیشم کو گلے لگایا اور کتنی ہی دیر
عیشم کو محسوس کرتا رہا اور پھر اپنی جانب دیکھتی عنود کی طرف بڑھا اور
اسے پیشانی پر بوسہ دیا

آپ تو کل آنے والے تھے ناں۔۔۔ عنود نے آگے بڑھتے اسے گلے
لگاتے سوال کیا

بالکل کل آنے والا تھا مگر کام جلدی نبٹا لیا تھا سو کل کی بجائے آج ہی آگیا
عزائم شاہ تفصیل سے بتاتا ہوا کاؤچ پر جا کر بیٹھا

عنود بھی بیڈ سے اُٹھی اور عزائم کے چپل اٹھا کر اس کے سامنے رکھے وہ
عزائم کے کپڑے جوتے خود ہی سیٹ کر کے رکھتی تھی عزائم نے اسے کئی
بار منع کیا تھا

مجھے آپ کا کام کر کے سکون ملتا ہے زائم۔۔۔ ہر بار عنود اسے یہ کہہ کر
خاموش کرواتی تھی

آج بھی عنود اس کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ چکی تھی عزائم نے مسکراتی
نظروں سے اسے دیکھا

کل آؤٹنگ پر چلیں گے اپنے فارم ہاؤس۔۔۔ عزائم نے عنود سے کہا

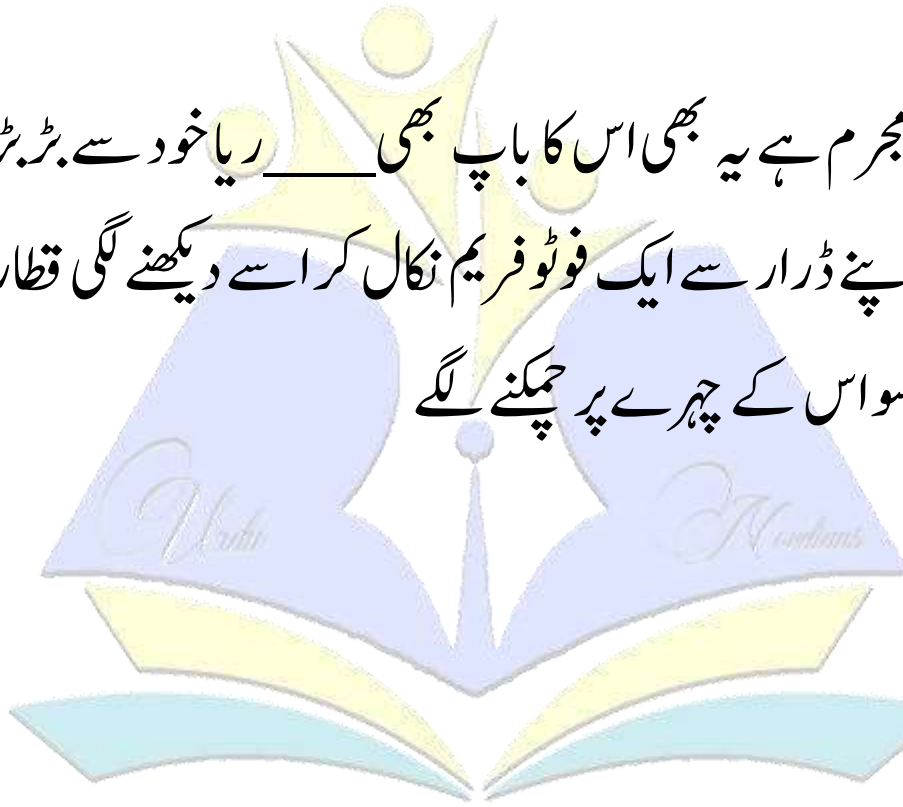
او کے _____ عنود نے بھی اثبات میں سر ہلایا عزائم فریش ہونے کے لئے
واشروم چلا گیا

کمرے میں آتے ہی مریحہ خود کو ریلیکس کرنے لگی _____ سمجھتا کیا ہے یہ
_____ خود کو؟ جب چاہے مجھ پر اپنا رعب جھاڑے گا _____ بلڈی باسٹرڈ

میری ماں کا مجرم ہے یہ بھی اس کا باپ بھی _____ ریا خود سے بڑ بڑاتی
رہی اور پھر اپنے ڈرار سے ایک فوٹو فریم نکال کر اسے دیکھنے لگی قطار در
_____ قطار آنسو اس کے چہرے پر چمکنے لگے

کمرے میں آتے ہی مریحہ خود کو ریلیکس کرنے لگی۔ سمجھتا کیا ہے یہ
خود کو؟ جب چاہے مجھ پر اپنا رعب جھاڑے گا۔ بلڈی باسٹرڈ

میری ماں کا مجرم ہے یہ بھی اس کا باپ بھی۔ ریا خود سے بڑبڑاتی
رہی اور پھر اپنے ڈرار سے ایک فوٹو فریم نکال کر اسے دیکھنے لگی قطار در
قطار آنسو اس کے چہرے پر چمکنے لگے۔



"داڈیزائر"

کیوں چلے گئے آپ؟ ایسے بھی کرتا ہے کوئی؟ مجھے جینا سکھا کر خود زندگی
سے ہار گئے آپ؟ مجھے دنیا سے قدم سے قدم ملا کر چلنا سکھا کر راہ میں ہی
چھوڑ گئے آپ؟ میں آج تک اپنے اور آپ کے بیچ اس رشتے کو نام نہیں

دے سکی۔۔۔ آپ نہ تو میری محبت ہیں نہ ہی میرا عشق آپ میری
ڈیزائر تھے آئی۔۔۔ جی ابتناج شاہ۔۔۔ ڈیزائر۔۔۔ وہ ڈیزائر جو مجھے کسی
۔۔۔ تیسرے کا ہونے نہیں دیتی

اپنی ڈیزائر کے بغیر جینا بھی کوئی جینا ہوتا ہے؟ مگر دیکھیں ناں جی رہی
ہوں میں۔۔۔ آپ کے بغیر
۔۔۔ مریحہ ابتناج کی تصویر سامنے رکھے اس سے باتیں کرنے لگی

آپ کو پتا ہے آج وہ ٹھڑکی آیا تھا۔۔۔ ہاں وہی ٹھڑکی آپ کا بھتیجا۔۔۔ آپ
نے میرے لیے اسے چنا بہت ظلم کیا میرے ساتھ۔۔۔ میں اس ٹھڑکی
کے ساتھ نہیں رہ سکتی جس نے میری ماں کو بدکار کہا اس کے باپ نے
میری ماں کا قتل کیا۔۔۔ میں اس شخص سے اس کے خاندان سے نفرت
کرتی ہوں۔۔۔ سنا آپ نے

_____ مریحہ ابنتاج کی تصویر واپس رکھتے وہیں فرش پر بیٹھی رونے لگی

عالین کی دیتھ کے بعد اسے سنبھالنے والا ابنتاج شاہ تھا اس نے سالار اور مریحہ کو ایموشنلی سپورٹ کیا تھا مریحہ نے پولیس فورس بھی اسی کے کہنے پر جوائن کی تھی مگر ابنتاج کی اچانک موت نے اسے پھر سے تنہا کر دیا تھا

وہ ابنتاج شاہ کی اچانک موت پر شکاڈ تھی ابنتاج کی موت کے بعد اس کی زندگی بدل گئی تھی

مریحہ اب پہلے والی چنچل سی مریحہ نہیں رہی تھی وہ خود کو اپنے پروفیشن اور اپنے باپ، بہن بھانجی تک محدود کر چکی تھی عنود سے ڈیلی فون پر بات کرنا عیشتم کے ساتھ وقت گزارنا بس یہی اس کی سات سالہ زندگی کا

معمول تھا بالکل پانی کی طرح ٹھہراؤ تھا اس کی زندگی میں اور اب اس
_____ ٹھہراؤ میں سدید شاہ نے کنکر مار کر ہل چل مچادی تھی

وہ سات سال میں کتنی بار سالار سے ملنے آیا مگر ہر بار اس کے آنے سے
پہلے ہی مریحہ گھر سے چلی جاتی وہ سدید شاہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی
مگر قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ سدید شاہ اسے پولیس اسٹیشن میں ملا تھا
جانے اب کہانی کس موڑ جانے والی تھی
وہ اپنے چہرے سے آنسو صاف کرتی خود کو ریلیکس کرتی عیشتم سے باتیں
کرنے لگی کیوں کہ یہ معصوم سی لڑکی ہی ان سب کی زندگیوں میں باعث
_____ سکون اور رونق تھی



عیشم آتی تو بہت مزا آتا ناں۔۔۔ عزائم عنود کی طرف دیکھتے بولا
جی عیشم آتی تو آپ دونوں مجھے بھول جاتے۔۔۔ عنود نے عزائم کو آنکھیں
دکھاتے کہا اس کی بات سن کر عزائم نے قہقہہ لگایا

URDU Novelians

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ سیریلی ہاٹ چاکلیٹ کتنا جلتی ہیں آپ میری کینڈی
سے۔۔۔ عزائم نے عنود کو چھیڑتے ہوئے کہا

عیشم کی طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ اسے صائمہ کے پاس گھر چھوڑ آئے
تھے

زائم چلیں ناں رائڈنگ کرتے ہیں۔۔۔ عنود کی نظر جیسے ہی اصطبل میں
کھڑے گھوڑوں پر پڑی تو عزائم سے رائڈنگ کی فرمائش کرنے لگی
عزائم بھی اس کی فرمائش پر مسکرایا اور بنا بولے اس کا ہاتھ تھامے گھوڑے
کی جانب بڑھا مگر ایک شخص کو گھوڑے کے پاس کھڑے دیکھ دونوں
۔۔۔ حیران ہوئے اور پھر نظر انداز کرتے آگے بڑھے

ارے واؤ۔۔۔ ڈیسر کنزرتم دونوں یہاں۔۔۔ جانے کیوں قسمت بار بار
ہمیں ملواتی ہے ہم تین دن میں دوسری بار مل رہے ہیں۔۔۔ زاق شاہ کی
آواز پر دونوں کے قدم ہٹ گئے اور وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگے زاق

پتا نہیں اس میں قسمت کا قصور ہے یا پھر تمہاری نیت کا۔۔۔ عزائم نے
طنزیہ لہجہ اپنایا

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ سیر یسلی عزائم سائیں۔۔۔ قسمت کے کھیل میں نیت کا کیا
لینا دینا۔۔۔ ویسے بھی نیت تو یہ کہتی ہے کہ جو دسترس میں نہیں اسے
جیت لو۔۔۔ زائق کی نظریں مسلسل عنود کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں
خیر کافی ٹائم ہو گیا ریس نہیں لگائی ہم نے

اس پورے فارم کا ایک چکر لگاتے ہیں جو جیتا اسے ہارنے والا منہ مانگا انعام دے گا کیا کہتے ہو۔۔۔ زاوی نے عزائم کی جانب دیکھتے کہا

ہاہاہاہاہا۔۔۔ ڈر گئے۔۔۔ زاوی نے اس کا مذاق اڑاتے کہا

مجھے یہ چھچھوڑا پن بالکل بھی پسند نہیں ہے زاوی _____ عزائم نے زاوی کو جواب دیا

URDUNovelians

پتا نہیں لوگ اپنی ناکامیوں کو کور کرنے کے لئے چھپھوڑے پن کا نام
کیوں دیتے ہیں۔۔۔ زواق نے گویا مذاق اڑاتے کہا

_____ ٹھیک یے لیٹس ہو آریس

عزائم نے اس کا چیلنج ایکسپٹ کرتے کہا اور پھر دونوں اپنے اپنے گھوڑوں
کی جانب بڑھے

ریس شروع ہو چکی تھی عزائم کا گھوڑا زاوی کے گھوڑے کو کراس کر چکا تھا
جب زاوی نے راستے میں ہی اپنا گھوڑا واپس موڑا اور دور کھڑی عنود کی
_____ جانب دوڑایا

کچھ ہی دیر میں وہ عنود کے سامنے کھڑا تھا عنود اسے دیکھتے ہی نفرت سے
منہ موڑ چکی تھی

_____ دلبر سائیں _____ پلیز میری بات سنو

___ زاوی نے نم لہجے میں اسے مخاطب کیا

پہلی بات میرا نام مسز عنود عزائم شاہ ہے دوسری بات مجھے تمہاری کوئی
بات نہیں سننی اور نہ ہی میرا تم سے کوئی لینا دینا ہے فار گاڈ سیک لیومی
___ آلون

عنود پھٹ پڑی جب عزائم وہیں پیچھے آکر کھڑا ہوا عنود نے اسے دیکھا تو ڈر
گئی اور اس کے چہرے کا خوف زاوی کی نظروں سے بھی مخفی نہ رہا

ارے عزائم کانگریجو لیشنز ___ تم جیت گئے ___ زاوی نے خود کو کمپوز
کرتے کہا

تمہاری کمزوریوں نے تمہیں واقعی چھوڑا بنا دیا ہے زاوی سائیں _____
تم ایک لڑکی کے چہرے پر اپنے لیے بیزاری تک نہیں دیکھ پا رہے _____
جب وہ تم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تو پھر اسے ٹارچر کیوں کر رہے ہو؟
عزائم نے ایک مسکراہٹ زاوی کی طرف اچھالی زاوی نے مٹھیاں بھینچ
لیں

خیر گیم کے اصول کے مطابق میں جو مانگوں گا تمہیں اب وہی کرنا
ہوگا _____ عزائم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

URDUNovelians
مانگو _____ کیا مانگتے ہو _____ زواق کی نظریں ابھی تک عنود پر ٹکی ہوئی تھیں

لیو اس آلون _____ ہمیں اکیلا چھوڑ دو _____ ہماری زندگی سے دور چلے
جاؤ _____ عزائم کی بات سن کر زاوی نے لب بھینچ لیے اور پھر بنا کچھ بولے
_____ وہاں سے چلا گیا اس کے جاتے ہی عنود نے سکھ کا سانس لیا
زاویق شاہ دور کھڑا پیچھے مڑ کر انہیں دیکھنے لگا اور پھر دل ہی دل میں مخاطب
ہوا

_____ دور تو جانا ہو گا مگر مجھے نہیں تمہیں عزائم شاہ
میرے، میری دلبر اور میری بیٹی کے بیچ آنے والے ہر شخص کو بے موت
ماروں گا میں _____ تمہیں اپنی زندگی سے ایسے نکالوں گا گویا تمہارا کوئی
وجود ہی نہ ہو _____ زاوی سائیں دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوا



عنود آج پورا دن ہاسپٹل میں مصروف رہی اسے گھر جانے کی فرصت ہی نہ ملی جب اس کی طرف ڈائریکٹر کی کال آئی تو اس نے گھر اسانس لیتے کال ریسیو کی

ہاں راؤ بولو۔۔۔ عنود نے مصروف انداز میں سوال کیا اس کی نظر سامنے پڑی کچھ رپورٹس پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ان رپورٹس پر لکھے نام کو دیکھ کر کچھ سوچنے لگی جب ڈائریکٹر نے اسے مخاطب کرتے سوچوں سے نکالا

URDUNovelians

میم۔۔۔ آپ کا اور عزائم شاہ کا فوٹو شوٹ کرنے کا سوچ رہا ہوں کیا خیال ہے کم بیک کا اعلان کر دیا جائے۔۔۔ دوسری جانب اسپیکر سے ابھرتی آواز پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی

نہیں راؤ۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔ ابھی ہم کم بیک نہیں کر سکتے۔۔۔ عنود نے
انکار کرتے کہا

مگر میم۔۔۔ ایسا کیوں؟ آپ تو خود چاہتی تھی؟ ویسے بھی عزائم سائیں کا
ستارہ پچھلے سات سال سے عروج پر ہے ان کے ساتھ آپ کی فلم سائن
ہوئی تو انٹر نیشنل لیول پر آپ دونوں کو بہت فیم ملے گا۔۔۔ راؤ نے اپنی
بات کی وضاحت کی

نہیں راؤ۔۔۔ پہلی بات میں نے بابا سے ابھی اس بارے میں نہیں پوچھا
۔۔۔ جب تک ان سے مشورہ نہیں لیا تب تک فلم سائن نہیں کر سکتی

دوسری بات شوہر نس میں کم بیک کرنا مطلب لائٹ میں واپس آنا ہے جو میں بالکل نہیں چاہتی میں ابھی پس پردہ رہنا چاہتی ہوں فی الحال میں منظر عام پر آنا فورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔ عنود نے مختصر اسے جواب دیا

وہ اپنی لائف کو پرائیویٹ رکھنا چاہتی تھی وہ زاق شاہ کے سامنے آکر اسے طیش نہیں دلانا چاہتی تھی ان سات سالوں میں عزائم نے اسے جتنا سپورٹ کیا تھا وہ اب اس کے بدلے میں اپنا اور عزائم کا رشتہ بچانے کی کوشش کرنا چاہتی تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ جو رشتہ کسی کی بددعا اور کسی کی بد نظر کی زد میں آجائے وہ بددعا اور بد نظر اس رشتے کا چارم خراب کر دیتی ہے۔۔۔

وہ فون بند کر کے کتنی ہی دیر کچھ سوچتی رہی جب نرس کے آنے پر اس سے
مخاطب ہوئی

اس پیشنٹ کو اندر بھیجو۔۔۔۔۔ عنود نے ایک رپورٹ اٹھا کر اس پر لکھے نام
کو ہائی لائٹ کیا

۔۔۔۔۔ "ابرش شاہ"

۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ابرش اس کے سامنے تھی
کیسی ہو ڈول؟ ابرش نے آگے بڑھتے خوشدلی سے عنود کو گلے لگایا
۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں ابرش۔۔۔۔۔ تم سناؤ

ابرش کافی دیر تک اس کے گلے لگی رہی پھر اس سے الگ ہوتی بولی
_____ بس طبیعت گڑبڑ ہے کافی دنوں سے

تم جانتی ہو ڈول مجھے تم سے اب تاج سر کی خوشبو آتی ہے _____ ابرش کی
بات سن کر عنود کے چہرے پر کرب پھیلا مگر وہ خود کو کمپوز کرتی اس سے
بولی

تمہاری پاپا کے ساتھ اچھی انڈر سٹینڈنگ تھی ناں _____ پاپا اکثر تمہارا زکر
کرتے رہتے تھے _____ عنود کی بات پر ابرش مسکرائی

URDUNovelians

تم جانتی ہو میں اس دنیا میں آنے والی تھی جب زامیہ شاہ نے میرے بابا کو
مار دیا مجھ سے بڑی میری دو بہنیں تھیں میں جب دنیا میں آئی تو سب سے
پہلے اب تاج شاہ سر کا چہرہ دیکھا تھا انہوں نے میری اور میری بہنوں کی

زندگی میں فادر فگر کو کمپیٹ کیا تھا۔۔۔ بلکہ ہمیں کبھی بابا کی کمی محسوس ہی
_____ نہیں ہوئی

میں آج جو بھی ہوں صرف ابتناج شاہ کی وجہ سے ہوں انہوں نے مجھے
سکھایا کہ دنیا سے نظر سے نظر ملا کر کیسے جینا ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ
اکیلی لڑکی بنا کسی سہارے کے کیسے سروائیو کرتی ہے۔۔۔ مگر ہائے یہ
_____ محبت۔۔۔ باتیں کرتے کرتے ابرش سسکنے لگی

ابرش کی آنکھوں کے سامنے زاق شاہ کا چہرہ جگمگایا عنود نے آگے بڑھتے
اسے تسلی دی
_____ ریلیکس ابرش

URDUNovelians

یہ محبت بہت بے رحم ہوتی ہے عنود۔۔۔ اور اگر کسی بے قدرے سے
محبت ہو جائے تو جان کا روگ بن جاتی ہے۔۔۔ میں اچھی خاصی بہادر لڑکی

تھی مگر اس کم۔ بخت محبت نے کسی کا قیدی بنا دیا مجھے کہ ہر سدھ بدھ کھو
بیٹھی ہوں میں۔۔۔ ابرش نے نم لہجے میں کہا تو عنود نے اسے گلے لگا
لیا۔۔۔

۔۔۔ پھر دونوں کتنی ہی دیر ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگیں

ابرش۔۔۔ تم اپنے ہی اور ان لازم سے کب ملو اوگی؟ عنود نے ابرش سے
سوال کیا اور ابرش کے چہرے کا رنگ فق ہو چکا تھا پھر خود کو کمپوز کرتے
بولی

URDUNovelians

جلد ہی۔۔۔ ابرش نے مسکراتے ہوئے عنود سے کہا وہ واقعی اب تنگ
آچکی تھی۔۔۔ وہ اپنے اور زواق شاہ کے رشتے کو ساری دنیا کے سامنے

ایکسپوز کرنا چاہتی تھی مگر زاق شاہ کے رد عمل کا سوچ کر اس کے تمام
_____ ارادے خاک میں مل جاتے تھے

اس کے فرینڈز سرکل اور کو لیگز کو جسٹ اتنا علم تھا کہ ابرش نے شادی
کی ہے کس سے کی یہ سوالیہ نشان تھا _____ اس کے شوہر اور سسرال کے
بارے میں ابرش نے مخفی رکھا تھا کچھ ابرش کا مزاج ایسا تھا کہ وہ کسی کو
_____ اپنے پرسنل میں انٹرفیئر کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی
اسے آج بھی یاد تھا جب ابتناج کو اس کے نکاح کا علم ہوا تھا وہ اس سے
بہت خفا ہوا تھا وہ زاق سے بات کرنا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ہی موت کا
فرشتہ ابتناج کو اس کے اپنوں سے دور لے گیا
عیشم کیسی ہے؟ ابرش نے بات بدلتے کہا اور عیشم کا نام سنتے ہی عنود کے
لب مسکرا اٹھے

بہت بگڑ گئی ہے۔۔۔ عنود نے ہنستے ہوئے کہا
ابرش وہیں عنود کے ساتھ باتیں کرتے کرتے اپنے بھی مستقبل کا لائحہ
عمل تیار کرنے لگی۔۔۔



عنود جیسے ہی گھر پہنچی تو ڈرائنگ روم سے ملحقہ ایک کمرے سے آنے والی
آوازوں کو سن کر اپنے قدم اس طرف بڑھا چکی تھی
روم کا دروازہ کھولتے ہی سامنے ہی اسنو کرکھیلنے عزائم شاہ پر اس کی نظر
پڑی اور دوسری جانب اسنو کرکھیلنے سدید پر پڑی تو وہ مسکراتی ہوئی سدید
سے مخاطب ہوئی

واؤ سدید واٹ آ بیوٹیفل سرپرائز؟؟ تم کب آئے؟؟ عنود نے آگے بڑھتے
_____ سدید کو ہگ کیا

چھبیس سال پہلے _____ ہا ہا ہا ہا _____ سدید نے عنود کی طرف دیکھتے قہقہہ
لگاتے کہا

بد تمیز لڑکے میں پوچھ رہی ہوں کہ تم کراچی سے کب آئے _____ عنود نے
اس کے کان کھینچتے کہا اسے اپنا یہ شرارتی سا کزن بہت پسند تھا

URDUNovelians

ارے بھابھی پلینز مجھے درد ہو رہا ہے _____ خیر میں کچھ دن پہلے آیا ہوں _____
سدید نے ایکٹنگ کرتے کہا گویا اسے بہت درد ہو رہا ہو عنود نفی میں سر
ہلاتی بولی

اس سال بیسٹ ایکٹنگ کا آسکر تمہیں ملنا چاہیے۔۔۔ عنود نے ایک بیچ اس
_____ کے کندھے پر مارا

ارے نہیں بھا بھی بڑے بھیا ہیں نہ خوبصورتی ٹیلنٹ اور اداکاری بلکہ ایک
قابل ترین محنتی شخص کا آسکر بھی انہی کو ملنا چاہیے۔۔۔ سدید نے ہنستے
ہوئے عزائم کے کندھے پر ہاتھ رکھا

بیسٹ فادر کا ایوارڈ بھی انہی جناب کو جاتا ہے۔۔۔ اتنا بگاڑا ہوا انہوں نے
اپنی پرنسز کو۔۔۔ عنود نے عزائم کی طرف دیکھتے چڑتے ہوئے کہا

URDU NOVELIANS

ہاہاہاہاہا۔۔۔ سیریلی بھی وہ تورونق ہے ہماری۔۔۔ سدید نے بھی عیشم

_____ کا خیال زہن میں لاتے عنود سے کہا

عزائم جو اسنو کر کیو ہاتھ میں تھامے غور سے اسنو کر کی طرف دیکھ رہا تھا

ان دونوں کو ٹوکتے ہوئے بولا

سید شاہ _____ پہلے گیم کھیل لو پھر باتیں کرنا

افس باتوں باتوں میں بھول گیا میں _____ میں اسنو کر کھیل رہا تھا _____ سدید

نے منستے ہوئے کہا

پھر تینوں آپس میں باتیں کرنے لگے جب سدید نے اچانک سے عنود سے
سوال کیا

بھابھی التفات کیسی ہے کوئی ریکوری کے چانسز ہیں _____؟

ہمم _____ وہ ٹھیک ہو جائے گی سدید _____ عنود کی بجائے عزائم نے مختصراً
جواب دیا اور اپنا ہاتھ عنود کے کانپتے ہاتھوں پر رکھا
عنود کے ہاتھ کی لرزش کو سدید نے بھی محسوس کیا تھا مگر وہ نظر انداز
_____ کرتا دروازے کے پاس کھڑی عیشتم کو اٹھانے کے لیے لپکا

URDUNovelians

ہے مائی بے بی ڈول _____ سدید نے عیشتم کو گود میں لینا چاہا مگر وہ اسے
_____ نظر انداز کرتی عزائم کی طرف لپکی عزائم نے عیشتم کو خود میں بھینچ لیا

میں بابا کی ڈول ہوں چاچو کیوں ہاٹ چاکلیٹ ایم آئی رائٹ ___ عیشم نے
زبان باہر نکال کر عنود اور سدید کو چڑایا

ارے یہ ہاٹ چاکلیٹ کون ہے؟ سدید نے بھی دلچسپی سے پوچھا
___ ماما بابا کی ہاٹ چاکلیٹ ہیں اور میں کینڈی

عیشم نے بھی سدید کو تفصیل سے بتایا اس کی بات سن کر عنود بلش کرنے
لگی اور پھر غصے سے عزائم اور عیشم کو دیکھتے وہاں سے واک آؤٹ کر
گئی ___

مگر جاتے جاتے عزائم کا قہقہے کی گونج دور تک اسے سنائی دی ___ سدید
___ شاہ عزائم کی اس جلت رنگ ہنسی پر دل ہی دل میں اسے دعا دینے لگا



یہ منظر شاہ گروپ آف انڈسٹری کی لابی کا ہے جہاں کچھ دیر پہلے ہی ایک
_____ لڑکی بلیک عبایا پہن کر آئی تھی

مجھے زاوق حیدر شاہ سے ملنا ہے _____ اس لڑکی نے کاؤنٹر پر موجود لڑکے
سے التجائیہ انداز میں کہا

آپ کے پاس اپائنٹمنٹ لیٹر ہے؟ اس لڑکے نے استفسار کیا وہ لڑکی نفی
میں سر ہلاتی بولی

URDUNovelians

میرے پاس اپائنٹمنٹ لیٹر تو نہیں ہے مگر میرا ان سے ملنا بہت ضروری
ہے میں ان سے ملنے بہت دور سے آئی ہوں پلیز _____ وہ لڑکی نم لہجے میں

بولی اس نے اپنے چہرے کو مکمل طور پر کور کر رکھا تھا جبکہ نقاب سے
جھانکتی اس لڑکی کی آنکھیں سوگوار تھیں اور اس شخص نے فوراً سے اسے
اجازت دی

چلیں آپ چلی جائیے۔۔۔ اس شخص کی بات سن کر اس لڑکی کی آنکھوں
کی اداسی یکدم غائب ہوئی وہ خوشی سے زاق شاہ کے روم میں پہنچی

یس۔۔۔ کم ان۔۔۔ جیسے ہی اس نے ڈور ناک کیا اندر سے زاق کی گھمبیر
آواز اس کے کانوں میں رس گھولنے لگی کتنے وقت کے بعد وہ اس دلکش
آواز کو سن رہی تھی

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا اور دوسری جانب زاق شاہ جو
کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا یکدم کسی خیال کے تحت اس نے
آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اس کے سر پر گویا کسی
_____ نے بمب گرایا ہو

_____ تم _____ یہاں _____ وہ فقط اتنا ہی بول سکا

یہ منظر شاہ گروپ آف انڈسٹری کی لابی کا ہے جہاں کچھ دیر پہلے ہی ایک
_____ لڑکی بلیک عبایا پہن کر آئی تھی

مجھے زاق حیدر شاہ سے ملنا ہے _____ اس لڑکی نے کاؤنٹر پر موجود لڑکے
سے التجائیہ انداز میں کہا

آپ کے پاس اپائنٹمنٹ لیٹر ہے؟ اس لڑکے نے استفسار کیا وہ لڑکی نفی میں سر ہلاتی بولی

میرے پاس اپائنٹمنٹ لیٹر تو نہیں ہے مگر میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے میں ان سے ملنے بہت دور سے آئی ہوں پلیز۔۔۔ وہ لڑکی نم لہجے میں بولی اس نے اپنے چہرے کو مکمل طور پر کور کر رکھا تھا جبکہ نقاب سے جھانکتی اس لڑکی کی آنکھیں سو گوار تھیں اور اس شخص نے فوراً سے اسے اجازت دی

URDUNovelians

چلیں آپ چلی جائیے۔۔۔ اس شخص کی بات سن کر اس لڑکی کی آنکھوں کی اداسی یکدم غائب ہوئی وہ خوشی سے زاق شاہ کے روم میں پہنچی

یس۔۔۔ کم ان۔۔۔ جیسے ہی اس نے ڈور ناک کیا اندر سے زاق کی گھمبیر
آواز اس کے کانوں میں رس گھولنے لگی کتنے وقت کے بعد وہ اس دلکش
آواز کو سن رہی تھی

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا اور دوسری جانب زاق شاہ جو
کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا یکدم کسی خیال کے تحت اس نے
آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اس کے سر پر گویا کسی
۔۔۔ نے بمب گرایا ہو

URDUNovelians

۔۔۔ تم۔۔۔ یہاں۔۔۔ وہ فقط اتنا ہی بول سکا

سائیں مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ وہ اس کی جانب دیوانہ
۔۔۔ وار لپکی وہ جانتی تھی اس نے یہاں آکر زاق کے حکم کی نافرمانی کی ہے

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ابرش۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔ زاق نے
اکھڑ لہجے میں کہا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ابرش کا خوبصورت چہرہ بگاڑ کر رکھ
دے

سائیں میری بات تو سنیں۔۔۔ ابرش نے منت کرتے لہجے میں کہا تو زاق
نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا

ہاں بولو۔۔۔ جو کہنا ہے پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کرتے چلتی بنو۔۔۔
زاوق نے ہاتھ میں پہنی گھڑی کی طرف دیکھتے کہا

سائیں آپ پاپا بننے والے ہیں۔۔۔ ابرش نے نم لہجے میں کہا جب کہ اس کی بات سن کر زواق کو لگا کسی نے اس کے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو اس نے غصے میں مٹھیاں بھینچی اور فقط اتنا بولا

ابھی گھر جاؤ۔۔۔ شام کو بات ہوگی۔۔۔ زواق نے یہ کہتے ہی بے تاثر انداز میں ابرش کی جانب دیکھا ابرش بھی سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی

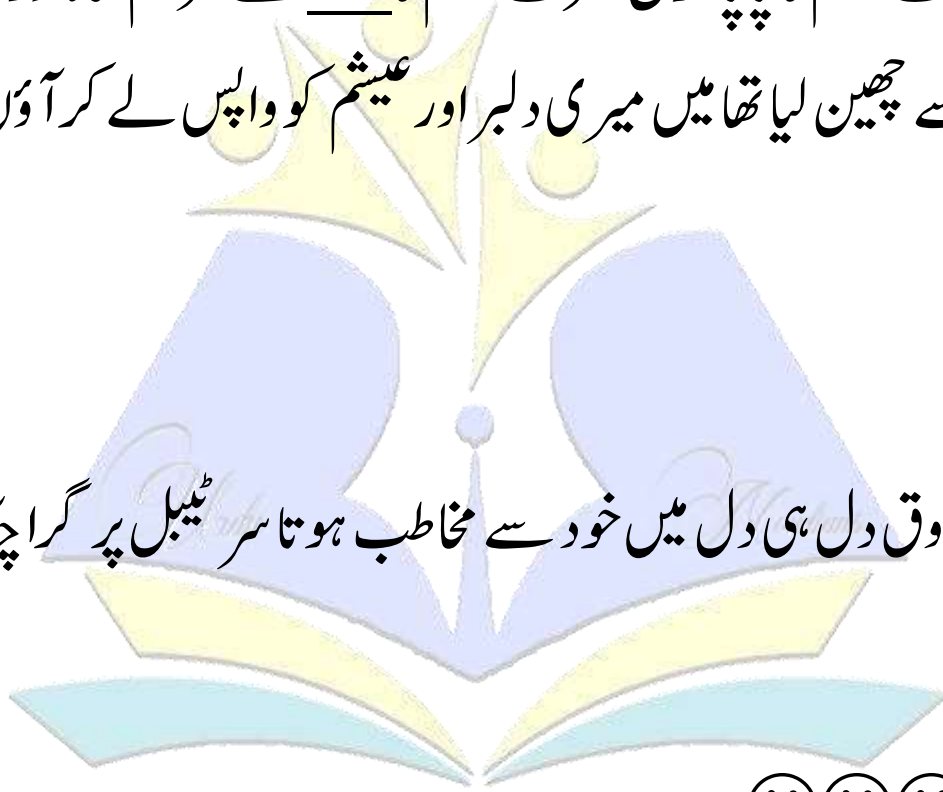
ابرش کے جاتے ہی زواق کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا۔۔۔ اس کا زہن کئی سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا

URDU NOVELIANS

نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ زاق شاہ نے ٹیبل پر پڑالیپ ٹاپ زمین
بوس کیا

میری صرف عیشم کا پاپا ہوں صرف عیشم کا۔۔۔ جسے عزائم شاہ اور چاچو
نے مجھ سے چھین لیا تھا میں میری دلبر اور عیشم کو واپس لے کر آؤں
گا۔۔۔

۔۔۔ زاق دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوتا سر ٹیبل پر گرا چکا تھا



URDUNovelians



ابرش سر جھکائے خاموش بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جبکہ میجر زاق صوفے
کی پشت سے ٹیک لگائے ہونٹوں میں سگریٹ دبائے بیٹھا ابرش کو مسلسل
گھور رہا تھا

اسے ابرش سے اس وقت شدید چڑھور ہی تھی اور اس کے رونے پر سخت
_____ کوفت کا احساس ہو رہا تھا
_____ وہ ایک گہرا سانس خارج کرتا بولا

دیکھو ابرش میری بات پر غور کرو۔ اسی میں تمہاری بھی بھلائی ہے اور
میری بھی۔ زاق نے خاموشی توڑتے ابرش سے کہا اور اس کی بات سن
کر ابرش نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا کیا کچھ نہیں تھا ان نظروں میں
_____ شکوہ شکایت زاق شاہ نظر چڑا گیا
دونوں کے بیچ خاموشی تھی

اپنی اولاد کو مارنے میں کیا بھلائی ہو سکتی ہے کسی کی ___ ابرش نے اس
خاموشی کو توڑتے کہا

ہم دونوں کی بھلائی اسی میں ہے ___ زاق نے اکھڑ لہجے میں کہا

میں میرے بے بی کو کسی صورت نہیں گرواؤں گی ___ سمجھے آپ ___
ابرش پہلی بار تیز لہجے میں بولی

اور میں اس بچے کو کسی صورت نہیں اپناؤں گا ___ ڈیوانڈر سٹینڈ
___ دیٹ

___ زاق نے بھی اس سے زیادہ اونچی آواز میں باور کرایا

یہ حرام کا بچہ نہیں ہے زاق حیدر شاہ۔۔۔ نہ ہی میرا اس کے باپ سے
کوئی ناجائز تعلق ہے جو میں اسے ایک گناہ سمجھ کر ٹریٹ کروں۔۔۔ یہ بچہ
میرے حلال اور جائز رشتے کا نتیجہ ہے میرے وجود میں پلتا ایک
خوبصورت احساس۔۔۔ ابرش نے زاق سے کہا زاق نے اسے ٹوکتے
ہوئے کہا

مجھے تمہاری اس بکو اس میں بالکل دلچسپی نہیں ہے نہ ہی میں اس بچے کو
اپناؤں گا۔۔۔ زاق کی بات سن کر ابرش کو طیش آگیا

کیا کہا آپ اس بچے کو نہیں اپناؤ گے؟ سیریلی زاق سائیں؟ کیا اس بچے
کو میں خود لے کر آئی؟ آپ کی وجہ سے آیا یہ بچہ؟ آپ اتنے اندھے
ہو گئے تھے اتنا خمار چڑھا تھا آپ کو یہ آپ کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے

ابرش کی بات سن کر زاق نے حیرت سے اسے دیکھا اسے ابرش سے اس قدر بے باکی کی امید نہیں تھی یکدم زاق بھی طیش میں آیا

ڈونٹ ٹیل می تمہارا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے؟ مجھ سے زیادہ آگ تو تمہیں لگی تھی جو بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ زاق بھی ابرش کو گھسیٹتے ہوئے بولا

بیوی ہوں آپ کی سائیں۔ آپ نے میرے ساتھ اپنا رشتہ کبھی ڈکلیئر نہیں کیا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں میرے بچے سے اس کی پیدائش کا حق چھین لوں۔ آپ کو اب مجھے اور میرے بچے کو اپنا نام دینا ہو گا دنیا کے سامنے ورنہ۔ ابرش بات کرتے کرتے رک گئی

ورنہ کیا۔۔۔ زاق شاہ ابرش کی جانب دیکھتے ایک ایک لفظ چباتے بولا

ورنہ میں پریس کانفرنس بلواؤں گی اور اس کانفرنس میں ساری دنیا کے
سامنے اپنا اور آپ کانکاح ایکسپوز کروں گی۔ نتائج کے ذمہ دار آپ خود
ہوں گے۔ سو یو ڈونٹ انڈر ایسٹیمیٹ مائی پاور۔ ابرش یہ کہتے ہی
کمرے سے چلی گئی اور پیچھے زاق حیدر شاہ تیج و تاب کھاتا رہ گیا۔

یو بلڈی۔ دیکھ لوں گاتمہیں بھی میں۔ تمہاری حیثیت ہماری زندگی
میں فقط ایک مسٹرپس کی ہے اور کچھ نہیں۔

زاق شاہ نے سگریٹ اپنے پاؤں کے نیچے مسلتے دے لہجے میں بولا مگر اس
کادل یکدم اچاٹ ہو چکا تھا گویا اس کادل زاق کے اپنی بیوی کے لئے

ایسے الفاظ استعمال کرنے پر خفا ہوا ہو۔۔۔ وہ وہیں بیڈ پر بیٹھا سر ہاتھوں میں
۔۔۔ گرائے گھرے سانس لینے لگا

دوسری جانب ابرش اپنے کمرے میں جاتے ہی روم بند کرتی دروازے کی
۔۔۔ پشت سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی

آپ ٹھیک کہتے تھے سر۔۔۔ جو رشتہ دنیا سے چھپ چھپا کر رکھا جائے وہ
۔۔۔ رشتہ وقت آنے پر گناہ بن جاتا ہے

ابرش دل ہی دل میں ابتهاج شاہ سے مخاطب ہوئی جسے جب اس کے نکاح
کا علم ہوا تھا تو اس نے ابرش کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ ابرش اپنے
۔۔۔ حق کے لیے آواز اٹھائے مگر ابرش انتہا کی بے وقوف ثابت ہوئی

مجھے اب اپنے دل کی نہیں دماغ کی سننی ہے۔ میں اپنی زندگی اب مزید
برباد نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ زاوی سائیں کو مجھے اور میرے بچے کو اپنا
نام دینا ہوگا۔۔۔

ابرش اب اپنے مستقبل کا سوچنے لگی اور پھر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اس
خوبصورت احساس کا سوچتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری

وہ پچھلے دو ماہ سے اپنے اندر تبدیلی محسوس کر رہی تھی آج جب کنفرمیشن
کے لئے وہ عنود کے ہاسپٹل گئی تو عنود نے اسے پریگنٹ ہونے کی
خوشخبری سنائی

ابرش حیرت اور خوشی کے ملے جلے احساس میں گھری یہ خبر زاق کو دینے
اس کے آفس پہنچی تھی مگر زاق شاہ نے شام کے وقت یہاں آکر اسے

بچہ ابارٹ کرنے کا حکم دیا جسے سنتے ہی ابرش نے زائق کے حکم کی
نافرمانی کی اور اس کے ساتھ کافی لمبی بحث کے بعد وہ اسے اکیلا چھوڑ کر
کمرے میں آئی اور اب اپنے پیٹ میں پلتے اس خوبصورت احساس کو
محسوس کرنے لگی

دور کھڑی قسمت ابرش کو دیکھ کر سر جھٹکتی مسکرائی



یہ منظر اسلام آباد کے پی سی ہوٹل کا ہے جس کے سوئمنگ پول ایریا میں
پول کے پاس رکھی ٹیبل کے گرد رکھی چیئرز پر بیٹھے عزائم اور عنود باتیں
کرنے میں مصروف تھے

یہ جگہ بہت خوبصورت ہے ناں۔۔۔ عزائم شاہ نے عنود سے کہا عنود بظاہر عزائم کے پاس بیٹھی تھی مگر اس کا دھیان سات سال پہلے اپنی اور زاق شاہ کی ملاقاتوں کی جانب تھا وہ اکڑ اس ہاٹل میں زاق شاہ کے ساتھ آیا کرتی تھی

ہاٹ چاکلیٹ۔۔۔ کیا سوچ رہی ہو؟ عزائم نے ریڈ انڈین سٹائل ساڑھی پہنے نیوڈ میک اپ کیے خاموش بیٹھی عنود کو دیکھتے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

اس کا سوگوار حُسن عزائم شاہ کو بہرکائے جا رہا تھا مگر وہ پبلک پلیس کا لحاظ کرتا اپنے جذبات پر قابو کرتا بولا

کچھ نہیں زائم۔۔۔ بس سوچتی ہوں قسمت بھی کتنی ستم ظریف ہوتی ہے
انسان جو سوچتا ہے ہمیشہ اُس سے الگ ہی ہوتا ہے

عنود نے تلخ مسکراہٹ لبوں پر سجاتے کہا عنود جانے کیوں آج صبح سے
زاق کے بارے میں سوچ رہی تھی

عنود آپ قسمت کے اس فیصلے کو کب تسلیم کریں گی؟ سات سال کیا کم
ہوتے ہیں موو آن کرنے کے لئے؟ ان سات سالوں میں کیا واقعی عزائم
شاہ آپ کے دل کو جیت نہیں سکا؟

آج عزائم نے بھی عنود سے صاف لفظوں میں بات کرنے کا فیصلہ کیا

زائم مجھے احساس یے میں خود کے ساتھ آپ کو بھی مشکل میں ڈالے
ہوئے ہوں

عنود نے عزائم شاہ کے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جب ویٹر کے وہاں آنے پر خاموشی چھا گئی۔ ویٹر نے انہیں سٹارٹر کے طور پر سوپ سرو کیا اور ویٹر کے ہاتھ سے سوپ کا باؤل چھلکا جو کہ عنود کی ساڑھی پر گرتا۔ اس کی ساڑھی خراب کر چکا تھا

ایم سوری میم۔ آئی رینکلی ویری سوری۔ ویٹر نے ڈرتے ہوئے کہا

اٹس اوکے۔ عنود کی بجائے عزائم نے ویٹر کو وہاں سے چلتا کیا میں صاف کر کے آتی ہوں۔ عنود نے عزائم کی جانب دیکھتے کہا عزائم نے اثبات میں سر ہلایا اور عنود اندر کی طرف بڑھ گئی

دوسری جانب ویٹر ایک ٹیبل کے پاس پہنچا اور چیئر پر بیٹھے اس شخص کی
جانب دیکھتے کہا

سر آپ کا کام ہو گیا۔۔۔ زاق شاہ جو مینیو بک اپنے چہرے کے سامنے
رکھے ہوئے تھا ویٹر کی آواز سن کر ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں پر
کھل اُٹھی اور وہ ویٹر کو پیسے دیتا عنود کے تعاقب میں اندر کی جانب بڑھا

آج دیکھتا ہوں کیسے تم اپنا آپ میرے حوالے نہیں کرتی دلبر سائیں۔۔۔
زاوق دل ہی دل میں بڑبڑایا

URDUNoveliands



عنود جیسے ہی واشروم سے باہر نکلی اس کے فون پر رنگ ہونے لگی ان
ناؤن نمبر سے آتی کال دیکھ کر وہ کنفیوز ہوئی پھر ایمر جنسی کے خیال سے
اس نے کال ریسیو کی

ہیلو___ہیلو___ عنود نے فون جیسے ہی کان سے لگاتے ہیلو کی دوسری
جانب سے بالکل خاموشی تھی
لگتا نیٹ ورک کا مسئلہ ہے___ عنود دل ہی دل میں بڑبڑاتی بولی عنود نے
عزائم کو کال ملانے کے ارادے سے ایک بار پھر فون کان سے لگایا
جیسے ہی وہ ایک کونے میں جا کر کھڑی ہوئی ساتھ والے کمرے کا دروازہ
کھلا اور کسی شخص نے عنود کو کمرے میں گھسیٹا___ عنود کے منہ سے ایک
چیخ نکلی جسے اس شخص نے منہ پر ہاتھ رکھے روک دیا___ جبکہ روم میں
آتے ہی موبائل اس کے ہاتھ سے گرچکا تھا دروازہ زوردار آواز سے بند
ہوا

عنود کسی کچی ڈور کی مانند اس شخص کے سینے سے لگی مقابل کی گرفت عنود پر اتنی مضبوط تھی کہ عنود کو اپنی کمر تک دکھتی محسوس ہوئی۔ وہ بنا چہرہ اوپر اٹھائے اس شخص کا لمس محسوس کر چکی تھی

لیومی۔۔۔ چھوڑ دیں مجھے زاوی سائیں۔۔۔ عنود نے زاق کے سینے پر ہاتھ مارتے اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی
دلبر سائیں چھڑو الو مجھ سے خود کو۔۔۔ زاق شاہ نے مسکراتے ہوئے
عنود کو چیلنج کیا اور عنود کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

عنود اسے دھکا دیتی اس سے الگ ہوئی اور بھاگنے کی کوشش کرنے لگی
جب اس کی پشت دروازے سے لگی زاق نے ایک ہی جست میں عنود کے
ارد گرد اپنے ہاتھ رکھے اسکے فرار کی راہ مفقود کر دی۔۔۔ زاق نے عنود

کے گال پر اپنے لب رکھے تو عنود شدت سے کانپ اٹھی زاق نے عنود کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ رکھے اور ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی جانب کھینچا۔ عنود نے خود کو گرنے سے بچانے کے لئے زاق کی کمر کے گرد ہاتھ باندھ لیا زاق نے عنود کے کان کی پشت پر اپنی زبان پھیری تو عنود نے ایک سسکاری بھری اور بے بسی سے اپنی آنکھیں موندھ لیں

دلبر سائیں کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ ہم پہلی بار تو نہیں مل رہے پلیز سٹاپ ٹو بی شائے۔ زاق نے عنود کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے اور اب اس کی ناک سے ناک ٹکراتا مخمور لہجے میں بولا

URDUNovelians

ان لمحوں کو محسوس کرو۔ میری قربت تمہیں ہر چیز سے غافل کر دیتی ہے دلبر سائیں۔ میں جانتا ہوں تم بھی میرے لیے اتنا ہی تڑپی ہو جتنا

میں تڑپا ہوں تبھی تو تم میری پناہوں میں آتے ہی پر سکون ہو چکی ہو۔ تم
بھی میری طرح اس دوغلی زندگی سے تھک گئی ہوناں۔۔۔ زاق نے
۔۔۔ اپنا ناک عنود کے ناک سے رگڑتے سوال کیا

عنود یو نہی آنکھیں بند کیے زاق کو سن رہی تھی اس کے لب کپکپا رہے
تھے زاق شاہ نے اپنے انگوٹھے کی پشت سے اس کے لبوں کو سہلایا

دلبر سائیں ایک بار پھر سے خود کو سات سال پہلے والی اس رات میں لے
۔۔۔ جاؤ جہاں فقط تم اور میں تھے اور ہماری بے چین ہوتی دھڑکنیں

میری شدتیں تھیں اور تمہارا یہ سنگ مرمر سے تراشا گیا وجود۔۔۔ بھول
۔۔۔ جاؤ کہ کوئی عزائم شاہ بھی ہے ہم دونوں کے بیچ

یکدم عنود نے آنکھیں کھولی وہ اس خواب کی کیفیت سے نکل کر اپنے
قریب کھڑے زاق شاہ کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

زاق شاہ کا یہ جذباتی انداز اس کی قربت اس سے پہلے کہ عنود ایک بار پھر
سے زاق کے سحر میں جکڑی جاتی عنود کی آنکھوں کے سامنے اس دلکش
مرد کا سراپا جگمگایا جو اس کا شوہر تھا اس کا محرم۔۔۔ اور وہ نفی میں سر ہلاتی
زاق شاہ سے الگ ہوئی

نہیں میں اپنے شوہر کو دھوکہ نہیں دے سکتی میں وہ غلطی کبھی نہیں کروں
گی جو میری ماما نے کی۔۔۔ شادی کسی سے کی دل میں کسی اور کو بسائے
رکھا۔۔۔ میں اپنے شوہر کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔۔۔ میں مرتے دم
تک عزائم سے وفانہاؤں گی

عنود نے زاق کی طرف دیکھتے کہا زاق شکوہ ہوا اور پھر ضدی لہجے میں

بولا

عنود___ عنود___ میری بات سنو___ تم صرف میری ہو مجھ سے محبت
کرتی ہو اپنے دل و دماغ سے یہ وفادار بیوی والا کنسیپٹ نکال دو
پلیز___ ایک بار اپنے دل کی سنو میں تمہیں یہاں سے لے کر چلا جاؤں گا
تم میں اور ہماری بیٹی___ بس

ہماری بیٹی___ عنود نے حیرت سے زاق شاہ کی طرف دیکھا
ہاں عنود___ ہماری بیٹی تمہاری اور میری بیٹی عیشتم___ جسے تم بدنامی
کے ڈر سے اس عزائم کا نام دے رہی ہو

زاق نے عنود کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر دبایا مگر عنود نفی میں سر ہلاتی اسے دھکا دیتی کمرے سے باہر نکلنے لگی مگر عنود پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا جب اس نے کمرے کو باہر سے لاکھڑ پایا وہ حیرت سے زاق شاہ کو دیکھنے لگی

اپن دا ڈور میں نے کہا دروازہ کھولیں عنود نے چلاتے ہوئے کہا

عزائم عزائم عنود نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارتے عزائم کو پکارا جب زاق شاہ فاتح عالم سی مسکراہٹ لیے عنود کو بازو سے تھامے گھسیٹتے ہوئے بیڈ پر گرا چکا تھا

زاوی سائیں عنود کی چیخ نکلی اس سے پہلے کہ زاق کوئی حرکت کرتا دروازہ دھڑام کی آواز سے کھلا اور عنود نے سختی سے آنکھیں میچ لیں

سامنے ہی عزائم شاہ خونخوار نظروں سے زائق کو گھور رہا تھا عزائم شاہ عنود نے جب عنود کی کال ریسو کی تو یکدم عنود کی چیخ پر وہ اپنی چیئر سے اٹھا اور بے چینی سے اندر کی طرف بڑھا عنود اور زائق کے بیچ ہونے والی تمام گفتگو وہ سن چکا تھا اور اس کے دل و دماغ میں جھکڑ سے چلنے لگے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی کے ابھی زائق شاہ کی ہستی کو مٹا دے۔۔۔ وہ جیسے ہی اندر بڑھا تو دروازے کے پاس گرمی عنود کی رنگ دیکھ کر چونکا اور پھر اس نے دھڑام سے دروازہ کھولا سامنے کا منظر اس کی روح کو چھلنی۔۔۔ کر چکا تھا۔۔۔ وہ غصیلے انداز میں زائق پر جھپٹا

URDU Novelians

تو تم اپنی ان تھرڈ کلاس حرکتوں سے کبھی باز نہیں آؤ گے۔ کتنی بار کہہ چکا ہوں مجھ سے میری فیملی سے دور رہو۔ عزائم نے زواق کو گریبان سے پکڑا

وہ زواق شاہ کے اس خوبصورت چہرے کو بگاڑنا چاہتا تھا عنود عزائم کے جنونی انداز سے اچھے سے واقف تھی مگر وہ اس وقت عزائم کی ریپوٹیشن کی وجہ سے اسے روکنا چاہتی تھی وہ ایک سیلبرٹی تھا پبلک فگر تھا اس کا کوئی بھی عمل اس کے کیریئر کے لئے مسئلہ بن سکتا تھا

زائم مجھے گھر جانا ہے۔ عنود نے عزائم سے التجاء کرتے کہا تو عزائم اس کے لہجے میں چھپے درد کو محسوس کر چکا تھا اس نے زواق کو دھکا دیتے انداز میں پیچھے گرایا۔ اور بے اختیار عنود کی جانب بڑھا اور اسے کندھے سے تھامے بیڈ سے اٹھایا

چلیں جانم۔۔۔ عزائم نے اسے محبت سے کہا۔ عزائم اور عنود واپسی کے لئے مڑے جب زاق کی آواز نے عزائم کے قدم جکڑ لیے

میں نے سنا تھا شو بنس والے اپنی بیویوں کی خوبصورتی کیش کرتے ہیں آج دیکھ بھی لیا۔ اچھا طریقہ تھا اپنی بیوی کو اس کمرے میں بھیج کر مجھے رجھانے کی کوشش کرنا۔۔۔ خیر کتنے لوگ اپنی بیوی کو ایک رات کے لئے مجھے سو نپنے کے؟ زاق حیدر شاہ بول رہا تھا اور اس کے الفاظ عنود کو پاتال میں لاکھڑا کر چکے تھے اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ شخص نفرت اور انتقام میں اس حد تک گرے گا۔ جبکہ زاق کی بات سن کر عزائم آپے سے باہر ہو چکا تھا اس نے عنود کو خود سے الگ کیا اور ایک مکا زوی کے منہ پر مارا اور پھر بے شمار گھونسوں اور مکوں سے زوی کی تواضع کی

شاہ ___ چھوڑ دوا سے ___ وہ مر جائے گا ___ عنود نے صورتحال سمجھتے
___ ہوئے عزائم کو قابو کرنے کی کوشش کی

میں اسے جان سے مار دوں گا ___ میں جان سے مار دوں گا
اسے ___ اس کی جرأت کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں بکواس
کرنے کی ___ عزائم کے سر پر آج خون سوار ہو چکا تھا وہ اسے جان سے مار
دینا چاہتا تھا

شور شرابا سنتے وہاں ہاٹل کی انتظامیہ آچکی تھی اور زاق کو عزائم شاہ کے
عتاب سے بچانے کی کوشش کرنے لگے ___ مگر عزائم شاہ تو آج کسی کے
قابو میں نہیں آ رہا تھا

یکدم عنود نے آگے بڑھتے عزائم کو پیچھے سے گلے لگایا اور گویا عزائم شاہ
کے جنون پر ٹھنڈی پھوار پڑی ہو وہ زاق کو چھوڑتا پیچھے مڑا اور عنود کو
اپنے سینے سے لگالیا

اور پھر زخمی حالت میں گرے پڑے زاق کی جانب انگی اٹھاتے وارنگ
دیتے انداز میں بولا

اگلی بار میری بیوی کے بارے میں کوئی بھی بات کرنے سے پہلے ہزار بار
سوچنا زاق حیدر شاہ — میری بیوی میری عزت ہے میرا غرور ہے اس
کا کردار اس کے قطرے سے زیادہ پاکیزہ اور صاف تھا، صاف ہے اور
صاف رہے گا — میرے اور میری بیوی کے بیچ اعتبار کا رشتہ ہے زاق
— شاہ جسے تم جیسے تھرڈ کلاس لوگ نہیں توڑ سکتے

— وہ یہ کہتے ہی زاق شاہ پر کٹیلی نظر ڈالتا عنود کو لے کر چلا گیا

اور اس کی یہ وارننگ دروازے کے پاس کھڑے کسی اور وجود نے بھی سنی
تھی _____



گھر پہنچتے ہی عنود عزائم سے بات کیے بنا ہی واشروم کی جانب بڑھ گئی
_____ عزائم بھی وہیں صوفے پر بیٹھ کر خود کو ریلیکس کرنے لگا
_____ عنود کے زہن میں وہ سب باتیں گردش کر رہی تھیں

URDUNovelians

دلبر سائیں کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ ہم پہلی بار تو نہیں مل رہے پلیز سٹاپ ٹو
_____ بی شائے

عنود نے وہ سب یاد کرتے کانپتے ہوئے شاور آن کیا اور ساڑھی سمیت
شاور کے نیچے کھڑی ہو گئی

دلبر سائیں ایک بار پھر سے خود کو سات سال پہلے والی اس رات میں لے
— جاؤ جہاں فقط تم اور میں تھے ہماری بے چین ہوتی دھڑکنیں
— میری شدتیں تمہارا یہ سنگ مرمر سے تراشا گیا وجود
وہ اپنے ہونٹوں کو مسلنے لگی

ان لمحوں کو محسوس کرو — میری قربت تمہیں ہر چیز سے غافل کر دیتی
— ہے دلبر سائیں

— عنود نے اپنے گال کو زور سے رگڑنا شروع کیا

میں جانتا ہوں تم بھی میرے لیے اتنا ہی تڑپی ہو جتنا میں تڑپا ہوں تبھی تو
تم میری پناہوں میں آتے ہی پر سکون ہو چکی ہو۔ تم بھی میری طرح اس
_دوغلی زندگی سے تھک گئی ہوناں

عنود روتے ہوئے اپنے جسم کو بری طرح رگڑ رہی تھی گویا وہ زاق کے
_____ لمس کو اپنے بدن پر سے ختم کرنا چاہتی ہو

اچھا طریقہ تھا اپنی بیوی کو اس کمرے میں بھیج کر مجھے رجھانے کی
کوشش کرنا۔ خیر کتنے لوگ اپنی بیوی کو ایک رات کے لئے مجھے
سو ننے کے

وہ بے آواز رو رہی تھی زاق کے یہ الفاظ ایک بار پھر سے اسے آسمان سے
زمین پر پھٹک چکے تھے

کون تھی وہ؟ کیا اس کا شمار عزت دار عورتوں میں ہوتا تھا؟ آخر کیوں وہ بار بار اس شخص کے ہاتھوں زلیل ہوتی تھی۔۔۔ کیوں اسے محبت کے نام پر اتنا ذلیل و رسوا کیا گیا تھا؟

وہ اپنے جسم کو نوچ رہی تھی اذیت کی انتہا کیا ہوتی ہے یہ آج کوئی عنود۔۔۔ اب تاج شاہ سے پوچھتا

وہ کافی دیر تک شاہ کے نیچے کھڑی رہی جب واشروم کا دروازہ کھلا اور عزائم شاہ اندر آیا

عنود بنا اس کی جانب دیکھے اس کی طرف پشت کیے بے آواز روتی رہی جب عزائم شاہ اس کے بھگے جسم کو دیکھ کر بہکنے لگا اور اپنی شرٹ اور بنیان۔۔۔ اتارتا وہیں باسکٹ میں پھینکتا عنود کے پیچھے کھڑا ہو گیا

شاہ سے نکلتا ٹھنڈا پانی بھی عزائم کے اندر لگی آگ کو کم نہیں کر پار ہا تھا
عنود کی پشت پر بکھرے بال گیلے ہونے کی وجہ سے چپک گئے تھے عزائم
— نے دیوار پر ہاتھ ٹکائے عنود کے گرد اپنا گھیرا تنگ کیا

میں تمہارے جسم کی حدت کو اپنے اندر اتارنا چاہتا ہوں عنود
شاہ — مجھے شدت سے تمہاری طلب ہے — عزائم شاہ نے عنود کی
— گردن کی پچھلی سائیڈ پر اپنے لب رکھے اور خمار آلود لہجے میں گویا ہوا

عنود اس کی اس حرکت پر آنکھیں بند کرتی اسے کچھ دیر محسوس کرتی رہی
پھر یکدم عنود نے اپنا رخ عزائم کی جانب کیا اور اس کے چہرے کو اپنے
ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا

شاہ___ مجھے آپ کی ضرورت ہے میں اپنے اور آپ کے بیچ ان فاصلوں کو ختم کرنا چاہتی ہوں___ میں پچھلے سات سال سے تڑپ رہی ہوں اور میرے اس بے چین دل اور سلگتے بدن کو راحت صرف آپ دے سکتے ہیں___ عزائم شاہ میں آج صحیح معنوں میں آپ کی بیوی بننا چاہتی ہوں___ عنود عزائم شاہ کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھو رہی تھی اور عزائم شاہ اس کی بات سن کر دنگ رہ گیا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے عنود کو اپنی بانہوں میں بھر لیا عنود بھی اپنے ہاتھ عزائم کی پشت پر رکھ چکی تھی دونوں کتنی ہی دیر شاہ کے نیچے کھڑے ایک دوسرے کو گلے لگائے بھگتے رہے

URDUNovelians

عزائم کچھ دیر بعد عنود سے الگ ہوا اور شاہ بند کرتا اسے اپنی بانہوں میں بھرے کمرے میں آیا عنود کے جسم پر ساڑھی چپک گئی تھی اور اس کے

بھیگے جسم کے نشیب و فراز عیاں ہونے لگے عزائم شاہ نے عنود کو کمرے میں لاتے ہی دیوار کے ساتھ لگایا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا اس کے لبوں پر جھکا

کتنی ہی دیر وہ عنود کے لبوں پر اپنے لب رکھے انہیں سیراب کرتا رہا پھر اس کی گردن پر لب رکھے اسے چومنے لگا اور پھر عنود کا رخ دیوار کی جانب کیا

عنود کا بھیگا سراپہ عزائم شاہ کے جذبات بھڑکا چکا تھا عزائم کی نظر عنود کے بلاؤز کی اس نازک ڈوری پر پڑی جو بندھی ہوئی تھی بے اختیار عزائم نے اس ڈوری کو کھولا جو سانپ کی طرح لٹکتے عنود کی برہنہ کمر کو چھونے لگی عنود کی پتلی سی دودھیار نگت کمر اس کا خوبصورت نازک جسم اور عنود کی بیک بون پر بنے تین تل کے نشان عزائم شاہ کے ہوش اڑانے کو کافی تھے عزائم شاہ بے خود سافرش پر بیٹھا عنود شاہ کی پشت پر بنے مولز کو

اپنے ہونٹوں میں لیے چومنے لگا۔ عزائم کے سلگتے لب عنود کو کانپنے پر
مجبور ہو چکے تھے۔ عنود بھی اب بے خود ہوتی اپنا رخ ایک بار پھر
موڑے عزائم شاہ کی بانہوں میں سما چکی تھی

دونوں کے بدن کی نرماہٹ عنود کے بدن سے اٹھتی دلفریب خوشبہوان
دونوں کو ایک دوسرے میں مدہوش کر چکی تھی دونوں کے سلگتے جسم
ایک دوسرے کو پکار رہے تھے جیسے سردی کی راتوں میں تیز ہوا کا جھونکا
بدن سے ٹکراتا ہے تو کپکپی طاری کر دیتا ہے ایسے ہی عنود اور عزائم کے
جسم میں چھائی کپکپی ان دونوں کو ایک دوسرے میں سمٹنے پر مجبور کر رہی
تھی

دونوں کے جسم کی حدت ایک دوسرے میں اتر رہی تھی اور یہی حل تھا
ایک دوسرے کو محسوس کرنے کا جسم سے روح میں اترنے کا

عزائم شاہ عنود کے جسم سے ساڑھی اتار چکا تھا اور اب اس کے برہنہ جسم کو اپنی بانہوں میں بھرے بیڈ پر لایا

رات کے بارہ بجے کا وقت تھا دسمبر کی تیخ بستہ رات میں وہ تن تنہا شاہ حویلی کے لان میں بیٹھا اپنی نظر چاند پر جمائے ہوئے تھا اس کے جسم پر کوئی جیکٹ یا چادر نہیں تھی وہ یونہی گم صم سا بیٹھا ماضی کو یاد کرتا پشیمان تھا آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے جب سدید اسے ڈھونڈتا ہوا
_____ وہاں آیا

ارے خرم بھائی_____ میں تمہیں پوری حویلی میں ڈھونڈ رہا تھا_____ سدید کی چہکتی آواز خرم کے کان سے ٹکرائی تو وہ اپنے آنسو صاف کرتا سیدھا ہو کر
بیٹھا

میرے بھائی اپنے ضمیر کو ملامت کرنا چھوڑ دو۔۔۔ موو آن کر لو۔۔۔
ویسے بھی التفات کے ساتھ جو ہوا اس میں تمہارا نہیں لالہ کا قصور تھا۔۔۔
سدید یکدم تلخ ہوا جب خرم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا

نہیں سدید سارا قصور میرا تھا۔۔۔ التفات کے ساتھ۔ نہ میں وہ سب کرتا
نہ ہی لالہ اس کو سزا دیتے اسے چھوڑنے اور پھر اس حویلی سے نکالنے کی
وجہ میں بنا تھا۔۔۔

میں ہی مجرم ہوں اپنی التفات کا۔۔۔ خرم نے ٹوٹے لہجے میں کہا

سب ٹھیک ہونے والا تھا چاچو تم دونوں کے رشتے کے لئے مان گئے تھے مگر
قسمت کا کھیل دیکھو التفات کس حال میں پہنچ گئی۔۔۔ سدید نے اب کی
بار نم لہجے میں کہا

سدید۔۔۔ التفات کو مجھ سے دور قسمت نے نہیں بلکہ پہلی بار میں نے
خود کیا اور دوسری بار لوگوں نے کیا ہے۔۔۔ خرم نے ایک ایک لفظ پر زور
دیتے کہا

لوگ۔۔۔ مطلب۔۔۔ سدید نے بھی نا سمجھی سے پوچھا

ہاں سدید۔۔۔ چاچو کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا بلکہ ان کا مرڈر ہوا ہے۔۔۔
خرم نے ایک ایک لفظ چباتے کہا اور اس کے اس انکشاف نے سدید شاہ کو
شاکڈ کر دیا یہی حال زواق شاہ کا تھا جو ابھی ابھی حویلی پہنچا تھا

مگر ایسے کیسے۔۔۔؟ سدید نے بے یقینی سے پوچھا

میری دوست مریحہ پچھلے تین سال سے چاچو کے کیس پر ورک کر رہی ہے تم جانتے ہو چاچو کا ایکسیڈنٹ ہائی وے کا سب سے بڑا اور خطرناک ایکسیڈنٹ تھا

مریحہ کی اب تک کی رپورٹ کے مطابق وہ ایکسیڈنٹ جان بوجھ کر کروایا گیا تھا۔ خرم نے اسے ایک ایک بات من و عن بتائی جو اسے کچھ روز پہلے مریحہ نے بتائی تھی تو سدید نے پر سوچ انداز میں کہا

اس کا مطلب چاچو کا قتل ہوا ہے اور قتل کرنے والا آج بھی آزاد گھوم رہا ہے زامیہ چاچی کے علاوہ کوئی تیسرا ہے جو ہمارے خاندان کو برباد کرنا چاہتا۔۔۔ یکدم سدید بات کرتے کرتے رک گیا سامنے ہی زاوق شاہ زخمی حالت میں کھڑا تھا

لالہ ___ واٹ سپنڈ ___؟ یہ کیا ہوا ہے آپ کو ___ سدید بھاگتے ہوئے
زاوی کی طرف بڑھا اس کے پیچھے خرم بھی تاسف سے زاوی کو دیکھ رہا تھا

اندھے ہو نظر نہیں آ رہا چوٹ لگی ہے ___ زخمی ہوں ___ زاوی ہمیشہ کی
طرح ان دونوں پر چلایا اور دونوں خاموش ہو گئے
زاوی ان دونوں کو دیکھتا اندر کی طرف بڑھا اور اپنے کمرے میں آتے ہی
___ اس نے کسی کا نمبر ملایا

ہاں سنو ___ چھ سال پہلے نیشنل ہائی وے اسلام آباد پر جو ایکسیڈنٹ ہوا تھا
مجھے اس کے بارے میں پوری ڈیٹیل چاہیئے ___ کل ہی ___ یہ کہتے ہی
زاوق نے فون بند کر دیا اور بیڈ پر لیٹ گیا

کون ہو سکتا ہے؟ آخر کون؟ چاچو وہ جو کوئی ہوا اسے پاتال سے نکال کر
سزا دوں گا میرا وعدہ ہے آپ سے ___ زاق شاہ دل ہی دل میں ابتجاج
___ سے مخاطب ہوا



عنود کی آنکھ کھلی تو خود کو کسی مضبوط حصار میں پایا تو اس نے سر اٹھا کر
عزائم کی طرف دیکھا جو بڑے سکون سے عنود کو اپنی بانہوں میں لیے سو
رہا تھا عنود مدہوش سی اسے دیکھنے لگی وہ واقعی بلا کا خوب رو مرد تھا کل رات
اس کی شدتیں سہنے کے بعد وہ اس شخص کی دیوانی ہو چکی تھی کافی دیر تک
اس کے چہرے کو مصروف انداز میں دیکھتی رہی اور پھر اس کی پیشانی پر
بوسہ دیا اور پھر اپنے آپ کو کور کرتی واشروم کی جانب بڑھی

جیسے ہی وہ شاہ رلے کر باہر نکلی تو عزائم ابھی تک سورہا تھا عنود کچھ سوچتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی اور نیچے آکر گارڈن کی طرف گئی جو کہ ہر طرح کے پھولوں سے سجا ہوا تھا

عنود نے مسکراتے ہوئے کچھ پھول توڑے اور ان پھولوں کا بوتے بناتی کمرے میں آئی اور ایک کارڈ پر کچھ لکھتی بوتے سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکی تھی عزائم شاہ کی آنکھ جب کھلی تو ہمیشہ کی طرح اپنی سائیڈ پر دیکھا تو عنود اور عیشم کونہ پا کر پریشان ہوا اور جیسے ہی اس کی نظر اپنے برہنہ جسم پر پڑی تو کل رات والا واقعہ اس کے زہن میں فلم کی مانند چلنے لگا عنود جو ابھی ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تھی اسے دیکھتے ہی عزائم شاہ شرمندہ سا اپنی پیٹ اٹھا کر پہننے لگا

عنود شرماتی مسکراتی اس کے پاس سے گزری تو عزائم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا

عنود___ ایم سوری___ عزائم نے نظر چراتے کہا
___ سوری فارواٹ؟؟ عنود نے عزائم سے استفسار کیا
کل رات جو ہوا میں جانتا ہوں آپ اس جذباتی قدم پر شرمندہ ہوں
___ گی

___ عزائم نے اپنی تتیں اندازہ لگایا

عزائم___ کل رات جو ہوا غلط نہیں تھا جو مجھے شرمندہ ہونا پڑے___ عنود

نے مطمئن انداز میں کہا

عنود کیا آپ نے یہ رشتہ دل سے ایکسپٹ کیا ہے؟ یا جذبات میں آکر___

___ عزائم نے استفسار کیا

میں نے کل سچے دل سے آپ کے ساتھ اپنے رشتے کو کنزیوم کیا ہے۔۔۔ یہ سب جذبات میں نہیں حوش و حواس میں ہوا ہے اور یقین کریں عزائم سائیں کل رات ایک ہی لمحے میں جہاں میں اپنے شوہر کے قریب آئی ہوں وہیں دوسرے لمحے میں زواق شاہ سے بہت دور ہو گئی ہوں میرے دل کو چیر کر دیکھ لیں اب وہاں صرف عزائم شاہ کا نام ملے گا آپ کو۔۔۔ عنود نے عزائم کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے کہا تو عزائم نے عنود کو گلے لگا لیا

تم میرے پچھلے سات سال کے صبر کا انعام ہو عنود شاہ۔۔۔ عزائم نے عنود کو خود سے الگ کرتے اس کے بھگے بالوں کو کان کے پیچھے اڑتے کہا

اور پھر جیسے ہی اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے بوقتے پر پڑی تو وہ بوقتے اٹھا
کر اس کے اندر کارڈ کھول کر مسکرا اٹھا جس پر عنود کی ہینڈ رائٹنگ میں لکھا
تھا

____ نئی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو مائی ہاٹ اینڈ سیکیس مین
سیکیس مین ____ ہا ہا ہا ہا ____ سیر یسلی ہاٹ چاکلیٹ ____ عزائم نے
معنی خیزی سے عنود سے پوچھا اور عنود اس کی بات سن کر شرماتی ہوئی اس
____ کے گلے لگی

آپ کی یہ ادا عزائم شاہ کی جان لے لے گی ____ عزائم نے مخمور لہجے میں
کہا جب عنود نے خفگی سے اس کے سینے سے سر اٹھایا اور بولی

یہ جان بہت قیمتی ہے میرے لیے کبھی اسے ضائع کرنے کی بات مت کرنا
زائم شاہ___ آپ کی عنود جیتے جی مر جائے گی___ میری عیشتم کا آپ
کے سوا کوئی نہیں ہے شاہ___ آپ نے اسے اپنا نام دیا اسے ایک
خوبصورت زندگی دی جو میں نہیں دے سکتی تھی___ میں تنہا کبھی اپنی
عیشتم پر سے ناجائز کا ٹیگ نہیں ہٹا سکتی تھی اور مجھے اس لفظ ناجائز سے
___ شدید نفرت ہے شاہ

عنود بولتے بولتے عزائم کے گلے لگی رونے لگی

اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کی سانسیں کھینچ لیتا میں اس بات پر___
میری عیشتم ناجائز نہیں ہے___ وہ میری بیٹی ہے___ میری کل
___ کائنات

عزائم شاہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تو عنود مسکرا اُٹھی

___ اچھاناں سوری ___ غلطی ہو گئی ___ عنود نے کان پکڑتے کہا

اگر اس خوبصورت انداز میں آپ مجھے سوری بولیں گی تو میں ایک بار پھر
سے آپ کو تھکانے کا ارادہ کر بیٹھوں گا ___ عزائم شاہ نے مخمور لہجے میں
کہا اس کی بات سنتے ہی عنود اس سے الگ ہوئی

ہٹیں آپ بہت ظالم ہیں آپ ___ عنود نے شرماتے ہوئے کہا تو عزائم نے
اسے اپنی جانب کھینچتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے کہا

میں نے آپ پر اتنا ہی ظلم کیا ہے جتنا آپ سہہ سکتی ہیں جانم ___ مگر ___
عزائم اپنے ہونٹ دانتوں میں دباتا بولا

مگر___ عنود نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

مگر میرا ارادہ اب اس سے بھی زیادہ ظلم کرنے کا ہے___ تمہیں اپنی
بانہوں میں بھر کر تم پر اپنی شدتیں لٹانی ہیں___ تمہارے اس دلکش جسم
کے ایک ایک انگ کو چومنا ہے تمہاری تعریف میں دیوان لکھنے ہیں___
عزائم شاہ نے عنود کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے
چھوتے کہا عنود بھی اس کے سحر انگیز لہجے پر کھوس گئی اور خود کو ڈھیلا
چھوڑتی عزائم کو محسوس کرنے لگی جب عیشم نے زور زور سے دروازہ
___ ناک کر کے ان دونوں کے رومانٹک مومنٹ سپائل کیے تھے

URDUNovelians

کیوں کینڈی۔ آپ کو بہن بھائی نہیں چاہیے کیا؟ عزائم نے دروازہ
کھولتے ہی عیشتم سے پوچھا جو کہ اپنی کمر میں ہاتھ ڈالے کھڑی ان دونوں کو
_____ گھور رہی تھی

لیس آئی وانٹ۔۔۔ بٹ۔۔۔ عیشتم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

بٹ کیا۔۔۔؟ عنود بے اختیار بول اٹھی اور پھر اپنی بے اختیاری پر شرما
اُٹھی اور اس کی یہی ادا عزائم شاہ کو گھائل کرتی تھی وہ لڑکی شو بنس میں
_____ ہونے کے باوجود بولڈ ہونے کے باوجود فطری شرم و حیا رکھتی تھی
آپ صرف میرے بابا ہوں گے۔۔۔ جسٹ میرے۔۔۔ عیشتم کی اس قدر
پوزیسو نیس ان دونوں کو حیران کر چکی تھی

ہاں میں آپ کا بابا ہوں۔۔۔ صرف آپ کا عیشتم۔۔۔ عزائم نے عیشتم کو
_____ گود میں اٹھا کر گال پر بوسہ دیا



زاق شاہ کچھ دیر پہلے ہی آفس پہنچا تھا جب اس کی سیکرٹری نے اسے ایک
لڑکی کی آمد کا بتایا

سر ایک لڑکی آپ سے ملنے کی ضد کر رہی ہے۔۔۔ ابھی بھی جب اس کے
سیکرٹری نے اسے خبر دی تو وہ خوب بدمزہ ہوا

کون لڑکی؟ اسے اس وقت ابرش کا خیال آیا اور شدید چڑکا احساس ہوا

ابھی اس سے پہلے کہ سیکرٹری کچھ بتاتا ایک لڑکی بلیک جینز اور پریل ٹاپ
پہنے اس کے کیمینٹ میں آئی

ایکسیوزمی زواق شاہ__ مجھے آپ سے بات کرنی ہے__ اس لڑکی کے
پیچھے پیچھے گارڈز آئے تھے
سرہم نے ان میڈم کو روکا مگر انہوں نے ہماری بات نہیں سنی__ گارڈز
نے اپنی صفائی پیش کی وہ زواق شاہ کے غصے سے اچھی طرح واقف تھے
زواق نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہاں سے جانے کو کہا
جی فرمائیں محترمہ__ زواق نے بیزاری سے کہا
مائی سیلف زائشہ ملک ڈاٹر آف ملک زبیر__ اونر آف زبیر گروپ آف
انڈسٹری

زائشہ نے تفصیل سے اپنا تعارف کروایا۔ زاق شاہ کو دو منٹ لگے تھے
اسے پہچاننے میں وہ اس کے بزنس پارٹنر کی بیٹی تھی

نائس ٹومیٹ یو۔ زاق شاہ نے ہاتھ ملایا

زاوی سائیں۔ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ زائشہ نے
زاوے کے خوب روچہرے کی جانب دیکھتے کہا

جی بات ختم کریں مجھے ارجنٹ میٹنگ پر جانا ہے۔ زاق نے مصروف انداز
میں دیکھتے کہا

عنود اور عزائم شاہ کو الگ کرنے میں آپ کا ساتھ میں دوں گی۔ آپ کی
بیٹی عیشم کو آپ سے ملوانے میں آپ کا ساتھ دوں گی۔ زائشہ نے
زاق کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا زاق شاہ اس کی بات سن کر
چونک اٹھا عیشم تو ایک راز تھی جسے عزائم عنود اور زاق کے سوا کوئی نہیں
_____ جانتا تھا

چونکیں مت۔ میں نے کل ہوٹل میں آپ کی اور عزائم شاہ کی باتیں سنی
تھیں۔ زائشہ زاق کے دل کی بات سمجھ چکی تھی

اور آپ یہ سب کیوں کریں گی؟ آئی مین

اتنی مہربانی کس خوشی میں؟ بدلے میں آپ کو بھی تو کچھ چاہیئے ناں؟
زاق نے شاطر انداز اپناتے کہا

جی بالکل چاہیئے۔۔۔ مجھے بدلے میں عزائم شاہ چاہیئے۔۔۔ زائشہ نے بھی اپنی اس مہربانی کی وضاحت کرتے کہا اور زاق شاہ ایک ہی پل میں سارے معاملات کی تہہ تک پہنچ چکا تھا۔۔۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی

۔۔۔ تو پھر ملاؤ ہاتھ

زاق شاہ نے زائشہ سے ہاتھ ملایا۔۔۔ اور پھر دونوں ایک ساتھ بیٹھے عزائم اور عنود کی زندگی کو تباہ کرنے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگے

URDUNovelians

میری بیوی میری عزت ہے میرا غرور ہے اس کا کردار اس کے قطرے سے زیادہ پاکیزہ اور صاف ہے میرے اور میری بیوی کے بیچ اعتبار کا رشتہ۔۔۔ ہے زاق شاہ جسے تم جیسے تھرڈ کلاس لوگ نہیں سمجھ سکتے

زاق شاہ کے کانوں میں کچھ دن پہلے کی عزائم کی کہی بات گونجی تو وہ
مسکراتا ہوا زائشہ کی جانب دیکھتے بولا

ہمیں سب سے پہلے ان دونوں کے بیچ اعتبار کے اس دھاگے کو کچا کرنا
یے۔۔ جو اعتبار وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے پر کرتے ہیں اس
اعتبار کو ختم کرنا ہے۔۔ زاق نے ایک ایک لفظ چباتے کہا اور اس کی
۔۔ بات سن کر زائشہ نے بھی اثبات میں سر بلایا

وہ عزائم شاہ کو حاصل کرنا چاہتی تھی عزائم شاہ اس کی ڈیزائر تھا ایک
خواہش لا حاصل سی خواہش جسے حاصل کرنے کے لیے وہ پاکستان آئی تھی
اور ایک روز پہلے زاق شاہ اور عزائم میں ہوئی لڑائی پر وہ زاق شاہ کے

URDU NOVELIANS

ساتھ ہاتھ ملانے کا سوچ چکی تھی کیونکہ اس نے زائق کی آنکھوں میں بھی وہی چیز دیکھی تھی عنود کے لئے جو وہ خود عزائم کے لئے رکھتی تھی

ڈیزائر "_____ زائشہ ملک اپنی منزل کو پانے کے لئے کسی کی دنیا برباد " _____ کرنے والی تھی جانے اب قسمت کس کا ساتھ دینے والی تھی

ان دو دیوانوں کا جنہوں نے کل ہی نئی زندگی کی ابتداء کی تھی یا ان دو _____ عاشقوں کا جو اپنی ڈیزائر کو پانے میں ہر حد سے گزرنے والے تھے

URDUNovelians



آج عزائم شاہ کو گھر سے گئے تین دن ہو چکے تھے وہ اس روز ہی اپنی کسی میٹنگ کے سلسلے میں کراچی چلا گیا تھا اور اس کے جانے کے بعد عنود شاہ پورے گھر میں بے چین سی پھر رہی تھی

سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔ سیلیبرٹی ہے بزنس مین یہ تو کسی کی پرواہ نہیں کرنی۔۔۔ کم از کم وہاں جا کر اپنی خیریت کا تو بتا سکتا ہے ناں۔۔۔ بالکل بات نہیں کروں گی اس سے۔۔۔ عنود خود سے ہی بڑبڑاتی ہوئی شدید غصے میں فون صوفے پر چھینکتی بیٹھ گئی

جب صائمہ شاہ اس کے کمرے میں آئی اور عنود کی اس قدر بے چینی دیکھ کر حیران ہوئیں۔۔۔

عنود کیا ہوا۔۔۔ انہوں نے عنود کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

خالہ دیکھ رہی ہیں آپ اپنے بیٹے کو۔ اتنے دن ہو گئے اس نے کال تک نہیں کی۔ کراچی جا کر سب بھول جاتا۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اسے احساس ہی نہیں ہے کہ گھر پر بیوی کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ عنود بات کرتے کرتے رونے لگی جب صائمہ شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی وہ اتنے سالوں میں آج پہلی بار عنود کی عزائم کے لئے اتنی بے چینی دیکھ رہی تھیں

بیٹا اس نے بھی انتظار کیا تھا ناں آپ کا۔ کچھ روز آپ بھی کر لو۔ صائمہ نے عنود کے آنسو صاف کرتے کہا

کتنا انتظار کروں خالہ۔ عنود نے صائمہ کی طرف دیکھتے کہا

مجھے یقین ہے وہ تمہیں اتنا لمبا انتظار نہیں کروائے گا۔ صائمہ نے عنود کو پچھارتے ہوئے کہا تو عنود بھی ان کی بات سن کر مطمئن سی ان کے
_____ کندھے سے سر ٹکا چکی تھی

جب سے عزائم گیا تھا وہ پل پل اسے یاد کر رہی تھی ان تین دنوں میں وہ
ہاسپٹل بھی نہیں گئی تھی۔ اس کا دل بار بار اسے عزائم شاہ کی جانب
ہمکنے پر مجبور کر رہا تھا

عنود ایک بات پوچھوں؟ صائمہ نے عنود کو پکارا

جی خالہ پوچھیں۔۔۔ عنود نے بھی اس کے کندھے سے سر اٹھایا اور اس کی
_____ طرف متوجہ ہوئی

تمہیں عزائم سائیں سے محبت ہو گئی ہے ناں۔۔۔ صائمہ نے پر یقین لہجے
میں کہا اور اس کی بات سن کر عنود بھی مسکرا اٹھی

خالہ محبت اپنا اثر ضرور چھوڑتی ہے ہمارے لاکھ انکار کے باوجود ایک نہ
ایک روز ہمیں محبت کرنے والے سے نہ سہی مگر اس کی محبت سے محبت
ضرور ہو جاتی ہے۔۔۔ اور مجھے عزائم شاہ سے عشق ہو گیا ہے ان کی محبت
سے محبت ہو چکی ہے۔۔۔ عنود یہ کہتے ہی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا
چکی تھی

اور اس کی یہ بات اندر آتے عزائم شاہ نے بھی سنی تھی تو وہ مطمئن سا
مسکرا اٹھا

ہیلو بیوٹیفل لیڈیز۔۔۔ عزائم شاہ نے کمرے میں آتے ہی ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور بنا ان کا جواب سنے عیشتم کو ڈھونڈنے لگا

ویراز مائی کینڈی۔۔۔ عزائم نے ارد گرد نظر دوڑاتے عیشتم کے بارے میں پوچھا

ارے بیٹا تم آگئے۔۔۔ صائمہ نے آگے بڑھتے عزائم کو گلے لگایا
جی ماں۔۔۔ عیشتم۔۔۔ عزائم نے بے چینی سے پوچھا

URDUNovelians

بیٹا وہ اسکول گئی ہے۔۔۔ بس ولید لینے گیا ہے اسے۔۔۔ تم ریٹ کرو میں
کھانا بنواتی ہوں۔۔۔ صائمہ شاہ نے اسے تفصیل سے بتایا تو وہ کچھ مطمئن
ہوا۔۔۔

اور ان کے جاتے ہی وہ عنود کے پاس بیٹھا جو منہ پھلائے بیٹھی تھی عزائم
شاہ اس کے اس انداز پر مسکرا اٹھا

کیسی ہو ہاٹ چاکلیٹ۔۔۔ عزائم نے لہجے میں پیار سموتے کہا مگر عنود اس
کے شیریں لہجے کو نظر انداز کرتی بیڈ سے اٹھی جب عزائم نے اسے بازو
سے پکڑ کر کھینچا اور اسے اپنی گود میں بٹھالیا

عنود عزائم کی اس حرکت پر جھینپ اٹھی مگر خود پر قابو کرتی بولی

چھوڑیں مجھے عزائم سائیں۔۔۔ عنود نے منمناتے ہوئے کہا

چھوڑنے کے لئے تو عزائم شاہ تھا متا نہیں ہے۔ عزائم نے بہکے بہکے انداز میں کہا اور عنود کے ہونٹوں کے پاس بنے تل کے نشان پر اپنے انگوٹھے کی پست پھیرنے لگا۔

اور پھر اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔ عنود نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی مگر عزائم کی شدتیں اسے ایک بار پھر بے بس کر چکی تھیں عزائم شاہ دیوانوں کی طرح عنود کے لب چومتا رہا اس سے پہلے کہ عنود کی سانسیں رکتیں عزائم شاہ نے اس کے لبوں کو آزاد کیا اور اپنا سر اس کے سر سے ٹکائے گہرے سانس لینے لگا۔

عنود بھی اپنا سانس درست کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

URDUNovelians

تمہارے لب گلاب کے پتوں سے بھی زیادہ میٹھے اور ملاہم ہیں جی چاہتا ہے ان کا سارا رس نچوڑ کر قطرہ قطرہ اپنے اندر انڈیلیوں اپنے پیاسے دل کی

URDU NOVELIANS

تسکین کا ساماں کروں۔۔۔ عزائم شاہ عنود کے گیلے لبوں پر زبان پھیرتا
مخمور لہجے میں بولا

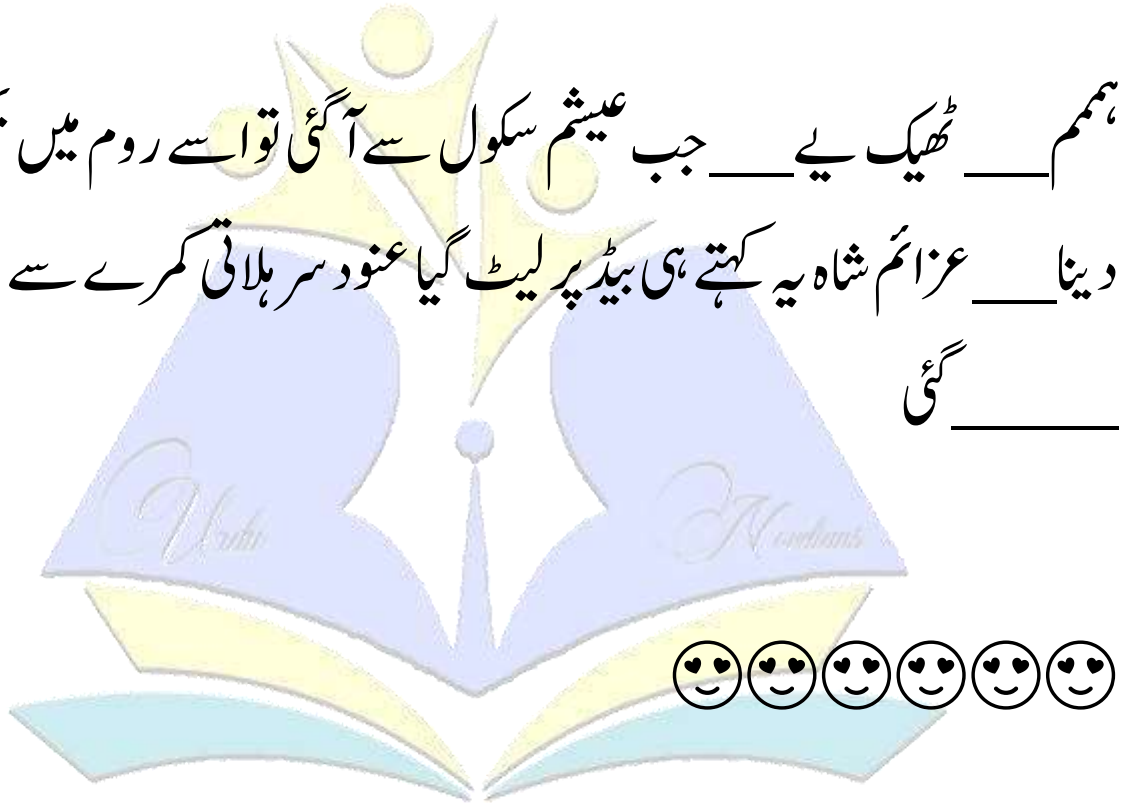
پلاٹنگ کرنا خوب آتا ہے آپ کو عزائم سائیں۔۔۔ ظاہر ہے اداکار ہیں
آپ۔۔۔ عنود نے منہ بسوڑتے کہا

ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ واللہ میری جان آپ کے سامنے تو میری ساری اداکاری صفر
ہو جاتی۔۔۔ آپ کے لئے میرے جذبات میرے احساسات میں کوئی
کھوٹ نہیں ہے۔۔۔ عزائم نے عنود کے گال پر ہاتھ رکھتے کہا

عنود بنا کچھ بولے اس کے گلے لگ گئی

سائیں آپ ریٹ کریں تھک گئے ہوں گے۔۔۔ عنود عزائم سے الگ
ہوتی گویا ہوئی

ہممم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ جب عیشتم سکول سے آگئی تو اسے روم میں بھیج
دینا۔۔۔ عزائم شاہ یہ کہتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا عنود سر ہلاتی کمرے سے چلی
گئی۔۔۔



ڈیڈ عیشتم کا برتھ ڈے آرہا ہے میں سوچ رہی تھی اس کے لئے گفٹس لے
آؤں آپ کو کچھ چاہیئے تو مجھے لسٹ بنادیں۔۔۔ مریحہ جو ٹریک سوٹ میں

ملبوس تھی ابھی ابھی اسٹڈی روم میں بیٹھے سالار درانی کے پاس آئی اور
_____ عجلت میں اس سے گویا ہوئی

وہ تو ٹھیک ہے پر تم مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ کون سا وقت ہے جاگنگ کرنے
کا _____ سالار درانی نے وال کلاک کی جانب دیکھا جو کہ دو کے ہندسے پر
_____ رکی تھی

ڈیڈ _____ جاگنگ کے لئے ٹائم نہیں دیکھا جاتا جب دل چاہے کرو _____
اب کی بار مریجہ بھی ٹانگ پر ٹانگ جمائے ریلیکس انداز میں سالار سے
مخاطب ہوئی

ہممم ___ واہ کیا لاجک ہے ___ خیر تمہیں فرصت مل گئی گھر آنے کی ___
سالار نے ریا کو ٹاؤنٹ کرتے کہا

ڈیڈ ___ آپ کو جو بولنا ہے بول لیں میں جانتی ہوں آپ کو غصہ کس
بات پر ہے ___ واللہ میں کبھی مر کر بھی آپ کے رشتہ داروں کے ساتھ
فیمیلی ٹرمز نہیں بنانے والی ___ یہ بات آپ ایکسپٹ کر لیں ___ ویسے بھی
آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے آپ کی بیٹی اتنی فرض شناس ہے کہ خواہ مخواہ کی
رشتہ داریاں نبھانے کی بجائے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہے ___
ہاہاہاہاہاہا ___ مریحہ ہنستے ہوئے سالار کو چرانے لگی

URDU Novelians

ریا ___ یہ پولیس کی نوکری چھوڑ دو ___ سالار نے ایک گھر اسانس لیتے
___ ہر بار کی طرح کہی بات آج پھر دہرائی

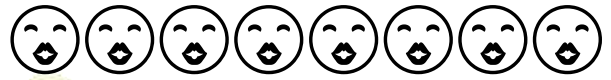
چھوڑ دوں گی ڈیڈ۔۔۔ مریحہ نے ہنسی کو بریک لگاتے کہا سالار کو اس بار
اپنی توقع کے برعکس جواب ملا تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

کیا واقعی؟ کب؟ سالار نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے
ساتھ مریحہ سے سوال کیا

جب ابتناج شاہ کے قاتل کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیکھوں گی
تب۔۔۔ مریحہ کی آنکھوں میں ایک جنون تھا ایک ان دیکھی آگ تھی جو
سب کچھ جلا کر راکھ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی سالار درانی خاموش سا
ہو گیا اور فقط اتنا بولا

URDUNovelians

تم سر پھرے لوگوں سے بحث کا فائدہ نہیں ہے کیوں کہ سر پھرے لوگ اپنا نقصان کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔۔۔ سالار یہ کہتے ہی اپنی وہیل چیئر کا رخ دیوار کی جانب موڑ چکا تھا



عیشم ابھی ابھی سکول سے آئی تھی اور عنود نے اسے چہنچ کر وا کر عزائم کے پاس بھیج دیا تھا خود وہ صائمہ کی مدد کے لئے کچن میں چلی گئی

یو نہی کام کرتے کرتے اس کا زہن سات سال پیچھے چلا گیا عالین کی موت کے بعد ان کی زندگی میں بہت طوفان آئے تھے

عیشم کی پیدائش کے وقت زواق شاہ نے خوب تماشہ کیا تھا اور اس کے تماشے کے جواب میں اب تاج شاہ نے عنود کو عزائم کے ساتھ رات کی

تاریکی میں ہی رخصت کر دیا عزائم شاہ نے عنود کا بھرپور ساتھ نبھایا عنود
چاہ کر بھی اس کے ساتھ اپنا رشتہ نہیں بنا پارہی تھی

عزائم شاہ نے بار بار کوشش کی تھی مگر عنود اس کی ہر کوشش کو ناکام
کر دیتی تھی تو عزائم نے عنود کو اسپیس دینے کے لئے اسے یو۔ کے بھیج
دیا

وہ سات سال سے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے باوجود اجنبیوں کی طرح
رہ رہے تھے آخر کار عزائم شاہ کی نیک دلی اور اس کا عیشم کے لیے محبت و
پیار دیکھ کر عنود نے اس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا مگر اس کے باوجود
_____ عزائم اور اس کے بیچ ایک ان دیکھی دیوار تھی زواق شاہ

تین دن پہلے وہ دیوار خود ہی ٹوٹ کر بکھر گئی اور اب وہاں فقط عنود شاہ تھی
عزائم شاہ تھا عنود جو پچھلے ایک سال سے عزائم کے ساتھ اپنا رشتہ بنانا
چاہتی تھی اسے فقط کچھ لمحات لگے تھے اپنے فیصلے پر ڈٹے رہنے کو
_____ اپنے دل کی خواہش کو زبان دینے کو

وہ آج بلا جھجک عزائم شاہ سے محبت کا دم بھر رہی تھی تو اس کے پیچھے
پچھلے سات سال کی عزائم شاہ کی قربانی تھی اس کا خلوص تھا

عنود بیٹا دھیان سے _____ عنود جو کہ سوپ میں چیخ ہلا رہی تھی صائمہ کی
پکار پر چونکی

URDUNovelians

ابھی تو ڈوپیٹہ جلنے لگا تھا آپ کا _____ صائمہ نے اسٹوبند کرتے خفگی سے
عنود کی طرف دیکھا

سوری خالہ ___ عنود نے خود کو کمپوز کرتے کہا

کیا سوچ رہی تھی ___؟ تم پریشان لگ رہی ہو ___؟ عنود کو صائمہ کے
پوچھنے پر ہچکی بندھ گئی

خالہ ___ وہ اس رات جب ہم پی سی گئے تھے تو زاق شاہ وہاں تھا ___ اور
پھر عنود نے صائمہ کو من و عن سب کچھ بتا دیا

صائمہ نے عنود کو سینے سے لگایا اور اسے تسلی دیتے بولی

چپ کر جاؤ بیٹا ___ مت سوچو فضول باتیں ___ صائمہ نے عنود کو
پچھکارتے کہا اور پھر دروازے کے پاس کھڑے عزائم شاہ کو دیکھ کر چہکتے
___ ہوئے اس سے مخاطب ہوئیں

عزائم شاہ کچھ چاہیے تھا آپ کو___ میں بس کھانا لگانے لگی تھی___
صائمہ نے عزائم سے کہا

ہممم___ عزائم شاہ نے ہنکارا بھرا اور ایک نظر عنود کی طرف ڈالتے باہر چلا
گیا___

وہ سب جیسے ہی ڈاننگ ہال میں پہنچے ایک گھمبیر مردانہ آواز سن کر چونک
اُٹھے

السلام علیکم___ سب لوگ اس آواز کے تعاقب میں مر کر دیکھنے لگے

عزائم شاہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کھل اُٹھی وہیں صائمہ اور عنود کی آنکھیں بھی خوشی سے جگمگا اُٹھی پیچھے ہی ولید ہاتھ میں ٹریول بیگ تھامے اندر آیا اور ان سب کی جانب دیکھنے لگا

آنے والا شخص ان سب کے لئے کتنا خاص تھا یہ ان کے چہرے کے تاثرات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا



یہ منظر زندہ دلان لاہور کے ایک مشہور شاپنگ مال "ایمپوریم شاپنگ مال" کا ہے ایمپوریم مال لاہور جو ہر ٹاؤن میں بنایا گیا ایک گیارہ منزلہ مال ہے جس میں دو سو سے زائد اسٹور اور ایک فائیسٹار ہوٹل ہے یہ مال کراچی میں کھولے گئے لکی مال کے بعد پاکستان کا سب سے دوسرا بڑا مال

ہے اور اس مال کا شمار دنیا کے بہترین مالز میں ہوتا ہے روزانہ یہاں چالیس ہزار کے قریب لوگ شاپنگ کرنے آتے ہیں

سخت سردی کے موسم میں لاہور شہر جہاں سموگ کے زیر اثر تھا وہیں شاپنگ کے دلدادہ لوگ اس مال کو رونق بخشتے ہوئے تھے بلیک ٹاپ اور اسکن ٹائٹ جینز اور اسکن ہی گٹھنے تک آتے لانگ کورٹ شوز پہنے ریڈ اور کوٹ پہنے چوبیس سالہ مریحہ درانی مگن انداز میں شاپنگ کرنے میں مصروف تھی ڈائی کیے گئے بال آج کھلے چھوڑ رکھے تھے لائٹ میک اپ کیے مغرور چال چلتی وہ کسی کے بھی دل کی دنیا تہہ و بالا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی

ہیلو بیوٹیفل _____ مریحہ جو کہ ابھی صرف ونڈوشاپنگ کر رہی تھی اپنے قریب سے آتی مردانہ آواز پر ٹھٹکی اور پھر حیرت سے نکلتی سنبھلی اور مسکراتے ہوئے اس شخص کو دیکھنے لگی سامنے ہی ایک پچیس سالہ خوب رو جوان مضبوط جسم کا مالک لبوں پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا

تہام زیر ملک " مریحہ اس شخص کی جانب بڑھتی دوستانہ لہجے میں " _____ مخاطب ہوئی

عیشم ابھی ابھی سکول سے آئی تھی اور عنود نے اسے چہنچ کر وا کر عزائم کے پاس بھیج دیا تھا خود وہ صائمہ کی مدد کے لئے کچن میں چلی گئی

یو نہی کام کرتے کرتے اس کا زہن سات سال پیچھے چلا گیا عالین کی موت کے بعد ان کی زندگی میں بہت طوفان آئے تھے

عیشم کی پیدائش کے وقت زاق شاہ نے خوب تماشہ کیا تھا اور اس کے تماشے کے جواب میں ابہتاج شاہ نے عنود کو عزائم کے ساتھ رات کی تاریکی میں ہی رخصت کر دیا عزائم شاہ نے عنود کا بھرپور ساتھ نبھایا عنود چاہ کر بھی اس کے ساتھ اپنا رشتہ نہیں بنا پارہی تھی

عزائم شاہ نے بار بار کوشش کی تھی مگر عنود اس کی ہر کوشش کو ناکام کر دیتی تھی تو عزائم نے عنود کو اسپیس دینے کے لئے اسے یو۔ کے بھیج دیا

وہ سات سال سے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے باوجود اجنبیوں کی طرح رہ رہے تھے آخر کار عزائم شاہ کی نیک دلی اور اس کا عیشم کے لیے محبت و پیار دیکھ کر عنود نے اس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا مگر اس کے باوجود _____ عزائم اور اس کے بیچ ایک ان دیکھی دیوار تھی زاق شاہ

تین دن پہلے وہ دیوار خود ہی ٹوٹ کر بکھر گئی اور اب وہاں فقط عنود شاہ تھی
عزائم شاہ تھا عنود جو پچھلے ایک سال سے عزائم کے ساتھ اپنا رشتہ بنانا
چاہتی تھی اسے فقط کچھ لمحات لگے تھے اپنے فیصلے پر ڈٹے رہنے کو
_____ اپنے دل کی خواہش کو زبان دینے کو

وہ آج بلا جھجک عزائم شاہ سے محبت کا دم بھر رہی تھی تو اس کے پیچھے
پچھلے سات سال کی عزائم شاہ کی قربانی تھی اس کا خلوص تھا

عنود بیٹا دھیان سے _____ عنود جو کہ سوپ میں چیخ ہلا رہی تھی صائمہ کی
پکار پر چونکی

ابھی تو ڈوپٹہ جلنے لگا تھا آپ کا ___ صائمہ نے اسٹوبند کرتے خفگی سے
عنود کی طرف دیکھا

سوری خالہ ___ عنود نے خود کو کمپوز کرتے کہا
کیا سوچ رہی تھی ___؟ تم پریشان لگ رہی ہو ___؟ عنود کو صائمہ کے
پوچھنے پر ہچکی بندھ گئی

خالہ ___ وہ اس رات جب ہم پی سی گئے تھے تو زاق شاہ وہاں تھا ___ اور
پھر عنود نے صائمہ کو من و عن سب کچھ بتا دیا

صائمہ نے عنود کو سینے سے لگایا اور اسے تسلی دیتے بولی

چپ کر جاؤ بیٹا ___ مت سوچو فضول باتیں ___ صائمہ نے عنود کو
پچکارتے کہا اور پھر دروازے کے پاس کھڑے عزائم شاہ کو دیکھ کر چہکتے
___ ہوئے اس سے مخاطب ہوئیں

عزائم شاہ کچھ چاہیئے تھا آپ کو ___ میں بس کھانا لگانے لگی تھی ___
صائمہ نے عزائم سے کہا

ہممم ___ عزائم شاہ نے ہنکارا بھرا اور ایک نظر عنود کی طرف ڈالتے باہر چلا
___ گیا

URDUNovelians

وہ سب جیسے ہی ڈاننگ ہال میں پہنچے ایک گھمبیر مردانہ آواز سن کر چونک
اُٹھے

السلام علیکم۔۔۔ سب لوگ اس آواز کے تعاقب میں مر کر دیکھنے لگے
عزائم شاہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کھل اُٹھی وہیں صائمہ اور عنود کی
آنکھیں بھی خوشی سے جگمگا اُٹھی پیچھے ہی ولید ہاتھ میں ٹریول بیگ تھامے
اندر آیا اور ان سب کی جانب دیکھنے لگا
آنے والا شخص ان سب کے لئے کتنا خاص تھا یہ ان کے چہرے کے
تاثرات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا



URDUNovelians

سخت سردی کے موسم میں لاہور شہر جہاں سموگ کے زیر اثر تھا وہیں
شاپنگ کے دلدادہ لوگ اس مال کو رونق بخشے ہوئے تھے

بلیک ٹاپ اور اسکن ٹائٹ جینز اور اسکن ہی گٹھنے تک آتے لانگ کورٹ
شوز اور ریڈ اور کوٹ پہنے چوبیس سالہ مریحہ درانی مگن انداز میں شاپنگ
کرنے میں مصروف تھی ڈائی کیے گئے بال آج کھلے چھوڑ رکھے تھے لائٹ
میک اپ کیے مغرور چال چلتی وہ کسی کے بھی دل کی دنیا تہہ و بالا کرنے
کی صلاحیت رکھتی تھی

ہیلو بیوٹیفل _____ مریحہ جو کہ ابھی صرف ونڈوشاپنگ کر رہی تھی اپنے
قریب سے آتی مردانہ آواز پر ٹھٹکی اور پھر حیرت سے نکلتی سنبھلی اور
مسکراتے ہوئے اس شخص کو دیکھنے لگی سامنے ہی ایک پچیس سالہ خوب رو
جوان مضبوط جسم کا مالک لبوں پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا

تہام زیر ملک "مریچہ اس شخص کی جانب بڑھتی دوستانہ لہجے میں"
مخاطب ہوئی

ہائے ملکہ۔ فائنلی آپ نے مجھے پہچان لیا۔ تہام نے خوشگوار حیرت
سے جواب دیا

کیسے ہو تم؟ اور لاہور میں کیا کر رہے ہو؟ تم لندن سے کب آئے؟ مریچہ
نے ایک ساتھ اس سے کئی سوال کیے اور وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا

URDUNovelians

بریک پر پاؤں رکھو ملکہ۔ تہام نے مریچہ کی جانب دیکھتے کہا

بریک۔ کہاں یہ بریک؟ مریچہ نے ادھر ادھر دیکھتے کہا

اففف میرو___ تم بالکل بھی نہیں بدلی___ ایسی ہی ہو چلبلی سی___
بائے داوے میں ون ویک پہلے ہی آیا ہوں پاکستان___ تہام نے مریحہ کو
جواب دیتے کہا

یکدم مریحہ کے لبوں پر کھلتی مسکراہٹ سمٹی مگر وہ خود کو کمپوز کرتے گویا
ہوئی

چلو تم میرے شہر میں مہمان بن کر آئے ہو اسی خوشی میں تمہیں لپچ کراتی
ہوں___ یہ کہتے ہی مریحہ تہام کا ہاتھ پکڑے اسے ہوٹل کی جانب لے
کر چلی گئی

دوسری جانب مریحہ کے ہاتھ میں کسی لڑکے کا ہاتھ دیکھ کر سدید شاہ
خوب جل بھن چکا تھا اس کا ٹرانسفر لاہور میں ہی ہوا تھا اور وہ اپنی ٹیم کے
ساتھ انسپکشن کے لئے آیا تھا مگر سامنے مریحہ کو کسی لڑکے کے ساتھ
دیکھ کر اسے خوب غصہ آیا اسے جانے کی جلدی تھی اس لیے مریحہ سے
_____ بعد میں بات کرنے کے ارادہ کیے واپسی کی جانب مڑا
_____ مگر اس کا زہن اس لڑکے کی طرف ہی اٹکا ہوا تھا

کون ہو سکتا ہے؟ کوئی دوست؟ کلاس فیلو کو لیگ یا پھر _____؟؟ اس سے
آگے سدید شاہ کی سوچنے کی ہمت نہیں تھی وہ ڈلیش بورڈ پر مکاماتاد ل ہی
دل میں اپنے خدشات کے غلط ہونے کی دعائیں کرنے لگا



اور سناؤ کیا چل رہا ہے ملکہ؟ تہام ملک مسکراتی نگاہوں سے مریحہ کی
طرف دیکھتے گویا ہوا

ملکہ؟ سیریلی تہام؟؟ یہ ملکہ کون ہے؟ مریحہ نے ہنستے ہوئے پوچھا
بھئی تم اس شہر کی سپرنٹنڈنٹ پولیس آفیسر ہو شہر کی بے تاج ملکہ۔۔
تہام نے مریحہ کو سراہتے ہوئے کہا

اچھا۔۔۔ مریحہ بھی اس کی بات سمجھتے ہوئے مختصر آبولی اسے یہ شرارتی
خبر و سالٹر کا بہت اچھا لگتا تھا وہ بچپن سے ایک ہی سکول اور پھر ایک ہی
کالج میں پڑھ رہے تھے اب تاج کی موت کے بعد جب مریحہ لندن چلی گئی

تب تہام نے اسے مینٹلی سپورٹ کیا تھا وہ تہام کی اپنے لیے پسندیدگی
سے بھی اچھی طرح واقف تھی

میر و کسی روز آؤٹنگ کا پروگرام بناؤناں میں باقی دوستوں کو بھی انوائٹ
کرتا ہوں۔۔۔ تہام نے یکدم مریحہ کے چہرے کے سامنے چٹکی بجاتے کہا

نہیں تہام مجھے یہ سب اب پسند نہیں ہے۔۔۔ مریحہ نے معذرت کرتے
کہا

URDUNovelians

کیا ہوا ہے ریا؟ تہام کی بات پر مریحہ نے چونکتے ہوئے سر اٹھایا

ریا نام کی پکار اسے ماضی میں گھسیٹ کر لے گئی

اسے ریا کہہ کر پکارنے والا سدید شاہ بے ساختہ یاد آیا اس کے گلے میں
ایک گلی بنتی معدوم ہوئی مگر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کرتے بولی

کچھ نہیں تہام۔۔۔ بس اب میچور ہو گئی ہوں۔۔۔ میچورٹی انسان کو بدل کر
رکھ دیتی ہے مجھے بھی اب یہ آؤٹنگ، دوست، شور شرابہ، ہلہ گلہ، رشتہ
داریاں سب چیزیں اکٹاہٹ کا احساس دلاتی ہیں۔۔۔ جب تک ٹین ایجر تھی
۔۔۔ یہ سب چیزیں اچھی لگتی تھیں فیسینیٹ کرتی تھیں مگر اب نہیں
اب مجھے تنہا رہنا اچھا لگنے لگا ہے لوگوں سے میل جول ان سے روابط سے
ڈرنے لگی ہوں میں۔۔۔ اپنے آپ میں سمٹ کر رہنے کی عادت ہو گئی
ہے۔۔۔ خیر اس نارمل۔۔۔ ہر انسان کے ساتھ ایسا ہوتا رہتا
ہے۔۔۔ مریحہ نے تہام کی طرف دیکھتے کہا

یہ رنگوں میں رنگے رہنا اور پھر خود کو زنگ آلود کر دینا، یہ بہتی ہواؤں کی باتیں کرنا اور پھر مرجھایا درخت بن جانا، یہ محفلوں کی رونق بنے رہنا اور پھر تنہائی کو اپنا سا تھی بنا لینا، یہ شوخ چنچل سی ہنسی ہنسنا اور پھر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھنا سب معمولی باتیں نہیں ہیں ایس۔ پی مریحہ سالار درانی۔۔۔ یہ سب کسی حادثے کے گزرنے کے آثار ہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کوئی قیامت آکر گزری ہے جس نے تمہیں یکسر بدل دیا ہے مریحہ سالار درانی۔۔۔

خیر میں کوشش کروں گا اپنی چلبلی دوست کو واپس سے اس دنیا کا باسی بنانے کی۔۔۔ ابھی آرڈر کرو مجھے سخت بھوک لگی ہے۔۔۔ تھام نے بات بدلتے کہا جب کہ مریحہ دل ہی دل میں بولی

میں تمہیں کیسے بتاؤں مجھ پر ان سات سالوں میں کون کون سی قیامت
نہیں گزری۔۔۔ لا حاصل محبت بھی تو کسی جان لیوا حادثے سے کم نہیں
ہوتی۔۔۔ مجھ پر یہ حادثہ بہت بری طرح گزرا ہے کہ اس کے آثار
میرے چہرے کی رونق کو مسخ کر چکے ہیں مجھے ایک بیمار اور نیم پاگل روح
۔۔۔ بنا چکے ہیں

مریخہ سر جھٹکتے اب تہام کی جانب متوجہ ہوئی



دادا جانی۔۔۔ عیشم نے سب سے پہلے پر جوش انداز میں چیخ ماری اور بھاگتی
ہوئی واسق شاہ کی طرف بڑھی واسق شاہ نے آگے بڑھتے عیشم کو اپنے
سینے میں بھینچ لیا

عزائم شاہ بھی آگے بڑھتا ان کے گلے لگا

ڈیڈ آپ نے آنے سے پہلے فون کیا ہوتا میں ولید کو بھیج دیتا آپ کو ریسو
کرنے کے لئے۔۔۔ عزائم کی بات سن کر واسق شاہ مسکراتے ہوئے گویا
ہوئے

اگر میں بتا دیتا تو تم سب کے چہرے پر یہ خوشی دیکھنے کو نہ ملتی۔۔۔ واسق
شاہ نے اپنی نظریں صائمہ کے گلنار ہوتے چہرے پر گاڑ رکھی تھیں
سامنے کھڑی یہ وفا شعار عورت ان کی متاع حیات تھی جس نے مشکل
سے مشکل وقت میں بھی ان کا ساتھ دیا۔۔۔ جس نے تنہا بنا کسی
۔۔۔ سپورٹ کے ان کے بیٹے کو پال پوس کر بڑا کیا تھا

دادا آپ میرے لیے انگلینڈ سے کیا لے کر آئے ہیں؟ عیشم نے واسق شاہ سے سوال کیا

بہت سی چیزیں لے کر آیا ہوں اپنی بیٹی کے لئے۔ واسق شاہ نے عیشم کے گال پر بوسہ دیتے کہا

یابھو _____ پوآردا بیسٹ دادا _____ آئی لویو

عیشتم نے واسق شاہ کے گال سے گال ملایا

کینڈی۔۔۔ پارٹی چیلنج کر لی آپ نے؟ ناٹ فیئر۔۔۔ عزائم شاہ نے منہ بناتے کہا تو عیشتم نے اس کی طرف دیکھتے معصومیت سے اپنے کان پکڑ لیے

سوری بابا۔۔۔ یو آرمائی نمبر ون۔۔۔ عیشتم نے یہ کہتے ہی عزائم کی جانب لپکنے کی کوشش کی تو عزائم نے آگے بڑھتے اسے سینے میں بھینچ لیا

دادا جان۔۔۔ میں نے پارٹی چیلنج نہیں کی۔۔۔ بابا کو منا کر آپ کے پاس سے چیز لے جاؤں گی۔۔۔ عیشتم نے واسق شاہ کے کان میں سرگوشی کرتے کہا مگر اس کی سرگوشی سب نے سن لی تھی تو اس کی بات سن کر سب لوگ
۔۔۔ قہقہے لگانے لگے

یونائی کینڈی _____ عزائم نے اس کے پیٹ میں گد گدی کرتے کہا جس پر
_____ وہ کھلکھلا اُٹھی

واسق شاہ نے صائمہ اور عنود کو آگے بڑھتے گلے لگایا اور اب سب لوگ
_____ ڈانٹنگ ہال کی جانب بڑھ گئے
خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا مگر عزائم شاہ مسلسل عنود کو نظر انداز کرتا
_____ اس کے دل پر بجلیاں گرا چکا تھا

URDUNovelians

عنود کو یکدم اس کے بدلتے موڈ پر پریشانی نے آگھیرا مگر وہ دل سے تمام
_____ خدشات کو نکالتی اپنی فیملی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے لگی



رات کے گیارہ بجے عنود اپنے روم میں آئی تو عزائم شاہ کو مصروف انداز میں لیپ ٹاپ پر کام کرتے دیکھ ڈرینگ روم کی طرف بڑھی کچھ ہی دیر بعد وہ کمرے میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی اور بے چینی سے عزائم کے فری _____ ہونے کا انتظار کرنے لگی

عنود اپنی نظر عزائم کی طرف ٹکائے ہوئے تھی _____ عزائم شاہ گرے پیٹ اور بلیک شرٹ پہنے جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے سنجیدہ چہرہ لیے لب بھینچے خاموشی سے اپنا کام کرنے میں مصروف تھا _____ کمرے میں بھی پن ڈراپ سائلنس کا راج تھا عنود اس خاموشی سے اکتاتی ہوئی منہ بناتی

صوفے کی پشت سے ٹیک لگا چکی تھی جب عزائم کی گھمبیر آواز نے اسے
متوجہ کیا

عیشتم سو گئی؟ عزائم کی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر ٹکی ہوئی تھیں اس
_____ نے عنود کی جانب دیکھے بغیر استفسار کیا

جی وہ آج داد ادا دی کے ساتھ سوئی ہے۔ عنود نے عزائم کو بتایا
ہممم۔۔۔ عزائم نے ہنکارا بھرا اور ایک بار پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی
عنود کچھ دیر تو عزائم شاہ کو دیکھتی رہی مگر اس کی جانب سے مکمل طور پر
لا تعلق اسے چڑا چکی تھی وہ قدرے سپاٹ لہجے میں بولی

شاہ___ آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ آپ مجھے یوں اگنور کر رہے ہیں جیسے میں اس روم میں ایگزسٹ ہی نہیں کرتی___ عنود نے صوفے سے اُٹھتے ہوئے تپے انداز میں کمر پر ہاتھ رکھے عزائم سے پوچھا

عزائم نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا ریڈنائٹی میں چھلکتے اس کے دودھیا بازو اور گہرا سینہ اور خوبصورت فکر ہو شرابا حسن جو کہ لیمپ کی روشنی میں مزید دمک رہا تھا عزائم شاہ کے دل کی دنیا تہہ و بالا کرنے کے لئے کافی تھا مگر وہ اپنے دل کو ڈپٹے عنود سے نظر چراتا نفی میں سر ہلاتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا

عنود کو اس کا یہ انداز ایک آنکھ نہ بھایا وہ غصے میں مٹھیاں بھینچتی آگے
___ بڑھتی عزائم شاہ کے گریبان سے اسے پکڑ چکی تھی

ہاؤڈیسر یوٹو اگنور می لائنک دس؟؟؟

عنود نے ایک ایک لفظ چباتے کہا اس کی پکڑ میں بلا کی شدت تھی جس نے
_____ عزائم شاہ کو بھی حیران کر دیا

ڈونٹ یوڈیسر ٹوٹچ می لائنک دس_____ عزائم شاہ نے عنود کی مٹھی کو جو کہ
اس کے گریبان کو جکڑے ہوئے تھی اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑا اور
سختی سے اس کی مٹھی کو جکڑا اور وار ننگ دیتے انداز میں اس کا ہاتھ اپنے
گریبان سے ہٹایا مگر مقابل بھی ابستاج شاہ کی بیٹی تھی
عنود نے ایک ہی پل میں اس کی شرٹ کھینچی یہاں تک کہ شرٹ کے بٹن
ٹوٹ گئے

_____ کروں گی ٹچ_____ تمہیں ٹچ کرنے کا سرٹیفکیٹ ہے میرے پاس

_____ عنود نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے کہا

اپنی باری برداشت نہیں ہوتا؟ بہت اچھے _____ عزائم نے مذاق اڑاتے کہا

ہاں نہیں ہوتا برداشت _____ میں جان لے لوں گی تمہاری اگر کبھی مجھے
_____ اگنور کیا

تمہیں پیار کرنے کا تمہیں اگنور کرنے کا حق صرف مجھے حاصل ہے
صرف مجھے _____ عنود عزائم شاہ کو _____ عنود نے ایک ایک لفظ چباتے کہا
_____ عزائم شاہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا

اور پھر خود کو کمپوز کرتا عنود سے الگ ہوا _____ مگر عنود پر تو آج کوئی اور ہی
دھن سوار تھی

عنود نے اسے ایک بار پھر گریبان سے پکڑا اور اس کا رخ اپنی جانب کرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے آج عنود کے لمس میں شدت تھی عزائم شاہ کو عنود سے اس قدر بے باکی کی امید نہ تھی عنود کافی دیر اس کے لب چومنے کے بعد اب اس کے سینے پر اپنے دانت گاڑھ چکی تھی جب عزائم شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی بانہوں میں بھرا اور اپنے لب عنود کے کان کی جانب لے جاتے سرگوشی کے انداز میں بولا

کیا اتنا مدہوش کن ہے میرا لمس؟ کیا تم میری قربت کی اتنی اسیر ہو چکی ہو کہ کچھ دنوں کی یہ دوری کچھ پل کی یہ غفلت تمہیں بے چین کر رہی ہے؟؟ اس کی کمر پر ریختی عزائم شاہ کی انگلیاں اس کی بیک بون میں سنسناہٹ پیدا کر رہی تھی

وہ اب اپنے سلگتے لبوں کو عنود کی گردن پر رب کرتا اس کے بدن میں
کپکپاہٹ پیدا کر رہا تھا اس کے کانپتے بدن کو اپنے مضبوط حصار میں لیے وہ
— یہ کچھ دنوں کی دوری کو مٹانے کی کوشش کرنے لگا

ہاں زائم — مجھے آپ کی قربت مدہوش کر چکی ہے — آپ کا لمس
بے چین کرتا ہے مجھے آپ کے انداز محبت نے اپنا اسیر کر دیا ہے —
عنود شاہ اب عنود نہیں رہی عزائم شاہ بن گئی ہے — عنود نے کانپتے
ہوئے اکھڑتی سانسوں کے ساتھ اپنی بات مکمل کی

کچھ ہی دیر میں کمرے میں ان دونوں کی محبت بھری سرگوشیاں گونجنے لگی
وہ دونوں ایک دوسرے میں گم دنیا کو بھلائے ایک دوسرے کے وجود کی

حدت اپنے اندر سمیٹ رہے تھے اور کھڑکی سے پار چاند بھی ان کے اس
حسین ملن پر جگمگا اٹھا

عزائم شاہ کی جیسے ہی آنکھ کھلی تو گزری رات کا منظر اس کے سامنے جگمگایا
اور ایک سحر انگیز مسکراہٹ اس کے لبوں پر کھل اُٹھی وہ تکیے سے سر اٹھاتا
بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے اپنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا جبکہ اس کے
لبوں پر کھلتی مسکراہٹ کسی صورت الگ نہ ہوئی

کچھ ہی دیر میں واشروم کا دروازہ کھلا اور سفید باتھ روب پہنے عنود کمرے
میں آئی اس کی نظر جیسے ہی عزائم شاہ پر پڑی تو وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں
_____ اسے دیکھنے لگی

URDUNovelians

سامنے بیٹھایہ خوب رو مرد اس کا تھا فقط اس کا یہ احساس اسے اپنی قسمت پر
نازاں بلکہ کافی حد تک مغرور بنا رہا تھا وہ اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجاتی اس

کی جانب بڑھی جبکہ عزائم شاہ جو کہ لبوں پر مسکراہٹ بکھیرے گہری سوچ میں گم تھا عنود نے بیڈ پر اس کے قریب جگہ بنائی اور اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے اس کی گود میں بیٹھ کر اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیتی اس کے ڈمپل پر بانٹ کر چکی تھی عزائم شاہ نے عنود کا لمس محسوس کرتے ہی اس کی کمر کے گرد اپنا حصار قائم کیا

گڈ مارنگ مائی لو _____ عزائم شاہ کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی عنود جو کہ عزائم کے گلے لگی اسے محسوس کر رہی تھی اس کی جانب دیکھتے بولی

مارنگ مائی سیکسی مین _____ عنود نے ایک آنکھ دباتے عزائم سے کہا

شاہ___ آپ مجھ سے کل اتنے خفاء کیوں ہوئے تھے؟ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟ عنود نے عزائم کے کل والے رویے پر بات کرتے کہا

عزائم شاہ نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر عنود کی کمر کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے اسے پیچھے کی طرف لٹاتا اس پر جھکا اور اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیتے دبایا عنود کی ایک سسکاری نکلی عزائم شاہ عنود کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے اس کے جسم پر قابض ہوتے بولا

آپ سے ہزار بار کہا ہے کہ میں زواق شاہ کا زکرا ب ہمارے بیچ نہیں سنوں گا اس کے باوجود آپ اس کا زکر ماما سے کر رہی تھیں اور تو اور اس کی خاطر آنسو بھی بہائے جا رہی تھیں آپ کی اس غلطی پر میں آپ کو پھولوں کے ہار ڈالنے سے رہا مسز عزائم شاہ

عزائم نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا

سوری شاہ___ آئندہ ایسا نہیں ہوگا___ میں اسے ہمارے بیچ نہیں لاؤں
گی___ عنود نے عزائم کی طرف دیکھتے کہا اس کا وجود عزائم کے نیچے
دب چکا تھا

ہممم مان لیتا ہوں آپ کی بات لیکن اگر ایسا دوبارہ ہوا تو؟ عزائم نے عنود
کی گردن پر ہانٹ کرتے استفسار کیا
عزائم کی نظریں ہاتھ روب سے جھلکتے عنود کے نیم برہنہ سینے پر تھیں وہ
عنود کے سینے پر جھک چکا تھا

تو آپ جو سزا دیں گے میں سہ لوں گی۔۔۔ عنود نے آنکھیں بند کرتے
کہا

۔۔۔ عنود کی بات سن کر عزائم شاہ کے لب مسکرا اٹھے

ٹھیک ہے پھر اگر آئندہ ایسی کوئی بھی غلطی ہوئی تو نتائج کی ذمہ دار آپ
خود ہوں گی مسز شاہ۔۔۔ عزائم شاہ نے عنود کے ہاتھ روب کی سٹریپ
کھولتے کہا اور ایک بار پھر عنود کے جسم پر قابض ہوتا اس پر اپنی شدتیں
۔۔۔ نچھاور کرنے لگا



ہفتے بعد کا منظر

کمرے کے وسط میں ایک گول میز رکھا تھا جس کے ارد گرد سات لوگ اپنی اپنی نشست سنبھالے خاموش بیٹھے تھے سب کی نظریں اپنے سامنے بیٹھے چیف پر تھیں وہ چیف کو اپنی اپنی کارکردگی سے آگاہ کر رہے تھے چیف کے چہرے پر اتار چڑھاؤ تھے جانے وہ ان سے مطمئن تھے یا نہیں اس بات کا اندازہ لگانا سب کے لئے مشکل نہیں ناممکن تھا وہ سب لوگ اپنے اپنے شعبے کے جانے مانے کھلاڑی تھے ان میں سے بظاہر کوئی بیورو کریٹ تھا تو کوئی بزنس مین تھا کوئی ایک کالج کا پروفیسر تھا مگر پس پردہ وہ سب ایک مشن پر کام کر رہے تھے وہ سب پاکستان کی خفیہ انٹیلیجنس ایجنسی سے تعلق رکھتے تھے مگر یہ حقیقت کوئی نہیں جانتا تھا،

آج بھی وہ سب چیف کے آرڈر پر اس میٹنگ میں آئے بیٹھے تھے تبھی داخلی دروازہ کھلا اور بھاری قدموں کی آواز گونجی تو تمام لوگ اس جانب متوجہ ہوئے تھے سب کی نظریں آنے والے نئے شخص پر ٹکی ہوئی تھیں وہ جو کوئی بھی تھا اس نے اپنے چہرے کو ماسک سے کور کر رکھا تھا سوائے اس کی پرکشش آنکھوں کے اس کا پورا چہرہ ماسک کی مدد سے چھپا ہوا تھا

یہاں موجود کوئی بھی شخص ذاتی طور پر کسی کو نہیں جانتا تھا ان میں سے سب لوگ ایک دوسرے سے انجان تھے ان کا مقصد صرف ایک تھا

"پاکستان کی حفاظت"

URDUNovelians

بلیک جینز بلیک ہی شرٹ اور بلیک ہی ہڈی پہنے چھ فٹ سے نکلتا قد کسرتی
جسم کا مالک وہ شخص بنا اپنا چہرہ دکھائے بھی وہاں موجود تمام نفوس کو اپنے
_____ سحر میں جکڑ چکا تھا رہی سہی کسرا اس کی دلکش آواز نے پوری کر دی

سلام جینٹل مین _____ ہو پو آل آر فائن _____ سوری مجھے آنے میں دیر
ہو گئی _____ اس شخص کی گھمبیر آواز سن کر چیف مسکرا اٹھے

تمہیں دیر سویر سے آنے پر مار جن دیا جاتا ہے _____ Leo اٹس او کے لیو
ظاہر ہے اتنے مصروف انسان ہو تم _____ وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے _____
چیف نے اس کی جانب فخریہ انداز میں دیکھتے کہا وہ چیف کی بات سن کر
_____ اپنے سر کو شکریہ کے انداز میں حرکت دیتا چیئر گھسیٹتے بیٹھ گیا
_____ وہاں سب لوگوں کو علم ہو چکا تھا کہ یہ چیف کا چہیتا ہے

سوکیار پورٹ ہے؟ چیف نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا
کراچی سے دبئی جانے والی اس شپ پر قبضہ کر لیا گیا ہے چیف ___ اور
چالیس لڑکیوں کو بازیاب کروایا گیا ہے مگر ___ وہ بات کرتے کرتے
___ رک گیا

مگر کیا لیو؟ کیا تمہیں سوچنے گئے کام میں بھی مجھے اگر مگر سننی پڑے گی؟
چیف نے سر دلہجے میں کہا
مقابل نے نفی میں سر ہلاتے ان کی جانب ایک فائل بڑھائی

چیف میری اب تک کی انوسٹیکیشن اس فائل میں ہے میں نے جتنے بھی لوگ پکڑے ہیں وہ جسٹ ایک مہرہ ہیں اصل ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہے جو _____ اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنا چاہتا ہے

اب دیکھیں ناں لڑکیوں کو ڈر گزیر لگایا جا رہا ہے ان کو اغواء کیا جا رہا ہے ہو مو سیکشن ملٹی کوپرو موٹ کیا جا رہا ہے _____ سرے عام لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے

یہ سب ایکسپڈنٹلی نہیں ہو رہا ایک سوچی سمجھی سازش کے تھرو ہو رہا ہے _____ ایسی صورت حال کا ناجائز فائدہ یہ مافیا اٹھائے گا

وہ عورت کے حقوق پر بات کریں گے سکول کالجز یونیورسٹیز میں سیمینار منعقد کیے جائیں گے ان کا ساتھ دینے کے لیے پاکستان کی ایکٹریسز اور ایکٹریسز ہوں گے بڑے بڑے بیوروکریٹس، آرمی آفیسرز، بزنس مین کی

بیگمات ہوں گی۔۔۔ یہ لوگ بینراٹھا کر عورت مارچ کریں گے
_____ سکولز کا لجز یونیورسٹیز میں ینگ جزییشن کی برین واشنگ کی جائے
گی کہ ان کے لئے یہ ملک کسی قید سے کم نہیں ہے اور ہمارے ملک کا
مستقبل ہمارے بچے اس ملک سے دلبرداشتہ ہو کر اس ملک کو چھوڑنے کی
خواہش کریں گے۔۔۔ ان سب میں پاکستان کا نقصان ہوگا اور پاکستان کی
_____ اکانومی اس کا کلچر تباہ کرنا ہی ان لوگوں کا مقصد ہے

سر یہ کچھ لوگ نہیں ہیں بلکہ پورا ایک چین ہے جس کے ہیڈ تک پہنچنا ہے
_____ ہمیں

لیونے گہرا سانس لیتے کہا۔۔۔ اور پھر ٹیبل پر رکھے پانی کی بوتل کھولتا اس
_____ کو منہ لگاتا ایک ہی سانس میں پانی پی چکا تھا

لیکن اس کے ہیڈ تک کیسے پہنچا جائے گا؟ اپنی پلان؟ چیف نے بھی دلچسپی
_____ لیتے لیو سے استفسار کیا

سر میرے پاس پلانز تو بہت سے ہیں مگر اس کے لئے مجھے پہلے کچھ
_____ اریسٹ وارنٹ ایشو کروانے ہیں

لیو نے چیف کی جانب دیکھتے کہا
_____ کس کے اریسٹ وارنٹ؟ چیف نے استفسار کیا

چیف جس شپ کو ہم نے پکڑوایا ہے اس شپ میں شاہ گروپ آف
انڈسٹری کا مال دبئی میں امپورٹ کیا جا رہا تھا اور اس انڈسٹری کا مالک عزائم
شاہ ہے ہونہ ہوا سے اتنا تو معلوم ہو گا کہ اس کے اس ایمپورٹ ایکسپورٹ
_____ کے لبادے کے پیچھے کیا کالے کر توت ہو رہے ہیں

سو مجھے اس ملک کے جانے مانے ایکٹر عزائم شاہ کو اریسٹ کروانا ہے۔
اس شخص نے بڑے سکون سے اپنی بات مکمل کی اور چیف پر حیرت کے
پہاڑ ٹوٹ پڑے۔

وجہ؟؟؟ چیف نے سرد لہجے میں استفسار کیا

کیوں کہ مجھے شک بلکہ پورا یقین ہے کہ یہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث
ہے۔ مقابل نے بھی اپنی بات مکمل کی

URDUNovelians

مگر وہ تو اب تاج شاہ کا داماد ہے۔ چیف نے مختصر اکھا

سو واٹ؟ اگر خود ابتہاج شاہ بھی اس کی جگہ میرے ملک سے غداری کر رہا ہو گا تو میں اسے بھی عبرت کا نشان بناتا چیف۔۔۔ یہ تو پھر اس کا داماد ہے۔۔۔ مقابل نے طیش بھرے انداز میں کہا

وہ یہ کہتے ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے چیف اور باقی آفیسرز کو حیران کر کے جا چکا تھا

وہ وہاں سے سیدھا ٹارچر سیل کی جانب بڑھا اور رسیوں میں قید ایک مرد کی طرف بڑھا جو کہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا اس نے گرم پانی کی بالٹی اٹھا کر اس شخص پر انڈیلی اور پھر اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑے بولا

بتا کس کے کہنے پر تم لوگ ان لڑکیوں کو اغواء کر رہے ہو؟ کون ہے تمہارا
باس؟ اس نے اس شخص کو خوب مارا وہ شخص چیختا رہا معافی مانگتا رہا مگر
مقابل کو رحم نہیں آ رہا تھا

میں نہیں جانتا۔۔۔ آخر کار وہ شخص کانپتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے پھر پڑے رہو یہاں۔۔۔ مقابل نے اس کی کرسی کو ٹانگ
مارتے پیچھے کی طرف پھینکا اور پھر جنونی انداز میں اسے پیٹنے لگا

URDUNovelians

میں تمہیں ساری دنیا کے لئے عبرت کا نشان بنادوں گا۔۔۔ وہ جنونی انداز
میں اسے پیٹتا بولا

دیکھو مجھے چھوڑ دو۔۔۔ مجھ پر رحم کھاؤ۔۔۔ وہ شخص کانپتے ہوئے بولا

اس ملک کو تباہ کرنے والوں کے لئے میرے پاس کوئی رحم نہیں ہے۔۔۔
اس نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

کون ہو تم؟؟ وہ شخص التجائیہ انداز میں گویا ہوا

۔۔۔ میں آئی ایس آئی ہوں۔۔۔ پاکستان کے دفاع کی آخری لکیر

URDUNovelians

۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی اس شخص کو حیرت میں ڈال کر چلا گیا تھا

آئی ایس آئی _____ یعنی ایجنسی _____ تو کیا وہ ایجنسی کے ہاتھ لگ چکا تھا _____
اس سے آگے اس شخص کی سوچوں کے تمام در بند ہو چکے تھے



وہ تھکا ہارا جیسے ہی اپنے اپارٹمنٹ پہنچا تو سامنے ہی صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ
جمائے اس شخص کو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی
وہ ان کی جانب ایک مسکراہٹ اچھالتا اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا جب
اس کے قدم اس گھمبیر آواز پر رک گئے

URDU Novelians

لیو___ تمہیں یقین ہے کہ عزائم شاہ جسیانیک سیرت لڑکا اس ملک کا دشمن ہو سکتا ہے؟ ان کی بات سن کر اس کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ کھل اُٹھی

مجھے تو یہ بھی یقین ہے کہ اب تاج شاہ کے مرڈر کے پیچھے بھی عزائم شاہ کا ہاتھ ہے

لیو نے مطمئن انداز میں کہا مگر اس کی بات سن کر چیف نے نفی میں سر ہلایا

URDU Novelians

تم کیا سوچے بیٹھے ہو؟ تم جانتے ہو اگر یہ بات کسی کو بھی معلوم ہوئی تو کیا تباہی آئے گی؟ چیف نے لیو کو باور کراتے کہا

___ تباہی ہی تو چاہتا ہوں میں چیف ___ تباہی ___ عزائم شاہ کی تباہی

اس نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا چیف نے نفی میں سر ہلایا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم عزائم شاہ کو تباہ کر لو گے؟ تم اس کا بال بھی ___ بیکا نہیں کر سکتے لیو

___ اس لیے تمہارا جو کام ہے تم وہ کرو جسٹ کنسنٹریٹ آن یورو رک

چیف نے اس کا کندھا تھپتھپاتے کہا اور وہاں سے جانے کے لئے قدم باہر کی جانب بڑھائے چیف کی آنکھوں کے سامنے عنود اور عزائم کا چہرہ جگمگایا

ایک انہونی کا خیال آتے ہی ان کا دل زوروں سے دھڑکا وہ نفی میں سر ہلاتے چل رہے تھے جب ان کے قدم لیو کی آواز نے جکڑ لیے

چیف ___ عزائم شاہ کی الٹی گنتی گنا شروع کر دیں اب آپ ___ بہت کر لی
آپ نے اس کی حفاظت ___ اسے اس کے تمام کالے کرتوتوں کی سزا ملے
گی اور یہ سزا میں نہیں بلکہ زاق شاہ دلوائے گا اسے ___ وہ ایک آنکھ دباتا
اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

کمرے میں آتے ہی اس نے کال ملائی اور حکمیہ انداز میں گویا ہوا

___ عزائم شاہ کی جو فائل میں نے بنائی تھی وہ میجر زاق تک پہنچا دو

URDUNovelians

مگر لیو چیف غصہ ہوں گے تم جانتے تو ہوناں ___ مقابل نے اس کو ٹوکتے
ہوئے کہا

URDU NOVELIANS

یہ کام تم یا میں نہیں بلکہ زواق شاہ کرے گا ہمارا نام بھی نہیں آئے گا سو جو
_____ کہا ہے وہ کرو

لیونے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا اور مسکراتے ہوئے بیڈ پر بیٹھتے بولا

_____ اب آئے گا مزا

جانے اب یہ شخص عزائم شاہ کی زندگی میں کیا طوفان لانے والا تھا

URDUNovelians ♥♥♥♥♥♥

ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ریڈ ساڑھی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے
لائٹ میک اپ کیے ابرش اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی جب اسے

اپنے پیٹ پر کسی کی انگلیاں ریختی محسوس ہوئی تو اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں

بہت حسین لگ رہی ہو ابرش۔۔۔ تمہارا حسن دنیا کے خوبصورت سے خوبصورت منظر کو ماند کر دے۔۔۔ زاق شاہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھے اس کی جان ہلکان کرنے کا ارادہ کر لیا تھا

سائیں چھو۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ ابرش نے ایک ایک لفظ کانپتے ہوئے کہا وہ ایسے ہی زاق کی قربت میں بہک جاتی تھی مگر زاق شاہ کے سامنے اس کی آج تک کبھی چلی تھی جواب چلتی

ابرش ___ تم جانتی ہو ہم تمہیں چھوڑ نہیں سکتے ___ تم ہماری عادت بن چکی ہو ___ عادتیں چھوڑنا اتنا آسان کام نہیں ہوتا ___ زاق شاہ اسے اپنی بانہوں میں بھرتا اسے دیوار سے پن اپ کر چکا تھا اور اب اس کی گردن پر اپنے پیاسے لب رکھ چکا تھا

عادتیں محبت سے زیادہ جان لیوا ہوتی ہیں شاہ سائیں ___ ابرش نے اسے پیچھے دھکیلتے کہا اور دیوار سے ہٹی اس کے پاس سے گزری

ہم اتنے کمزور نہیں ہیں جو کسی کے لئے بھی آسان شکار بن جائیں ___ کوئی بھی ہم پر جان لیوا حملہ کر لے ___ زاق شاہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ایک بار پھر اپنی جانب کھینچتے کہا اور اب کی بار ابرش اس کے سینے سے جا لگی تھی

زاق شاہ نے ابرش کا ٹھوڑی پر انگلی ٹکائی اور اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔ ابرش نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر زاق کے سحر میں جکڑی جانے لگی

زاق شاہ نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے اور اس کے لبوں کو چومنے لگا۔ ابرش نے بھی زاق کے سر کو اپنے چہرے کی طرف جھکایا جب زاق شاہ کے الفاظ نے اسے آسمان سے زمین پر لا پھٹکا

بس اتنی ہی ہمت تھی تمہاری کہا تھا ناں میرے ایک لمس کی مار ہو تم۔
کیسے میری قربت میں مچل اُٹھتی ہو کیسے اپنا آپ مجھ پر وارنے کو تیار
ہو جاتی ہو۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا

زاق شاہ نے نارمل انداز میں بات کی مگر ابرش کو لگا گویا اس نے سر عام
___ اس کی عزت نفس کو کچوکا مارا ہو

اس کی عزت نفس اس کے وقار اس کی محبت کو ایک ہی پل میں اپنی انا اور
ضد سے روند اہو

ابرش نے زور سے آنکھیں میچیں اور پھر نفی میں سر ہلاتی زاق شاہ کو پیچھے
کی جانب دھک دیتی بولی

___ لواز اور میجر زاق حیدر شاہ ___ لواز اور

میں اب مزید اس محبت کے ہاتھوں اپنی سیلف ریسپیکٹ قربان نہیں کروں
___ گی

ابرش نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ریڈ بیک لیس گہرے گلے والی ساڑھی پہنے
بالوں کو کھلا چھوڑے لائٹ میک اپ کیے ابرش اپنی تیاری کو آخری ٹچ
دے رہی تھی جب اسے اپنے پیٹ پر کسی کی انگلیاں ریگلتی محسوس ہوئی تو
اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں وہ اس شخص کے لمس کو اچھے سے پہچانتی تھی

بہت حسین لگ رہی ہو ابرش _____ تمہارا حسن دنیا کے خوبصورت سے
خوبصورت منظر کو ماند کر دے _____ زاق شاہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ
رکھے اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھے اس کی جان ہلکان کرنے کا ارادہ
کر لیا تھا

URDU Novelians

سائیں چھوڑیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ ابرش نے ایک ایک لفظ کانپتے ہوئے کہا وہ ایسے ہی زاق کی قربت میں بہک جاتی تھی مگر زاق شاہ کے سامنے اس کی آج تک کبھی چلی تھی جواب چلتی

ابرش۔۔۔ تم جانتی ہو ہم تمہیں چھوڑ نہیں سکتے۔۔۔ تم ہماری عادت بن چکی ہو۔۔۔ عادتیں چھوڑنا اتنا آسان کام نہیں ہوتا۔۔۔ زاق شاہ اسے اپنی بانہوں میں بھرتا اسے دیوار سے پن اپ کر چکا تھا اور اب اس کی گردن پر اپنے پیاسے لب رکھ چکا تھا

عادتیں محبت سے زیادہ جان لیوا ہوتی ہیں شاہ سائیں۔۔۔ ابرش نے اسے پیچھے دھکیلتے کہا اور دیوار سے ہٹتی اس کے پاس سے گزری

ہم اتنے کمزور نہیں ہیں جو کسی کے لئے بھی آسان شکار بن جائیں۔
کوئی بھی ہم پر جان لیوا حملہ کر لے۔ زاق شاہ نے اس کا ہاتھ تھامتے
ایک بار پھر اپنی جانب کھینچتے کہا اور اب کی بار ابرش اس کے سینے سے جا
لگی تھی

زاوق شاہ نے ابرش کی ٹھوڑی پر انگلی ٹکائی اور اس کا چہرہ اوپر اٹھایا ابرش
نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر زاق کے سحر میں جکڑی جانے لگی

زاوق شاہ نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے اور اس کے لبوں کو چومنے
لگا۔ ابرش نے بھی زاق کے سر کو اپنے چہرے کی طرف جھکایا اس
سے پہلے کہ وہ بہکتی کہ زاق شاہ کے الفاظ نے اسے آسمان سے زمین پر لا
پھٹکا

میں اب مزید اس محبت کے ہاتھوں اپنی سیلف ریسپیکٹ قربان نہیں کروں
گی

ابرش نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

سیریسلی ابرش؟ زواق شاہ نے بھنویں اچکاتے کہا گویا وہ ابرش کا مذاق اڑا
رہا ہو

ابرش ایک دم غصے میں آگئی اور آگے بڑھتے زواق شاہ کو اس کے گریبان
سے پکڑ لیا

URDUNovelians

میری بات کان کھول کر سن لو زواق شاہ میں تمہاری کوئی رکھیل
نہیں ہوں بیوی ہوں تمہاری بیوی تم نے مجھے اپنی ڈیسرٹ آنی کے
سامنے قبول کیا تھا اپنے نکاح میں لیا تھا

___ تم پر تم سے بھی بڑھ کر حق رکھتی ہوں میں
بہت کر لی تم نے اپنی من مانیاں ___ تمہیں مجھے دنیا کے سامنے قبول کرنا
ہوگا ___

تمہاری بیوی ہونے کے ناطے اگر تمہاری قربت میں بہک گئی تو کیا خود کو
توپ چیز سمجھ لیا تم نے؟

نوزاق شاہ ___ یو آر نتھنگ بٹ جسٹ آ یوز لیس مین ___ ابرش نے
___ زاق شاہ کو دھکے دیا اور کمرے سے چلی گئی

زاق شاہ اس کا یہ روپ دیکھ کر ششدر ہو گیا اور پھر خود پر ضبط کرتا
___ مٹھیاں بھینچتا وہاں سے چلا گیا



ابرش روتی ہوئی دوسرے کمرے میں آئی اور دروازہ زور سے بند کرتی
دروازے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ اس کی آنکھوں کے
سامنے کچھ دیر پہلے کے مناظر چلنے لگے اس نے اپنے چہرے کے سامنے
اپنی ہتھیلی رکھی اور ہاتھوں کی لکیروں کو پڑھنے کی ناکام کوشش کرنے
لگی۔

اس نے جس شخص کو چاہا تھا اسے حاصل تو کر لیا تھا مگر وہ کبھی اس کے دل
پر فتح کا جھنڈا نہ گاڑ سکی۔ وہ شخص اس کا ہو کر بھی اس کا نہیں تھا ان
دونوں کے بیچ صرف ایک ہی رشتہ تھا جسم کا رشتہ

اللہ جی___ کیوں___ کیوں کیا آپ نے ایسا___ اگر وہ شخص میرا
ہو جائے تو کسی کا کیا بگڑ جائے گا___ کیوں مجھے خوش رہنے کا حق نہیں
ہے؟

وہ بہت برے طریقے سے اپنے ہاتھوں کو رگڑنے لگی ایک اذیت اس کے
چہرے پر رقم تھی درد کی ایک کیفیت اس کے رگ و پے میں سما چکی تھی
وہ کتنی دیر تک یو نہی فرش پر بیٹھی روتی ہوئی اپنی قسمت کو کوسنے میں
مصروف تھی جب اس کا موبائل رنگ کرنے لگا اس نے بے دلی سے فون
اٹھایا اور سکرین پر جگمگاتا مریحہ کا نام دیکھ کر اس نے کال ریسیو کی

ابر___ کہاں ہو تم؟ آج ہم سب عزائم جیجو کی طرف انوائٹڈ ہیں تمہیں
یاد ہے ناں؟ مریحہ نے کال ریسیو ہوتے ہی ابرش سے استفسار کیا اس کی
بات سن کر ابرش کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ کھل اُٹھی

میں نہیں آرہی۔۔۔ سائیں کو میری طرف سے سوری بول دینا۔۔۔
ابرش نے یہ کہتے ہی کال بند کی اور اپنا موبائل دیوار سے دے مارا جو کہ
_____ چکنا چور ہو چکا تھا بالکل اس کے خوابوں کی طرح



یہ منظر اسلام آباد کے مشہور مارکی کا تھا جس کے ہال میں رنگ و بو کا سماں
تھا پورے ملک کے سیلیبرٹیز جن میں ایکٹرز، ایکٹریس، سنگر، ماڈلز اور
ڈائریکٹرز نے شرکت کی تھی اس کے ساتھ ہی ملک کے بزنس ٹائیگونز
بھی شامل تھے

یہ پارٹی عزائم شاہ کو بنز نس اور شو بنز نس میں ایوارڈز ملنے کی خوشی میں دی گئی تھی عزائم شاہ کیونکہ انتہائی سو بر پر سنالٹی کا مالک تھا اسے یہ سب شو آف کرنا پسند نہیں تھا مگر وہ اپنے سر کل کے لوگوں کی خوشی کے لئے انہیں پارٹی دے رہا تھا

ہال میں آہستہ آہستہ تمام لوگ داخل ہو رہے تھے اینٹرینس پر کھڑا ولید تمام مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا

— پارٹی جس کی خوشی میں رکھی گئی تھی وہ ابھی تک نہیں پہنچے تھے

URDUNovelians



دوسری جانب زاق حیدر شاہ اپنے اپارٹمنٹ سے غصے کی حالت میں نکلا
اور گہرے گہرے سانس لینے لگا اس نے اپنی ٹانگ گاڑی کی بونٹ پر ماری
وہ اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگا

سر۔۔۔؟ زاق کا ڈرائیور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس سے مخاطب
ہوا

ہمارا آج کا کیا سکیجوتل ہے؟ اس نے بے دھیانی میں اپنے ملازم سے
استفسار کیا

URDUNovelians

سر آج آپ عزائم شاہ کی پارٹی میں انوائٹڈ ہیں۔۔۔ اس کے ملازم نے
تھوک نگلتے کہا

چلو___ میجر زاق نے یک لفظی جملہ کہا

سر___ اس کا ملازم حیران ہو گیا تھا وہ جانتا تھا زاق شاہ اور عزائم شاہ کے
بیچ ناچاقیاں چل رہی ہیں زاق جانے کس خیال کے تحت وہاں جانے کی
حامی بھر چکا تھا

یکدم زاق کی آنکھوں کے سامنے دو دن پہلے کا منظر جگمگایا جب اس کا
سیکرٹری اس کے پاس ایک کوریئر لے کر آیا

زاہ شاہ نے وہ کوریئر جیسے ہی اوپن کیا اس کے سامنے کچھ تصویریں
تھیں جن کو دیکھ کر وہ شاکڈ ہو چکا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے ایک
اندھیرا لہرایا اس نے بے یقینی سے ان تصویروں کو دیکھا غم درد کی کیفیت

میں اس نے فائل کھولی تو ایک ایک صفحہ پلٹتے اس نے نفی میں سر

_____ ہلایا

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا _____ وہ بھائی ہے میرا _____ وہ ایسا کیسے کر سکتا

_____ ہے وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوا

کتنی ہی دیر وہ اس فائل کو پڑھتا رہا اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ خود

_____ پر ضبط کرتا اس فائل کو اپنے ڈرار میں چھپا چکا تھا

یکدم زواق شاہ کا فون رینگ کرنے لگا اور وہ اپنی سوچوں سے نکلتا حال میں

داخل ہوا اور پھر کسی خیال کے تحت اس کے لبوں پر ایک پراسرار

مسکراہٹ کھل اُٹھی

URDU NOVELIANS

_____ یوشنڈ ہیوٹو پے فار دس عزائم شاہ

ہاہاہاہاہا۔۔۔ ایک قہقہہ گاڑی میں گونجا جسے اس کا ڈرائیور سنتا نفی میں سر

_____، ملا چکاتھا



اسٹڈی روم کے صوفے پر بیٹھا عزائم شاہ اپنے سامنے لیپ ٹاپ رکھے
تیزی سے ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر انتہائی کراختگی
چھائی ہوئی تھی سامنے ہی ٹیبل پر بکھری فائلز کا ایک انبار تھا
بلیک گاؤن سٹائل میکسی پہنے ہیوی میک اپ کیے بالوں کا جوڑا بنائے عنود
شاہ ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی اور عزائم شاہ کو دیکھ کر فریبرز ہو گئی

عزائم شاہ شرٹ لیس بیٹھا کام میں مصروف تھا اسکا چوڑا کسرتی سینہ، ابھرے ہوئے سکس پیک، پھولے ہوئے مسلز اس کے جسم کو مضبوط اور پرکشش بنا رہے تھے عنود شاہ جو کہ اسے بلانے کی غرض سے آئی تھی اسے شرٹ لیس دیکھ کر نظر ہٹانا بھول چکی تھی

ایسے ہی تکتی رہو گی یا چھو کے دیکھنا چاہو گی؟؟ عزائم شاہ جو کہ لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف تھا بناء اپنا چہرہ اٹھائے گھمبیر لہجے میں بولا عنود سر جھکائے کھڑی تھی

عزائم شاہ صوفے سے اٹھتا ہوا اس کے قریب آیا اور ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی جانب کھینچا جو کسی گچی ڈور کی مانند اس کے سینے سے جا لگی

عنود کو شرم محسوس ہوئی اور وہ اس کے سینے سے نظریں ہٹاتی بولی

شاہ ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ پارٹی میں سب ہمارا ویٹ کر رہے ہوں
گے۔۔۔ عنود نے اس سے نظریں ملائے بغیر کہا

دل تو چاہ رہا ہے ایک سیکنڈ بھی ویسٹ کیے بنا تمہیں اپنی بانہوں میں بھر
۔۔۔ لوں خود میں سالوں۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہو تم عنود شاہ
عزائم شاہ کو مدہوش کرنے کے لئے تمہارا یہ حسن ہی کافی ہے لمس کی
۔۔۔ بات تو بعد کی ہے

URDUNovelians

عزائم شاہ کے گھمبیر لہجے نے عنود کے ارد گرد ایک سحر طاری کر دیا تھا وہ
اپنی آنکھیں بند کرتی اس کی ناک سے ناک ٹکائے اسے محسوس کرنے
لگی۔۔۔

بابا____ عیشم جو کہ اپنے ٹیڈی بیر کو ہاتھ میں پکڑے اسٹڈی
روم میں داخل ہوئی تھی اس کی آواز سن کر دونوں ایک دوسرے سے الگ
ہوئے

بہت بری ٹائمنگ ہے کینڈی آپ کی____ عزائم شاہ بڑبڑاتا ہوا اس کی
جانب بڑھا اور گٹھنے کے بل بیٹھا اس کی جانب دیکھنے لگا وہ اس کے بولنے کا
منتظر تھا

Baba____ this is for you

عیشم نے ایک کیوٹ سی پیکنگ میں لپٹی چاکلیٹ اور کارڈ اس کی طرف
بڑھایا

عزائم نے کارڈ کھولا جس پر عیشتم نے بہت کیوٹ سی ڈرائنگ کی تھی جس میں ایک مرد چھوٹی بچی کو اٹھائے ہوئے تھا ایک میں وہ مرد بچی پر چھتری تانے اسے بارش سے پروٹیکٹ کر رہا تھا کارڈ کے سائیڈ پر ریڈ کلر سے لکھا تھا

Esham and her Baba

عزائم شاہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے وہ بے اختیار عیشتم کو اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا

وہ معصوم سی بچی اس کے جینے کی وجہ تھی وہ بھلے ہی اس کی سگی بیٹی نہیں تھی مگر عزائم شاہ اسے سگوں سے بڑھ کر عزیز رکھتا تھا

URDU NOVELIANS

Esham___ you are My strength___ my
power___ my everything___ I love you so
much

عزائم نے عیشم کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اس کے گال
___ چومتے ہوئے محبت سے بولا

اگر آپ باپ بیٹی کے مذاکرات ہو چکے ہوں تو چلیں ___ ہمیں پارٹی میں
جانا ہے ___ عنود نے منہ بسوڑتے کہا کیوں کہ عیشم عزائم کے سامنے اسے
اگنور کرتی ہی تھی عزائم شاہ بھی عیشم کے سامنے عنود سے غافل ہو جاتا
تھا ___

ماما ___ بابا ___ میں بھی چلوں گی پارٹی میں ___ عیشم نے ناک چڑاتے کہا

نو۔۔۔ اس سے پہلے کہ عنود کچھ بولتی عزائم نے عیشتم کو انکار کر دیا

۔۔۔ سائیں لے جاتے ہیں ناں عیشتم کو

عنود نے عزائم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

جی نہیں۔۔۔ عیشتم گھر دادو کے ساتھ رہیں گی۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی
کی بری نظر میری بیٹی پر پڑے۔۔۔ عنود میں اسے شوہر کی چکاچوند سے دور
رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں نہیں چاہتا میری بیٹی لائٹ میں رہے۔۔۔
میری بیٹی آزاد اڑے گی میں اسے دوسروں کے لئے گوسپ نہیں بنانا
چاہتا۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنی مرضی کی زندگی گزارے اس کے
۔۔۔ رائیولز، اس کے فینز، اس کا سوشل سرکل اسے جج نہ کریں

شوہز نس سے تعلق رکھنے والے اسٹارز پبلک کی پرسنل پراپرٹی ہوتے ہیں
عنود اور میں عیشتم کو کسی کی پراپرٹی نہیں بنے دوں گا۔ گاٹاٹ۔
عزائم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تو عنود نے بھی اس کی تائید کرتے
سراشات میں ہلایا

اوکے بابا میں دادو کے پاس جانے لگی۔ بائے۔ عیشتم نے عزائم اور
پھر عنود کو ہگ کیا اور بھاگ گئی۔

چلیں۔ عزائم شاہ نے اسٹینڈ پر ہینگ کی گئی اپنی شرٹ اتاری اور اسے
پہنے لگا اور پھر عنود کی جانب ہاتھ بڑھاتے استفسار کیا

شاہ___ تیار تو ہو جائیں___ عنود نے عزائم کی شرٹ کے بٹن بند کرتے
کہا اس کے چوڑے کسرتی جسم پر بلیک ڈریس شرٹ ٹائٹ اور پرکشش لگ
رہی تھی___

میں تیار ہوں جانم___ یقین جانو اس پورے ہال میں تمہارے شوہر سے
زیادہ گڈ لکنگ اور ہاٹ کوئی نہیں ہوگا___ عزائم شاہ نے ایک آنکھ دباتے
عنود کی کمر میں ہاتھ ڈالے کہا عنود اس کی بات سن کر بلش کرنے لگی اور
پھر اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا

عزائم شاہ اس کی ان اداؤں پر ہی تو مرتا تھا___ عزائم نے اسے اپنے سینے
میں بھینچ لیا تھوڑی دیر بعد دونوں پارٹی کے لئے نکلنے لگے



سے باتیں کرنے میں مصروف تھے جب ولید نے مائیک پکڑا اور تمام لوگوں
سے مخاطب ہوا

لیڈیز اینڈ جینٹل مین سو جن کی کامیابی کی خوشی میں ہم نے پارٹی رکھی وہ
پہنچ چکے ہیں آپ سب کا بہت شکریہ جو آپ یہاں عزائم سر کی کامیابی کو
_____ سیلیبریٹ کرنے آئے _____ عزائم سر اللہ آپ کو مزید کامیابیاں دے
ولید نے عزائم کی طرف تھمبس اپ کا سائن دیا عزائم شاہ نے ادب سے
_____ سر جھکایا

لیٹس انجوائے ایوری ون _____ عزائم شاہ سب کی جانب دیکھتا گویا
_____ ہوا



بلیک سیولیو لیس لانگ میکسی پہنے بالوں کا میسی جوڑا بنائے لائٹ میک اپ
کیے اپنی میکسی کو ایک ہاتھ سے تھامے اپنا دوسرا ہاتھ سالار درانی کی
بانہوں میں ڈالے مریحہ سالار درانی جیسے ہی ہال میں قدم رکھتی ہے "تہام
_____ زیر ملک" اسے دیکھتے ہی مسمرائز ہو گیا

میں نے فیصلہ کر لیا ہے ملکہ _____ یوول بی مائن _____ میں تمہارے دل کی دنیا
_____ کو فتح ضرور کروں گا

_____ تہام زیر ملک دل ہی دل میں سوچتا ہوا گویا ہوا

URDU Novelians

عنود شاہ جو کہ مہمانوں سے بات کرنے میں مصروف تھی اپنی کمر پر رینگتی
نسوانی انگلیاں محسوس کرتی حیران ہوئی

URDU NOVELIANS

ہاؤ آریو آپنی۔۔۔ مریحہ سالار درانی عنود کے کان میں سرگوشی کرتی بولی

میر و۔۔۔ واؤ۔۔۔ واٹ آپلیمنٹ سر پرائز۔۔۔ پاپا۔۔۔ وہ مریحہ کے
ساتھ کھڑے سالار کو دیکھ کر اس کی جانب لپکی اور کتنی ہی دیر اس کے
گلے لگی خاموش آنسو بہانے لگی

اوگاڈ۔۔۔ آپ لوگوں کا میلوڈرامہ سٹارٹ ہو جاتا۔۔۔ ہاؤ بورنگ۔۔۔
میر و نے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا
عنود ہنستے ہوئے اس کے گلے لگی

پاپا۔۔۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ آرہے ہیں۔۔۔ عنود نے
سالار درانی سے سوال کیا

_____ بیٹا اگر بتا دیتے تو عزائم سائیں کا سر پر انز خراب ہو جاتا

وہ آپ کو سر پر انز دینا چاہتے تھے _____ سالار نے عنود کو بتایا تو اس کے
چہرے پر ایک مسکراہٹ کھل اُٹھی وہ مشکور نظروں سے عزائم شاہ کو دیکھنے
_____ لگی جو کہ دور کھڑا پلر سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

مریجہ سالار اور عنود تینوں باتیں کرنے لگے _____ جب سالار کی نظر
اینٹرنس پر پڑی تو وہ شاکد ہو گیا _____ اینٹرنس پر کھڑے زاق حیدر شاہ کو
دیکھ کر اس نے اپنا منہ موڑ لیا زاق نے بھی سالار کی اس حرکت کو نوٹ
_____ کیا

URDU NOVELIANS

ماموں _____ میں بہت جلد آپ کے دل میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لوں
گا _____ بہت جلد اس وحشی عزائم شاہ کے چہرے سے نقاب اتاروں گا _____
جسٹ ویٹ اینڈ وایج _____

_____ زاق شاہ دل ہی دل میں بڑبڑایا

عزائم شاہ زاق کی طرف خوشی اور بے یقینی سے بڑھا مگر زاق اسے مکمل
_____ طور پر نظر انداز بار کی طرف بڑھ گیا
_____ عزائم نفی میں سر ہلاتا اپنے مہمانوں کو وقت دینے لگا

URDUNovelians



عزائم شاہ نے ویٹر کو اپنی طرف بلایا اور جوس کا گلاس اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا کہ ایک لڑکی اسے دھکے دیتی آگے بڑھی۔۔۔ جوس عزائم کی شرٹ پر گرا اور اس کی شرٹ خراب کر چکا تھا

اوپس ایم سوری۔۔۔ وہ لڑکی شر مندہ انداز میں بولی

اٹس او کے مس زائشہ۔۔۔ عزائم شاہ نے زائشہ پر ایک کٹیلی نظر ڈالی زائشہ اس کی نظر کا مفہوم سمجھنے کے باوجود ڈھیٹ بنی بار کی طرف بڑھی جبکہ عزائم شاہ شرٹ صاف کرنے کے ارادے سے واش روم کی طرف۔۔۔ بڑھ گیا

ویل ڈن زائشہ۔۔۔ اب جا کر اسے سیڈیوس کرو۔۔۔ یاد رکھنا اس کمرے
میں ایک خفیہ کیمرہ لگوا یا ہے میں نے۔۔۔ تمہاری اور عزائم شاہ کی لائیو
ویڈیو ریکارڈنگ ہوگی جو عنود تک پہنچانا میرا کام ہے۔۔۔ جاؤ جا کر ویڈیو
ریکارڈنگ کرو اور فلم جلد ہی ریلیز ہوگی
زاق شاہ نے اسے آنکھ ماری تو زائشہ مسکراتی ہوئی کمرے کی طرف
۔۔۔ بڑھی

عزائم شاہ جیسے ہی کمرے میں پہنچا اس نے اپنی شرٹ اتار کر بیڈ پر
اچھالی۔۔۔

URDUNovelians

ولید میری گاڑی سے دوسری شرٹ نکال کر روم نمبر 260 میں لے
آؤ۔۔۔ عزائم نے ولید کا نمبر ڈائل کیا اور اسے حکمیہ انداز میں کہتا فون بھی
بیڈ پر پھینک چکا تھا

زائشہ جیسے ہی روم میں پہنچی اس نے عزائم شاہ کو شرٹ لیس دیکھا اور اس
کی خوبصورت پرکشش باڈی دیکھ کر اس کی جانب دیوانوں کی طرح بڑھی
۔۔۔ اور اسے گلے لگا لیا

۔۔۔ واٹ دا ہیل از دس زائشہ۔۔۔ آریوان یور سینسز
عزائم شاہ نے زائشہ کو پیچھے کی جانب دھکیلا

عزائم۔ آپ اچھے سے جانتے ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں۔
عزائم پلیز مجھے مت روکیں اپنے پاس آنے سے۔ زائشہ ایک بار پھر
اسے دیوانوں کی طرح لپٹتی بولی اور اس بار تو اس نے عزائم شاہ کے سینے
پر اپنے لب بھی رکھے اور اس کے سینے کو بے تحاشا چومنے لگی۔ جبکہ
عزائم اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا

شاہ۔ عنود شاہ ابھی ابھی اس کمرے میں آئی تھی اور بے یقینی سے عزائم کو
دیکھنے لگی۔

میوزک کے شور کی وجہ سے وہ اوپر کال سننے کے ارادے سے یہاں آئی
تھی جب اسے عزائم اور اس کے پیچھے ایک لڑکی کمرے کی طرف جاتے
نظر آئے۔

وہ ان کا پیچھا کرتی اس کمرے میں آئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر شاکٹ
_____ ہو گئی

شاہ آپ_____ آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ کسی لڑکی کے ساتھ اس
حالت میں_____ عنود نے نفی میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکلنے لگی

عنود میری بات سنیں ایسا کچھ نہیں ہے_____ عزائم نے اپنی صفائی پیش
کرنے کی کوشش کی

URDUNovelians

شٹ اپ عزائم شاہ_____ آپ کی جرأت کیسے ہوئی کسی اور عورت کے ساتھ
تعلق رکھنے کی مجھے چیٹ کرنے کی؟ آپ نے اس شادی کو مذاق بنا کر رکھ

دیا۔۔۔ ہاؤکڈ یوڈو دس۔۔۔ عنود اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیڈ پر
بیٹھی

یکدم دروازہ ناک ہوا اور وہ سب دروازے کی جانب متوجہ ہوئے

سر۔۔۔ آپ کی شرٹ۔۔۔ ولید دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا اور عزائم
کو اس کی شرٹ پکڑائی

اور پھر اندر کی صورت حال دیکھ کر نفی میں سر جھٹکتا باہر کی جانب بڑھا اور
دروازے کے پاس رکا اور پیچھے مڑتا عنود سے مخاطب ہوا

میم۔۔۔ میں ایک ملازم ہوں میرا آپ کے پرسنل میسر میں بولنے کا سوال
پیدا نہیں ہوتا بٹ آپ کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ سر کی شرٹ پر

زائشہ میڈم نے جو س گرایا تھا اور سر میرے ہی کہنے پر روم میں آئے تھے
____ زائشہ میڈم کیوں آئی کمرے میں کس مقصد سے میں اس بارے میں
کوئی بات نہیں کروں گا مگر آپ سے یہ ضرور کہوں گا کہ عزائم شاہ کبھی
____ آپ کو چیٹ نہیں کر سکتے

ولید یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا اور عنود شاہ شرمندہ سی سر جھکا گئی پھر غصے
میں آگے بڑھی اور زائشہ کے بالوں سے اسے پکڑ کر ایک طمانچہ اس کے
____ منہ پر مارا

یو بلڈی ____ بچ ____ تمہاری جرأت کیسے ہوئی میرے شوہر پر ڈورے
ڈالنے کی ____ آئی ول کل یو ____ عنود نے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں
جکڑا اور ایک اور تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

عنود نے زائشہ کی گردن دبائی عنود نے اپنے لمبے ناخن زائشہ کی گردن
میں گاڑھے تھے اس کی گردن سے خون کے قطرے نمودار ہونے لگے
عزائم شاہ شاکد سا کھڑا عنود کے رد عمل پر غور کر رہا تھا اور پھر آگے بڑھتا
_____ زائشہ کو عنود سے چھڑوایا

عنود _____ بی ہیو پلینز _____ عزائم نے عنود کو پیچھے کیا اور اسے سمجھاتے
ہوئے بولا

چھوڑیں مجھے مار دوں گی میں اس بچ کو _____ اس نے میرے شوہر پر نظر
ڈالی بھی کیسے؟ عنود نے ایک ایک لفظ چباتے کہا مگر عزائم نے زائشہ کا
ہاتھ پکڑے اسے باہر کی طرف دھکیلا

نکلو _____ نکلو یہاں سے زائشہ _____ عزائم نے زائشہ کو کہا اور پھر زور سے
دروازہ بند کرتا عنود کی جانب بڑھا

اور اس کی طرف دیکھتا ایک ایک لفظ چباتے بولا

کیا کہا تم نے یہ شادی میرے لیے ایک مذاق ہے؟ ایک جھوٹ ہے؟ میرا
دوسری عورتوں کے ساتھ ناجائز رشتہ ہے؟

عزائم شاہ کی آنکھوں میں بے یقینی تھی جبکہ عنود اسے غصے سے گھور رہی
_____ تھی

URDUNovelians

عزائم شاہ نے آگے بڑھتے عنود کے بازو سے اسے پکڑا یہاں تک کہ اس
کے ناخن عنود کو اپنے بازوؤں پر چبھتے محسوس ہوئے

بلیک سلیو لیس میکسی پہنے اس کا دلکش سراپہ عزائم شاہ کو بہکانے لگا تھا مگر
_____ وہ خود پر قابو پاتا عنود سے گویا ہوا

یو مسز عنود عزائم شاہ _____ سمجھ کر کیا رکھا ہوا تم نے مجھے؟ ہاں کون ہوں
میں؟ کوئی پلے بوائے؟ کوئی بد کردار مرد؟ کون ہوں میں؟
مجھے اپنا شوہر تو سمجھتی ہو تم مگر اعتبار زرا برابر نہیں

ہاں بولو۔ اب چپ کیوں ہو؟ عنود تم چاہتی ہو کہ میں تمہاری زندگی سے
چلا جاؤں تو ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں مگر میری ایک بات یاد رکھنا اگر
تمہارے لیے یہ رشتہ مذاق ہے تو میرے لیے میرا یہ رشتہ میری زندگی
ہے میں نے سچے دل سے تمہیں اپنی لائف میں شامل کیا تھا۔ اگر تم نہ

ملتی ناں عزائم شاہ کو تو قسم باخدا عزائم شاہ کبھی کسی اور عورت کو اپنی
_____ زندگی میں شامل نہ کرتا

بٹ تم نے آج مجھ پر الزام لگا کر مجھے میری اوقات یاد کروائی۔۔۔ جارہا
ہوں میں۔۔۔ عزائم نے غصے میں شرٹ پہنی اس سے پہلے کہ عزائم شاہ اپنی
بات مکمل کرتا عنود نے اسے کالر سے پکڑے اپنی طرف جھکایا اور خود اپنی
ایڑھیاں اونچی کیے عزائم شاہ کے لبوں پر اپنے لب رکھے اس کے لبوں کو
قفل لگا دیا

عزائم شاہ حیرت کا مجسمہ بنا اس کی حرکت پر ساکت کھڑا رہا مگر عنود کے
لب مسلسل اس کے لبوں کو چوم رہے تھے اور اس کی انگلیاں عزائم کے
_____ سینے پر رینگ رہی تھیں

عزائم شاہ یکسر خود کو فراموش کرتا اس دلربا کو کمر سے پکڑے اپنے مزید
قریب کرتا اس کا بھرپور ساتھ دینے لگا

کافی دیر بعد عنود عزائم سے الگ ہوئی اور اسے کالر سے پکڑے آہستہ آہستہ
_____ چلتی دیوار سے پن کر چکی تھی

عنود _____ عزائم نے اس کو پکارا

URDUNovelians

_____ شش _____ چپ مسٹر ایر و گینٹ

عنود نے اس کے ساتھ چپکتے کان میں سرگوشی کرتے انداز میں کہا

عنود نے غور سے عزائم شاہ کا چہرہ دیکھا
وہ وقت گزرتے بلا کا حسین مرد بن چکا تھا
ہلکی داڑھی گھنی مونچھیں پیشانی پر بکھرے بال نیلی آنکھیں وہ رف حلیے
میں بھی دلکش لگ رہا تھا عنود اسے دیکھتے ہی کھو گئی اس کے لب ہلے

"The Desiree"

اس کی سرگوشی عزائم نے بھی سنی عنود اب اپنے ہاتھ کی انگلی عزائم کی
پیشانی پر رکھتی ایک ادا سے اس کے چہرے پر پھیر رہی تھی عزائم کی ناک
سے گزرتی جیسے ہی اس کے لبوں پر رکھی عزائم نے اپنے لب کھولے اس
کی انگلی اپنے ہونٹوں میں دبائی

عنود نے مسکراتے ہوئے عزائم کے کان کے پاس بائٹ کیا
یکدم عزائم کو اپنے پیٹ پر کوئی چیز محسوس ہوئی اس نے جیسے ہی نیچے
_____ دیکھا تو عنود کے نازک ہاتھ میں ایک پسٹل دیکھ شاکڈ ہو گیا

عنود نے وہ پسٹل آہستہ آہستہ عزائم کے سینے پر لے جاتے اس کی گردن
اور پھر ٹھوڑی پر رکھتے اس کا چہرہ پسٹل کی نوک کے سہارے اوپر
_____ اٹھایا

کیا کہا آپ نے مسٹر عزائم شاہ؟ آپ مجھے چھوڑ دیں گے؟ نو مسٹر عزائم شاہ
آپ کو مجھ سے اب موت کے سوا کوئی چیز، کوئی شخص دور نہیں کر
_____ سکتا

میں اہتاج شاہ کی بیٹی ہوں جو میرا ہے اسے میرا ہی رہنا ہے میں اس ہوا کو
بھی اپنی ڈیزائر کو چھونے کی اجازت نہ دوں کجا کہ وہ سو کالڈ ایکٹریس

آپ پر صرف میرا حق ہے۔ میرے علاوہ جس نے آپ کے قریب آنے
کی کوشش کی میں آپ کی جان لے لوں گی مسٹر عزائم واسق شاہ

عزائم عنود کے لہجے میں ایک عزم اور آنکھوں میں جنون دیکھ شاہ
ہوا

URDUNovelians

بٹ مجھے سزا کیوں؟ وہ فقط اتنا ہی بولا اور بولتے بولتے عنود کے ہاتھ سے
پسٹل چھین چکا تھا کیوں کہ اہتاج شاہ کی بیٹی کا کوئی بھروسہ نہ تھا وہ اسے
جان سے مار دینے میں ایک سیکنڈ نہ لگاتی

کیوں کہ آپ ہو گے ہی نہیں تو پھر کوئی آپ پر گندی نظر نہیں رکھ پائے گی۔ میرے پاپا نے مجھے سکھایا کہ پہلے فساد کو نہیں بلکہ اس کی جڑ کو پکڑو پھر اسے اکھاڑ کر پھینک دو جب جڑ ہی نہیں رہے گی تو فساد کیسا؟

عنود کی بات سنتے عزائم نے اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اسے اپنے قریب کرتے اس کی کمر سے پکڑے اپنی بانہوں میں اٹھایا عنود نے بھی اپنی ٹانگوں سے اس کی کمر کے گرد حصار قائم کیا عزائم گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

۔ عنود اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے اس کے گلے لگ گئی



دوسری جانب اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کی سکرین پر جگمگاتیہ منظر زاق
حیدر شاہ کے تن بدن میں آگ لگا چکا تھا زاق نے لیپ ٹاپ اُٹھا کر
___ دیوار سے دے مارا

جتنے قربت بھرے لمحات گزارنے ہیں گزار لو عزائم شاہ کیوں کہ عنود کو
واپس میرے پاس ہی آنا ہے___ میں تم دونوں کو الگ کر کے ہی سکون
کروں گا___ تم عنود کے جسم پر دسترس رکھ سکتے ہو مگر اس کے دل میں
___ نہیں

URDUNovelians

___ یو عنود شاہ ___ یو

اس نے انگلی اٹھاتے عنود کی تصویر کی جانب اشارہ کیا

یو آرمائی ڈیزائر _____ اینڈ آئی ول سنیچ یو فرام یور سو کالڈ ہز بینڈ _____ یہ کہتے
_____ ہی میجر زاق نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا

"عنود ابستا ج شاہ _____" دا ڈیزائر



عزائم شاہ عنود کو بانہوں میں لیے بیڈ کی جانب بڑھا اور عنود کو بیڈ پر
گرانے کے انداز میں لٹایا عزائم شاہ مدہوش کن انداز میں عنود کے دلکش
سراپے کو دیکھنے لگا

عنود شاہ گہرے گہرے سانس لینے میں مصروف تھی اس کے سینے کے اتار
چڑھاؤ عزائم شاہ کو اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے عزائم کے لبوں پر ایک

پراسرار مسکراہٹ کھل اُٹھی عزائم شاہ نے اپنے جسم سے شرٹ اتاری اور اسے بیڈ پر اچھالتا ہوا اسکی ایک ٹانگ اٹھالی اور اسکے ملائم پاؤں کو چومنے لگا اسکو سک کرنے لگا کبھی پاؤں کی انگلیاں چوسنے لگتا تو کبھی انگلیوں کے بیچ جگہ چاٹنے لگتا جس سے عنود میں لذت کی لہریں اسکے بدن میں ہلچل مچاتیں جو اسکی بیتابیوں کو اور بڑھاوا دے رہی تھیں

دونوں کی بے چینیاں عروج پر تھی عزائم شاہ کے ہاتھ اپنا بیلٹ کھولنے میں مصروف تھے جب یکدم کسی احساس کے تحت اس نے دیوار کے ایک کونے کی طرف دیکھا تو سامنے لگا کیمرہ اس کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا وہ اپنی آنکھیں سکیرے نفی میں سر ہلاتا عنود کے جسم پر چادر اوڑھ چکا تھا عنود شاہ جو کہ آنکھیں بند کیے آنے والے لمحات کا سوچ رہی تھی عزائم شاہ کے اس عمل پر حیران ہوتی اپنی آنکھیں کھول چکی تھی

کیا ہوا شاہ؟ عنود جو بیڈ سے اٹھنے لگی تھی عزائم شاہ کے اشارہ کرنے پر وہیں
لیٹ گئی عزائم شاہ کمرے کے بیچ کھڑا کچھ سوچ رہا تھا یکدم اس کی نظر
ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے چھوٹے سے لیمپ پر پڑی تو اس نے وہ لیمپ اپنے
ہاتھ میں لیا اور اسے زور سے دیوار سے مارا

جس سے دیوار پر لگا کیمرہ ایک ہی جست میں ٹوٹ کر زمین بوس ہو چکا تھا

عنود نے بھی عزائم کی نظروں کے تعاقب میں اس جانب دیکھا اور کیمرہ
دیکھ کر تمام صورت حال سمجھ چکی تھی

شاہ میرے خیال سے ہمیں گھر جانا چاہیئے۔۔۔ عنود نے آگے بڑھتے
عزائم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

عنود____ کوئی ہمارے بیچ پھوٹ ڈالنا چاہتا ہے____ عنود میں نے زندگی میں کبھی آپ سے کچھ نہیں مانگا آج مانگنا چاہتا ہوں____ مجھے دو گی؟ عزائم نے آس بھری نظروں سے عنود کی جانب دیکھا

آپ مانگ کر دیکھیں عزائم شاہ____ عنود نے عزائم کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے کہا

مجھے کبھی تنہامت چھوڑنا____ مجھ پر اعتبار کرنا____ عنود اگر تم نے مجھ پر اعتبار نہ کیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا____ عزائم شاہ کی بات سن کر عنود نے اسے گلے لگا لیا

شاہ_ میں خود سے زیادہ آپ پر اعتبار کرتی ہوں پلیز ایسی باتیں کبھی مت
کرنا_ عنود نے عزائم کو پر یقین لہجے میں کہا اور پھر عزائم اس سے الگ
ہوتا بولا

میرے خیال سے باقی کاروائس گھر جا کر کرنا چاہیے 😊😊😊 ہمارا یہ
اسپیشل مومنٹ تو سپاگل کر دیا کسی نے_ عزائم نے ہنستے ہوئے کہا مگر اس
کے چہرے پر یکدم انتہاء کی کرخستگی چھا گئی تھی

وہ عنود کو لیتا اس ہوٹل سے نکلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا



دوسری جانب زاق حیدر شاہ شدید غصے میں شاہ حویلی سے نکلا اس کے
چہرے پر بلا کا غصہ تھا اسے رہ رہ کر عزائم اور عنود کے پرستل مومنٹ
زہن میں آرہے تھے جس سے اس کے تن بدن میں آگ لگ چکی تھی وہ
غصے میں ڈرائیونگ کرتا برش کے اپارٹمنٹ پہنچا پورے راستے اس نے
ڈرنک کی تھی

سکون۔۔۔ اس نے آنکھیں موندتے فقط یک لفظی جملہ ادا کیا

وہ جیسے ہی سیڑھیاں چڑھتا اپنے اپارٹمنٹ تک پہنچا تو گہرا سانس خارج کرتا
اندر کی جانب بڑھا اپارٹمنٹ میں گھپ اندھیرے کا راج تھا زاق شاہ
موبائل کی ٹارچ آن کرتا اپنے اور برش کے مشترکہ کمرے کی طرف
بڑھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر بلیک ناٹھی پہنے کسی گہری سوچ میں
گم ابرش پر پڑی ابرش کا دلکش سراپہ زیر و والٹ کے بلب کی روشنی میں
خوب چمک رہا تھا اور میجر زاق شاہ کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا

زاوق شاہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں ابرش کی جانب بڑھا اور اس کے
قریب پہنچتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی جانب کھینچا
ابرش زاق کا لمس محسوس کرتے ہی شدت سے کانپ اٹھی زاق شاہ نے
اپنے لب ابرش کے کندھے پر رکھے اور انہیں چومنے لگا۔ زاق کے
ہونٹوں کا نرم گرم لمس ابرش کے وجود کو تسکین پہنچا رہا تھا مگر وہ خود پر
ضبط کرتی اس سے الگ ہوئی

URDUNovelians

کہاں جا رہی ہو ابرش؟ ابرش جیسے ہی زاق کے پاس سے گزری زاق
نے اسے اپنی جانب کھینچتے سوال کیا

مجھے نیند آرہی ہے سونے جارہی ہوں۔۔۔ ابرش نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

تم ایسے نہیں سو سکتی۔۔۔ زواق نے اسے ٹوکا

کیوں؟؟ ابرش نے سوال کیا

کیوں کہ مجھے نیڈ ہو رہی ہے ابرش۔۔۔ زواق نے آگے بڑھتے ابرش کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے کہا

میں طوائف نہیں ہوں ناں ہی تمہاری مسٹر لیس ہوں جو تمہاری نیڈ پوری کرنے کے لئے آل ٹائم میسر ہوں۔ میں ایک شریف باپ کی بیٹی اور ایک غیرت مند بھائی کی بہن ہوں میجر زاق حیدر شاہ۔ اپنی یہ نیڈ جا کر کسی رکھیل کے ساتھ پوری کرو جب تک تم مجھے میرا حق نہیں دیتے اس معاشرے میں نام نہیں دیتے تب تک میرے قریب آنے کی جرأت مت کرنا۔ ابرش نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا اور زاق کو دھکا دیتی وہاں سے جانے لگی زاق شاہ نے خود پر قابو پایا اور ابرش سے گھمبیر لہجے میں بولا

تم پر میرا حق ہے ابرش شاہ اور تمہارے قریب آنے سے تم مجھے روک نہیں سکتی۔ یہ کہتے ہی زاق شاہ نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کیا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے اس کی فرار کی راہیں مفقود کرنے لگا

ابرش نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی اور زاق شاہ کو بڑی مشکل سے
خود سے الگ کرتی بولی

زاق حیدر شاہ تم نے مجھے اپنی آنی کی طرح سمجھ رکھا ہے جو اب تاج شاہ
کے نکاح میں ہو کر دوسرے مردوں کے بستر گرم کرتی رہی؟ میں عالین
کیانی نہیں ہوں جو تمہارا بستر گرم کروں اور بدلے میں سوائے زلت کے
کچھ حاصل نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ ابرش مزید کچھ بولتی اس کے ان
الفاظ نے زاق شاہ کے اندر کا جانور جگادیا تھا وہ غصے میں آگے بڑھا

کیا کہا تم نے؟ میری آنی کے بارے میں کیا بکواس کی؟ تم جانتی ہی کیا ہو
میری آنی کے بارے میں ابرش ملک؟ میری آنی کا کردار اس کے قطرے
سے زیادہ صاف اور شفاف تھا تم نے میری آنی کے بارے میں اتنی گھٹیا

بات کی تو کی کیسے؟ زاق شاہ نے ابرش کے منہ پر تھپڑ مارا اور پھر اسے
مارتا ہی گیا

ابرش زمین پر گری تو زاق شاہ نے اپنی پینٹ کا بیلٹ کھولا اور وہ بیلٹ
ابرش کی پیٹھ پر مارنا شروع کر دیا ابرش کی چیخیں پورے کمرے میں گونج
رہی تھیں

وہ مجرموں کی درگت بنانے والی بہادر اور مضبوط ابرش ملک آج اپنے
شوہر کے ہاتھوں بری طرح پٹ رہی تھی خدا کے سوا اس کا کوئی پرسان
حال نہ تھا

URDUNovelians

سائیں پلزیومی__ سائیں مجھے چھوڑ دیں ابرش ملک اپنے پیٹ پر ہاتھ
رکھے بری طرح رو رہی تھی زاق شاہ کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جو وہ

اپنے پیٹ پر رکھے ہوئے تھی اور پھر زاق شاہ نے ابرش کو اس کے
بالوں سے پکڑ کر فرش سے اٹھایا ابرش کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں مگر وہ
پھر بھی کھڑی رہی

میری آنی کے بارے میں بکو اس کرنے والوں کو میں نہیں بخشا ابرش
ملک___ کاش اب تاج شاہ زندہ ہوتا اور تمہیں بتاتا میری آنی کو دی گئی
ایک ایک اذیت کا کس طرح اس کی بیٹی سے بدلہ لیا تھا میں نے___
زاق شاہ نے یہ کہتے ہی ابرش کے پیٹ میں ٹانگ ماری اور ابرش کی چیخیں
نکلنے لگی زاق شاہ اسے بے دردی سے مار کر اب دوسرے کمرے میں چلا گیا
اور بیڈ پر لیٹتے ہی اسے نیند نے آگھیرا



عزائم شاہ عنود کا ہاتھ تھامے ہوئے ڈرائیونگ میں مصروف تھا جب اسے
زیر ملک کی کال ریسیو ہوئی

عزائم سائیں۔۔۔ ہمیں کل ہی کینیا مال بھیجنا ہے کیا آپ ابھی گودام آ سکتے
ہیں؟ تاکہ سب آپ کی نگرانی میں بھیجا جاسکے

زیر ملک بول رہا تھا اور عزائم شاہ اس کی بات سنتا، ہمہاں میں جواب
دے رہا تھا جب کہ کن اکھیوں سے وہ عنود کو بھی دیکھ رہا تھا

کال بند کرتے ہی عزائم شاہ نے گاڑی ابنتاج شاہ کنگڈم کی جانب بڑھائی
اور کچھ ہی دیر میں وہ کنگڈم کے مین گیٹ کے سامنے گاڑی کھڑی کیے
ہوئے تھا

جانم۔۔۔ آپ گھر جاؤ میں ضروری کام سے آفس جا رہا ہوں۔۔۔ صبح ناشتے
پر ملاقات ہوگی۔۔۔ عزائم شاہ نے عنود کے بالوں کی لٹ اس کے کان
میں اڑ سی اور گھمبیر لہجے میں بولا عنود نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے
گال پر کس کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی

عنود کے جاتے ہی عزائم شاہ کے لبوں پر کھلتی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل
گئی اور وہ اپنی گاڑی کا رخ موڑ چکا تھا

URDUNovelians



آسمان کی نیلگوں سیاہی چھٹنے والی تھی صبح کے چار بجے قریبی پارک میں ایک بیچ پر بیٹھالیو کسی گہری سوچ میں گم تھا وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے کسی ضروری کام سے واپس آیا تھا اور پھر نماز کا انتظار کرتا اس پارک میں ہی بیٹھ گیا پارک کا چوکیدار کیوں کہ اسے جانتا تھا اس لیے وہ کسی بھی وقت وہاں آتا جاتا رہتا تھا

یکدم اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کی واٹریشن سن کر وہ چونک اٹھا اور کسی خیال کے تحت وہ بھاگتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا اس کی رفتار میں چیل کی تیزی تھی وہ اپنی گاڑی بھاگتا شہر کے پوش ایریا کے اپارٹمنٹس ایریا میں پہنچا اور پارکنگ میں گاڑی کھڑی کرتا سیڑھیاں پھلانگتا ایک اپارٹمنٹ کے سامنے رکا

اپار ٹمنٹ اندر سے لاک تھا اس نے اپنی جیب سے ماسٹر کی نکالی اور دروازہ کھولتے ہی اندر داخل ہوا لاؤنج میں اندھیرا تھا وہ اپنے موبائل کی روشنی کی مدد سے اندازے کے مطابق ایک کمرے کی طرف بڑھا اور کمر آدھ کھلا تھا لیو جیسے ہی اندر داخل ہوا سامنے کے منظر نے اس کے پاؤں سے زمین کھینچ لی تھی اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا

سامنے ہی فرش پر ٹوٹی بکھری حالت میں بے ہوش پڑی ابرش کو دیکھ کر اس کا رنگ فق ہو گیا اس نے جلدی سے اپنی جیکٹ اتار کر ابرش کے نیم برہنہ وجود کو کور کیا اور اسے اپنی بانہوں میں بھرتا اپار ٹمنٹ سے لے کر نکلا اس کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ ابرش کی نبض بہت سلو چل رہی تھی گویا وہ زندگی سے ہار چکی تھی

لیو کے لیے ایک ایک قدم من بھر ہو رہا تھا وہ خود کو بڑی مشکل سے
سنجھتا گاڑی کی کچھلی سیٹ پر لٹا چکا تھا اور پھر دروازہ بند کرتا اپنی
ڈرائیونگ سیٹ سنجھتا بڑی مشکل سے گاڑی چلاتا اپارٹمنٹ کی طرف
بڑھا

آفیسر عدن۔ لیو ہیر۔ آئی نیڈ یور ہیلپ۔ فور ااس لو کیشن پر
پہنچیں۔

لیو نے مقابل کی بات سنے بغیر ہی کال بند کر دی اور سپاٹ انداز میں گاڑی
چلانے لگا مگر اس کے زہن میں کئی سوچیں تھیں جن کا کوئی سرا نہیں مل
رہا تھا

یہ منظر لیو کے اپارٹمنٹ کے ماسٹر بیڈروم کا ہے جہاں بیڈ پر دنیا سے خفاء
ابرش ملک بیہوشی کی حالت میں پڑی تھی اور اس کے پاس ہی فرش پر گٹھنے
کے بل بیٹھا لیو ابرش کا ہاتھ تھامے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

چیف کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے انہیں ابرش کی حالت پر ترس آ رہا
تھا ان کی نظریو پر پڑی لیو کے چہرے پر درد تکلیف اذیت کی انتہاء کرب
جانے کیا کیا رقم تھا چیف جیسے زمانہ شناس انسان کے لئے اندازہ کرنا مشکل
تھا

لیو چیف کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر نفی میں سر ہلاتا اٹھا اور ابرش کا ہاتھ
چھوڑتا کمرے سے جانے لگا اس کے پاس اس وقت چیف کی سوال کرتی
_____ نظروں کا کوئی جواب نہیں تھا

جیسے ہی لیو باہر کی جانب بڑھا اس کے قدم ڈاکٹر عدن کی آواز پر وہیں جم گئے اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا

_____ چیف اینڈ لیو _____ ابرش کانروس بریک ڈاؤن ہوا ہے

ابرش کو مینٹلی اینڈ فزیکلی ٹارچر کیا گیا ہے اس کو بہت بری طرح مارا گیا ہے _____ ایون اس کا بے بی سروائیو نہیں کر سکا _____ میرے خیال سے اسے فوراً اسپتال موو کیا جائے

ڈاکٹر عدن یہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی اور لیو نفی میں سر ہلاتا دیوار سے جا لگا _____

چیف بے اختیار آگے بڑھتے لیو کے کندھے پر ہاتھ رکھتے گویا ہوئے

ریلیکس میرے شیر۔۔۔ تم جانتے ہو ناں یہ شیرنی ہے ہماری اسے کچھ
نہیں ہو سکتا۔۔۔ شی از آفاٹر۔۔۔ چیف کی بات سن کر لیو کے لبوں پر
ایک تلخ مسکراہٹ کھل اُٹھی

آپ مجھ سے زیادہ خود کو باور کر رہے ہیں کہ ہماری شیرنی ٹھیک ہو جائے
گی۔۔۔ جانتے ہیں ناں اس شیرنی کو محبت کے ناگ نے ڈسا ہے یہ شیرنی
۔۔۔ زاق حیدر شاہ کے سامنے بھیگی بلی ہے

۔۔۔ چیف ہماری شیرنی کو محبت راس نہیں آئی ہے
ہماری شیرنی کو محبت دیمک کی مانند چاٹ کر کھا چکی ہے اور یہ سب شاہ
۔۔۔ حویلی کے مکینوں کی وجہ سے ہوا ہے

لیو کی ڈائری میں شاہ حویلی والوں کا ایک اور جرم نقش ہو چکا ہے اور اب کی بار کا کیا گیا یہ جرم ناقابل معافی ہے چیف۔۔۔ چیف اب بچا سکتے ہیں تو بچا لیجئے گا شاہ حویلی کے مکینوں کو لیو کے قہر سے

لیو یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا اور پیچھے چیف وہیں ابرش کے پاس بیٹھے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے گہری سوچ میں گم ہو چکے تھے



صبح کے سات بجے عزائم شاہ جیسے ہی اپنی کنگڈم پہنچا تو ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے وہ صائمہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا جہاں صائمہ بیگم قرآن پاک کھولے تلاوت میں مصروف تھیں ساتھ ہی عیشتم بڑے سلیقہ سے ڈوپٹہ اوڑھے ان کے پاس خاموش بیٹھی تھی

عزائم شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی اس نے اپنی ماما کی جانب فخر سے دیکھا اس کی ماما اس کی بیٹی کی بالکل ایسے ہی پرورش کر رہی تھیں جیسے
__ انہوں نے عزائم شاہ کی کی تھی

عزائم آہستہ سے دروازہ بند کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا جہاں اس کی متاع حیات رات والے ڈریس میں ہی سوئی ہوئی تھی اس کے چہرے پر میک اپ مٹا مٹا سا تھا گویا اس نے میک اپ ریموو کرنے کا تکلف نہ کیا ہو عزائم شاہ دروازہ بند کرتا دروازے کی پشت سے ٹیک لگائے عنود کو دیکھتا رہا وہ عورت اس کا سکون تھی اور وہ دنیا کی تمام الجھنیں اس کنگڈم سے باہر
__ چھوڑ کر اپنے سکون کے پاس واپس لوٹتا تھا

عزائم نے آہستہ آہستہ قدم بڑھائے اور عنود کے قریب بیڈ پر لیٹ گیا اور
___ عنود کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا

بلیک میکسی میں اس کا گداز بدن عزائم شاہ کے دل کی دنیا تہہ و بالا کر رہا
تھا ___ وہ بے اختیار اس کا گال پر جھکا اپنے لب رکھ چکا تھا عنود اپنے جسم
پر بوجھ محسوس کرتی مسکرا اٹھی اور اپنی نیند میں ڈوبی آنکھیں کھولتی عزائم
شاہ کی جانب دیکھ کر مسکرا اٹھی

کام ختم ہو گیا ہاٹ کیک آپ کا؟ عنود نے نیند میں ڈوبی آواز میں سوال کیا

ہممم ہو گیا ___ عزائم شاہ نے عنود کے گال سے سر ہٹائے ہی جواب دیا
اور اب اپنے لب اس کی گردن پر رکھے

دل تو چاہ رہا تھا کمرے سے نکال دوں آپ کو۔۔۔ اتنی خوبصورت بیوی کے ہوتے ہوئے جناب کی راتیں پیسا بنانے میں گزرتی ہیں۔۔۔ عنود نے منہ بسوڑتے کہا تو عزائم نے اس کی گردن سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

تمہاری نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھیں ہزاروں مے کدوں کے بند ہونے کی خبر دینے کو کھلتی ہیں عنود شاہ

عزائم شاہ نے عنود کی آنکھوں پر بوسہ دیا اور پھر آہستہ آہستہ اس کی گردن اور پھر سینے پر لب رکھتا اس کی ناف تک پہنچا

تمہاری ناف جنت کی بشارت ہے۔۔۔ اور یکدم وہ عنود کا رخ موڑ چکا تھا عنود کی پشت اب عزائم کے سامنے تھی عزائم اس کی پشت سے اس کی

میکی سر کا تادم ہوش سا عنود کے تل پر لب رکھ چکا تھا عنود شاہ بھی اس
کے لمس پر کانپ اُٹھی

اور تمہاری پشت پر بنے تل کے نشان مجھے میری خوش بختی کا احساس
دلاتے ہیں اس تل کو چھونے کا حق فقط مجھے حاصل ہے یہ احساس ہی
_____ میرے بے چین دل کے لئے قرار ہے

عنود شاہ خود کو سنبھالتی ہمت مجتمع کرتی بیٹھی اور عزائم کا چہرہ اپنے دونوں
ہاتھوں میں لیتی مخمور لہجے میں بولی

URDUNovelians

اور آپ سراپا عشق ہیں عزائم شاہ____ سر سے لے کر پاؤں تک بنی عشق
کی تصویر____ میری خوش نصیبی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ میں آپ کی
____ ان بے شمار چاہتوں کی تنہا وارث ہوں

عنود یہ کہتے ہی عزائم کے لبوں پر جھکی اور اس کے لبوں کو چومنے
لگی____ دونوں کچھ ہی پل میں ایک دوسرے میں گم محبت کے لمحے کشید
کرنے لگے

دن کے تقریباً ایک بجے زاق حیدر شاہ کی آنکھ کھلی تو خود کو اپنے
اپارٹمنٹ میں دیکھ کر حیران ہوا اور پھر اپنی پیشانی کو مسلتا ہوا کمرے سے
نکلا اس کی آنکھیں نیند اور نشے کے احساس سے بو جھل تھیں وہ جیسے ہی
کچن میں پہنچا تو ڈسپنسر سے ایک گلاس پانی کا بھرا اور فریج کا دروازہ کھولتا

سرکہ تلاش کرنے لگا فریج کے ایک کیبنٹ میں سرکہ کی بوتل پڑی تھی
اس نے فوراً سے سرکہ پانی میں ملا کر پیا اور وہیں اسٹول پر بیٹھ گیا

کچھ ہی پل میں اس کا دماغ بیدار ہونے لگا اور رات کے تمام مناظر اس کے
زہن میں دوڑنے لگے وہ نفی میں سر ہلاتا کچن سے نکلا اور چیل کی رفتار سے
ابرش کے کمرے کی طرف بڑھا

ابر_____ابر_____سکون_____وہ ابرش کو پکارتا جیسے ہی کمرے میں پہنچا
وہاں خالی بکھرا کمرہ اس کا منہ چڑا رہا تھا وہ گھبراتا ہوا واشروم کی جانب بڑھا
مگر واشروم بھی خالی تھا

وہ پورے اپارٹمنٹ میں اسے ڈھونڈتا رہا مگر وہ نہ ملی زاق شاہ بھاگتا ہوا
پولیس ڈیپارٹمنٹ پہنچا مگر وہاں بھی ابرش نہیں تھی

وہ پورا دن اسے اس کی دوستوں، اس کے کو لیگز کے گھر جا کر ڈھونڈ رہا تھا
وہ زاق شاہ جو ابرش سے اپنا رشتہ چھپاتا آ رہا تھا اتنے سالوں سے آج
ابرش کے ہر دوست اور کو لیگ کے گھر جا کر کہہ رہا تھا کہ میری بیوی
ابرش کہاں ہے۔۔۔؟

رات کو وہ شاہ حویلی کی بجائے اپنے اپارٹمنٹ چلا گیا اسے رہ رہ کر ابرش کا
_____ خیال آ رہا تھا وہ خود کو نوچتا چیتا چلاتا وہیں فرش پر بیٹھ گیا
زاق شاہ کی پکڑ کا وقت ہو چکا تھا اس کا سکون اس کی بیوی میں تھا جو اسے
_____ بے سکون کر کے جا چکی تھی



عزائم شاہ اور عنود کی محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی وہ ایک دوسرے کے انتہائی قریب ہو چکے تھے عزائم کی شدتیں اور عنود کا جنون ان دونوں کے رشتے کی سب سے بڑی خوبصورتی تھا عیشم کی شرارتیں ان کی خوشیوں کو چار چاند لگا رہی تھیں

جبکہ دوسری طرف تہام اور مریحہ کی دوستی بھی اور مضبوط ہوتی جا رہی تھی سدید شاہ اپنے کسی کورس کے لئے ملک سے باہر جا چکا تھا اور خرم کی دیوانگی اس کا انتظار اس کی تڑپ اپنی التفات کے لئے بڑھتی جا رہی تھی وہ آج بھی چھپ چھپ کر اپنی التفات سے ملنے ہاسپٹل جاتا تھا ہاسپٹل کا تمام سٹاف جان چکا تھا کہ بستر پر پڑی یہ زندہ لاش خرم شاہ کی چلتی سانسوں کی

ضمانت ہے۔۔۔ وہ مشینوں میں جکڑے اس وجود کو دیکھ کر ہی زندگی گزار
رہا تھا۔۔۔

خرم شاہ جہاں خود کو بدل چکا تھا وہیں خرم شاہ کا ان سات سالوں میں
اپنے رب سے رشتہ مضبوط تر ہو چکا تھا وہ ان سات سالوں میں اپنے رب
کے قریب تر ہو چکا تھا

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب وہ کسی کام کے سلسلہ میں عزائم شاہ کے
پاس اس کے سیٹ پر ملنے آیا تھا اور وہیں سیٹ پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا
جب عزائم نماز کے ٹائم پر اپنا تمام کام چھوڑ کر جا چکا تھا

عزائم شاہ آپ جیسا ماڈرن بندہ دین کے معاملے میں اتنا پریکٹیکل ہو سکتا ہے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔ خرم شاہ نے اپنے دل کی بات زبان پر لاتے کہا

اس کی بات سن کر عزائم شاہ مسکرا اٹھا اور اس کی جانب دیکھتے بولا

ظاہری حلیہ کبھی بھی کسی انسان کی شخصیت کو مکمل طور پر بیان نہیں کرتا۔۔۔

URDUNovelians

میرا ظاہری حلیہ ایسا ہے کیوں کہ میں ایک ماڈل ہوں لیکن میرا اللہ کے ساتھ معاملہ خوبصورت ترین ہے

۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ جو تھوڑے ماڈرن ہے انہیں عموماً دین سے دور سمجھا جاتا ہے یہ سوچ غلط ہے خرم۔ کون کیسا ہے؟ اُس کا معاملہ اللہ کے ساتھ کیسا ہے؟ کوئی نہیں جان سکتا

عزائم نے اسے جواب دیتے کہا

۔۔۔ یہ تو آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں عزائم سائیں

میں بھی خود کو بدلنا چاہتا ہوں مگر۔۔۔ خرم شاہ بات کرتے کرتے رک گیا۔۔۔

مگر کیا؟ عزائم شاہ نے خرم کی بات کاٹتے سوال داغا

میرا کردار اچھا نہیں ہے۔ میں بہت برا ہوں۔ لوگ جج کرتے ہیں مجھے۔ لوگ کہتے ہیں پوری زندگی خدا کے قہر کا شکار رہوں گا۔ خرم نے لوگوں کے خیالات کو اپنے زہن میں لاتے کہا اسے بچپن سے ہی یہ سب سننے کو ملتا رہا کہ وہ بازار حسن سے تعلق رکھتا ہے اس کا اللہ کبھی اسے پسند نہیں کرے گا۔ یہی سوچ اس کے دماغ میں بیٹھ چکی تھی کہ وہ اللہ کا ناپسندیدہ ہے۔ جانے کس احساس کے تحت اس نے عزائم شاہ کے سامنے ذکر کیا۔

مجھے حیرت ہوتی ہے اُن لوگوں پر جو کسی کی ذات پر بغیر سوچے سمجھے فتویٰ لگا دیتے ہیں کہ فلاں شخص ٹھیک نہیں، کردار نہیں اچھا وغیرہ وغیرہ۔

اپنی ذات کو معتبر سمجھنے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ یہ سب معاملات اللہ کے ہیں وہ جیسے چاہیے اپنی رحمت سے خاص کر دے۔۔۔ ہو سکتا ہے جس انسان کو آپ حقیر سمجھ رہے ہو اُس کا اللہ کے ہاں مقام آپ سے زیادہ ہو۔۔۔ تم دنیا کی مت سوچو تم بس اپنے رب کو راضی کرو خرم شاہ۔۔۔ یقین جانو میرا رب تمہاری ایک توبہ کا منتظر ہے وہ تمہیں اپنی رحمت کے سائے میں چھپالے گا پھر یہ دنیا اور اس دنیا میں رہنے والے لوگ تمہارا سکون نہیں چھین سکیں گے۔۔۔ ٹرسٹ می

عزائم شاہ نے خرم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا اس کی بات سن کر خرم کے دل سے ایک بوجھ اتر اور وہ اپنے رب کو راضی کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔

اور اب ان سات سالوں میں خرم شاہ کی تنہائیوں کا سا تھی اس کا اللہ تھا
_____ جس نے اسے کبھی دنیاوی سہارے کا محتاج نہیں ہونے دیا

خرم نے جب سے اپنے اللہ سے دوستی کی تھی اس کے تمام معاملات
بہترین ہو رہے تھے اب اسے انتظار اس دن کا تھا جب اس کا رب اس کی
_____ التفات کو اسے بطور انعام سونپتا



وقت بڑی تیز رفتاری سے گزر رہا تھا عزائم شاہ کی کنگڈم عیشم کی شرارتوں
اور عنود کے قہقہوں سے گونجتی تھی عزائم شاہ کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی
تھیں مگر وہ اپنی کنگڈم میں آتے ہی خود کو عنود اور عیشم کے ساتھ محدود
کر لیتا تھا

اسی روٹین میں پورا ایک سال گزر چکا تھا جبکہ دوسری جانب زاق حیدر
شاہ کی زندگی بے رونق ہو چکی تھی اس کا دن آفس میں راتیں اپنے
اپارٹمنٹ میں ڈرنک کرتے گزرتی تھیں۔ وہ جگہ جگہ ابرش کو ڈھونڈ
_____ چکا تھا مگر ابرش اس کی زندگی سے بہت دور جا چکی تھی



ایک سال بعد

مریجہ جیسے ہی اپنے ڈیپارٹمنٹ سے گھر پہنچی تو سیدھا سالار کے کمرے
میں گئی۔ سالار درانی عالین کی تصویر سامنے رکھے بیٹھا اس سے باتیں

کرنے میں مصروف تھا مریحہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھی اور اسے پیچھے سے ہگ کر لیا

پایا۔۔۔ آپ اپنی مسز کے ساتھ باتوں میں اتنا گم ہوتے ہیں کہ اپنی بیٹی کو تو بھول ہی جاتے ہیں۔۔۔ مریحہ نے سالار درانی سے لاڈ کرتے کہا

بھئی بیٹی کے پاس وقت کہاں ہوتا ہے مجھ بوڑھے باپ کے لئے۔
سالار نے بھی ترکی باتر کی جواب دیا۔

ہا ہا ہا ہا ہا _____ سیر یسلی پایا _____ آپ بوڑھے کہاں ہو۔ آپ تو ابھی
بھی ینگ ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔

_____ سالار نے اسے آنکھیں دکھائی اور گھمبیر لہجے میں بولا

سالار درانی کی ذات عالین کیانی تک محدود تھی

نہ اس سے پہلے کوئی تھانہ اس کے بعد کوئی ہوگا

سالار درانی یہ کہتے ہی صوفی سے اُٹھا اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑکی کے

پٹ کھولے۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا اس کے وجود سے ٹکرایا

پایا۔۔۔ آپ مجھ سے خفاء ہیں؟ مریحہ نے سالار سے استفسار کیا

میر و میری ناراضگی کی تمہیں پرواہ کہاں ہے۔۔۔ سالار نے بنا اس کی
جانب دیکھتے کہا

پاپا مجھے فرق پڑتا ہے۔۔۔ میرے پاس اس وقت رشتوں کے نام پر صرف
آپ اور آپنی ہیں بس

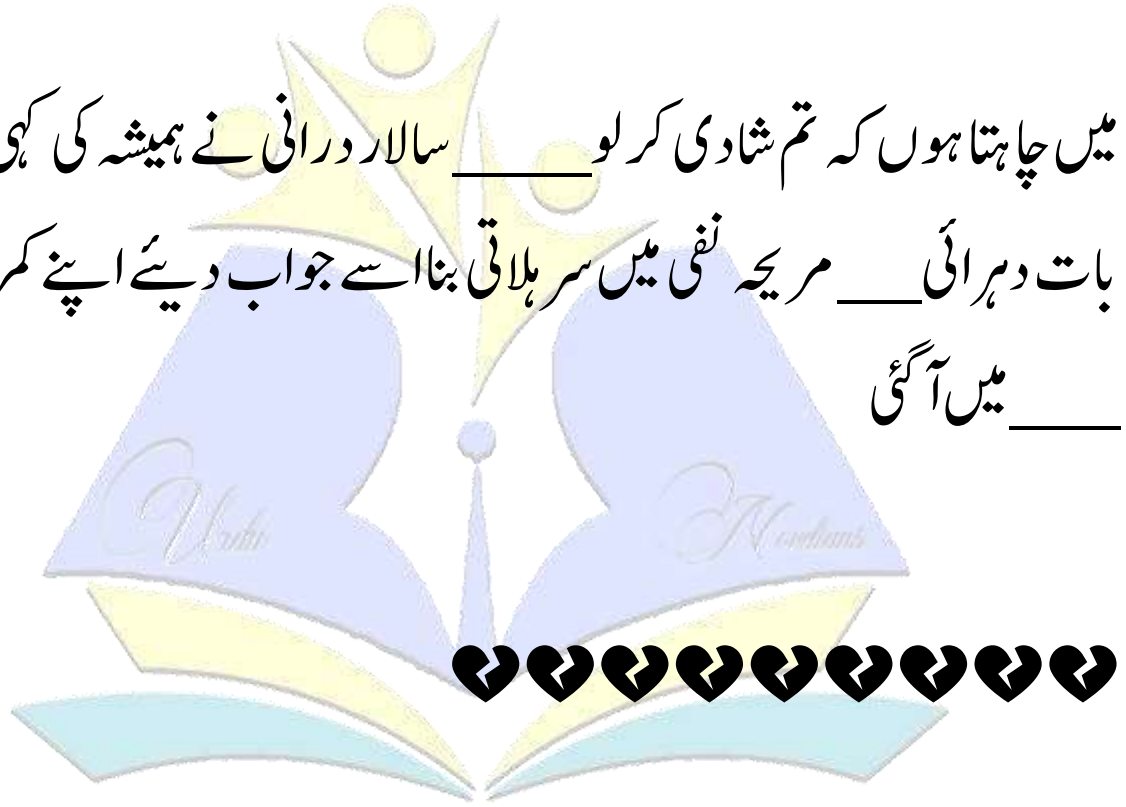
مریحہ نے نم لہجے میں کہا اور سالار کے بیڈ کی طرف بڑھی جب اس کی نظر
سائیڈ ٹیبل پر پڑی رپورٹس پر پڑی اس نے چپکے سے وہ رپورٹ اٹھالی

URDUNovelians

یہی تو مسئلہ ہے میر و تمہارے پاس رشتوں کے نام پر فقط میں اور عنود
ہیں۔۔۔ سالار درانی نے اپنی پیشانی مسلتے کہا

پاپا آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟ مریحہ نے وہیں بیٹھے بیٹھے سوال کیا دونوں
۔۔۔ باپ بیٹی کی پشت ایک دوسرے کی طرف تھی

میں چاہتا ہوں کہ تم شادی کر لو۔۔۔ سالار درانی نے ہمیشہ کی کہی ہوئی
بات دہرائی۔۔۔ مریحہ نفی میں سر ہلاتی بنا اسے جواب دیئے اپنے کمرے
میں آگئی۔۔۔



URDUNovelians

کمرے میں آتے ہی مریحہ نے کانپتے ہاتھوں سے وہ رپورٹس کھولیں
رپورٹس دیکھتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو کی لڑی نکلنے لگی

سالار درانی کینسر کے لاسٹ اسٹیج پر تھا یہ انکشاف مریحہ کے جسم سے سارا
خون نچوڑ چکا تھا وہ نفی میں سر ہلاتی وہیں فرش پر بیٹھ گئی اور اپنا سر گود میں
_____ گرائے خاموش آنسو بہانے لگی

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا _____ آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے پایا _____ پہلے ماما
پھر اب تاج شاہ اور اب آپ _____ ایک ایک کر کے مجھ سے میرے
سارے رشتے کھورہے ہیں میرے ہاتھ سے ریت کی طرح پھسلتے جا رہے
ہیں میرے ہاتھ خالی ہو رہے ہیں _____ میرے پاس سب کچھ ہونے کے
باوجود کچھ بھی نہیں رہا _____ سب ختم ہو رہا ہے _____ سب روٹھ کر جا رہے
ہیں _____ مریحہ وہیں فرش پر بیٹھی کانپتی ہوئی خود سے گویا ہوئی پھر کسی خیال
کے تحت اس نے سر اٹھایا اور کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا

___ اس نے اسی کیفیت میں نمبر ڈھونڈا

سدید اور تہام کا نمبر اوپر نیچے ہی تھا وہ کنفیوزڈ سی ہو چکی تھی یکدم وہ خود
___ کو سنبھالتی سدید کا نمبر نظر انداز کرتی تہام کا نمبر ڈائل کر چکی تھی

___ ہمیشہ کی طرح پہلی رنگ پر ہی فون اٹھالیا گیا تھا

___ ہیلو ملکہ ___ تہام کی خوشگوار شرارتی آواز مریحہ کے کان سے ٹکرائی

___ دل یو میری می؟ مریحہ نے فوراً سے سوال کیا

___ وہ اپنے پاپا کی خواہش پوری کرنا چاہتی تھی اسے اب اپنا گھر بسانا تھا

اپنے پاپا کو خوش رکھنا تھا ___ اور اپنے لیے بطور ہمسفر وہ تہام ملک کو

___ منتخب کر چکی تھی ___ تہام کی بات سن کر وہ تپ گئی

واٹ؟ تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا؟ تم نے بھنگ تو نہیں پی رکھی؟ تہام نے
دھڑکتے دل سے استفسار کیا اس کے لئے مریحہ کا یہ سوال ہی خلاف توقع
_____ تھا

مطلب تمہاری طرف سے میں ناں سمجھوں _____ اوکے تھینکس _____
_____ مریحہ نے یہ کہتے ہی فون کان سے ہٹایا

اوئے اوئے سنو _____ ایس پی صاحبہ بات سنو میری _____ آریو سیر لیس؟
تہام نے مزید سوال کیا

لیس میں سیر لیس تھی مگر اب پچھتا رہی ہوں تم جیسے بندر کو شادی کے لئے
_____ پروپوز کیوں کیا_____ گڈ بائے

_____ مریحہ نے ایک بار پھر کان سے فون ہٹایا

مریحہ سالار درانی تم مجھے قبول ہو_____ قبول ہو_____ قبول ہو_____ تہام
ملک کی آواز مریحہ کے کان سے ٹکرائی

تو ایک پرسکون مسکراہٹ مریحہ کے لبوں پر بکھری اور وہ فون بند کرتی
کانٹیکٹ لسٹ سکروں کرنے لگی کچھ سوچتے ہوئے مریحہ نے سدید کا نمبر
ڈیلیٹ کیا جس نمبر کو وہ پچھلے سات سال سے ڈیلیٹ نہیں کر سکی تھی اس
نمبر کو اس نے آج تہام ملک کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بعد ڈیلیٹ
_____ کر دیا تھا

کچھ ایسے نمبر بھی موبائل میں سیو ہوتے ہیں جن کو ہم چاہ کر بھی نہ
ڈائل کر سکتے ہیں نہ ڈیلیٹ کر سکتے ہیں کتنا وقت اس زہنی اذیت میں گزرتا
ہے کتنا ہی وقت ایک خوف کے تحت گزرتا ہے کہ اگر وہ نمبر ڈائل ہو گیا
تو مقابل ہمیں پہچاننے سے انکار نہ کر دے گا اگر اس نے ہم سے بات نہ کی
تو ہم کیسے رہیں گے۔۔۔ اسی خوف کے تحت زندگی گزرتی ہے اور پھر
زندگی میں ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کہ ہم بڑی آسانی سے اس نمبر کو
ڈیلیٹ کر دیتے ہیں کیونکہ ہمارے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی محو ہو چکی
ہوتی ہے کہ ہم اس شخص کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے

ہر چیز، ہر رشتے، ہر انسان ہر محبت کا کوئی نہ کوئی ری پلیسمنٹ ضرور ہوتا
ہے اور آج مریحہ درانی تہام ملک کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ
کر چکی تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کیا یہ نیا رشتہ نئی محبت پرانے کسی بند کواڑ
میں قید محبت کا نعم البدل ہو سکتی ہے۔۔۔؟

وہ اپنی زندگی اب مفروضے کے تحت گزارنا چاہتی تھی اور قسمت دور
_____ کھڑی اس کے اس فیصلے پر مسکرائی



عنود شاہ ابھی ابھی اپنے کمرے میں آئی تھی جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون
رنگ کرنے لگا وہ مسکراتی ہوئی فون اٹھانے کے لئے آگے بڑھی اور
سکرین پر

URDUNovelians
سکون ♥ کے نام جگمگاتا نمبر دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھل " اُٹھی

اس نے بناء دیری کیے کال ریسو کی اور فون کان سے لگاتی بیڈ پر لیٹ گئی

شاہ___ کیسے ہو آپ؟ کب آئیں گے؟ کھانا کھایا؟ عنود نے ایک ساتھ کئی سوال کیے دوسری جانب عزائم شاہ جو ابھی ابھی گاڑی سے نکلا تھا عنود کی آواز سن کر مسکرا اٹھا وہ کچھ دنوں سے کام کے سلسلے میں شہر سے باہر آیا تھا

ا م م م م م م م م م م السلام علیکم___ پہلے سلام کرتے ہوتے ہیں زندگی___ عزائم شاہ نے گھمبیر لہجے میں کہا

اوپس سوری _____ و علیکم السلام _____ بھول گئی تھی میں _____ عنود نے
منمناتے ہوئے کہا

_____ آپ کو کچھ یاد رہتا بھی ہے کہ نہیں؟ عزائم نے سوال کیا

مجھے سوائے آپ کے کچھ یاد نہیں رہتا شاہ _____ یہ بات آپ اچھے سے جانتے
ہیں _____ عنود نے بھی ٹھوس لہجے میں جواب دیا اس کی بات سن کر عزائم
شاہ کے لب مسکرا اٹھے

URDUNovelians

میری بیٹی کیسی ہے؟ عزائم نے عیشم کی بابت استفسار کیا

بیٹی تو ٹھیک ہے بیٹی کی ماما بہت مس کر رہی آپ کو ___ عنود نے مخمور لہجے میں کہا

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ___ سیر یسلی ___ میں بھی بہت یاد کر رہا ہوں بہت مس کر رہا ہوں آپ کو ___ عزائم شاہ نے بھی مخمور لہجے میں کہا وہ ابھی ابھی اپنے روم میں پہنچا تھا اور روم میں جاتے ہی اس نے عنود کی کال کٹ کی دوسری جانب عنود اس کے کال کاٹنے پر بہت غصہ ہوئی ___ اس سے پہلے کہ وہ شدید رد عمل کا اظہار کرتی عزائم شاہ کی ویڈیو کال آچکی تھی جسے ___ عنود نے بناء دیری کیے اٹھایا

ہاٹ ___ عنود نے سکرین پر جگمگاتے عزائم کے چہرے کی طرف دیکھا تو بے ساختہ اس کے لب ہلے

وہ شرٹ لیس بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا عنود کے بے چین دل پر
بجلیاں گرانے کا سبب بنا

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کی طرف ایک ٹرانس کی کیفیت میں دیکھتی رہی

سیٹی گم ہو گئی میری بیوی کی _____ ہا ہا ہا ہا ہا _____ عزائم شاہ نے ہنستے ہوئے کہا
_____ عنود بلش کرنے لگی

شاہ آپ بھی ناں _____ کس نے کہا ہے اتنی ہاٹ اور فٹ باڈی بنانے
کو _____ پتا نہیں کتنی لڑکیوں کی سیٹی گم ہوتی ہوگی _____ عنود نے ناک
بسورتے کہا

URDU NOVELIANS

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ مجھے صرف آپ کی سیٹی گم کرنی ہے مسز عنود عزائم
شاہ۔۔۔ آپ کو اپنی بانہوں میں لینا ہے آپ کے چہرے کے ایک ایک
نقش کو چومنا ہے۔۔۔ آپ کے جسم کے انگ انگ پر اپنی محبت کی مہر ثبت
کرنی یے۔۔۔ عزائم شاہ کی مخمور آواز عنود کے کانوں میں رس گھولنے لگی
تھی

شاہ آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی؟

_____ عنود نے عزائم شاہ سے سوال کیا

مجھے یاد نہیں مجھے آپ سے کب محبت ہوئی۔۔۔ بس اتنا یاد ہے کہ جب
 سے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا آپ کو اپنے دل کے بہت قریب پایا

عزائم نے عنود کے چہرے کو نہارتے کہا

___ شاہ آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟ عنود نے ایک اور سوال داغا

کیوں کہ آپ میرے لیے بہت ضروری بن گئی تھی عنود ___ میرے لیے ہر چیز سے بڑھ کر بن چکی تھی ___ میرے جینے کی وجہ بن چکی تھی آپ ___ عزائم شاہ نے گھمبیر لہجے میں کہا

اس کی بات سن کر عنود نے مشکور نظروں سے اس کی جانب دیکھا پھر دونوں پوری رات ایک دوسرے سے پیار و محبت کی باتیں کرتے رہے

فجر کے قریب عزائم شاہ نے کال بند کی اور دوسری جانب عنود بھی
___ پر سکون ہو کر سو گئی تھی



صبح دس بجے عنود کی آنکھ فون رنگ سے کھلی اور اس نے فون ٹولنے کی
کوشش کی فون جیسے ہی اس کے ہاتھ سے ٹکرایا اس نے کان سے فون
لگاتے ہیلو کی

دوسری جانب اس کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر زاق حیدر شاہ کے لب
مسکرا اٹھے

URDUNovelians

کیسی ہو دلبر سائیں___؟ عزائم شاہ نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے
سوال کیا

___ کال کیوں کی ہے؟ عنود نے غصیلے لہجے میں استفسار کیا

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں ___ زاق شاہ نے عنود سے کہا
___ مجھے تم سے نہیں ملنا ___ عنود نے فوراً انکار کیا

میری امانت تمہارے پاس ہے عنود شاہ ___ زاق شاہ نے جانے کس
خیال کے تحت عنود سے کہا

میرے پاس تمہاری کوئی امانت نہیں ہے ___ میری بیٹی سے دور رہو زاق
حیدر شاہ فارگاڈ سیک ___ عنود نے چیختے ہوئے کہا

مر کر بھی نہیں ملے گی نہ عیشم نہ ہی عیشم کی ماں۔۔۔ ہم صرف عیشم کے
بابا کی ہیں۔۔۔ عزائم شاہ کی۔۔۔ انڈر اسٹینڈ۔۔۔ عنود نے ایک ایک لفظ
۔۔۔ چباتے ہوئے کہا اور موبائل آف کر دیا

زاق حیدر شاہ کو عنود کی یہ حرکت انسٹڈ لگی اور وہ ضبط کرتا آخری داؤ کھیلنے کا منصوبہ بنانے لگا

اب کی بار اس کا یہ داؤ عزائم اور عنود کے رشتے کو ہمیشہ کے لئے تباہ کرنے
_____ والا تھا



صبح دس بجے عنود کی آنکھ فون رنگ سے کھلی اور اس نے فون ٹوٹنے کی
کوشش کی فون جیسے ہی اس کے ہاتھ سے ٹکرایا اس نے کان سے فون
لگاتے ہیلو کی
دوسری جانب اس کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر زاوق حیدر شاہ کے لب
مسکرا اٹھے

کیسی ہو دلبر سائیں _____؟ زاوق شاہ نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے

سوال کیا

کال کیوں کی ہے؟ عنود شاہ کی نیند میں ڈوبی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے
_____ غصیلے لہجے میں استفسار کیا

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں _____ زاق شاہ نے عنود سے کہا
_____ مجھے تم سے نہیں ملنا _____ عنود نے فوراً انکار کیا

میری امانت تمہارے پاس ہے عنود شاہ _____ زاق شاہ نے جانے کس
خیال کے تحت عنود سے کہا

URDUNovelians

میرے پاس تمہاری کوئی امانت نہیں ہے _____ میری بیٹی سے دور رہو زاق
حیدر شاہ فارگاڈ سیک _____ عنود نے چیختے ہوئے کہا

مر کر بھی نہیں ملے گی نہ عیشم نہ ہی عیشم کی ماں۔۔۔ ہم صرف عیشم کے
بابا کی ہیں۔۔۔ عزائم شاہ کی۔۔۔ انڈر اسٹینڈ۔۔۔ عنود نے ایک ایک لفظ
۔۔۔ چباتے ہوئے کہا اور موبائل آف کر دیا

زاق حیدر شاہ کو عنود کی یہ حرکت انسٹڈ لگی اور وہ ضبط کرتا آخری داؤ کھیلنے کا منصوبہ بنانے لگا

اب کی بار اس کا یہ داؤ عزائم اور عنود کے رشتے کو ہمیشہ کے لئے تباہ کرنے
_____ والا تھا



دو دن گزر گئے تھے عنود شاہ کی طرف زائق کی کالز مسلسل آرہی تھیں وہ
_____ غصے میں اس کا نمبر بلاک کر چکی تھی

دن کے ایک بجے وہ ہاسپٹل سے سیدھا عیشتم کو اسکول سے پک کرنے کے
ارادے سے نکلی مگر عیشتم کو اسکول میں نہ پا کر وہ پریشان ہو چکی تھی

میم۔۔۔ عیشم تو صبح اسکول آئی ہی نہیں۔۔۔ پرنسپل نے عنود پر انکشاف کیا
عنود کو یوں لگا جیسے اسکول کا چھت اس کے سر پر گرا ہو وہ خود کو سنبھالتی
اسکول سے نکلی اور کانپتے ہاتھوں سے ڈرائیونگ کرتی گھر تک پہنچی اور
۔۔۔ عیشم کو دیوانہ وار پکارنے لگی عیشم وہاں بھی نہیں تھی

عنود کے لیے سانس لینا دشوار ہو چکا تھا وہ کانپتی ہوئی خود کو سنبھالتی اسے
ڈھونڈنے لگی۔۔۔ صائمہ بیگم اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں واسق کے ساتھ
گئی تھیں۔۔۔ ولید بھی ان کے ساتھ ہی تھا عنود نے کچھ دن پہلے ہی ایک
نیا ڈرائیور رکھا تھا جس کے بارے میں عزائم شاہ کو ابھی نہیں بتایا تھا
کیوں کہ وہ کافی ٹائم سے ملک سے باہر تھا اور وہی ڈرائیور عیشم کو لے کر
اسکول گیا تھا

عنود شاہ صوفے پر بیٹھی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے کاپتی ہوئی رونے میں مصروف تھی اسے رہ رہ کر عیشتم کا خیال آ رہا تھا اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا کئی منفی سوچیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں جب لینڈ لائن نمبر پر کال آئی اس نے آگے بڑھتے کال ریسپونڈ کی

ہیل۔۔۔ لو۔۔۔ عنود کے لب کانپ رہے تھے وہ مشکل سے ہیلو بولی اس کی آواز سن کر زاق کو اس کی بے چینی کا اندازہ ہو چکا تھا

دلبر سائیں۔۔۔ عیشتم میرے پاس یے۔۔۔ زاق نے عنود پر بمب گرایا

اور اس نے کان سے فون ہٹاتے اس کی بات پر غور کیا اور پھر بولی

یو بلڈی۔۔۔ باسٹرڈ۔۔۔ عنود اس پر چیخنی زاق نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا

آہاں۔۔۔ بہت جوش ہے تمہارے اندر عنود شاہ۔۔۔؟ اسے سنبھال کر
رکھنا مجھے میرے بیڈ پر تمہارا یہ جوش چاہیئے۔۔۔ زاق شاہ نے کمینگی
۔۔۔ سے کہا اس کی بات سن کر عنود نے غصے میں مٹھیاں بھینچی

کیوں کر رہے ہو ایسا۔۔۔ اب کی بار عنود نے تحمل سے استفسار کیا کیوں کہ
وہ اپنے غصے کی وجہ سے عیشم کے لئے مسائل پیدا نہیں کرنا چاہتی
تھی۔۔۔

URDUNovelians

منع کیا تھا ناں مجھے بلاک کرنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔ لیکن پہلی غلطی تم
نے مجھے بلاک کیا۔۔۔ دوسری غلطی تم نے مجھ سے ملنے سے انکار کیا۔۔۔

پولیس کو یا اپنے اس سو کالڈ ہز بینڈ کو بتانے کی غلطی مت کرنا ابھی اسی
_____ وقت لو کیشن بھیج رہا ہوں وہاں پہنچو _____ ورنہ

_____ زاق بات کرتے کرتے رک گیا

ورنہ کیا _____ عنود نے غصے میں پوچھا

ورنہ عیشم صبح کا سورج نہیں دیکھ پائے گی _____ زاق شاہ کی بات سن کر

عنود کانپ اُٹھی URDU Novelians

اس نے فوراً سے عزائم شاہ کا نمبر ملا یا مگر عزائم شاہ کا نمبر بند جا رہا تھا یکدم
اسے زاق شاہ کی جانب سے ایک میسج موصول ہوا

دلبر سائیں اپنے اس سوکالڈ نیک دل عزائم شاہ کو میسج کرنے کی بھول بھی
____ مت کرنا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی

عنود شاہ نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا فون فرش پر پٹھا اور وہیں صوفے پر بیٹھی
____ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے رونے لگی

اس کا وجود خوف سے کانپ رہا تھا وہ زواق شاہ کے پاس جائے یا نہ جائے
اس شش و پنج میں مبتلا رہی تبھی اس کی نظر وال پر لگی اپنی عیشم اور عزائم
____ کی تصویر پر پڑی تو وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو دیکھنے لگی

They portray a perfect family picture

اس کی آنکھوں کے سامنے ماضی کا ایک ایک منظر فلم بن کر دوڑنے لگے وہ
نفی میں سر ہلاتی ایک فیصلہ کرتی اُٹھی اور پورچ کی طرف بڑھی

آدھے گھنٹے میں ہی وہ زاق حیدر شاہ کے سامنے بیٹھی تھی



_____ ایک ہفتے بعد

URDUNovelians

عزائم شاہ ابھی ابھی اپنی کنگڈم پہنچا تھا سامنے ہی صوفے پر بیٹھی صائمہ
_____ بیگم اور ان کی گود میں بیٹھی عیشتم کو دیکھ کر وہ مسکرا اُٹھا

ہیلومائی بیوٹیفل لیڈیز۔۔۔ عزائم شاہ نے اونچی آواز میں پکارا اس کی پکار سن کر باتوں میں مصروف عیشتم اور صائمہ نے اس کی جانب دیکھا اور پھر بابا۔۔۔ بابا پکارتی عیشتم دوڑتی ہوئی عزائم کے گلے لگی

عزائم شاہ نے بھی عیشتم کو اپنے سینے میں بھینچ لیا اور پھر مسکراتا ہوا صائمہ سے گلے ملا

بابا اور عنود کہاں ہیں؟ عزائم شاہ نے صائمہ کی جانب دیکھتے سوال کیا

تمہارے بابا شاہ حویلی گئے ہیں صائمہ نے جھجھکتے ہوئے کہا
کیوں۔۔۔؟ عزائم نے یک لفظی جملہ ادا کیا اس کے لہجے کی کراختگی صائمہ نے محسوس کر لی اور بات بدلتے ہوئے کہا

عنود اپنے کمرے میں ہے جاؤ اس سے مل لو۔۔۔ ڈنر کرو گے تم؟ صائمہ
بیگم نے نظر چراتے کہا

نہیں۔۔۔ عزائم نے یک لفظی جواب دیا اور پھر
اپنے کمرے کی جانب بڑھا

جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی اینری چیئر پر گم صم بیٹھی
عنود کو دیکھتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی عزائم شاہ مسکراتے
ہوئے دروازے کی پشت سے ٹیک لگاتے عنود کو دیکھنے لگا کچھ دیر پہلے کے
غصے کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا

جانم ___ عزائم شاہ نے عنود کو پکارا عنود جو کہ آنکھیں بند کیے کسی گہری سوچ میں گم تھی یکدم اس نے آنکھیں کھولے سامنے دیکھا ___ وہ شخص اپنی تمام تر مردانہ وجاہت سمیت اس کے دل میں اتر رہا تھا کتنے دن سے وہ اسے یاد کر رہی تھی آج اسے سامنے دیکھ کر دل پھر سے بے ایمان ہو چکا تھا ___

عزائم شاہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا ___ وہ جو اسے دیوانوں کی طرح دیکھ رہی تھی اسے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے قریب کیا اور اس کے خوبصورت لبوں کو اپنے ہونٹوں میں لے چکا تھا ___ اور کافی دیر اس کے لب چومنے کے بعد اسے آزادی بخشی اور مدہوش کن انداز میں اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا رگڑنے لگا ___

_____ بہت مس کیا ہے میں نے ان کو _____ بہت زیادہ

اس کے سرخ لبوں کو انگوٹھے سے رگڑتے مدہوش کن لہجے میں کہتا ان پر
جھکتا اپنے پیاسے لبوں کو عنود کے نرم ہونٹوں کی مٹھاس سے سیراب
کرنے لگا _____ کافی دنوں بعد اسے موقع ملا تھا عنود کے لبوں کو چھونے کا
وہ عنود کے لبوں کو پاگلوں کی طرح چوم رہا تھا اس کے لبوں کو چومنے
کے بعد وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومنے لگا اور عزائم کا
لمس اپنے چہرے پر محسوس کر کے عنود مسکرا اُٹھی _____ وہ بھی ترس رہی
_____ تھی عزائم شاہ کے لمس کے لئے اس کی قربت کے لئے مچل رہی تھی
آج اس کی محبت اس کی قربت محسوس کر کے وہ دل میں اطمینان محسوس
_____ کر رہی تھی

عنود بھی بھرپور طریقے سے عزائم کا ساتھ دے رہی تھی کچھ ہی پل میں
___ دونوں ایک دوسرے کی قربت میں مدہوش ہو چکے تھے



عزائم شاہ عنود کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا جبکہ عنود اس کے برہنہ
سینے پر انگلیاں چلا رہی تھی دونوں باتوں میں مصروف تھے

ہاٹ چاکلیٹ ___ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟ عزائم شاہ نے عنود سے
سوال کیا عزائم کے سینے کے بالوں کو چھیڑتے اس کے ہاتھ رک گئے اور
اس نے سر اٹھاتے عزائم شاہ کی آنکھوں میں دیکھا جہاں عنود کے لئے فقط
محبت تھی جنون تھا

شاہ___ میں آپ کو اتنا چاہتی ہوں کہ اگر مجھے ایک صدی کے لئے بھی
آپکا ساتھ ملے تو میری چاہتیں ختم ہونے سے پہلے صدی گزر جائے
گی___ عنود نے یہ کہتے ہی عزائم کے سینے میں اپنا منہ چھپا لیا



صائمہ بیگم صبح سے کچن میں مصروف تھیں جب عزائم شاہ ان کو ڈھونڈتا
ہوا کچن میں پہنچا___

URDUNovelians

ماما__ ماما__ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ کتنی بار کہا ہے کہ اب کچن کا چارج اپنی بہو کو سونپ دیں آپ بس حکم چلائیں__ عزائم شاہ نے صائمہ بیگم کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے کہا

آج عنود کے کچھ مہمان آرہے ہیں ان کے لئے کھانا بنا رہی ہوں بیٹا__ اور __ویسے بھی تم جانتے تو ہو مجھے خود کو مصروف رکھنا اچھا لگتا ہے کیونکہ اس مصروفیت کے بہانے میں خود کو ماضی کی تلخ یادوں سے نکال سکتی ہوں__ صائمہ شاہ نے عزائم کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا

ماما__ ہمارا ماضی بیشک دردناک ہے اور میں اس ماضی کو ہماری زندگی سے کبھی نکال نہیں سکتا مگر ماما اس ماضی کو یاد کر کے میں کبھی اپنے حال اور اپنے مستقبل کو خراب نہیں کر سکتا__ پلیز آپ بھی نکل آئیں اس

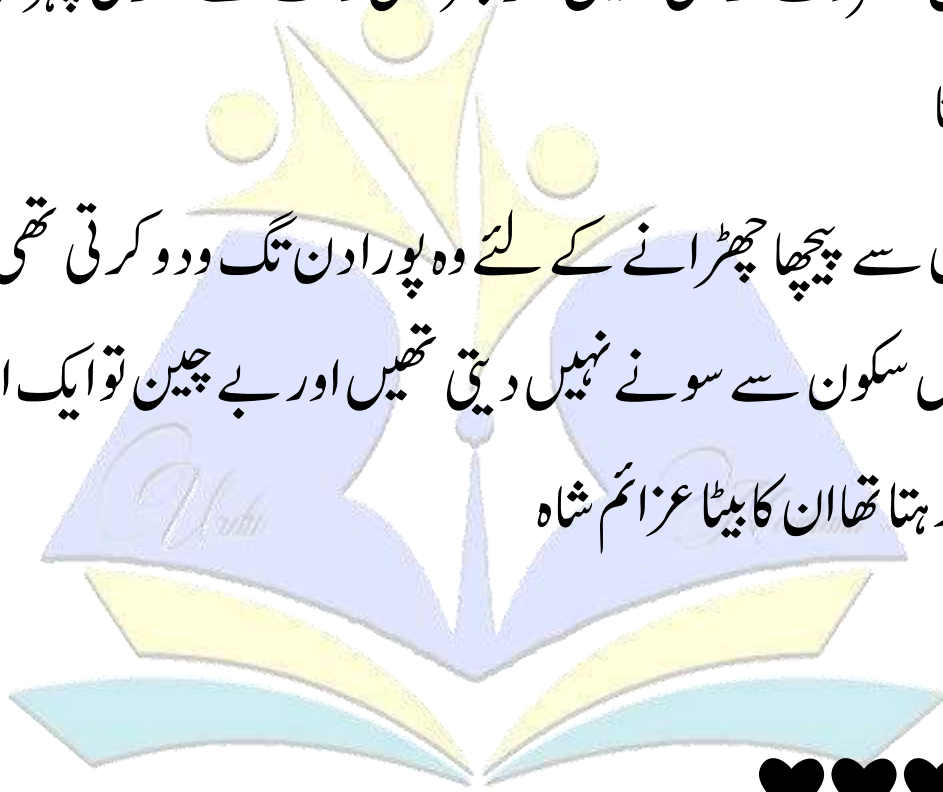
دردناک اور وحشت زدہ ماضی سے جہاں سوائے درد کے ہمیں کچھ حاصل نہیں۔۔۔ عزائم شاہ صائمہ بیگم کے ماتھے کو چومتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچن سے نکل گیا صائمہ بیگم نم آنکھوں سے اس کی پشت کو گھورتی دل ہی دل میں بولی

میں کیسے بھول جاؤں اپنا گزرا ہوا کل عزائم شاہ۔۔۔ میرے گزرے ہوئے کل نے تمہاری معصومیت نکل لی میرے اس گزرے ہوئے کل نے تم سے تمہارا بچپن چھین لیا میرے اس گزرے ہوئے کل نے مجھ سے۔۔۔ میرے وجود کا ایک حصہ میری بیٹی جدا کر دی

صائمہ بیگم کے دل میں ایک درد سا اٹھا جسے وہ نظر انداز کرتی ایک بار پھر۔۔۔ اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھیں

ان کا ماضی انتہائی دردناک تھا جسے بھلانے کے لئے وہ خود کو دنیاوی کاموں میں مصروف کر چکی تھیں مگر پھر بھی رات کے آخری پہر ان کو وہ سب یاد آتا

جن یادوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے وہ پورا دن تگ و دو کرتی تھی وہی یادیں انہیں سکون سے سونے نہیں دیتی تھیں اور بے چین تو ایک اور وجود بھی رہتا تھا ان کا بیٹا عزائم شاہ



URDUNovelians

عنود __ عنود __ عزائم شاہ جیسے ہی کمرے میں پہنچا عنود کو نہ پا کر پریشان سا ہو گیا واش روم کا دروازہ ادھ کھلا دیکھ کر وہ بنا ناک کیے اندر چلا

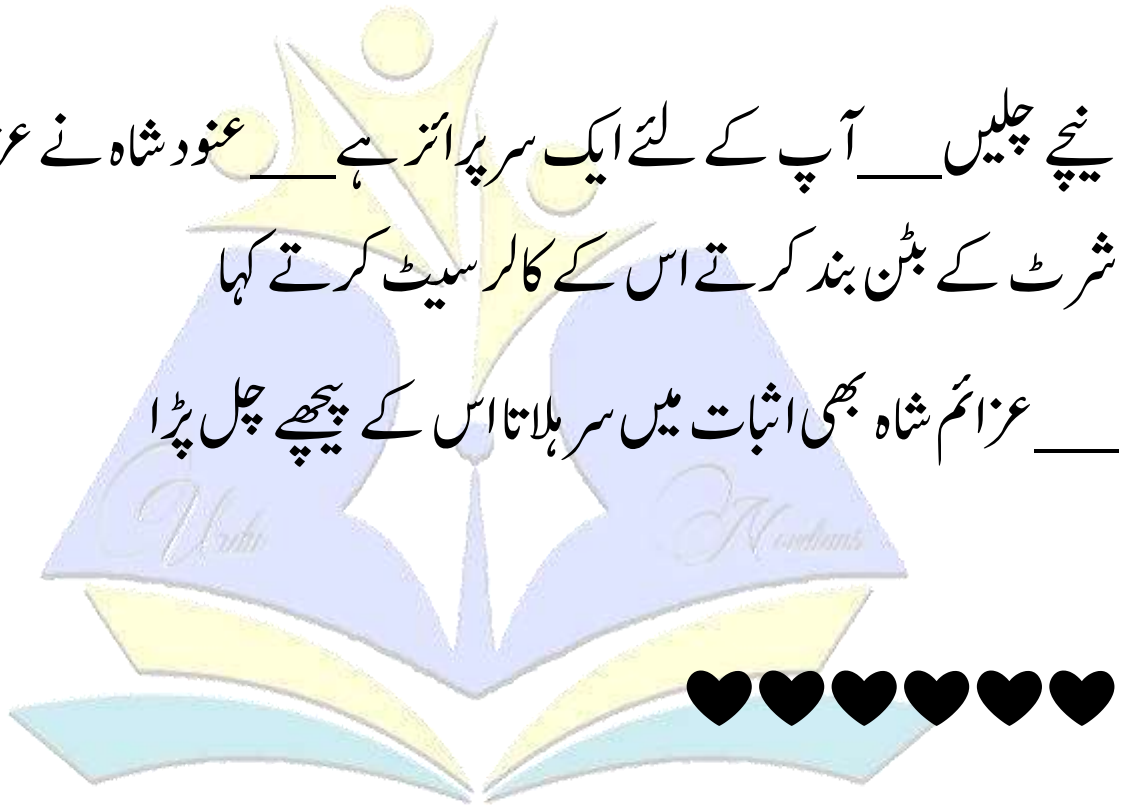
گیا عنود وہاں بھی نہیں تھی اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتا ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا تو وہ اس جانب متوجہ ہوا سامنے ہی آف وائٹ ساڑھی پہنے بالوں کا حسب معمول جوڑا بنائے ہلکے میک اپ میں عنود ہمیشہ کی طرح عزائم کے دل پر بجلیاں گرانے کا سبب بنی

میں نے اس پوری کائنات میں ایسا ہو شر باحسن نہیں دیکھا۔ میری خوش نصیبی ہے کہ یہ حسن میری ملکیت ہے میرے دل کی تسکین ہے عزائم شاہ بہکتے ہوئے انداز میں بولا اور عنود کو اپنی بانہوں میں بھرا عنود بغور اس کے چہرے کو دیکھنے لگی اور پھر اس کی جانب دیکھتے بولی

خوبصورت چہرے فریب ہیں عزائم شاہ۔۔۔ عنود کی پراسرار مسکراہٹ نے عزائم شاہ کو کھٹکھٹنے پر مجبور کیا اس سے پہلے کہ عزائم شاہ عنود سے کچھ

سوال کرتا عنود اس کے چہرے پر آئے اتار چڑھاؤ دیکھ کر خود ہی بات
بدلتے گویا ہوئی

نیچے چلیں۔ آپ کے لئے ایک سر پر اتر ہے۔ عنود شاہ نے عزائم کی
شرٹ کے بٹن بند کرتے اس کے کالر سیٹ کرتے کہا
عزائم شاہ بھی اثبات میں سر ہلاتا اس کے پیچھے چل پڑا



پاپا۔ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ ایک بلیک گاڑی جو کہ
اسلام آباد کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی اس میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی
مریحہ درانی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے سالار کی جانب دیکھتے بولی

جی بیٹا___ میں ہمہ تن گوش ہوں___ سالار درانی نے خوشدلی سے جواب دیا وہ اپنی بیٹیوں سے زیادہ دیر خفا نہیں رہ سکتا تھا

پاپا___ میں شادی کرنا چاہتی ہوں___ مریحہ نے سالار کی جانب دیکھتے کہا

ریٹلی میرو___ تم سچ بول رہی ہوناں___ سالار درانی جو کہ کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا یکدم مریحہ کی طرف مڑا اور اس سے سوال کیا

جی پاپا___ میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں___ مریحہ نے سر جھکائے کہا

تو پھر میں آج ہی آپا سے بات کرتا ہوں۔۔۔ سالار درانی نے خوشدلی سے
کہا

پھپھو سے؟ کس سلسلے میں؟ مریحہ نے سالار کی جانب دیکھتے پوچھا

آپ کے اور سدید کے رشتے کی۔۔۔ سالار نے مسکراتے ہوئے کہا مریحہ
نے اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا

نو پا پا۔۔۔ مجھے سدید شاہ سے نہیں بلکہ تہام زبیر ملک سے شادی کرنی
ہے۔۔۔ مریحہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا اس کی بات سن کر سالار
چونکنے پر مجبور ہو گیا

ریا؟؟ تم ہوش میں ہو؟ شادی کوئی مذاق نہیں ہے عمر بھر کا ساتھ ہے میں تمہاری شادی کسی ان چاہے انسان کے ساتھ نہیں کر سکتا میں نہیں چاہتا
_____ کہ جو کچھ عالین اور میں نے فیس کیا ہے وہ سب تم فیز کرو

سالار نے سمجھاتے ہوئے کہا

بالکل پاپا میں بھی کسی ان چاہے انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی
_____ مریحہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

ہاں تو ٹھیک ہے پھر میں سدید کے حوالے سے بات کرتا ہوں آپا سے
_____ سالار نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی

جی نہیں پایا۔۔۔ میرے لئے ان چاہا شخص تہام نہیں سدید شاہ
ہے۔۔۔ میں سدید شاہ سے اتنی نفرت کرتی ہوں کہ اگر وہ اس دنیا کا
آخری مرد بھی ہوتا میرے لیے تو بھی میں اس پر تھو کنا بھی پسند نہ
کرتی۔۔۔

مریحہ نے تلخ لہجے میں کہا اس کے لہجے کی اس کڑواہٹ کو سالار نے
محسوس کیا اور پھر گہرا سانس خارج کرتا گویا ہوا

ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ میرے لیے تمہاری خوشی سے بڑھ
کر کچھ نہیں ہے میرو۔۔۔ سالار درانی نے مریحہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے
کہا

مریحہ نے تشکر بھری نظروں سے سالار کی جانب دیکھا اور مسکرا اٹھی

ہاہاہاہاہاہاجب آپ بولیں گے وہ آجائے گا۔ مریحہ نے سالار کو یقین دہانی کراتے کہا

چلو میں تمہاری آپنی اور عزائم سائیں سے مشورہ لے لوں پھر بلا لیں گے
 اے۔۔۔ سالار یہ کہتے ہی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا



ابھی چھوٹی بچی ہے وہ پڑھائی بھی نہیں مکمل ہوئی اس کی ___ یہ کوئی عمر
ہوتی ہے شادی کی عالین؟؟ کب سے کہہ رہا ہوں رک جاؤ رک جاؤ مگر
___ میری کوئی بات سنتا ہی نہیں

سالار بول رہا تھا اور قدم بڑھاتا عالین کی طرف بڑھا

یہ مجھے تم لوگ اس میٹنگ میں کیوں لے کر جا رہی ہو؟ میں کیا کروں گا
وہاں جا کر؟ سالار نے عالین سے استفسار کیا عالین نے اسے دیکھتے کہا

URDUNovelians

میٹنگ کا پروگرام تو تم نے بنایا تھا ___ عالین نے مسکراتے ہوئے کہا

دیکھو سالار تم میرو کے باپ ہو آج نہیں تو کل یہ دن آنا ہی تھا۔۔۔ سالار
نے عالین کو ٹوکتے کہا

ہاں تو آجائے گاناں یہ دن بھی۔۔۔ مگر چار پانچ سال بعد جب وہ بڑی
ہو جائے گی۔۔۔ آئی ہیو چینجڈ مائی ماسنڈ۔۔۔ سالار نے اکتاتے ہوئے کہا

سالار تم نروس ہو رہے ہو۔۔۔ ہاہاہاہاہا سیریلی۔۔۔ عالین نے سالار کا موڈ
فریش کرتے کہا

URDUNovelians

پاپا۔۔۔ لیجیئے ہم عزائم شاہ کی کنگڈم میں پہنچ گئے۔۔۔ مریحہ نے گاڑی
روکتے ہوئے سالار کی طرف دیکھتے کہا جو ماضی کی یادوں میں مصروف تھا

کیا ہوا پاپا؟ مریحہ نے اس کے سامنے چٹکی بجائی سالار درانی نے ایک نظر
مریحہ کی جانب دیکھا اور سر نفی میں ہلاتا گویا ہوا

کچھ نہیں بس تمہاری ماں یاد آگئی تھی وہ اگر زندہ ہوتی تو تمہارے اس فیصلے
پر بہت خوش ہوتی میرو۔۔۔ سالار درانی نے مریحہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لیتے کہا

وہ نہیں ہیں تو کیا ہوا؟ میرے پاس آپ ہیں۔۔۔ آپی ہیں۔۔۔ ماما کی کمی تو
پوری نہیں ہو سکتی لیکن آپ دونوں کی موجودگی سے میری ماما کی روح کو
تسکین پہنچے گی۔۔۔ مریحہ نے سالار کے گال پر بہتے آنسو صاف کرتے کہا
جو عالین کو یاد کرتے اکثر سالار کے گال پر چمکنے لگتے تھے

سالار نے بھی تفخر سے اپنی چھوٹی بیٹی کو دیکھا جو وقت گزرتے مضبوط
_____ ہوتی جا رہی تھی

دونوں گاڑی سے نکلے اور اندر کی جانب بڑھے جہاں ایک طوفان سب کا
_____ منتظر تھا

بلیک جینز اور بلیک ہی چیک والی شرٹ پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ
کیے وہ جیسے ہی کمرے میں پہنچا تو کمرے میں ایک تیز میوزک نے اس کا
_____ استقبال کیا

سامنے ہی ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ابرش ملک کو دیکھ کر اس کے
لب مسکرا اٹھے

کہاں کی تیاری ہے میڈم؟ لیو نے ابرش سے استفسار کیا
_____ کہیں بھی نہیں

بس یو نہیں سوچا بالوں کو برش کر لوں جننی بنی پھرتی رہتی ہوں
ابرش نے مسکرا نے کی کوشش کرتے کہا

ہممم _____ کب تک ایسا چلتا رہے گا ابرش؟ لیو نے ابرش کے گال پر آتی
بالوں کی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے اڑسا اور اس کے کندھے پر اپنے
دونوں ہاتھ رکھتے سوال کیا

URDUNovelians

سمجھی نہیں میں _____ ابرش نے لیو سے استفسار کیا اور پھر نظر چراگئی

ایک سال ہو چکا ہے ابرش خود کو تم نے اس حادثے کے زیر اثر کر رکھا
یہ تمہاری اپنی کوئی زندگی نہیں رہی۔ کیوں خود کو اتنا کمزور بنا دیا
ہے۔ تم تو بہت سٹرانگ ہوا کرتی تھی لوگوں سے میل جول رکھا کرتی
تھی مگر اب خود کو اس اپارٹمنٹ میں قید کیے بیٹھی ہو
۔۔۔ باہر نکلو لوگوں کے ساتھ بیٹھو ہلہ گلہ کرو جیسے پہلے کیا کرتی تھی
لیونے اسے چیئر پر بٹھاتے کہا اور پھر اس کے قدموں میں بیٹھ گیا
ابرش نے پیار بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا اور مسکرا اٹھی
وہ شخص واقعی ہر رشتے کو بڑے مان سے بڑے سبھاؤ سے لے کر چلنے والا
تھا۔۔۔

URDUNovelians

میرادل بہت اداس اور مردہ ہو گیا ہے میں نے خود کو کہیں بہت پیچھے
چھوڑ دیا ہے

ایک وقت تھا جب مجھے رونقیں پسند تھیں
سب سے باتیں کرنا نہنا پسند تھا مگر اب مجھے وحشت ہوتی ہے
انسانوں سے ___ اُن کے رویوں سے ___ ان رونقوں سے ___ میں تو
___ اب زندہ لاش بن چکی ہوں بس زندہ لاش

میں نے اپنے بچے کو کھویا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس بچے کے ساتھ ساتھ
___ میری سانسیں بھی چھین لی تھی زاق حیدر شاہ نے

ابرش یہ کہتے ہی ڈرینگ روم میں گھس گئی اور پھر دروازے کی پشت سے
___ ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی دونوں ہاتھوں میں چہرہ گرائے رونے لگی

میں تمہارے ایک ایک آنسو کا حساب لوں گا ابرش۔۔۔ ان شاہ حویلی
والوں نے بہت ظلم کیے ہیں ہم پر ان کے ظلموں کی فہرست طویل سے
طویل تر ہوتی جا رہی ہے اور یہ ظلم جو زاق حیدر شاہ نے تم پر کیا ہے اس
_____ ظلم کا بدلہ اسے چکانا پڑے گا

_____ سود سمیت

لیونے اونچی آواز میں کہا اور اس کی بات سن کر ابرش کی ریڑھ کی ہڈی میں
خوف کی لہر جاگی وہ لیو کے انتقام کا سوچ کر ہی کانپ اُٹھی تھی



URDU Novelians

_____ تہام _____ تہام

کہاں ہو تم تہام؟؟؟ زائشہ ملک ابھی ابھی گھر لوٹی تھی اور آتے ہی تہام کے کمرے میں آدھمکی مگر اسے کمرے میں موجود نہ پا کر اب اسے آوازیں دینے لگی کچھ ہی پل میں ٹیرس کا دروازہ کھلا اور تہام ملک کمرے میں داخل ہوا زائشہ کو دیکھتے ہی اس کا خون کھولنے لگا اور اس نے آگے بڑھتے ایک تھپڑ زائشہ کے چہرے پر مارا

زائشہ اس زوردار تھپڑ کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہلی اس سے پہلے کہ وہ گرتی اس نے دیوار کا سہارا لیا اور خود کو گرنے سے بچایا

یو۔۔۔ زائشہ ملک۔۔۔ یو۔۔۔ کتنی بار تمہیں کہا ہے عزائم شاہ سے دور رہو۔۔۔ اس کے قریب بھی مت بھٹکنا میں تمہارا گنداسا یہ بھی عنود اور عزائم کی زندگی میں نہیں پڑنے دوں گا اس کے باوجود تم نے اپنی گھٹیا

سازشوں سے ان دونوں کے رشتے کو کھوکھلا کرنے کی جرات کی؟؟ کیا ملا
تمہیں یہ سب کر کے؟ ہاں بولو۔۔۔ وہ اس پر چیخ رہا تھا زائشہ کی آنکھوں
سے آنسو ٹپکنے لگے تو تہام نفی میں سر ہلاتا آگے بڑھا اور اسے کندھے سے
تھامے صوفے پر بٹھایا اور زائشہ کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے
پیالے میں لیتے اسے دیکھنے لگا

وہ لڑکی جیسی بھی تھی اس کی بہن تھی، اس کی ماں کا پر تو تھی وہ اس سے
تلخ ہونے کے باوجود زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا تھا وہ اسے غلط کاموں
سے بھی روکنا چاہتا تھا

URDUNovelians

اور پھر زائشہ سے گویا ہوا

زائش _____ میری طرف دیکھو _____ لک ایٹ یو۔ برادر _____ تہام ملک نے
محبت سے اسے پکارا

_____ زائش نے اس کی طرف دیکھا جب تہام مزید گویا ہوا

لک زائش _____ میاں بیوی کا رشتہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور اس رشتے میں
دراڑ ڈالنے والے شیطان کا کام کرتے ہیں _____ جب دو لوگ میاں بیوی
ہونے کے ساتھ ساتھ محبت اور اعتماد کے رشتے میں بندھ جائیں ناں تو
_____ دنیا کی کوئی بھی طاقت ان کے رشتے کو کھوکھلا نہیں کر سکتی

کیا تم نے یہ سب کر کے عزائم شاہ کو حاصل کر لیا؟ نہیں ناں _____ بلکہ تم
_____ اس کی نظروں میں گرا چکی ہو خود کو زائش ملک

اور اپنے محبوب کی نظروں سے گرنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے اس بات کا
_____ اندازہ تمہیں بہت جلد ہو جائے گا

جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں آزاد چھوڑ دیتے ہیں زائش _____ قید تو
_____ پرندے بھی نہیں رہنا چاہتے

وہ اگر آپ کے نصیب میں ہو تو لوٹ کر آپ کے پاس ہی آئے گا اور اگر
محبوب آپ کا نصیب نہ ہو تو اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کرنا چاہیے
شاید اللہ نے ہمارے لیے بہترین چن رکھا ہو اس سے جس کو ہم نے اپنے
_____ لیے چنا ہو

URDUNovelians

زانش تم بہت اچھی لڑکی ہو پلینز اس طرح خود کو بے مول مت کرو
تہام ملک زانشہ کے سر پر بوسہ دیتا کمرے سے نکلا اور پیچھے زانشہ پر سوچوں
کے کئی درواہ کرچکا تھا



یہ منظر عزائم شاہ کنگڈم کے ہال کا ہے جہاں سالار درانی، مریحہ درانی،
صائمہ شاہ، واسق شاہ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے تبھی عزائم شاہ ہال میں
داخل ہوا

URDUNovelians

واؤواٹ آپلیمنٹ سرپرانتر___؟ سالار چاچو آپ کب آئے؟ عزائم شاہ
آگے بڑھتے سالار کے گلے لگا سالار نے بھی خوشدلی سے اسے گلے
لگایا___

ارے یار___ بس عنود نے بلایا اور ہم آگئے___ سالار نے سیڑھیوں سے
اترتی عنود کی طرف دیکھتے عزائم کو جواب دیا عزائم شاہ نے اس دلربا کو
دیکھا اور آگے بڑھتے اس کے کانوں کے قریب سرگوشی کرتے انداز میں
گویا ہوا

تو یہ سرپرانتر تھا ہاٹ چاکلیٹ___ عزائم کی بات سن کر عنود نے اس کی
طرف بے تاثر چہرے سے دیکھا

ابھی کہاں عزائم شاہ___ ابھی تو ایک اور سر پرانز باقی ہے___ اس سے پہلے عنود کچھ بولتی زواق شاہ کی گھمبیر آواز ہال میں گونجی سامنے ہی وہ بلیک شلوار قمیض پہنے بازوؤں کو کمنیوں تک فولڈ کیے ہوئے دروازے پر اپنی ___ کہنی ٹکائے بڑے سٹائل سے کھڑا تھا

ہال میں موجود تمام لوگ شکوہ ہو گئے
تم___ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ سب سے پہلے سالار درانی اس کیفیت سے نکلا اور غصیلے لہجے میں گویا ہوا اس کا بس نہیں چل رہا تھا زواق شاہ کا چہرہ تھپڑوں سے لال کر دے

زاوی سائیں اندر آئیں___ عنود نے ان سب کی جانب دیکھتے زواق کو پکارا عنود کی بات سن کر وہاں کھڑے تمام لوگ حیرت سے عنود کی طرف

دیکھنے لگے سب سے زیادہ حیران و پریشان عزائم شاہ تھا وہ نا سمجھی سے عنود
___ کو دیکھنے لگا جو اسے مکمل طور پر نظر انداز کیے ہوئے تھی

زاوق حیدر شاہ مُسکراتا ہوا ہال میں پہنچا تھا اور ایک نظر سب کی جانب
___ دیکھتا اپنی نظریں عزائم شاہ پر جما چکا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ عزائم شاہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتا پوچھنے
لگا ___

URDU Novelians

اهاں ڈیسرکزن زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے اپنے جذبات پر
قابو پاؤ آگے بہت سے مرحلے آنے والے ہیں جب تمہیں اپنے ان دو ٹکے

کے جذبات کی ضرورت پڑے گی زاوق شاہ نے آنکھ دباتے کہا اور پھر کھا
_____ جانے والی نظروں سے عزائم شاہ کو دیکھتے مزید گویا ہوا

رہی بات میرے یہاں آنے کی تو میں یہاں اکیلے تو نہیں آیا _____ میرے
ساتھ پولیس کی ایک ٹیم آئی ہے

زاوق شاہ نے نفرت انگیز انداز میں عزائم کی جانب دیکھا

پولیس؟؟؟ کس لیے آئی ہے پولیس؟ سب سے پہلے واسق شاہ بولے تھے
انہوں نے زاوی کی جانب دیکھتے سوال کیا

آپ کے بیٹے کو اریسٹ کرنے ___ اب کی بار عنود شاہ نے ان پر بمب
___ گرایا عزائم شاہ بے یقینی سے عنود کی جانب دیکھنے لگا

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں زندگی؟؟ عزائم نے عنود کی جانب دیکھا اور اس کی
طرف بے چینی سے بڑھا

عنود نے بھی مزید قدم آگے بڑھائے اور ڈبڈباتی نظروں سے عزائم کو
دیکھنے لگی ___ سب کو گویا سانپ سونگھ چکا تھا تبھی ہال میں ایک کے بعد
دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے تھپڑ کی گونج سنائی دی
عنود شاہ نے عزائم پر تھپڑوں کی برسات کی تھی اور عزائم شاہ بے یقین
کھڑا سے دیکھ رہا تھا

زندگی زندگی کہتے کہتے تم نے تو میری زندگی ہی لے لی مجھ سے عزائم
شاہ۔۔۔ تم جانتے تھے وہ شخص میرا باپ نہیں میرا سب کچھ ہے مجھے اپنے
باپ سے عشق ہے وہ میرا کل اثاثہ ہے پھر بھی اسے مارتے ہوئے
تمہارے ہاتھ نہیں کانپے۔۔۔؟ عنود نے عزائم کے گریبان سے اسے پکڑا
اور اس پر چیختے ہوئے گویا ہوئی

یہ تم کیا بول رہی ہو عنود؟ ہوش میں ہو تم؟ سالار نے عزائم کو عنود سے
چھڑواتے ہوئے استفسار کیا

ہاں ہوش میں ہوں میں۔۔۔ مکمل ہوش میں۔۔۔ یہ شخص قاتل ہے
میرے پاپا کا۔۔۔ آپ کے دوست اب تاج شاہ کا

عنود وہیں فرش پر گرنے کے انداز میں بیٹھی روتی جا رہی تھی اس کے
زہن میں اس دن کا منظر آج بھی جگمگا رہا تھا جب وہ عیشتم کو لینے کے لئے
زاوق شاہ کے پاس گئی تھی



دلبر سائیں میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔ عنود جو ابھی ابھی زاوق شاہ
کی بتائی گئی جگہ پر پہنچی تھی اسے دیکھتے ہی زاوق شاہ نے اسے پکارا

URDUNovelians

میری بیٹی کہاں ہے؟ عنود نے ڈائریکٹ زاوق شاہ سے استفسار کیا

ہماری بیٹی۔۔۔ زاوق شاہ نے عنود کی بات کاٹتے کہا

اوہ پلیز زاق شاہ___ وہ نہیں ہے تمہاری بیٹی___ وہ صرف میری اور
عزائم شاہ کی بیٹی ہے___ یوگاٹاٹ___ عنود نے انگلی اٹھاتے کہا اور پھر
ادھر ادھر بے چین نظروں سے دیکھنے لگی وہ عیشتم کو ڈھونڈ رہی تھی

پرورش کر کے تم خون کے رشتوں سے اس کی الفت اور کشش ختم نہیں
کر سکتی عنود شاہ___ وہ تمہاری ہی بیٹی ہے ناں جب تم اپنے خونی رشتے
ابتہاج شاہ کو سالار درانی کی پرورش اور تربیت پر فوقیت دے سکتی ہو تو عیشتم
کیوں نہیں؟ زاق شاہ کے سوال نے عنود کے تن بدن میں آگ لگادی
اس نے زاق کے منہ پر ایک تھپڑ مارا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولی

URDU Novelians

ڈونٹ ___ ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹالک لائک دس اگین ___ میرے بابا کو اپنے
اس زانی اور گھٹیا بھائی سے کمپیئر کرنے کی جرأت مت کرنا ___ عنود نے
زاق شاہ کی طرف انگلی اٹھاتے اسے وارن کرتے کہا

میرے بابا اور تمہارے اس بھائی میں زمین آسمان کا فرق ہے زاق حیدر
شاہ ___ ہاں میں نے سالار درانی کی تربیت پر اپنے بابا کی محبت کو ترجیح دی
کیوں کہ میرے بابا نے میری خاطر بہت سفر کیا تمہارے بھائی نے عیشم کی
خاطر کیا کیا؟ وہ تو بزدل کبھی اسے اپنا نام نہیں دے پایا تم بات کرتے ہو
عیشم کو پانے کی؟؟ عیشم کے دل و دماغ میں فقط عزائم شاہ بستے ہیں اس
کے بابا اس کا غرور ___ وہ نہ تو خرم حیدر شاہ کو جانتی ہے اور نہ ہی تم جیسے
فریبی زاق حیدر شاہ کو ___ عنود یہ کہتے ہی اس کے سامنے ڈٹ کر
کھڑی ہو گئی زاق شاہ کو اس کی یہ بہادری اور دیدہ دلیری دیکھ کر خوشی
ہوئی اور وہ آگے بڑھتا عنود کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے قریب کرتے بولا

بہت خوب___ کافی گرمی ہے تمہارے اندر عنود شاہ___ یہ مت بھولو دنیا
والوں کی نظر میں تمہاری بہن التفات شاہ میرے نکاح میں تھی اور التفات
___ کی بیٹی میری بیٹی

زاق شاہ نے بڑے آرام سے وار کیا تھا اور اس وار پر عنود تڑپ اُٹھی یہی تو
وہ خوف تھا جس نے عنود شاہ کی راتوں کی نیندیں اڑا رکھی تھیں

میں چاہوں تو کورٹ میں اپنی بیٹی کا مطالبہ کر سکتا ہوں___ زاق شاہ نے
ایک آخری تیر پھینکا جس سے رہی سہی کسر بھی ختم ہو گئی

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے _____ عنود نے زاق کی طرف دیکھتے کانپتے ہوئے
کہا

میں ایسا ہی کروں گا _____ زاق نے بھی ترکی باتر کی جواب دیا

نہیں زاوی سائیں پلینز _____ میری عیشم کے ساتھ یہ ظلم مت کرنا _____ وہ
ٹوٹ جائے گی _____ تم جو بولو گے میں کروں گی _____ پلینز میری بیٹی کو اپنی
ضد کی بھینٹ مت چڑھاؤ _____ میرے بابا مجھ سے خفا ہو جائیں گے میں
نے ان سے وعدہ کیا تھا ان کی عیشم کا خیال رکھوں گی _____ عنود شاہ نے
زاوے کے سامنے ہاتھ جوڑتے کہا

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی اور یہ بے بسی ایک عورت کی نہیں تھی یہ لاچاری
یہ بے بسی ایک ماں کی تھی اپنی اولاد کو کھونے کا خوف اسے زاق شاہ کے
سامنے ہاتھ جوڑنے پر مجبور کر چکا تھا

یہ بے بسی ایک بیٹی کی تھی اپنے باپ سے کیے وعدے کو وفانہ کر پانے
_____ کے خوف سے کانپ اُٹھتی عنود شاہ کی تھی

ٹھیک ہے عنود میں نے تمہیں عیشم بخش دی مگر میری ایک شرط
_____ ہے زاق شاہ نے عنود کی جانب دیکھتے کہا

کوئی شرط _____ عنود نے زاق کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

تمہیں عزائم شاہ سے طلاق لینی ہوگی۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔۔ زاق شاہ
نے عنود کے اعصاب سلب کر لیے تھے

نونیور۔۔۔ عنود نے نفی میں سر ہلایا

ٹھیک ہے پھر۔۔۔ تمہارے پاس پانچ گھنٹے کا وقت ہے تم سوچ کر بتاؤ۔۔۔
تمہیں عیشم چاہیے یا عزائم شاہ۔۔۔ کیوں کہ میرے پاس ثبوت ہے کہ
عیشم التفات کی بیٹی ہے اور پوری دنیا التفات شاہ کو میری بیوی کے طور
پر جانتی ہے۔۔۔ کیس بہت سمپل ہے۔۔۔ میری بیٹی کو میں تم سے چھین لوں
گا۔۔۔ زاق شاہ نے عنود کی طرف دیکھتے کہا

اور عنود نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا اور پانچ گھنٹے کی بجائے پانچ سیکنڈ
لگے۔۔۔ تھے عنود شاہ کو فیصلہ لینے میں

ابتہاج شاہ کی بیٹی اور عیشتم شاہ کی ماں کے سامنے عزائم شاہ کی بیوی نے
گٹھنے ٹیک دیئے۔ وہ بیٹی اور ماں بن کر سوچ رہی تھی۔ عزائم شاہ کی
بیوی ہار گئی تھی

زاوق شاہ کا یہ داؤ کامیاب ہوا تھا اس نے عنود کی طرف دیکھتے خوشی سے
قہقہہ لگایا

جاؤ گھر۔۔۔ عیشتم پہنچ گئی ہے۔۔۔ خیر جانے سے پہلے ایک خبر ہے تمہارے
لیے۔۔۔ جسے سن کر تمہارے سر پر آسمان آگرے گا۔۔۔ زاوق شاہ نے عنود
کو دیکھتے کہا عنود بے تاثر چہرے سے اس کی جانب دیکھنے لگی

ابھی بھی کوئی آسمان گرا نا باقی رہ گیا ہے زاق شاہ؟ قدموں سے زمین تو
کھینچ لی۔۔۔ عنود نے کانپتے ہوئے کہا

یہ رہے تمہارے ڈیئر عزائم شاہ سائیں کے کرتوتوں کی لسٹ۔۔۔ زاق
نے اپنی پشت سے ایک فائل نکالتے عنود کی طرف بڑھائی

مجھے میرے شوہر پر خود سے بڑھ کر اعتبار ہے۔۔۔ مجھے کچھ نہیں دیکھنا عنود
وہ فائل گراتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی جب زاق کے الفاظ نے
اس کے قدم جکڑ لیے

قاتل ہے تمہارا شوہر تمہارے باپ ابستا ج شاہ کا



عنود___ عنود میری بات سُنیں___ عزائم شاہ نے عنود کو پکارا وہ جو
خیالوں میں کھوئی تھی یکدم ہوش میں آئی عزائم شاہ حسرت بھری نظروں
سے اسے دیکھ رہا تھا وہ دونوں ہی فرش پر ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے رو
___ رہے تھے دونوں کے دل میں اذیت کا ایک جہاں آباد تھا
عنود نے عزائم شاہ کو منہ پر طمانچہ مارا اور اسے دھکے دیتے خود سے دور کیا
اور یکدم زمین سے اُٹھی اور بولی

تم قاتل___ تم قاتل ہو میرے پاپا کے___ لیس عزائم شاہ یو آر آ بلڈی
___ مرڈرر

وہ چیخ رہی تھی اور عزائم شاہ اس کی بات سن کر ایک شاکڈ کے عالم میں
_____ کھڑا تھا

دوسری جانب زاق حیدر شاہ تمام ثبوت سالار درانی کو دکھا رہا تھا جو کہ
بے یقینی سے عزائم کو دیکھ رہا تھا عزائم شاہ نے عنود کو پکارا

عنود _____ میری زندگی _____ یہ سب جھوٹ ہے _____ مجھ پر بے وجہ الزام
_____ ہے _____ میں کیسے اپنے چاچو کو مار سکتا ہوں _____ عزائم نے ایک ایک لفظ
_____ پر زور دیتے کہا

URDUNovelians

کیونکہ اب تاج تمہارے اور عنود کے جلد بازی میں کیے گئے نکاح پر کچھتا رہا
تھا _____ کیوں کہ تم اس کی بیٹی کے لیے اس کا بہترین انتخاب ثابت نہ
ہو سکے _____ کیوں کہ تم شاہ حویلی کے مکینوں سے بدلہ لے رہے تھے _____

تم ایک جھوٹے مکار اور فریبی انسان تھے عزائم شاہ___ اب کی بار سالار
نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

ہال میں موجود تمام نفوس چپ سادھے کھڑے تھے سب لوگ بے یقینی
___ سے عزائم شاہ کو دیکھ رہے تھے

ریا کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے وہ چھ سال سے ابتہاج کی
موت کا معمہ حل کر رہی تھی مگر آج اس انکشاف نے اس کے جسم سے
سارا خون نچوڑ لیا تھا وہ یہ سب ایک خواب ایک سراب ہونے کی دعائیں
کر رہی تھی

URDUNovelians

عزائم ایک ایک کر کے سب کو یقین دلارہا تھا مگر کسی نے اس کی بات نہ
سُنی___

سدید شاہ بھی ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا

اس لڑکے کو میرے گھر سے نکالو ابھی اور اسی وقت ___ واسق شاہ کی
___ گرج دار آواز نے عزائم کو ساکت کر دیا

سدید شاہ اور زاق شاہ عزائم شاہ پر مکوں اور لاتوں کی برسات کرنے لگے
تھے عزائم شاہ کی نظریں مسلسل اپنی بیوی پر ٹکی تھیں جس کی آنکھوں میں
___ اس کے لئے فقط حقارت اور نفرت تھی

صائمہ شاہ رور ہی تھیں واسق شاہ کو اپنے بیٹے کی بے گناہی کا یقین دلار ہی
تھی جبکہ پولیس عزائم شاہ کو اریسٹ کر کے لے جا چکی تھی کچھ ہی پل میں
یہ خبر نیوز چینلز کی زینت بن چکی تھی عزائم شاہ کی کنگڈم میں عنود اور
___ صائمہ کے رونے سے گویا کھرام مچ چکا تھا



ڈیڈ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ تہام ملک ابھی ابھی زیر
ملک کے کمرے میں پہنچا تھا جو کہ بلیک ڈریس پینٹ اور بلیک ہی شرٹ
پہنے لبوں میں قیمتی سگار دبائے بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا وہ بہت ہی
سوبر پر سنالٹی کا مالک تھا

ہاں بولو تہام۔۔۔ زیر ملک نے سر مسلتے استفسار کیا

URDUNovelians

مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تہام
ملک نے اپنے باپ کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا

ہممم _____ گڈ _____ کون ہے وہ لڑکی؟ اب کی بار زیر ملک نے تہام کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا

سالار درانی کی بیٹی مریحہ سالار درانی _____ تہام نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا اور زیر ملک نے بے یقینی سے تہام کی جانب دیکھا

دس ازناٹ پاسیبل _____ امپاسیبل _____ وہ لڑکی میرے گھر کی بہو بن کر کبھی نہیں آئے گی اینڈ دیٹس آل _____ زیر ملک نے صاف لفظوں میں انکار کیا اس کا انکار سن کر تہام ملک کو طیش آگیا اس نے اپنے سامنے رکھے _____ شیشے کے میز کو الٹا یا جو کہ ایک ہی جست میں زمین بوس ہو چکا تھا

اگر میری شادی مریحہ درانی سے نہ ہوئی تو _____ تہام ملک نے اپنے باپ
کی جانب انگلی اٹھاتے اسے وارن کیا

تو؟؟ تو کیا کر لو گے تم؟ زیر ملک نے تہام کی شعلہ بار آنکھوں میں دیکھتے
پوچھا اسے ان نڈر آنکھوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا

تو میں تمہارے سارے کالے دھندے میڈیا کے سامنے ایکسپوز کر دوں گا
زیر ملک _____ تہام نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا
_____ یکدم اس کے زہن میں سالوں پہلے کی ایک بازگشت گونجی

اگر صائم میری نہ ہوئی تو میں اس پورے شہر کو آگ لگا دوں گا _____ زیر
ملک کے کان اس آواز پر سائیں سائیں کرنے لگے اس کے وہم و گمان میں

بھی نہیں تھا کہ سالوں پہلے لکھی گئی داستان پھر سے دہرائی جائے گی
سالوں بعد پھر کوئی لڑکی کسی دیوانے کی محبت کی بھینٹ چڑھے گی
_____ جانے اب اس کہانی کا انجام کیا ہونے والا تھا



ابھی آپ کو ایک اہم خبر دیتے چلیں _____ مشہور و معروف انٹرنیشنل اداکار
عزائم شاہ کے خلاف اریسٹ وارنٹ جاری ہوئے ہیں اپنے ہی سر
ابتاج شاہ کے قتل کے _____ جی ہاں عزائم شاہ جو کہ ایک بزنس مین بھی
ہیں اپنے سر آئی۔ جی ابتاج شاہ کے قتل کے جرم میں اریسٹ کیے گئے
_____ ہیں

ٹی وی اینکر چیخ چیخ کر خبر دے رہی تھی اور ابرش ملک غصے میں مٹھیاں
بھینچتی ریموٹ فرش پر پٹختی وہیں سر اپنے دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھ
گئی اس کی ہارٹ بیٹ فاسٹ چل رہی تھی اس نے فوراً سے مریحہ کا نمبر
ملایا جو کہ پہلی رنگ پر ہی پک کر لیا گیا تھا اس سے پہلے کہ ابرش کچھ
— پوچھتی مریحہ کی روتی سسکتی آواز اس کے کانوں سے گونجی

ابر۔ ابر۔ شاہ سائیں کے قاتل کا پتا چل چکا ہے وہ عزائم شاہ۔
مریحہ کی بات کاٹتے ہوئے ابرش گویا ہوئی

جھوٹ۔ جھوٹ ہے یہ سب۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ ابرش نے بے
یقینی سے کہا جب مریحہ نے اسے آج ہونے والے تمام واقعہ کے بارے
— میں بتایا ابرش نے خاموشی سے مریحہ کی ساری بات سنی

اور پھر غصے میں سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں گئی اور کچھ سوچتے ہوئے
اس نے اپنی وارڈروب سے اپنا کارڈ نکالا اور کارڈ ہینڈ بیگ میں رکھتی کمرے
سے نکلی اور کچھ ہی دیر میں وہ اس اپارٹمنٹ کے ماسٹر بیڈ روم میں پہنچی بنا
ناک کیے وہ کمرے میں داخل ہوئی جب ایک مردانہ گھمبیر آواز اس کے
_____ کانوں سے ٹکرائی

کتنی بار بول چکا ہوں ابرش _____ دروازہ ناک کر کے آیا کرو _____ ایٹ
_____ کیٹس نام کی کوئی چیز آپ کی ڈکشنری میں ہے بھی کہ نہیں

ابرش مقابل کی بات سن کر چیل کی تیزی سے اس کی طرف بڑھی لیمپ
کی روشنی میں اس شخص کا وجیہہ چہرہ دیکھ ابرش کا غصہ ٹھنڈا ہوا جب اس

کی نظر اس کی گود میں رکھی فوٹو فریم پر پڑی تو اس کے غصے کا گراف بڑھ گیا۔

ایٹی کیٹس جائیں بھاڑ میں۔۔۔ اگر میرے بھائی کو کچھ ہواناں چیف تو میں آپ کے خاندان کی ہستی ہلا دوں گی

یہ تم اور لیو میرے خاندان کے پیچھے کیوں ہاتھ دھو کر پڑے ہو؟ اور ہوا کیا ہے تمہارے بھائی کو؟

چیف نے ابرش کی طرف دیکھتے استفسار کیا

آپ کی بیٹی نے میرے بھائی پر آپ کے قتل کا کیس کیا ہے اور اسے پولیس کے حوالے کر دیا ہے

آپ جانتے ہیں آپ کے قتل کا جھوٹا الزام لگا ہے میرے بھائی پر۔۔۔
ابرش نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

نہیں ایسا کیسے ہو سکتا؟ تم ہوش میں نہیں ہو۔۔۔ چیف نے ابرش کی بات
کی نفی کرتے کہا

لیو کو فون لگاؤ۔۔۔ چیف نے اگلا حکم صادر کیا

انف۔۔۔ انف از انف چیف اب تاج شاہ۔۔۔ مجھے کسی لیو کی ہیلپ نہیں
چاہیئے یہ معاملہ میرے بھائی کا ہے اس کی عزت کا ہے میں اس کے معاملے
میں اب کسی پر بھروسہ نہیں کروں گی ایون آپ پر بھی نہیں۔۔۔ وہ یہ

کہتے ہی کمرے سے باہر نکلنے لگی پیچھے ابستا ج شاہ اپنا فون اٹھائے کوئی نمبر
ڈائل کرنے لگا

بلیک ٹریک سوٹ پہنے وہ اس لمبی سڑک پر دوڑ رہا تھا وہ پچھلے ایک گھنٹے سے
رنگ کر رہا تھا پسینے سے شرابور وجود لیے تھکا ہارا وہ اپنے اپارٹمنٹ پہنچا
جب اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی اس کا استقبال کچن میں موجود برتنوں
کی آواز نے کیا وہ نفی میں سر ہلاتا کچن کی طرف بڑھا

جی شہزادے تہام زیر ملک۔۔۔ یاد آ گیا کہ آپ کا کوئی ایک عدد بھائی
بھی ہے۔۔۔ اس نے طنزیہ انداز اپناتے ہوئے کہا

باؤل میں دہی پھینٹتے تہام ملک کے ہاتھ تھم گئے اور وہ مسکراتی نظروں
سے سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھتے گویا ہوا

جی کیپٹن ولید زبیر ملک__ آپ کو اس ایکٹر کی ڈرائیوری سے فرصت
ملے تو آپ گھر کی خبر لیں ناں میں ہر روز یہاں آتا ہوں__ تہام نے یہ
کہتے ہی آگے بڑھتے ولید کو گلے لگایا ولید نے بھی اسے اپنے سینے میں
بھینچ لیا__

دونوں جیسے ہی ایک دوسرے سے الگ ہوئے ولید فریج کی جانب بڑھا اور
پانی کی بوتل نکال کر منہ لگالی ایک ہی سانس میں پانی پینے کے بعد وہ وہیں
فریج کے پاس رکھی ڈائننگ چیئر پر بیٹھا گھرے سانس لینے لگا
میں نے مریحہ سے شادی کا ارادہ کر لیا ہے__ تہام کی بات سُن کر ولید
چونک اٹھا

آریوان یور سینسز____؟ ولید یکدم بپھر گیا

لیس آئی ایم ان مائی سینسز____ تھام نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

اُس کا کیا ہوگا تھام؟ ولید نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تھام کی آنکھوں کے سامنے یکدم ایک دلکش سراپا جگمگایا اور اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا

اُس کا اللہ وارث____ یہ کہتے ہی تھام ملک بھی وہیں چیئر گھسیٹ کر بیٹھا اور پھر آنکھیں موندھے سر چیئر کی پشت سے ٹکالیا____ کچن میں ان دونوں نفوس کے بیچ خاموشی چھائی ہوئی تھی

____ زائشہ کیسی ہے؟ یکدم اس خاموشی کو ولید کی آواز نے چیرا

ہممممم۔۔۔ ویسی ہی ہے جیسے آپ چھوڑ کر آئے تھے۔۔۔ تہام نے بنا آنکھیں
کھولے جواب دیا

اسے سمجھاؤ ناں وہ عزائم شاہ سائیں کی زندگی خراب نہ کرے۔۔۔ ولید کی
۔۔۔ بات سن کر تہام کا حلق تک کڑوا ہو چکا تھا

اوہ پلیز ولی بھائی بس کر دیں آپ۔۔۔ آخر کیوں کرتے ہیں آپ اس
ایکڑ کی اتنی پرواہ؟ رشتہ کیا ہے آپ کا اس سے؟

URDUNovelians

۔۔۔ یکدم تہام نے غصے میں ولید کی طرف دیکھتے استفسار کیا

کچھ رشتے ناقابل بیان ہوتے ہیں تہام ملک ان رشتوں کو چاہ کر بھی ہم کوئی نام نہیں دے سکتے مگر ان رشتوں میں کشش کسی خون رشتے سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔۔۔ وہ رشتے ہمارے لیے کسی قیمتی اثاثے کی مانند ہوتے ہیں اور مجھے عزائم شاہ سے عقیدت کا رشتہ ہے۔۔۔ وہ شخص میرے لیے کسی نجات دہندہ فرشتے سے کم نہیں ہے۔۔۔ وہ دوست نہیں ہے مگر دوستوں سے بڑھ کر قریب ہے میرے۔۔۔ وہ بھائی نہیں ہے مگر بھائیوں کے جیسے عزیز ہے مجھے۔۔۔ ولید ملک کی بات سن کر تہام ملک نے قہقہہ لگایا

جی بالکل تبھی اپنی عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر تم اس کی ڈرائیوری کر رہے ہو بہت خوب۔۔۔ خیر تمہارے لیے ایک اہم خبر ہے تمہارا باس عزائم شاہ اپنے چچا ابتاج شاہ کے قتل کے جرم میں اریسٹ ہو چکا ہے اور۔۔۔ اسے اریسٹ اس کی بیوی عنود شاہ نے کروایا ہے

تہام یہ کہتے ہی کچن سے نکلا اور پیچھے ولید کے اعصاب مکمل طور پر مفلوج
_____ ہو چکے تھے اس کا دماغ کئی سوچوں میں الجھ چکا تھا

عزائم شاہ _____ چچا _____ قتل _____ اریسٹ _____ بیوی
وہ تہام ملک کی بات کے تانے بانے بننے میں مصروف ہو گیا مگر کوئی سرا
اس کے ہاتھ نہ لگا
_____ زائشہ کیسی ہے؟ یکدم اس خاموشی کو ولید کی آواز نے چیرا

URDUNovelians

ہمممم _____ ویسی ہی ہے جیسے آپ چھوڑ کر آئے تھے _____ تہام نے بنا آنکھیں
کھولے جواب دیا

اسے سمجھاؤ ناں وہ عزائم شاہ سائیں کی زندگی خراب نہ کرے۔۔۔ ولید کی
۔۔۔ بات سن کر تہام کا حلق تک کڑوا ہو چکا تھا

اوہ پلیز ولی بھائی بس کر دیں آپ۔۔۔ آخر کیوں کرتے ہیں آپ اس
ایکٹر کی اتنی پرواہ؟ رشتہ کیا ہے آپ کا اس سے؟

۔۔۔ یکدم تہام نے غصے میں ولید کی طرف دیکھتے استفسار کیا

کچھ رشتے ناقابل بیان ہوتے ہیں تہام ملک ان رشتوں کو چاہ کر بھی ہم
کوئی نام نہیں دے سکتے مگر ان رشتوں میں کشش کسی خونی رشتے سے بھی
بڑھ کر ہوتی ہے۔۔۔ وہ رشتے ہمارے لیے کسی قیمتی اثاثے کی مانند ہوتے
ہیں اور مجھے عزائم شاہ سے عقیدت کا رشتہ ہے۔۔۔ وہ شخص میرے لیے

کسی نجات دہندہ فرشتے سے کم نہیں ہے۔ وہ دوست نہیں ہے مگر
دوستوں سے بڑھ کر قریب ہے میرے۔ وہ بھائی نہیں ہے مگر بھائیوں
کے جیسے عزیز ہے مجھے۔ ولید ملک کی بات سن کر تہام ملک نے
قہقہہ لگایا

جی بالکل تبھی اپنی عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر تم اس کی ڈرائیوری کر
رہے ہو بہت خوب۔۔۔ خیر تمہارے لیے ایک اہم خبر ہے تمہارا باس
عزائم شاہ اپنے چچا ابتاج شاہ کے قتل کے جرم میں اریسٹ ہو چکا ہے اور
۔۔۔ اسے اریسٹ اس کی بیوی عنود شاہ نے کروایا ہے

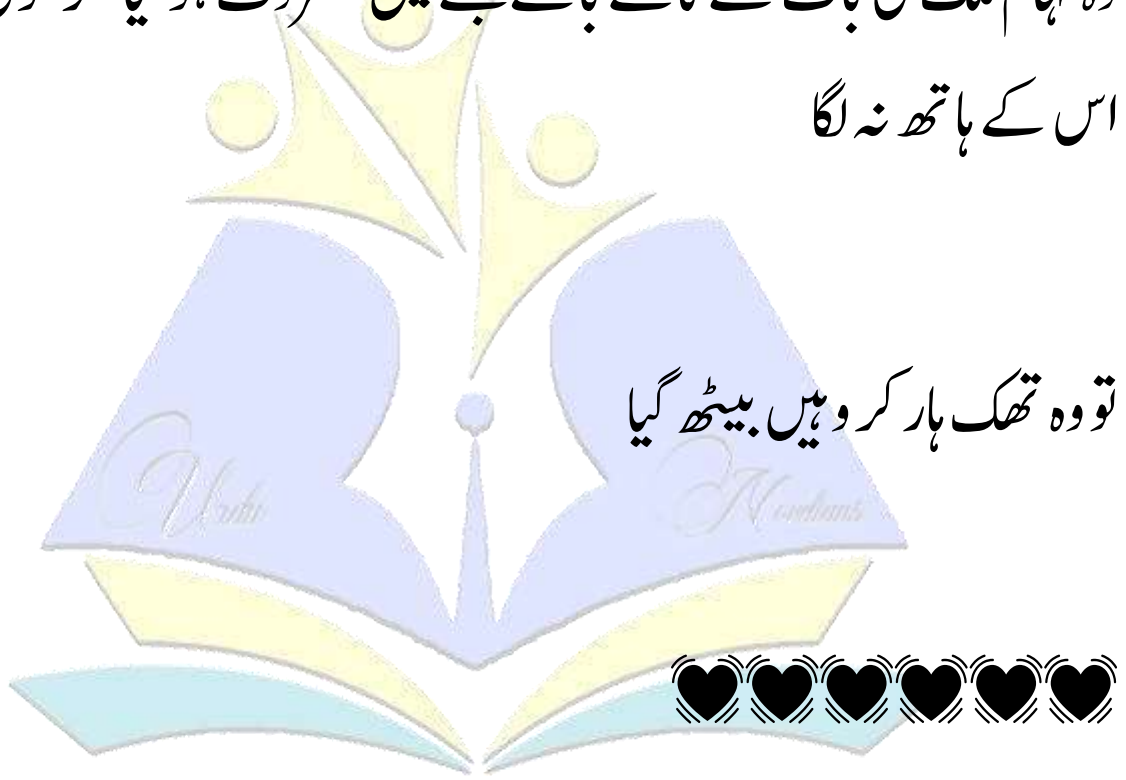
URDUNovelians

تہام یہ کہتے ہی کچن سے نکلا اور پیچھے ولید کے اعصاب مکمل طور پر مفلوج
۔۔۔ ہو چکے تھے اس کا دماغ کئی سوچوں میں الجھ چکا تھا

عزائم شاہ ___ چچا ___ قتل ___ اریسٹ ___ بیوی

وہ تہام ملک کی بات کے تانے بانے بننے میں مصروف ہو گیا مگر کوئی سرا
اس کے ہاتھ نہ لگا

تو وہ تھک ہار کر وہیں بیٹھ گیا



URDUNovelians

دوسری جانب ابرش ملک پولیس اسٹیشن پہنچی اور اسے دیکھتے ہی حوالدار
سے لے کر انسپکٹر تک سب حیران ہوئے اور بے اختیار سب کے ہاتھ ماتھے
___ کی جانب سیلوٹ کے انداز میں اُٹھے

____ ابرش ان سب کو نظر انداز کرتی بڑے انداز میں چیئر گھسیٹ کر بیٹھی

عزائم شاہ کو کس جرم میں اندر کیا ہے؟ ابرش نے اپنی جیب سے سگریٹ کا پیک نکالا اور اسے اپنے لبوں سے لگاتے ایک کش لیتے سوال کیا

میم ____ وہ ____ شاہ سائیں کے قتل کے جرم میں ____ انسپکٹر نے تھوک نگلتے جواب دیا کیوں کہ وہ ابرش ملک کی ڈارک سائیڈ سے واقف تھا اور اس کے غصے سے بھی آگاہ تھا ابرش کی طبیعت پر ناگوار نہ گزرے اس خیال کے تحت وہ آہستہ آہستہ بولا

ایف آئی آر چوبیس گھنٹے سے پہلے کیوں کاٹی گئی؟ جبکہ چوبیس گھنٹے سے پہلے تو کہیں بھی ایف آئی آر نہیں درج کی جاتی؟ یہ کیسا اندھا قانون ہے اس ملک کا؟ یہاں ہر کسی کے لئے الگ الگ قانون کیوں بنایا گیا ہے؟ ابرش نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے سوال کیا

میم۔ ہمیں پریشاں کیا گیا تھا میجر صاحب کی طرف سے۔ انسپکٹر نے اپنی صفائی پیش کی

کون میجر؟ ابرش نے دل سے دعا کی کہ جو وہ سوچ رہی ہے ایسا نہ ہو مگر کچھ دعائیں قبولیت کے مرحلے پر پہنچنے سے پہلے ہی رد کر دی جاتی ہیں شاید اسی میں ہماری بھلائی پوشیدہ ہو اور ابرش ملک کی زندگی سے اب سارے دکھ چھٹنے کا وقت آ پہنچا تھا

میجر زاق حیدر شاہ___ انسپکٹر نے ابرش کو جواب دیا ابرش کے کان
سائیں سائیں کرنے لگے اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں اور اپنی آنکھوں سے
بہنے والے آنسو کو روکنے کی کوشش کی پھر کچھ سوچتے ہوئے ایک نمبر
___ ڈائل کیا مگر نمبر بند تھا

وہ مسلسل نمبر ٹرائی کرتی رہی مگر نمبر بند اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا
تھا___ وہ اپنے قدم گھسیٹتی ہوئی پولیس اسٹیشن سے باہر نکلی اور گھرے
___ سانس لینے لگی

یکدم اس کے کان میں چیف کی کہی بات گونجی

___ لیو کو کال ملاؤ

وہ کچھ سوچتی ہوئی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتی
_____ اپنی گاڑی کا رخ پولیس اسٹیشن کے مخالف سمت کیا



ولید لاؤنج میں بیٹھا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے تھا لاؤنج میں
مکمل اندھیرا تھا جب تہام زبیر ملک اس کے لئے کافی کاغذ ہاتھ میں
تھامے اس کی طرف بڑھا
اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ آن کیا اور کافی کاغذ ولید کی جانب بڑھایا

لائٹ آف رہنے دو شہزادے _____ ولید نے تہام سے کہا

آپ عزائم شاہ کی وجہ سے پریشان ہیں؟ تہام نے ولید سے پوچھا

نہیں۔ ولید نے یک لفظی جواب دیا

کیوں؟ جب کہ آپ کو ہونا چاہیئے اس پر کیس ہوا ہے مرڈر کا۔ تہام
نے ولید کی طرف دیکھتے کہا

مجھے پتا ہے وہ ان کیسز سے آسانی نکل جائے گا۔ ولید نے بنا اس کی
جانب دیکھے کہا اور پھر سے کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا دونوں کے بیچ
خاموشی چھا گئی

عززش کا کیا ہوگا تہام؟ اب کی بار ولید کی آواز نے اس خاموشی کو چیرا

پتا نہیں۔ شاید وہ بھی اپنی بہن کی طرح شادی کر لے گی۔ تہام نے
نظر چراتے جواب دیا اس کی بات سن کر ولید کی آنکھوں کے سامنے اس
ساحرہ کا چہرہ جگمگایا اور اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی

آپ اپنی لائف میں موو آن کیوں نہیں کر لیتے؟؟ تہام نے بات بدلتے کہا

موو آن اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ولید نے ہنستے ہوئے کہا

کیا آج بھی اس سے محبت کرتے ہیں آپ؟ تہام کی آواز دھیمی تھی

ہاں میں نے اُن سے محبت کی تھی اور ہمیشہ کروں گا مگر میں نے کبھی حاصل کی تسکین نہیں رکھی تہام محبت لا حاصل بھی رہی تو کیا ہوا محبت تو _____ محبت ہے ناں اور ہمیشہ محبت ہی رہے گی

کسی سے محبت کرنا کمال نہیں ہوتا آخر تک اسی سے محبت کرتے رہنا اسی _____ ایک شخص پر اسٹک رہنا کمال ہوتا ہے

تم جانتے ہو ابرش کے بغیر میری حالت اس فقیر جیسی ہے جو گلی کے کنارے بیٹھا لوگوں کی خوشیاں دیکھتا رہتا ہے اور پھر آسمان کو دیکھ کر مسکرا دیتا ہے اپنی حرماں نصیبی پر _____ میرے پاس تو خدا سے شکوہ کرنے کے لیے الفاظ بھی نہیں ہیں _____ میں نے تو کبھی خدا سے اسے مانگا ہی نہیں ہے _____ کیوں کہ میں خود کو کبھی اس کے قابل سمجھتا ہی نہیں تھا تہام

ولید بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا اس کی آنکھوں سے ایک آنسو نکلا جو
اس کی داڑھی میں جذب ہو گیا

ابرش اس کی حیات کا وہ خسارہ تھی جسے یاد کر کے ولید زیر ملک کی
_____ آنکھوں سے بلا اختیار آنسو نکلتے تھے

وہ دونوں بات کرتے کرتے خاموش ہو گئے جب یکدم ان کے اپارٹمنٹ کا
دروازہ کھلا اور وہ بھاگتی ہوئی لاؤنج میں پہنچی

اسے دیکھ کر دونوں شاکڈ ہوئے سب سے پہلے ولید نے آگے بڑھتے اس
سے سوال کیا

کیا مسئلہ ہے ابر؟؟ کتنی بار کہا ہے ناک کیا کرو؟ اور یہ تم اتنی رات کو
یہاں کیا کر رہی ہو؟ ولید نے غصے میں ابرش سے سوال کیا

ابرش جو کہ ایک سہارے کی تلاش میں تھی ولید کو دیکھتے ہی اس کی
آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اور وہ ولید کے گلے لگ گئی اس کے کندھے پر
سر رکھے آنسو بہانے لگی

کبھی کبھی انسان کا دل اتنا بھر جاتا ہے کہ اسے اپنے دل کی بھر اس نکالنے
کے لیے کسی کندھے کی تلاش ہوتی ہے وہ بنا کچھ کہے خاموش آنسو بہاتا
__ اس کندھے پر سر رکھے پر سکون ہو جاتا ہے

__ اور ابرش کے لیے وہ کندھا بچپن سے ہی ولید زبیر ملک کا تھا

تہام ملک ان دونوں کو دیکھ کر خاموشی سے وہاں سے چلا گیا

ولی وہ وہ _____ ابرش کافی دیر بعد ولید کے کندھے سے سر اٹھاتی
اس سے الگ ہوئی

_____ کیا وہ _____ ابر _____؟ ولید جانتا تھا وہ عزائم شاہ کے لیے پریشان ہے

لیو وہ _____ میرا بھائی _____ عزائم شاہ _____ ابرش یہ کہتے ہی بے ہوش
ہو گئی اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی ولید نے اسے اپنی بانہوں کا سہارا دیا
_____ اور اس کے گال تھپکتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا



عزائم شاہ جیل میں فرش پر بیٹھا دیوار سے ٹیک لگائے گہری سوچ میں گم تھا
اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار گزری رات کا منظر چل رہا تھا عنود کی
آنکھوں میں بے یقینی اس کے قدموں سے زمین کھینچ چکی تھی اس نے کبھی
خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ عنود شاہ یوں اسے کٹھمرے میں لا کر کھڑا
کرے گی

وہ درد اور اذیت کی انتہا پر تھا جس کی گواہی اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو
دے رہے تھے وہ ضبط کرنا چاہتا تھا مگر اس کے لیے یہی تو صبر آزمایہ
تھا

وہ کتنی ہی دیر دیوار کی پشت سے ٹیک لگائے آنسو بہا رہا تھا جب اس کے
قریب ایک مردانہ آواز گونجی

اُٹھو لڑکے تمہاری ضمانت ہو چکی ہے۔ ایک پولیس والے نے اسے آکر
پکارا عزائم شاہ جو گہری سوچ میں گم تھا اس کی طرف دیکھتے بے تاثر انداز
میں گویا ہوا

میری ضمانت؟ کس نے کروائی؟ عزائم شاہ نے اس آدمی سے استفسار کیا

URDU Novelians

مجھے کیا پتا۔ اس شخص نے انتہائی بد تمیزی سے جواب دیا اگر کوئی اور
وقت ہوتا تو عزائم شاہ اس بد تمیزی کرنے والے کا منہ توڑ دیتا مگر وقت ہی
سلیرٹی تھا اسے اب heartthrobe تو اب بدل گیا تھا عزائم شاہ جو کہ

دنیا کے تلخ رویوں کو ایک بار پھر سے سہنا تھا لوگوں کی اس منافقت کا
سوچتے ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو کر گزری اور پھر وہ بڑے
ضبط سے سیل سے نکل کر باہر آیا

تھوڑی دیر میں وہ انسپکٹر کے سامنے بیٹھا تھا جب اس کی نظر سامنے رکھی
چیر پر بیٹھی ابرش پر پڑی تو اس نے اپنے لب بھینچ لیے

تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ ابرش ملک جو اپنے ناخنوں سے کھیل
رہی تھی عزائم کی آواز سن کر اپنا سر اٹھایا اور عزائم کے چہرے پر نیل کے
_____ نشان دیکھ کر اس کے دل کو ایک گھونسا لگا

یہ کس نے مارا؟ ابرش نے فکر یہ انداز میں پوچھا اور انسپکٹر کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی جو کہ ابرش کی گھوری پر بڑبڑایا

انہوں نے نہیں مارا۔۔۔ اس سے پہلے کہ انسپکٹر بولتا عزائم کی گھمبیر آواز گونجی

میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ ولید نے صورتحال پر قابو پاتے کہا اور پھر ابرش کا ہاتھ تھامتا ہوا پولیس اسٹیشن سے نکلا ان کے پیچھے ہی عزائم شاہ چلا آ رہا تھا عزائم شاہ جیسے پولیس اسٹیشن سے باہر نکلا میڈیا کا ایک ہجوم اس کی طرف بھاگتا ہوا آیا جنہیں وہ ایک ادا سے نظر انداز کرتا ولید کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا

پیچھے اس کا وکیل میڈیا کے سوالوں کے جواب دینے میں مصروف تھا

دیکھیں عزائم۔ شاہ ابھی صرف ملزم ہیں ان پر الزام لگا ہے ہم نے ہائی
کورٹ میں اس کیس کو چیلنج کیا ہے اور جلد ہی عزائم شاہ کو باعزت بری
_____ کروائیں گے۔ _____ وکیل میڈیا کے نمائندوں کو جواب دے رہا تھا

عزائم شاہ اب گاڑی میں بیٹھا کھڑکی سے باہر لوگوں کے ہجوم کو دیکھ رہا تھا
ولید ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اس کا حکم کا منتظر تھا

عزائم شاہ کنگڈم کی طرف لے جاؤ گاڑی _____ عزائم شاہ نے بنا نظر ہٹائے
کہا ابرش نے چونک کر سر اٹھایا

تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو جہنم میں بھیجوان سب کو بھائی _____ ابرش
نے تیز لہجے میں کہا

میری بیوی میری ماں میری بیٹی تینوں وہاں ہیں میں ایک بار عنود سے
بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ انہیں اپنا یقین دلانا چاہتا ہوں۔۔۔ عزائم شاہ
نے ابرش کی طرف بیک ویو مرر سے دیکھتے کہا

اسے اگر یقین کرنا ہوتا تو یہ نوبت نہ آتی اسے تمہاری کوئی پرواہ نہیں
ہے۔۔۔ ابرش نے منہ بسوڑتے کہا مگر عزائم شاہ نفی میں سر ہلاتا سیٹ کی
پشت سے ٹیک لگا چکا تھا

ابرش ملک نے لبوں سے سگریٹ لگایا تو ولید نے اسے گھورا مگر وہ ولید کی
گھوری کو نظر انداز کرتی سگریٹ کا کش لگانے لگی

ولید ملک نے کچھ ہی دیر میں گاڑی عزائم شاہ کی کنگڈم کے مین گیٹ کے سامنے روکی عزائم شاہ گاڑی سے نکلا اور مضبوط قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھا



عیشم کھانا کھا لو پلیز۔۔۔ عنود عیشم کے پیچھے بھاگتی ہوئی لان میں آئی اور ایک کونے میں اسے منہ چھپائے بیٹھے روتے دیکھ اس کی طرف بڑھی

URDUNovelians

عیشم میری جان کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ عنود تڑپتی ہوئی اس کی طرف بڑھی جب عیشم نے اس کو پاس آنے سے روک دیا

ڈونٹ___یو آر بیڈ___یو سکالڈ مائی بابا___یو ہٹ مائی بابا___آئی ہیٹ
یو ماما___عیشم اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہاں سے بھاگ گئی

عیشم میری بات سنو___عیشم___عنود عیشم کے پیچھے بھاگتی ہوئی جا
رہی تھی جب وہ زاق شاہ کے سینے سے جا ٹکرائی اس سے پہلے کہ وہ گرتی
زاق شاہ نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

آج اتنے سال بعد زاق شاہ کی قربت نے عنود کو کچھ پل کے لیے ساکت
کیا اور پھر اس کے لب آہستہ سے ہلے

لیومی زاق حیدر شاہ___عنود نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا زاق شاہ
اسے چھوڑنے کے ارادے سے اس کی کمر سے ہاتھ نکالنے لگا جب اس کی

نظر اس طرف آتے عزائم شاہ پر پڑی اور زاق شاہ کا شیطانی دماغ بہت جلدی سے کام کرنے لگا اس نے عنود کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اپنے لب اس کی گردن پر رکھے عنود کو ساکت کر چکا تھا

عنود خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر زاق شاہ اس کے نازک جسم کو اپنے فولادی جسم میں قید کیے تھا

واؤ _____ ایکسیلنٹ _____ عزائم شاہ نے تالی بجاتے دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا عنود جو آنکھیں بند کیے زاق سے اپنی جان چھوٹنے کی دعائیں کرنے لگی تھی عزائم کی آواز پر اپنی ہمت مجتمع کرتی اس سے الگ ہوئی

شاہ ___ وہ ___ عنود یکدم عزائم کی جانب بڑھی
مگر عزائم نے اسے اُنکلی اُٹھاتے انداز میں دور رہنے کا اشارہ کیا

انف از انف عنود شاہ ___ میں اچھے سے جان گیا ہوں تم نے مجھ پر اتنے
گھٹیا الزام کیوں لگائے ___ تمہیں آزادی چاہیے تھی تو پہلے بول دیتی میں
آزاد کر دیتا پھر کر لیتی تم اپنے عاشق سے شادی ___ بٹ تم نے تو میرے
دل، میری روح تک کا خون کیا ہے ___ تمہیں تو بنا شادی کیے ہی یہ اویل
لیبل یے ___ اس سے پہلے کہ عزائم شاہ مزید بولتا عنود نے آگے بڑھتے
___ اس کے منہ پر تھپڑ مارا

URDUNovelians

اپنی بکو اس بند کرو عزائم شاہ ___ کتنا گراؤ گے خود کو تم؟ ہاں؟ پہلے
میرے بابا کا قتل کیا مجھے سات سال سے بے وقوف بناتے رہے پھر اب

خود مظلوم بننے کی اداکاری کرتے ہو؟ ویسے کیوں نہیں کرو گے تم اداکاری
___ ایک انٹرنیشنل اداکار جو ٹھہرے

تم ہمیشہ کہتے تھے ناں کہ میں کبھی نظر ملا کر جھوٹ نہیں بول سکتی تو آج
دیکھو عزائم شاہ میں تمہاری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی ہوں میں
نفرت کرتی ہوں تم سے، شدید نفرت ___ مجھے گھن آ رہی ہے یہ سوچ
کر کہ میں نے تم جیسے خبیث اور گھٹیا آدمی کے ساتھ تعلق رکھا ___ میں
لعنت بھیجتی ہوں ان لمحات پر جو میں نے تمہارے ساتھ گزارے ___
عنود یہ کہتے ہی اندر کی جانب بڑھنے لگی جب سب لوگ وہیں آ گئے اور
عزائم شاہ سب کو نظر انداز کرتا اندر جانے لگا جب واسق شاہ نے اس کو
___ روکا

رکو۔۔ کہاں جارہے ہو؟ واسق شاہ نے عزائم سے استفسار کیا مگر دوسری طرف خاموشی تھی واسق شاہ بیٹے کی ڈھٹائی پر حیران ہوتے گویا ہوئے

کیا تم نے عنود اور زاوی کو الگ کرنے کے لیے ابہتاج کا قتل نہیں کیا؟
واسق شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

نہیں۔۔ عزائم نے یک لفظی جواب دیا۔۔ اس قدر بکھرے حلے میں
بھی وہ دلکش لگ رہا تھا

URDUNovelians

کیا تم نے عنود کو پانے کے لیے گھناؤنے کام نہیں کیے؟ واسق شاہ نے
ایک بار پھر سے عزائم سے سوال کیا

نہیں۔۔۔ عزائم شاہ نے دوبارہ وہی جواب دیا

سچ بتاؤ مجھے۔۔۔ واسق شاہ نے غصیلے لہجے میں کہا

آپ سچ جاننا چاہتے ہیں یا جو آپ نے سنا ہے اسے سچ مان کر میرے منہ سے سننا چاہتے ہیں۔۔۔ عزائم شاہ نے ان کی جانب دیکھتے کہا

میں تمہارے گناہ تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں عزائم۔۔۔ واسق شاہ نے

چیختے ہوئے کہا URDU Novelians

تو پھر انتظار کریں جب گناہ کروں گا تو سب سے پہلے آپ کو بتاؤں گا۔۔۔ فی

الحال میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔ عزائم شاہ نے ترکی باتر کی جواب دیا

کیا تم نے اب تاج شاہ کا مرد ر نہیں کیا؟ واسق شاہ نے اس کی طرف
گھورتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔ یہ آپ نے سنا ہے سچ نہیں ہے۔۔۔ ضروری نہیں ہوتا کہ جو آپ
سنیں وہ سچ بھی ہو۔۔۔ عزائم شاہ نے واسق شاہ سے کہا مگر نظریں اس کی
عنود پر ہی ٹکی ہوئی تھی

تو کیا سب لوگ پاگل ہیں؟ تمہارے خلاف ثبوت ہیں۔۔۔ بے وقوف سمجھ
رکھا ہے سب کو۔۔۔ واسق شاہ نے عزائم کو گریبان سے پکڑ کر کہا

میں جانتا ہوں یہ سب کس کے کہنے پر کیا جا رہا ہے۔۔۔ عزائم نے اب کی بار
زاوق کی جانب دیکھتے کہا

شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔ نکل جاؤ اس گھر سے میرا اس گھر کی عزت سے کھیلنے والے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ میں واسق شاہ اپنے ہوش میں تمہیں اپنے گھر اپنی جائیداد اپنے بزنس حتیٰ کہ اپنی زندگی سے بے دخل کرتا ہوں۔۔ واسق شاہ نے عزائم کو دھکے دیتے کہا جو کہ شاگرد سا واسق شاہ کی جانب دیکھنے لگا

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا یہاں سے۔۔ مگر اپنے سر پر لگے گناہوں کا بوجھ ہٹائے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔ مجھ پر نہ سہی اپنے خون پر تو اعتبار کیا ہوتا ڈیڈ۔۔ پوچھیں اپنے لاڈلے زاق شاہ سے مجھے سب کی نظروں سے گرانے کے لیے اس نے یہ کھیل کھیلا ہے۔۔ عزائم شاہ نے زاق کی جانب قہر برساتی نظروں سے دیکھا

تم جھوٹ پر جھوٹ بول رہے ہو عزائم تم انسان ہو کہ جھوٹ کا پتلا _____
واسق شاہ نے عزائم سے استفسار کیا

کل تک تو میں انسان تھا مگر آج پتلا بن چکا ہوں۔۔۔ جسے اب کسی چیز سے
فرق نہیں پڑتا جب تک میں نے سچ بولا کسی نے میرا ساتھ نہیں دیا اب اپنی
منزل کو پانے کے لیے اگر مجھے جھوٹ بھی بولنا پڑا تو بولوں گا۔۔۔ مجھے
اب کسی کا یقین نہیں چاہیئے سوائے ایک شخص کے۔۔۔ عزائم شاہ بولتا
بولتا رک گیا عنود نے اس کی طرف دیکھا
اور وہ شخص آپ ہیں ماما۔۔۔ عزائم شاہ کی نظر بھی عنود سے ملی تھی مگر وہ
اسے نظر انداز کرتا صائمہ کی جانب بڑھا

بولیں ماما کیا آپ کو اپنے بیٹے پر اعتبار ہے؟ عزائم نے صائمہ ملک سے
استفسار کیا

مجھے تم پر خود سے بڑھ کر اعتبار ہے عزائم شاہ۔ تم کبھی کسی کا قتل نہیں
کر سکتے۔ کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ صائمہ ملک نے عزائم کا
چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

ر کو صائمہ تمہیں آج میرے اور اپنے بیٹے میں سے کسی ایک کو چننا
ہوگا۔ واسق شاہ نے صائمہ کے اعصاب پر بمب گرایا

واسق___ صائمہ نے حیرت سے واسق کی جانب دیکھا جو کٹھور بنے
کھڑے تھے عزائم شاہ نے اپنی ماں کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر نفی
میں سر ہلایا

جس رشتے کی بقاء کی خاطر اس کی ماں نے دکھ اور آزمائشوں کا ایک طوفان
___ ہنس کر سہا تھا وہ اس رشتے کو اپنی وجہ سے ختم نہیں کرنا چاہتا تھا

ماما___ میں جا رہا ہوں مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور میری عیشتم کا خیال
رکھنا،___ عزائم نے صائمہ کی پیشانی کا بوسہ لیا
اور اپنے قدم بیرونی دروازے کی جانب بڑھائے جب وہ پیچھے مڑا اور ان
سب کی طرف دیکھتے گویا ہوا

تم نے جو کرنا تھا کر لیا زاق شاہ، اب میرے وار کا انتظار کرنا ___ میں
تمہیں منہ کے بل گراؤں گا اور تم عنود شاہ تم نے جو میرے ساتھ کیا اس
کا بدلہ تمہیں بھی چکانا پڑے گا

مجھے نفرت ہو رہی ہے اپنے آپ سے کہ میں نے تم سے محبت کی ___
تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں آزاد چھوڑ دوں گا اس زاق شاہ کے لیے؟ نو
نیور ___ میں نہ تو اب تمہارے ساتھ یہ رشتہ نبھاؤں گا اور نہ ہی چھوڑوں
گا بلکہ تمہیں زبردستی اس رشتے میں باندھ کر رکھوں گا ___ جسٹ ویٹ
اینڈ وایچ ___ عزائم شاہ نے عنود کو وارن کرتے کہا اور پھر وہاں سے چلا گیا

URDUNovelians



بھائی۔۔ بھائی۔۔ تم یہاں ہو میں تمہیں کہاں کہاں سے نہیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔ ابرش ملک جو عزائم شاہ کو ڈھونڈ رہی تھی اسے اپنے روم میں دیکھ کر حیران ہوتی اس کی طرف بڑھی

دونوں کے بیچ مکمل خاموشی تھی ابرش نے عزائم کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں درد کا ایک جہاں تھا وہ اپنے بھائی کی تکلیف دیکھ کر بھاگتی ہوئی اس کی طرف لپکی

اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے گویا ہوئی

کیا ہوا؟ عزائم شاہ کی طرف سے مکمل خاموشی تھی ابرش نے خاموشی محسوس کی اور عزائم کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیا گویا اسے اپنی جانب متوجہ کیا

چھوڑ آیا ہوں سب کچھ ابرش ___ سب رشتے سب ناطے ___ اپنی بیوی،
اپنا باپ، اپنا گھر سب کچھ ___ کسی نے بھی اعتبار نہیں کیا مجھ پر ___ عزائم
شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا

ابرش نے سپاٹ انداز میں اس کی جانب دیکھا

بھائی ___ تم اکیلے نہیں ہو میں ہوں ناں تمہارے ساتھ ___ ابرش نے
عزائم شاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا

مجھے عنود کا اعتبار چاہیئے تھا ابر ___ بٹ اس نے مجھ پر اعتبار نہیں کیا ___
میں ٹوٹ چکا ہوں ابر ___ عزائم شاہ بری طرح رو رہا تھا ابرش ملک اسے
سنجھانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ درد اور اذیت کی انتہاؤں پر تھا وہ چاہ
کر بھی ابرش کو زاق اور عنود کے بارے میں نہ بتا سکا اس نے بھلے ہی

عنود کو زائق کے ساتھ دیکھ کر اپنے دل کا غبار نکالا تھا مگر وہ کسی تیسرے
_____ کے سامنے اپنی عنود کو شرمندہ نہیں کر سکتا تھا



عزائم شاہ کو گھر سے آئے ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے ان دو ماہ میں اس کی
زندگی یکسر بدل چکی تھی وہ جو لائٹ کا عادی تھا اب شہر سے دور ایک
گمنام زندگی گزار رہا تھا کوئی اس کا پرساں حال نہ تھا کسی کو اس کی پرواہ
نہیں تھی

ان دو ماہ میں اس کو واسق شاہ نے اپنی جائیداد اپنے بزنس ہر جگہ سے عاق
کر دیا تھا

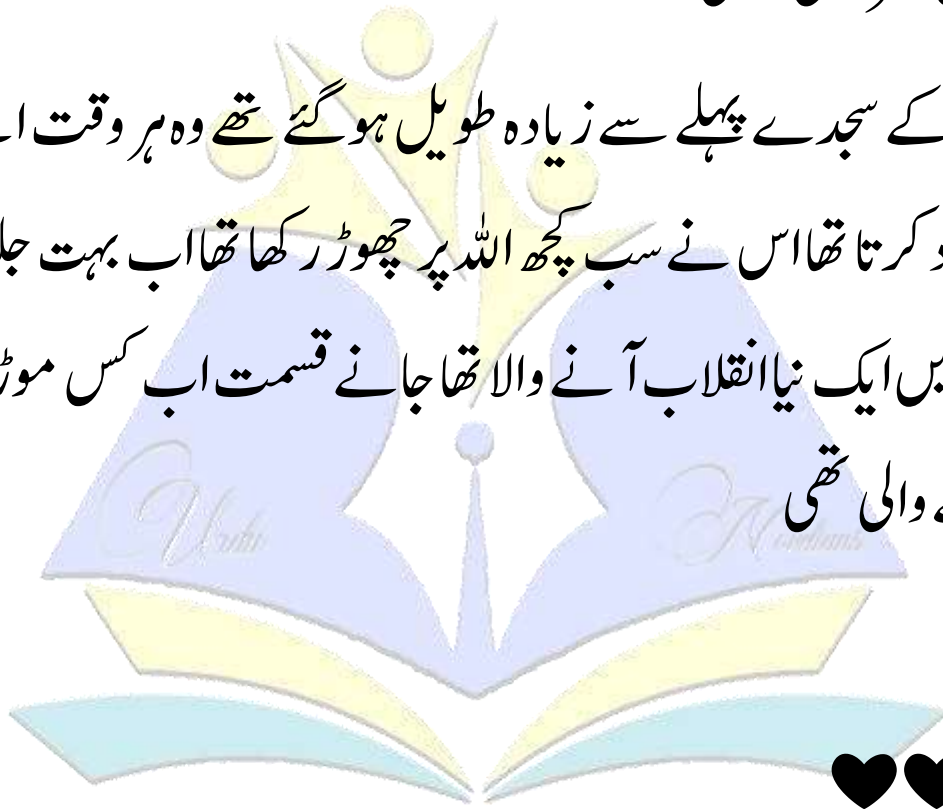
شاہ گروپ آف انڈسٹریز جو کبھی عزائم واسق شاہ کے دم سے چلتی تھی
اس انڈسٹری سے عزائم کو دھکے مار کر نکالا گیا تھا

وہ گھربزنس سے مکمل بے دخل ہو چکا تھا اس کی ڈوبتی شہرت کو دیکھ کر
شوبزنس کے تمام مووی ڈائریکٹر جو کبھی عزائم شاہ کو سائن کرنے کے
لیے اس کے آگے پیچھے پھرتے تھے اب اسے آنکھیں دکھانے لگے
اس کے تمام پراجیکٹس جن پر وہ کام کر رہا تھا بڑے طریقے سے اسے نکال
دیا گیا تھا

عزائم شاہ کے زوال کا وقت آپہنچا تھا مگر اس سب کے باوجود عزائم شاہ کا
دل مطمئن تھا اسے لوگوں کے بدلتے رویے کی پرواہ نہیں تھی کیوں کہ
اسے اپنے اللہ پر اندھا یقین تھا وہ جانتا تھا یہ اس کے رب کی طرف سے
_____ آزمائش ہے جس سے بہت جلد اسے سرخرو کیا جائے گا

اس کا ایمان تھا کہ عزت، زلت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ہر مشکل کے
ساتھ آسانی ہے کیا ہوا جو وہ مشکلوں میں گھرا ہوا ہے اس کے شب الم کی
_____ طلوع سحر بھی ہوگی

عزائم شاہ کے سجدے پہلے سے زیادہ طویل ہو گئے تھے وہ ہر وقت اپنے
خالق کو یاد کرتا تھا اس نے سب کچھ اللہ پر چھوڑ رکھا تھا اب بہت جلد اس
کی زندگی میں ایک نیا انقلاب آنے والا تھا جانے قسمت اب کس موڑ پر
_____ مڑنے والی تھی



URDUNovelians



یہ منظر درانی ہاؤس کے لاؤنچ کا ہے جہاں سفید کلف لگا سوٹ پہنے صوفے
پر بیٹھا زیر ملک بڑے کروفر سے ارد گرد کا تنقیدی جائزہ لینے میں

مصرف تھا جب اس کی نظر ایک تصویر پر جم گئی وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو ایک ٹرانس کی کیفیت میں دیکھتا رہا سامنے ہی سالار درانی خاموش بیٹھا اس کو دیکھ رہا تھا اسے زیر ملک کی پرسنالٹی نے پہلی ہی ملاقات میں کافی مرعوب کیا تھا اس نے آج سے پہلے زیر ملک کے بارے میں سن رکھا تھا مگر کبھی ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا حالانکہ وہ تہام ملک کو بہت اچھے سے جانتا تھا وہ زیر ملک کو دیکھ رہا تھا

جبکہ دوسرے صوفے پر تہام ملک اور زواق شاہ بیٹھے باتوں میں مصرف تھے ساتھ ہی ایک کونے میں بیٹھی عنود شاہ گم صم سی کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی

السلام علیکم۔۔۔ مریحہ درانی کی شوخ چنچل آواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا سوائے زیر ملک کے۔۔۔ زیر ملک کی نظریں ابھی ابھی اس تصویر پر ٹکی ہوئی تھیں وہ اس چہرے کو ہزاروں کی تعداد میں پہچان سکتا تھا

"ابتناج شاہ"

اس کے لب آہستہ سے ہلے پھر اس نے ایک کٹیلی نظر تہام ملک پر ڈالی جو۔۔۔ اب محبت لٹاتی نظروں سے مریحہ کو دیکھ رہا تھا

میرے خیال سے ہمیں مدعے کی بات پر آنا چاہیئے۔۔۔ زیر ملک نے گھمبیر لہجے میں کہا

سب لوگ اس کی جانب متوجہ ہوئے

جی ضرور۔۔۔ سالار درانی نے زبیر سے اتفاق کرتے کہا

درانی صاحب میں اپنے بیٹے تہام ملک کا رشتہ آپ کی بیٹی مریحہ کے ساتھ
طے کرنا چاہتا ہوں اور بچے بھی یہی چاہتے ہیں آپ تہام کے بارے میں
چھان بین کر لیں اچھے سے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ زبیر ملک نے رٹا
رٹایا جملہ ادا کیا اس کی بات سن کر سالار نے سوچنے کے لیے وقت مانگا جو
زبیر نے بنا کسی حیلے بہانے کے مان لیا

اور پھر کچھ ہی دیر میں خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا

تہام ملک جانتا تھا کہ سالار درانی نے سوچنے کے لیے وقت مانگنے کی صرف فارمیٹی پوری کی ہے وہ حقیقت میں اس رشتے سے پوری طرح مطمئن ہے

کھانا کھانے کے بعد قہوہ پیایا گیا اور سالار درانی اور زیر ملک آپس میں بزنس ڈسکشن کرنے لگے جب عنود کو گھبراہٹ سی محسوس ہوئی اور وہ ان سب سے ایکسکیز کرتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اس دوران پہلی بار زیر ملک کی نظر عنود درانی پر پڑی تو گویا پلٹنا بھول گئی وہ عنود کے چہرے میں اس شخص کی شبیہ پہچان گیا تھا مگر وہ خود کو کمپوز کر چکا تھا

اپنے چہرے کو بلاتاثر رکھنا اور مقابل کو دھوکہ دینا زیر ملک کو خوب آتا تھا

وہ انتہائی شاطر دماغ کا حامل تھا ابھی بھی وہ باتیں سب سے کر رہا تھا مگر اس کا دھیان عنود کی طرف تھا

میرے خیال سے اب ہمیں چلنا چاہیئے۔۔۔ زیر ملک نے گھڑی کی جانب دیکھتے کہا

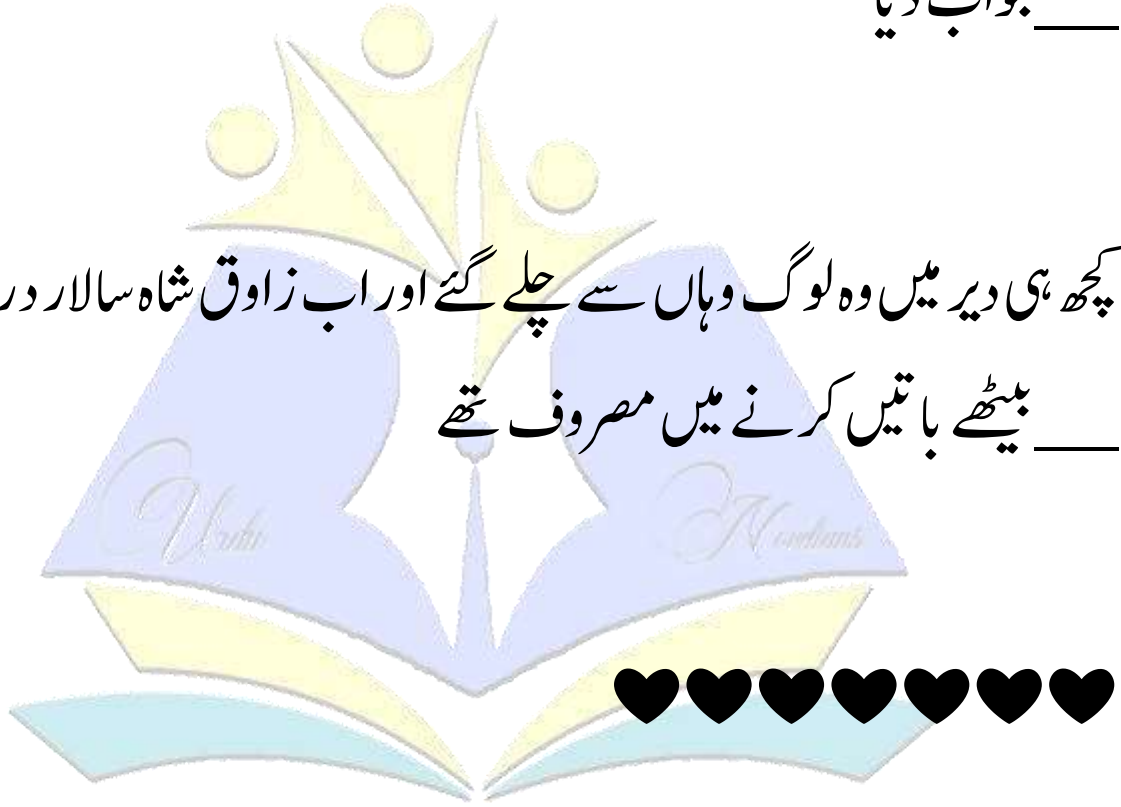
ارے اتنی جلدی۔۔۔ کچھ دیر اور بیٹھیں انتہائی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔۔ سالار درانی نے آدابِ میزبانی نبھاتے کہا

مجھے بھی آپ سے مل کر خوشی ہوئی درانی صاحب۔۔۔ اب جب رشتہ داری بن گئی تو آنا جانا تو ہوتا رہے گا۔۔۔ آپ کبھی ہمیں بھی اپنی خدمت کا موقع دیں۔۔۔ زیر ملک نے مروتا کہا اس کی نظر ایک بار پھر اس انلارج تصویر پر پڑی

جی ضرور انشاء اللہ آئیں گے کبھی___ سالار درانی نے مسکراتے ہوئے

___ جواب دیا

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ وہاں سے چلے گئے اور اب زواق شاہ سالار درانی
___ بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے



URDUNovelians

عنود درانی جیسے ہی کمرے میں پہنچی دروازہ بند کرتی دروازے سے ٹیک
لگائے گھرے سانس لینے لگی یکدم اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا اور وہ منہ

پر ہاتھ رکھتی و اشروم کی جانب بڑھی کافی دیر تک واش بیسن پر جھکی عنود
شاہ و وٹنگ کرتی رہی اور پھر منہ ہاتھ دھوتی کمرے میں آگئی

کمرے میں آتے ہی عنود بیڈ پر تھکے انداز میں لیٹی اور پھر کتنی ہی دیر ایک
ہی پوزیشن میں لیٹے لیٹے وہ ماضی کی خوبصورت یادوں میں گم ہو چکی تھی

عنود کی آنکھوں سے متواتر آنسو ٹپکنے لگے اور اس کے ہاتھ مسلسل اس کے
پیٹ پر چل رہا تھا ایک خوبصورت احساس کے تحت وہ مسکرا اٹھی

میرا بے بی — عنود شاہ کے لب ہلے

میرے زائِم کی محبت کی نشانی — عنود کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے

اسے کچھ روز پہلے ہی اپنے اندر تبدیلی محسوس ہو رہی تھی کنفرمیشن کے لیے اس نے ٹیسٹ کروائے وہ عزائم شاہ کے بچے کی ماں بننے والی تھی پہلی بار عنود کو ماں بننے کا شرف نصیب ہوا تھا اس کی خوشی ناقابل بیان تھی مگر وہ چاہ کر بھی اپنی خوشی کا کسی سے ذکر نہیں کر سکی کیوں کہ وہ یہ گڈ نیوز سب سے پہلے عزائم شاہ کے ساتھ شیئر کرنا چاہتی تھی مگر عزائم شاہ تو جانے کہاں چلا گیا تھا

کہا جاتا ہے کہ عورت کے لیے ماں بننے کا احساس دنیا کے تمام احساسات سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اور اپنے من چاہے مرد کے بچے کی ماں بننا تو ہر عورت کا خواب ہوتا ہے اس خواب کی تعبیر پا کر عورت مغرور ہو جاتی ہے ایسے ہی عنود شاہ بھی اپنی قسمت پر نازاں تھی وہ اپنی زندگی کے تمام دکھ تمام تکلیفیں اور محرومیاں بھول چکی تھی وہ چاہتی تھی کہ اس

کا بچہ اپنے باپ عزائم شاہ کی محبت سے کبھی محروم نہ ہو جیسے اس کا بچپن
— اپنے باپ کی محبت سے محروم گزرا

مگر قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ وہ چاہ کر بھی عزائم کے ساتھ نہیں رہ
سکتی تھی وہ کیسے اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ رہتی؟ کیسے وہ اس شخص
کے ساتھ خوشگوار ازدواجی زندگی گزار سکتی تھی جس نے اس سے اس کی
— پوری دنیا چھین لی تھی

جب سے عزائم شاہ گیا تھا عیشتم عنود سے دور بھاگ رہی تھی وہ معصوم بچی
تھی مگر اسے اپنے باپ سے عشق تھا بالکل ویسے ہی جیسے عنود کو اپنے
باپ ابتهاج شاہ سے عشق تھا — عنود بھی عالین کو اپنے باپ کا مجرم
سمجھتی تھی اور آج عیشتم اسے اپنے باپ کا مجرم سمجھ رہی تھی — اسے
— بولتے ہیں مکافاتِ عمل

عنود کے ارد گرد اس کے اپنوں کا ہجوم تھا اس کے پاس سالار درانی تھا،
مریحہ تھی، واسق شاہ تھے مگر اس سب کے باوجود وہ تہی داماں تھی کیوں کہ
اسے عیشتم چاہیئے تھی اسے عزائم شاہ چاہیئے تھا۔ مگر نہ تو عیشتم اس کے
پاس تھی نہ ہی عزائم شاہ اس کے پاس تھا

چھلی کئی راتوں کی طرح اس کی آج کی رات بھی جاگتے ہوئے روتے
— ہوئے گزرنے والی تھی مگر افسوس وہ تنہا تھی اسے تنہا ہی رہنا تھا

URDUNovelians



اگلی صبح عنود شاہ اپنے چیک اپ کے لیے گئی جب اسے فالو کرتا زاق شاہ بھی وہیں پہنچا اور عنود کے ڈاکٹر سے اس کی حالت کے بارے میں پوچھا ڈاکٹر نے اسے عنود کی پریگننسی پوزیٹو ہونے کی خبر سنائی جسے سننے کے بعد زاق شاہ کے پاؤں تلے زمین نکل گئی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ عزائم اور عنود کا رشتہ اس حد تک مضبوط ہے وہ اس رشتے کو ختم کرنے کے لیے سر توڑ کوشش کر رہا تھا جبکہ سب سے بڑا پلانر تو اللہ تھا جس نے زاق شاہ کو منہ کے بل گرایا تھا

زاوی سائیں آپ؟ عنود شاہ نے زاق شاہ کو وہاں دیکھا تو حیرت سے

URDU Novelians

استفسار کیا

جی دلبر سائیں میں یہاں سے گزر رہا تھا تو آپ کی گاڑی دیکھی تو آپ کو فالو کرتا یہاں آگیا۔۔۔ زاق شاہ نے عنود سے غلط بیانی کرتے کہا

ہممم۔۔۔ عنود نے ہنکارا بھرا وہ زاق شاہ کو جواب نہیں دینا چاہتی تھی

دوسری طرف عزائم شاہ آج ہی شہر لوٹا تھا اور وہ زیر ملک کے ساتھ کسی کام سے جا رہا تھا جب زیر ملک اسے اپنے ساتھ کسی دوست کی عیادت کے لیے ہسپتال لے آیا عزائم شاہ جیسے ہی زیر ملک کے ساتھ اس کے دوست کی عیادت کے لیے وارڈ میں جانے لگا اسے عنود کی جھلک نظر آئی اور وہ زیر سے ایکسکیوز کرتا اس جانب بڑھ گیا

سامنے ہی عنود اور زاق شاہ ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے عزائم شاہ نے بمشکل خود پر قابو پایا اور اپنے آپ کو سنبھالتا واپسی کی جانب مڑا جب اس کی پیٹھ پر زاق کی نظر پڑی وہ عزائم شاہ کو کروڑوں میں پہچان سکتا تھا زاق شاہ کا شیطانی دماغ ایک بار پھر سے چلنے لگا وہ عنود اور عزائم کے رشتے میں ایک آخری دراڑ ڈالنے کا کام کرنا چاہتا تھا

دلبر سائیں آپ جا کر گاڑی میں بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔ زاق شاہ نے عنود کو کہا عنود سر ہلاتی باہر کی طرف چلی گئی وہ اس وقت فرار چاہتی تھی زاق شاہ سے۔۔۔

URDUNovelians

زاق شاہ عنود کو باہر بھیج کر عزائم کے پاس آیا اور اس سے بات کرنے لگا

ہیلو ڈیئر کنزن____ زاق شاہ نے عزائم کو پکارا جو کہ پینٹ کی پاکٹ میں
ہاتھ ڈالے کنفیوز سا کھڑا تھا

عزائم نے اس کی جانب دیکھا اور بنا جواب دیئے کھڑا رہا

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ عزائم کی طرف سے مکمل خاموشی محسوس کرتے
زاوق نے اگلا سوال داغا

میں نے تم سے پوچھا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ نہیں ناں؟ سومانڈیور
اون بزنس چھچھوڑے میجر____ عزائم شاہ نے سینے پر ہاتھ باندھتے کہا

llllllll

زاق شاہ نے قہقہہ لگایا ہاسپٹل کے سٹاف اور باقی لوگ اسے مڑمڑ کر دیکھ رہے تھے مگر اسے پرواہ کہاں تھی وہ جلن اور حسد کی آگ میں جل رہا تھا اور اس جلن سے سب کو برباد کرنا چاہتا تھا

عزائم شاہ اس کی بات سن کر شکوہ ہوا اور پھر غصے میں آگے بڑھا اور زاق
شاہ کے گریبان سے اسے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا ہاسپٹل سے باہر لایا اور پارکنگ
ایریا میں لے جا کر اسے بے دردی سے مارا زاق شاہ نے خود کو چھڑانے کی

کوشش نہیں کی وہ جو چاہتا تھا کرچکا تھا عزائم شاہ اسے بے دردی سے مار رہا
تھا عنود نے آگے بڑھتے اسے چھڑانے کی کوشش کی جب عزائم نے آگے
بڑھتے اس کی گردن دبوچ لی

یو عنود شاہ۔ اگر تم نے میرے بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو
میں تمہارے اس خوبصورت جسم کو آگ لگانے سے پہلے ایک بار بھی
_____ نہیں سوچوں گا

عزائم شاہ نے عنود کو وارن کرتے کہا اور پھر اسے دھکا دیتا آگے بڑھتے
زاوق شاہ پر جھپٹ پڑا

URDUNovelians

کال دا پولیس۔۔۔ پلیز کال دا پولیس۔۔۔ عنود شاہ اپنے گلے پر ہاتھ
رکھتی کھانستی ہوئی بولی جب عزائم نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

وہ اسے دوسری بار پولیس کے حوالے کر رہی تھی یہ بات ہی عزائم شاہ کے لیے ناقابل یقین تھی وہ بے ہمتی سے عنود کو دیکھ رہا تھا جب کچھ ہی پل میں پولیس کی گاڑی وہاں پہنچی اور عزائم شاہ کو اریسٹ کر کے لے گئی

عزائم کی نظر مسلسل عنود کے چہرے پر تھی جو زواق شاہ پر جھکی اسے بینڈ تاج کر رہی تھی

عزائم کی اپنے اوپر مسلسل نظروں کا حصار محسوس کرتی عنود نے نظر اٹھا کر عزائم کی جانب دیکھا تو پتھر کی ہو کر رہ گئی۔۔۔ اسے اب پتھر ہی ہونا تھا ایک آخری مان جو عزائم شاہ کو اپنی بیوی پر تھا وہ مان بھی ٹوٹ گیا تھا



آج پھر وہ رات کے آخری پہر میں ہاسپٹل کی دیواریں پھلانگ کر آیا تھا اور
مشینوں میں جکڑے اس وجود کے پاس بیٹھتا خاموش آنسو بہانے میں
مصروف ہو گیا

تمہیں پتا ہے جانم۔۔۔ ہمارا مسیحا، ہمارا ہمدرد، ہمارا محسن، ہماری عیشم کا بابا
کتنی اذیت میں ہے۔۔۔؟ ساری دنیا اس شخص کے خلاف ہو چکی ہے جس
نے تمہیں بدنامی سے بچانے کے لیے عیشم کو اپنا نام دیا۔۔۔ جس نے
مجھے سیدھا راستہ بتلایا جس شخص نے مجھے احساس دلایا کہ

خرم شاہ تم التفات شاہ کی محبت میں بہت بری طرح مبتلا ہو تمہیں التفات
شاہ سے جنون کی حد تک عشق ہو چکا ہے جس نے مجھے سکھایا کہ کیسے

دوسروں کو خوشی دے کر ہم اپنی ذات کے لیے سکون حاصل کرتے ہیں
_____ وہ جو سب کا سہارا بنا

آج وہی شخص بے یار و مددگار ہے _____ اُس پر اپنے عزیز از جان چچا کے
قتل کا الزام لگا ہے، _____ التفات تم تو جانتی ہو ناں اس روز کیا ہوا تھا؟ تم تو
چاچو کے ساتھ تھی ناں التفات؟ التفات بس کر دو یہ بے رخی میری
_____ خاطر نہ سہی پلیر عزائم شاہ کی خاطر واپس لوٹ آؤ

اس شخص پر لگے بدنامی کے دھبے صرف تم صاف کر سکتی ہو التفات
_____ شاہ _____ پلیر کم بیک _____ ایوری باڈی نیڈیو

خرم شاہ وہیں التفات کا ہاتھ تھا مے اپنی پیشانی جھکائے بیٹھا رو رہا تھا اسے
عزائم شاہ کو بچانا تھا ہر صورت میں _____ مگر کیسے؟ یہ بات وہ خود بھی
_____ نہیں جانتا تھا

خرم شاہ کے آنسو آج اس بے حس و سکت لیٹی لڑکی کے دل پر گرے تھے
جب مشینوں میں جکڑے دنیا سے رخ موڑے اس ناراض لڑکی کے وجود
_____ میں ہلکی سی جنبش ہوئی

_____ دور کہیں سے ایک آواز اس کے کانوں میں گونجی

التفات _____ میری بات غور سے سنو _____ عیشم کو لے کر اس گاڑی سے
کو د جاؤ _____ رائٹ ناؤ

URDUNovelians

_____ نہیں _____ میں نہیں جاؤں گی _____ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی

التفات نے اس کا سٹیئرنگ پر رکھا ہاتھ تھا متے کہا وہ دوسرے ہاتھ سے
کوئی نمبر ملا رہا تھا بلیو ٹو تھا کان سے لگائے وہ دوسری جانب کال ریسیو

ہونے کے انتظار میں تھا۔۔۔ کال ریسیو ہو چکی تھی اس نے فوراً سے بولنا شروع کیا

عزائم شاہ میری بات سنو۔۔۔ میری اور میری فیملی کی جان کو خطرہ ہے میں اپنی فیملی کی جان پر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔ میرے بعد میری عنود اور التفات کی حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے۔۔۔ میری عیشتم کو اپنا نام اور اپنی پہچان دے کر میری بیٹی کے دامن پر لگے بدکار کے داغ کو دھو دینا عزائم شاہ۔۔۔ التفات اور عیشتم کو کبھی عالین اور عنود مت بننے دینا کیوں کہ ہر عورت کے لیے سالار درانی پیدا نہیں ہو سکتا

عنود سے کہنا اس کے بابا اُسے صحیح ہاتھوں میں سونپ کر جا رہے ہیں۔۔۔ آج سے اب تاج شاہ کی کہانی ختم

یہ کہتے ہی اس نے التفات کو دھک دیتے گاڑی سے باہر پھینکا جب کچھ ہی پل میں اس کی گاڑی پُل سے ٹکراتی تباہ ہو چکی تھی

بابا_____بابا_____ التفات شاہ چیختے ہوئے بیٹھ گئی۔ جب خرم شاہ جو واپس جانے لگا تھا اس کی پکار پر تھم گیا اور پھر حیرت سے التفات کی طرف دیکھنے لگا جو کہ پچھلے سات سال سے قومہ میں تھی یکدم ہوش میں آ چکی تھی

اس سے پہلے کہ خرم آگے بڑھتا اسے تھامنے کی کوشش کرتا ہاسپٹل کا سٹاف بھاگتا ہوا اس کمرے میں پہنچا۔ چیختی چلاتی التفات کو قابو کیا گیا اور عنود کو کال کر کے فوراً ہاسپٹل آنے کا کہا گیا

عنود شاہ جیسے ہی گھر پہنچی اسے ہاسپٹل سے کال آگئی وہ فوراً ہاسپٹل پہنچی
جہاں سامنے التفات شاہ کو ہوش آچکا تھا عنود غم آنکھوں سے مسکراتی اس
_____ کی جانب بڑھی اور اسے گلے لگا لیا

آپی _____ بابا _____ التفات نے روتے ہوئے ابستاج شاہ کا پوچھا مگر عنود
کے پاس اس کے سوال کا جواب نہیں تھا اس لیے اس کے آنسو پونچھتی
اسے سینے میں بھینچ لیا

میں ہوں ناں اپنی بہن کے پاس _____ عنود نے التفات کو اپنے ساتھ کی
یقین دہانی کرائی جس پر التفات نے لب بھینچ لیے

دوسری جانب سکرین پر جگمگاتا یہ منظر دیکھ کر چیف کی آنکھوں سے آنسو
نکلنے لگے جو کہ ان کی داڑھی میں جذب ہو چکے تھے

مجھے معاف کر دو میری شہزادی بیٹیوں _____ میں تم دونوں کی آنکھوں میں
آنسو کا سبب بنا ہوں مگر میں مجبور ہوں میں اپنی وجہ سے تم سب کو مشکل
_____ میں نہیں ڈال سکتا تھا

_____ اب تاج شاہ نے بے بسی سے کہا اور اپنی مٹھی زور سے ٹیبل پر ماری

URDU Novelians

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی جا کر اپنی بیٹیوں کو اپنے سینے سے لگائے مگر
_____ وہ مجبور تھا

_____ ہاں اب تاج شاہ آج مجبوری کی زنجیر میں بہت بری طرح جکڑا ہوا تھا



ابرش ملک کو جیسے ہی عزائم شاہ کی گرفتاری کا علم ہوا وہ ایک بار پھر پولیس
فوٹیج دکھائی جس CCTV اسٹیشن پہنچ چکی تھی اب کی بار انسپکٹر نے اسے
میں عزائم شاہ زائق کو بری طرح مار رہا تھا ابرش نے تھکے انداز میں ٹیبل
پر سر ٹکایا

اور پھر کافی دیر بعد اس نے ایک سائیڈ پر جا کر ولید کو کال ملائی جو ہمیشہ کی
طرح پہلی رنگ پر ہی اٹھالی گئی

ابر میں آ رہا ہوں پولیس اسٹیشن _____ دوسری جانب سے کال ریسیو ہوتے ہی ولید کی آواز گونجی ابرش کو اس شخص کی دوستی پر رشک آیا جو بنامانگے دیتا تھا

لیو پلیر جلدی _____ ابرش نے ولید سے التجائیہ انداز میں کہا دوسری جانب سے کال بند ہو گئی

کچھ ہی پل میں ولید انسپکٹر کے سامنے بیٹھا تھا اور اس سے عزائم کی بیل کے بارے میں تفصیل سے بات کرنے لگا ولید مکمل ہوم ورک کر کے آیا تھا اس لیے کچھ ہی گھنٹے میں عزائم شاہ کی ضمانت ہو چکی تھی

URDUNovelians

اب کی بار عزائم شاہ سیدھا ولید کے ساتھ اس کے اپارٹمنٹ آیا اور اپارٹمنٹ پہنچتے ہی اس نے ابرش کے کندھے پر سر رکھے رونا شروع کیا اور اسے ہسپتال میں ہونے والی اپنی اور زاق کی گفتگو من و عن سنائی

مجھے یقین نہیں آتا وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟ عزائم نے ابرش سے سوال کیا۔

مجھے اس کا تو نہیں پتا مگر زاق شاہ ایک کمینہ اور خود غرض انسان ہے بھائی۔ وہ شخص جو اپنی ہی اولاد کو مارنے سے باز نہیں آیا تھا کیا تم اس سے امید رکھتے ہو کہ وہ اپنی محبوبہ کے بچے کو اپنے اور اپنی محبوبہ کے بیچ آنے دے گا؟ ابرش ملک نے تلخ لہجے میں کہا آج پہلی بار ابرش ملک نے عنود کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے تھے عزائم شاہ وہیں صوفے پر بیٹھ گیا

اور رہی بات عنود کی محبت کی تو بھائی اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دو وہ صرف عیشم کے لیے تمہارے ساتھ رہ رہی تھی جسے تم محبت

سمجھ رہے تھے وہ فقط ایک غرض تھی۔۔۔ ابرش یہ کہتے ہی باہر کی جانب
مڑی جب عزائم شاہ کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لیے

میں نے کوئی خوش فہمی نہیں پالی تھی اس نے اپنی محبت سے مجھے یقین
دلایا کہ وہ صرف میری ہے اگر وہ مجھ میں انٹر سٹڈ نہیں تھی تو کیوں مجھے
اپنے قریب آنے دیا؟ کیوں میری محبت میں میری قربت میں بہکنے لگتی
تھی؟ کیوں میرے لمس کے لیے تڑپتی تھی؟ مجھے روک دیتی ناں مجھے
بول دیتی کہ اسے مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔ کیوں وہ میری آغوش سے
لیٹتے ہی پر سکون ہو جایا کرتی تھی؟ کیوں مجھے اپنے اتنے قریب کیا؟ کیوں
مجھے اب خود سے دور کر کے زہنی مریض بنانا چاہتی ہے؟ کیوں؟؟؟ وہ
چلایا اس کے چلانے میں ایک کرب تھا جسے ابرش کے ساتھ ساتھ ولید
نے بھی محسوس کیا

ولید آگے بڑھتے اسے سہارا دینے لگا اور اپنے کمرے میں لے گیا نیچے
کھڑی ابرش اپنی زندگی کا انتہائی فیصلہ کرتی اپنے قدم زاق شاہ اور اپنے
— مشترکہ اپارٹمنٹ کی جانب بڑھانے لگی

ابرش ملک جیسے ہی اپنے اپارٹمنٹ پہنچی سامنے ہی صوفے پر نیم دراز
زاق شاہ کے چہرے پر بینڈج ہوئی تھی اور دوسرے ہاتھ میں شراب کی
بوتل تھامے وہ گھونٹ گھونٹ اپنے جسم میں انڈیل رہا تھا

اپنے قریب کسی نسوانی وجود کے احساس کے تحت اس نے سر اٹھا کر دیکھا
زیر و والٹ کے بلب کی روشنی میں ابرش کا دھمکتا چہرہ زاق شاہ کو ہوش میں
لا چکا تھا

ابرش _____ میری جان _____ وہ بنا دیر کیے ابرش کو اپنے سینے میں بھینچتا
بولا

اور ساتھ ہی ابرش کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیوانوں کی طرح
چومنے لگا ایک سال بعد وہ اس چہرے کو دیکھ رہا تھا چھو رہا تھا تو پھر اس کے
چھونے میں دیوانگی کیونکر نہ ہوتی جبکہ ابرش ملک بے حس سی کھڑی رہی
_____ اور زاق شاہ کو خود سے دور کرتی وارنگ کرتے انداز میں گویا ہوئی

میسر زاق شاہ اسٹے اوے فرام مائی برادر اینڈ ہز فیملی _____ آئی ریپیٹ اسٹے
اوے _____

وہ یہ کہتے ہی جانے لگی جب زاق شاہ نے اُسے پیچھے سے پکڑ لیا _____ اور اس
_____ کا رخ اپنی جانب کرتا اس کی گردن پر اپنے پیاسے لب رکھ چکا تھا

آہسہ زاوی سائیں کیا کر رہے ہو؟ چھوڑو مجھے۔۔۔ اچانک سے زاوی کے
اس عمل پر ابرش تڑپ اُٹھی اس کے حصار سے خود کو نکالنے کی ایک ناکام
کوشش کرنے لگی ابرش مسلسل اپنے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی مگر زاوی شاہ
کی پکڑ میں اتنی سختی تھی کہ ابرش کے لیے فرار کی راہ مفقود ہو چکی
تھی۔۔۔

میں تمہاری مسٹر لیس نہیں ہوں زاوی شاہ۔۔۔ جب چاہے تم مجھ پر
میرے جسم پر قابض ہو جاؤ جب چاہے اپنی انا کے گھمنڈ میں ڈوبتے میری
عزت نفس میری محبت کو روند دو۔۔۔ ابرش ملک نے اس کے سینے پر
مکامارتے کہا مگر زاوی شاہ نے اس کی کلائی کو اپنے مضبوط بازوؤں میں جکڑ
لیا اور بولا

تم مجھ سے محبت کرتی ہو میرے نکاح میں ہو تم پر میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔۔۔ رہی بات مسٹر لیس کی تو ابرش ملک میرے لیے عنود کے علاوہ ہر عورت مسٹر لیس ہے۔۔۔ رکھیل۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔ زواق شاہ کے الفاظ نے ابرش کو ایک بار پھر آسمان سے زمین پر لا پٹھا تھا وہ آنسو بھری نگاہوں سے زواق شاہ کو دیکھ رہی تھی مگر زواق شاہ کی نظریں اس کے سینے کے اتار چڑھاؤ میں کھو گئی تھیں وہ ابرش کو قابو کرتا اپنی بانہوں میں لیے صوفے پر پھینک چکا تھا ابرش ملک تو بت سی بنی اسے دیکھ رہی تھی جب زواق شاہ نے اس کا ڈوپٹہ اتار کر دور پھینکا اور اس کے سینے سے اس کی شرٹ کو چاک کرتا اس پر جھکا

کمرے میں ابرش کی سسکیاں گونج رہی تھیں مگر زواق شاہ اس سے لاپرواہ اپنے کام میں مگن تھا گویا اسے کچھ سنائی نہ دیا ہو

ابرش ملک جو کبھی زاق شاه کے لمس پر کانپ اٹھتی تھی آج ایک بے جان
گڑیا کی مانند لیٹی ہوئی تھی

اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اس کا دل بین کر رہا تھا اور آج ابرش
ملک نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ لے لیا تھا
زاوق شاه سے آزادی ___ زاق شاه کی بربادی ___ اب ابرش ملک کا
مقصد حیات بن چکا تھا

زاوق شاه اپنی طلب مٹاتا ابرش سے دور ہٹا اور اب گہرے سانس لیتا
صوفے پر نیم دراز ہوا اس کا جسم پسینے سے تر تھا مگر چہرے پر بلا کا سکون تھا
ابرش کے ساتھ کچھ دیر پہلے گزرے یہ قربت کے لمحات کا سوچ کر اس

کے لب مسکرا اٹھے جب اس کے لبوں کی مسکراہٹ ایک ہی پل میں ابرش
کی آواز نے چھین لی تھی

اگر کوئی عورت آپ سے محبت کر ہی بیٹھی ہے تو اُس کو رولانے سے
ڈریں زاق شاہ کیونکہ اُس کی آنکھوں سے آنسو نہیں بلکہ قطرہ قطرہ کر کے
آپ کی محبت بہتی ہے اور پچھلے سات سال سے میرے دل سے آپ کی
محبت قطرہ قطرہ بہہ کر ختم ہو گئی ہے میں لعنت بھیجتی ہوں اس وقت پر
___ جب میں نے تم سے شادی کی زاق شاہ

ارے تم جیسا مرد تو عورت کو فقط ٹشو پیپر کی طرح یوز کرنا جانتا ہے
___ تمہیں کیا معلوم عورت کے تقدس کا؟ اس کی عزت نفس کا

تم تو اپنی انا کے زعم میں عورت کو پاؤں تلے روندنا جانتے ہو تم تو صرف
اپنے نفس کی تسکین کے لیے عورت کے جسم کو کھلونے کی طرح استعمال
کرتے ہو مگر یاد رکھنا زاق شاہ

جو عورت تمہاری محبت میں خود کو برباد کر سکتی ہے وہی عورت تمہاری
نفرت میں تمہاری ہستی تک کو مٹا بھی سکتی ہے

عورت کے انتقام سے ڈرو زاق حیدر شاہ — عورت کا انتقام بہت برا
ہوتا ہے

ابرش ملک نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا اور اپنے برہنہ جسم کو بنا
ڈھانپے زاق شاہ کی جانب بڑھی زاق شاہ کو اپنے پیٹ پر کوئی چیز چھتی
ہوئی محسوس ہوئی تو وہ حیرت سے ابرش کی جانب دیکھنے لگا جس نے جانے
کب زاق حیدر شاہ کا پسٹل اٹھا کر اس کے پیٹ پر رکھا تھا

ابرش واٹ آر یو ڈوانگ؟ یہ لوڈ ڈ ہے۔۔۔ زاق نے خوفزدہ لہجے میں کہا

جانتی ہوں یہ لوڈ ڈ ہے۔۔۔ اور اب تمہارا کام تمام کرے گی۔۔۔ ابرش ملک
نے ہنستے ہوئے کہا

ابرش تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے سائیکو عورت۔۔۔ زاق نے غصیلے
لہجے میں کہا

URDUNovelians

مجھے طلاق دو۔۔۔ ابرش نے اس سے بھی زیادہ تیز لہجے میں کہا

تم واقعی پاگل ہو چکی ہو ابرش ملک___ زاق شاہ نے نفی میں سر ہلاتے کہا
جانے کیوں ابرش کے منہ سے طلاق کا لفظ سنتے ہی اس کے رونگٹے کیوں
کھڑے ہو گئے تھے___ وہ ایسا خواب میں بھی سوچ نہیں سکتا تھا

میں نے کہا مجھے طلاق دو___ رائٹ ناؤ___ ابرش ملک نے اب کی بار
چیختے ہوئے کہا

لک زاق شاہ___ اگر تم نے مجھے طلاق نہیں دی تو میں یہ چھ کی چھ گولیاں
تمہارے جسم میں گاڑ دوں گی___ ابرش ملک نے شیرنی کی طرح
دھاڑتے کہا اور پستل زور سے زاق شاہ کے پیٹ میں مارا

جس پر زاق شاہ کراہ کر رہ گیا آج پہلی بار زاق شاہ ابرش سے خوفزدہ ہوا
تھا

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں ابرش ___ طلاق دیتا ہوں ___ طلاق دیتا ہوں

زاق شاہ کے الفاظ نے ابرش کو ساکت کر دیا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے جنہیں وہ بڑی بے دردی سے مسلتی زاق شاہ سے دور ہوئی اور پاس پڑی زاق شاہ کی جیکٹ سے خود کو ڈھانپتی اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگا چکی تھی

کچھ ہی دیر میں ابرش ملک کپڑے چینج کر کے اپنا بیگ ہاتھ میں تھامے نیچے آئی اس کے لیے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا مگر وہ خود کو سنبھالتی نیچے آئی

اپنے دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا زواق شاہ پچھتا رہا تھا کچھ دیر پہلے
ہوئے واقعے کا سوچ کر اس کے جسم سے گویا جان نکل چکی تھی اپنی بزدلی
کے سبب اس نے اپنا بہت بڑا نقصان کر دیا تھا

زواق شاہ کو جیسے ہی اپنے قریب ایک جانی پہنچانی خوشہو کا احساس ہوا وہ
نظر اٹھا کر اس جانب دیکھنے لگا سامنے ہی ابرش ملک نفرت بھری نظروں
سے اسے دیکھ رہی تھی اور پھر مضبوط قدم اٹھاتی اس کے سامنے کھڑی
ہوئی

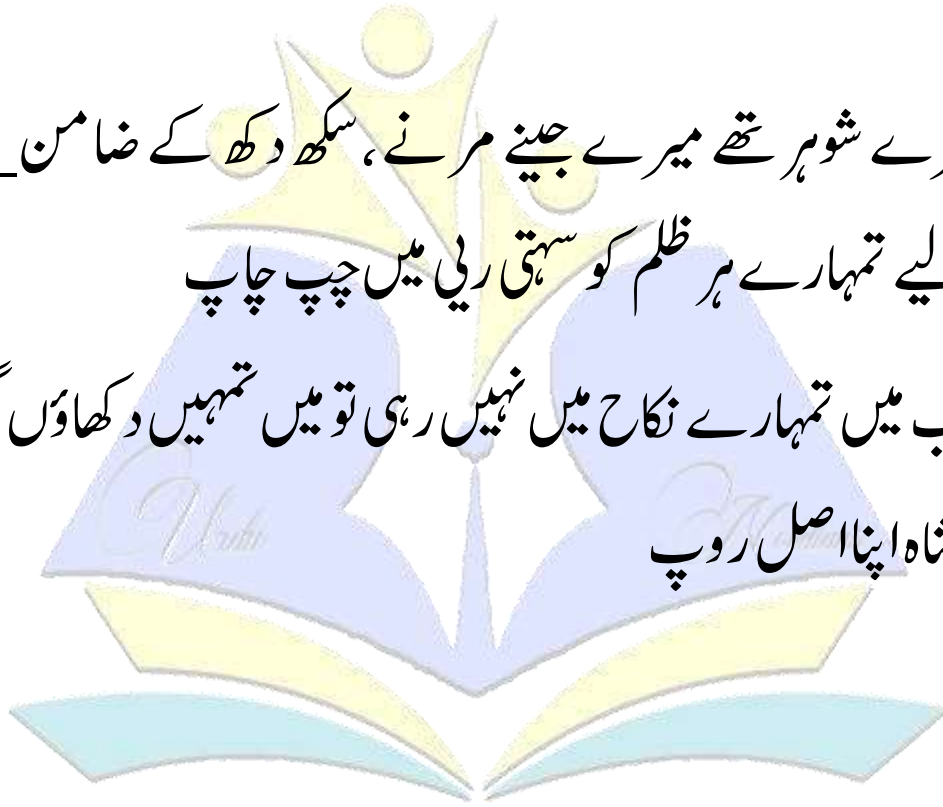
زواق شاہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا اور صوفے
سے اٹھا ابرش کے بالکل مقابل کھڑا تھا

URDU Novelians

ابرش ملک نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

اور پھر ایک مکا زواق شاہ کے گال پر مارا جس سے زواق شاہ کے جڑے
میں ٹیس سی اُٹھی

تم پہلے میرے شوہر تھے میرے جینے مرنے، سکھ دکھ کے ضامن۔۔
۔۔ اسی لیے تمہارے ہر ظلم کو سہتی رینی میں چپ چاپ
مگر اب جب میں تمہارے نکاح میں نہیں رہی تو میں تمہیں دکھاؤں گی
۔۔ زواق شاہ اپنا اصل روپ



URDU Novelians

میں تمہیں بتاؤں گی کہ اگر عورت تمہارے ویران دل کو آباد کر سکتی ہے
۔۔ تو وہ تمہیں برباد بھی کر سکتی ہے

یہ یاد رکھنا زاق حیدر شاہ مرد تو دل توڑتے ہیں لیکن عورت روح تک کو
_____ برباد کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے

تم اپنے سائے سے بھی دور بھاگو گے اب زاق حیدر شاہ _____ کل تک
تمہارے سامنے ایک کمزور بیوی تھی جو تمہارے عشق میں اندھی ہو چکی
تھی مگر اب سے تمہارا سامنا ایک عورت سے ہو گا جو تمہارے ہونٹوں
سے ہنسی چھین لے گی _____ جسٹ ویٹ اینڈ وایچ

ابرش ملک اسے وارن کرتی وہاں سے چلی گئی اور پیچھے زاق شاہ اس کی
باتوں پر غور کرتا اپنے مستقبل کا سوچ کر کانپ اٹھا

اس نے آج پہلی بار ابرش ملک کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی
تھی فقط نفرت _____ اور زاق شاہ کی بد قسمتی اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ

جولب اسے سراہتے تھے جو آنکھیں اس کی محبت کے جام سے مخمور رہتی
تھی جو جسم اس کے عشق میں محور قضاں رہتا تھا وہ جو سراپا محبت تھی آج
وہی عورت اس سے نفرت کا اعلان کر رہی تھی اس کے جسم کا پور پور اس
_____ سے بدلہ لینے کی آگ میں جل رہا تھا

ابرش ملک وہاں سے جا چکی تھی زاق شاہ کو پچھتاوے کی گہرائیوں میں
_____ چھوڑ کر

_____ جانے اب زاق شاہ کے ساتھ کیا ہونے والا تھا

URDUNovelians



!! کسی نے خواب دکھائے تھے ہمیں بھی،

!! کسی سے ہمارا بھی رابطہ ہوا تھا

!! یہ خدو خال یو نہی نہیں بگڑے

ہمارے ساتھ محبت کا حادثہ ہوا تھا

کمرے میں گھپ اندھیرا کیے وہ بیڈ پر نیم دراز تھی اس کی کالی لمبی زلفیں
تکیے پر بکھری ہوئی تھیں اور آنکھوں کے گرد حلقے بنے ہوئے تھے چہرے
پر سے رونق ختم ہو چکی تھی جو کبھی اس کی شخصیت کا خاصہ ہوا کرتی تھی

URDUNovelians

عنود شاہ جو ابھی ابھی اس کے کمرے میں پہنچی تھی موبائل کی ٹارچ سے
سوئیچ بورڈ کھنگالتی لائٹ آن کر چکی تھی

گھپ اندھیرے میں بلب کی روشنی سے اس کی آنکھیں چندھیانے لگی گویا
وہ اس اندھیرے سے مانوس تھی اور روشنی کا دخل اسے پسند نہ آیا ہو

آپی لائٹ آف ہی رہنے دیں۔۔۔ وہ آنکھوں پر بازو رکھے گویا ہوئی تو عنود
اس کی جانب مسکراتی ہوئی بڑھی

جی نہیں مجھے اپنی بہن سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں سو لائٹ تو نہیں
آف ہونے والی۔۔۔ عنود نفی میں سر ہلاتی بولی اور اس کی بات سن کر
التفات کی آنکھیں واہ ہو چکی تھی وہ حیرت سے عنود کی جانب دیکھتی اٹھتے
ہوئے بولی

میں آپ کی اس محبت کے قابل نہیں ہوں آپِی۔۔۔ آپ کو مجھ سے
نفرت کرنی چاہیئے۔۔۔ میری ماں کی وجہ سے آپ کو اور بابا کو بہت تکلیف
ملی ہے میری ماں نے عالی ماما اور آپ کے ساتھ جو کیا اس کے بعد آپ کو
مجھے تنہا چھوڑ دینا چاہیئے تھا آپِی۔۔۔ انہوں نے نہ صرف آپ کی ماما کے
۔۔۔ ساتھ برا کیا بلکہ آپ کی لولائف بھی ان کی وجہ سے تباہ ہوئی

التفات یہ کہتے ہی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے
لگی

چپ۔۔۔ چپ کرو میری جان۔۔۔ عنود نے اس کے ہاتھ چہرے سے
ہٹائے اور اس کے آنسو صاف کرتی بولی

التفات ___ دیکھو گڑیا ہر انسان اپنے عمل کا خود جواب دہ ہے آپ کسی کے بُرے عمل کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دے سکتے ___ سامعہ آنٹی نے جو کیا اس کی سزا وہ خود بھگت رہی ہیں تم بے گناہ ہو تمہارا اس سب میں کوئی قصور نہیں تو سزا کیسی؟

اور دوسری بات التفات تم میری بہن ہو میرے بابا کی بیٹی ___ میرے لیے یہ میسٹر نہیں کرتا کہ تمہاری ماں کون ہے؟ میرے لیے صرف یہ بات اہم ہے کہ تم ابتناج شاہ کی بیٹی ہو ___ اور ابتناج شاہ کی بڑی بیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی چھوٹی بہن کو پروٹیکٹ کر سکے

عنود نے التفات کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا اور پھر اسے اپنے گلے لگا لیا

ایک اور بات التفات _____ سامعہ آنٹی نے جو کیا بابا کی محبت میں کیا _____
_____ محبت شاید ایسی ہی ہوتی ہے انسان کو خود غرض بنادیتی ہے

عنود کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ بکھری

جی نہیں آپی _____ اسے محبت نہیں حوس بولتے ہیں _____ ماما کو بابا کا جسم
چاہیئے تھا جو انہیں خیرات میں مل ہی گیا اور وہ اسی میں خوش تھی محبت
_____ سے ان کا دور دور تک واسطہ نہیں

التفات کے لہجے میں کڑواہٹ گھلی تھی جسے عنود نے بھی محسوس کیا
دونوں کے مابین خاموشی تھی جسے ایک بار پھر التفات کی آواز نے

_____ توڑا

URDU NOVELIANS

آپی۔۔۔ ابتماج شاه اور عالین کیانی کی محبت میں اعتبار اور پھروسے کا نام و نشان نہیں تھا اور سالار درانی کی محبت میں غرض شامل تھی

میں نے بلا غرض، بے سبب، بے تحاشہ محبت کرتے صرف ایک شخص کو
_____ دیکھا ہے اور وہ ہے عزائم شاه

النفات نے اب کی بار عنود کو رشک بھری نظروں سے دیکھا جو کہ ساکت
_____ سی بیٹھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی

URDUNovelians

وہ شخص بھی دھوکے باز نکلا _____ قاتل نکلا _____ عنود کو اپنی آواز کسی
_____ گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی

میں نہیں مانتی آپی۔۔۔ التفات نے عنود کو ٹوکتے ہوئے کہا

سارے ثبوت اس کے خلاف ہیں۔۔۔ عنود نے التفات کو جتاتے ہوئے
کہا

عنود سے کہنا اس کے بابا اُسے صحیح ہاتھوں میں سونپ کر جارہے ہیں۔۔۔
آج سے اب تاج شاہ کی کہانی ختم

۔۔۔ التفات نے یہ الفاظ آنکھیں بند کرتے تین بار دہرائے

آپی اگر ساری دنیا بھی آکر بول دے ناں کہ عزائم شاہ غلط آدمی ہے تو بھی
میں میرے بابا کے ان الفاظ کو پریفر کروں گی۔ آپ کے لیے میرے
بابا کا انتخاب کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ کبھی بھی نہیں

التفات یہ کہتے ہی عنود کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس سے مخاطب ہوئی

آپی۔ آپ نے کیسے زواق شاہ کا اعتبار کر لیا؟ کیسے آپ ٹریپ ہو گئی؟
آپ تو بیوی ہو عزائم شاہ کی۔ ایک بار اس سے پوچھا تو ہوتا۔ بنا
صفائی کا موقع دیئے آپ نے اسے سزا سنادی؟ دیٹس ناٹ فیئر۔
التفات عنود کو شرمندہ کرتی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی اور مزید بولی

URDU NOVELIANS

جانے کیوں لیکن میرا دل یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہے کہ بابا ہم میں
_____ نہیں رہے

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے بابا ہماری آنکھوں سے فقط او جھل ہوئے ہیں وہ یہیں
_____ کہیں ہیں

الذفات کی بات سن کر عنود شاکڈ ہو گئی اور کچھ دیر اپنے کیے پر پچھتاتی رہی
مگر جیسے ہی وہ ان ثبوتوں کو دیکھتی تو اس کے دل میں عزائم کی نفرت کی
چنگاری بھڑک اُٹھتی تھی

URDUNovelians



_____ ایک ہفتے بعد

یہ منظر ایک بیسمنٹ کا ہے جس کے بیچوں بیچ گول میز رکھی گئی تھی اور سربراہی کرسی پر چیف بیٹھے تھے اور ان کے سامنے وہ تینوں نفوس بھی بیٹھے تھے مکمل خاموشی کا راج تھا جب چیف کی آواز گونجی

کسی کو علم ہے ابرش کہاں ہے؟ اتنے دن ہو گئے اس کا کوئی اتا پتا نہیں۔۔۔ چیف بیسمنٹ میں بیٹھے ان تینوں نفوس کو غصے میں گھورتے بولے

یہ بیسمنٹ انہوں نے اپنی خفیہ میٹنگز کے لیے بنایا تھا جہاں صرف چیف اور ان کی ٹیم ممبرز کو آنے کی اجازت تھی

چیف کی بات سن کر دو نفوس سر جھکا گئے جب کہ وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بڑے کروفر انداز میں بیٹھا اپنے کان کھج رہا تھا

چیف کو اس کا یہ انداز دیکھ کر کافی تپ چڑھی تھی کیوں کہ وہ اسے ابرش سے اتنا لا تعلق اور بے پرواہ ہوتے دیکھ شاکڈ بھی تھے اور غصہ بھی جب کہ _____ وہ انہیں اگنور کرتا اپنے فون میں بزی ہو گیا تھا

میں تم تینوں سے کچھ پوچھ رہا ہوں یہ کیا نئی نویلی دلہنوں کی طرح سر جھکائے بیٹھے ہو تم دونوں _____؟ اب کی بار چیف لیو کو اگنور کرتے ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے

چیف میں اپنی شادی کی تیاریوں میں بزی تھا _____ ایک دھیمی آواز چیف کے کانوں سے ٹکرائی

اوہ۔۔۔ تہام زبیر ملک تم بندر سے کون عقل کی اندھی اپنی قسمت پھوڑ
رہی ہے۔۔۔ چیف نے خوشگوار حیرت کا مظاہرہ کرتے کہا

ان کی جانب سے بندر کا خطاب ملنے پر تہام نے منہ کھولے ان کی جانب
دیکھا اس کی حالت سے محظوظ ہوتا دوسرا لڑکا اپنی ہنسی بہت مشکل سے
کنٹرول کر رہا تھا جو کہ چیف کی نظروں سے مخفی نہ رہی

خرم حیدر شاہ۔۔۔ کیا جوک سنار ہا ہوں میں جو تمہاری بیتیسی اندر نہیں
ہو رہی۔۔۔ چیف کی بات سن کر خرم کے اعصاب تن گئے وہ یکدم چیف کو
ٹوکتے بولا

URDUNovelians

خرم۔۔۔ اونٹنی خرم

آئی ریپیٹ مائی نیم از خرم شاہ

خرم نے جتاتے ہوئے کہا تو چیف بھی خاموش ہو گئے سب جانتے تھے خرم کے تلخ لہجے کا سبب ___ کافی دیر بیسمنٹ میں خاموشی رہی جسے ہیل کی ٹک ٹک کی آواز نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا

بلیک جینز اور ریڈ ٹاپ پر بلیک ہی اور کوٹ پہنے شولڈر کٹ بالوں کو کھولے، گلے میں ایک نازک چین اور کلائی میں خوبصورت لیڈی زواج پہنے ہلکے میک اپ میں وہ بڑے انداز میں سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اور ان سب کی جانب دیکھتی ایک ادا سے مسکراتی ہوئی آگے بڑھی

گڈ ایوننگ ایوری ون ___ وہ چیئر گھسیٹتی چیف کے سامنے بیٹھی سب کو ایک نظر دیکھ کر بولی

ایونگ__ سب سے پہلا جواب لیو کی طرف سے آیا تھا چیف نے ایک
ستائشی نظر سے ابرش کو دیکھا اور گویا ہوئے

ابر__ تم کہاں غائب تھی اتنے دنوں سے؟ سب ٹھیک ہے ناں؟ چیف
کے لہجے میں اپنے لیے فکر دیکھ کر وہ مسکرا اٹھی

جی چیف ایوری تھنگ از او کے__ ایچو نلی میں نے زاق شاہ سے
ڈائیورس لے لی ہے__ ابرش نے اپنے ناخن گھورتے کہا اور اس کی
بات سن کر لیو کے علاوہ سب لوگ شاکڈ تھے

دیر آید درست آید۔۔۔ سب سے پہلے تہام نے کہا تہام کی نظر بلا ارادہ
اپنے بھائی پر پڑی جو ابھی بھی ان سب سے بے نیاز اپنے فون میں مصروف
تھا

چیف نے پیچھے کی طرف سر گرایا اور تھکے انداز میں گویا ہوئے

جن راستوں پر چلنے کے لیے کانٹوں پر سے گزرنا پڑے اس راستے کو چھوڑ
_____ دینا ہی عقلمندی ہے

جب وہ تمہیں اپنانے کو تیار نہیں تھا تو تمہارا اسے چھوڑنا ہی بہتر تھا _____
چیف نے گھمبیر لہجے میں کہا

ایک منٹ چیف ابتماج شاہ___ میں نے اسے چھوڑا نہیں ہے بلکہ اب تو
میں نے اسے اپنی پکڑ میں لیا ہے میں اسے تباہ و برباد کر دوں گی___ اسے
کسی دوسری عورت کے قابل نہیں چھوڑوں گی___ وہ تڑپے گا پل پل
موت کی دعائیں کرے گا اسے موت نصیب نہیں ہوگی___ زاق شاہ نے
___ عورت کی محبت دیکھی اب عورت کی نفرت اور اس کا انتقام دیکھے گا

ابرش ملک نے اتنا کہا اور اپنی چیئر سے اُٹھی

جب لیو کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لیے

تم اسے برباد بعد میں کرنا پہلے اپنی عدت مکمل کر لو___ ابرش ملک غصے
میں آگے بڑھتی شیرنی کی طرح لیو پر جھپٹی

یو بلڈی۔۔۔ تم سے تو سارے حساب چکتے کروں گی میں۔۔۔ تم بھی بالکل
اپنے باپ کی طرح نکلے فریبی، جھوٹے مکار،

میرے بھائی کے خلاف جھوٹے ثبوت بنائے تم نے۔۔۔ قتل کردوں گی
تمہارا میں۔۔۔ ابرش لیو پر جھپٹ رہی تھی اسے بہت مشکل سے اب تاج
شاہ نے قابو کیا

ابرش کول ڈاؤن۔۔۔ تم دونوں دوست ہو بچپن کے۔۔۔ یہ کیا بی ہیویر
ہے۔۔۔ لیو نے جو کیا اس کے پیچھے ریزن ہے پلیز ٹرائے ٹو
انڈر سٹینڈ

URDUNovelians

اب تاج شاہ بڑی مشکل سے ابرش کو قابو کر رہے تھے

جنگلی بلی "لیوزیر لب بڑبڑاتا وہاں سے چلا گیا خرم اور تہام بھی لیو کے "
پیچھے پیچھے گئے تھے

___ کہاں؟ تہام نے لیو کو خرم کی گاڑی میں بیٹھتے دیکھ سوال کیا
میں کچھ دن خرم کے ساتھ رہوں گا ___ تہام اس کی بات سن کر اثبات
میں سر ہلانے لگا اور اپنی بائیک کی جانب بڑھا

دوسری جانب چیف ابرش کو ساری بات سمجھاتے اسے کول کرنے لگے

URDUNovelians

تم اتنے دن سے کہاں تھی ابر؟ اب تاج نے ابرش سے سوال کیا

ولید کے اپارٹمنٹ___ ابرش کی بات سن کر ابتہاج مسکرا اٹھا

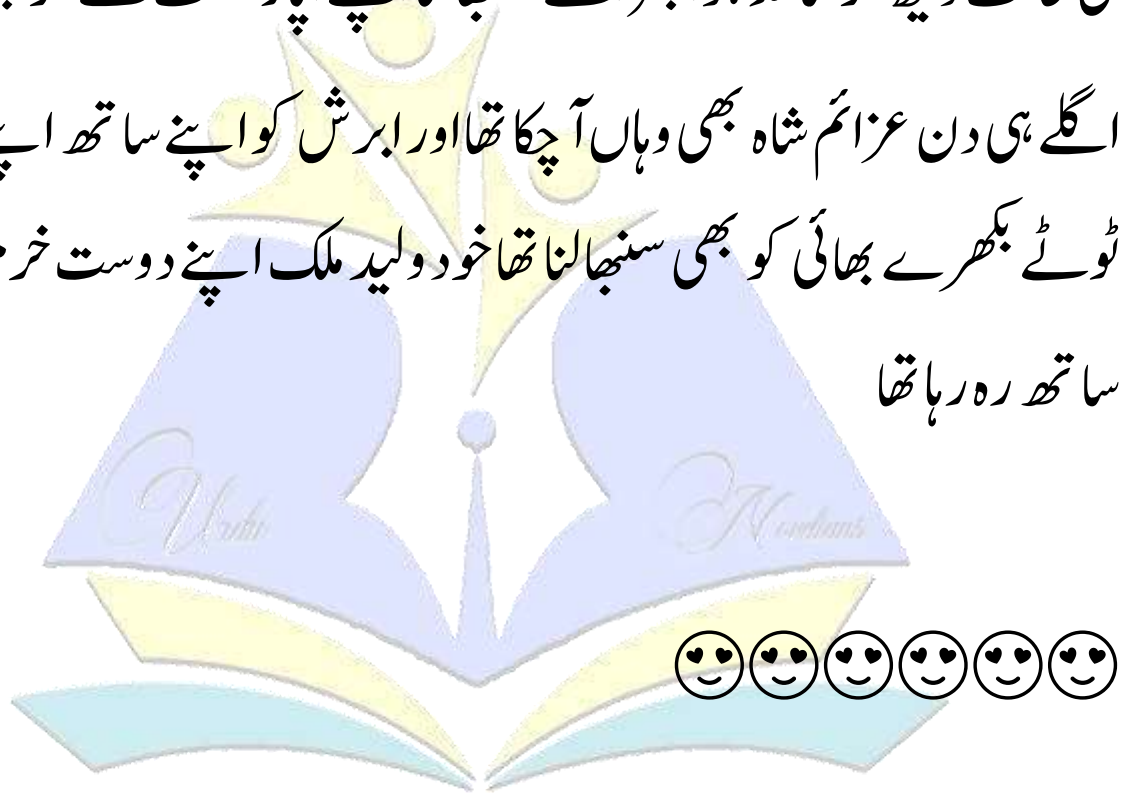
ابرش نے اس رات ولید کو بلا کر اسے اپنی ڈائورس کا بتایا اور ولید ابرش

کی حالت دیکھ کر شکوہ ہوا پھر اسے سنبھالتا اپنے اپارٹمنٹ لے کر پہنچا

اگلے ہی دن عزائم شاہ بھی وہاں آچکا تھا اور ابرش کو اپنے ساتھ اپنے

ٹوٹے بکھرے بھائی کو بھی سنبھالنا تھا خود ولید ملک اپنے دوست خرم کے

ساتھ رہ رہا تھا



URDU Novelians

خرم ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے گاڑی چلا رہا تھا ولید فرنٹ سیٹ پر بیٹھا باہر

کے مناظر دیکھ رہا تھا

خرم —؟ ولید نے خرم کو پکارا

جی باس — خرم نے فوراً سے جواب دیا

التفات کیسی ہے؟ ولید نے خرم سے التفات کے بارے میں پوچھا
ٹھیک ہے اب — خرم نے نارمل لہجہ اپناتے کہا حالانکہ ولید کی بات سن کر
خرم کے چہرے پر ایک کرب آکر گزرا تھا

اسے اپنی محبت کا یقین دلاؤ خرم — وہ بکھر چکی ہے اسے اب کی بار سمیٹ
لو — اسے بتاؤ کہ وہ کتنی انمول ہے اسے جتلاؤ کہ تم اس کے بغیر نہیں رہ
سکتے اور وہ بھی تمہارے بغیر نامکمل ہے — ولید نے خرم کے کندھے پر
ہاتھ رکھے کہا

میں کوشش کروں گا باس۔۔ میں نے سوچ لیا ہے اب بجائے پچھتانے
کے میں اپنی محبت اپنی التفات کا یقین جیتنے کی کوشش کروں گا۔۔
۔۔ ویسے بھی محبت میں کامیابی تو بہادر مرد کو ہی ملتی ہے ناں
خرم نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولید نے بھی اثبات میں سر ہلایا

گاڑی ایئر پورٹ کی طرف لے جاؤ آج عنزش آرہی ہے۔۔ ولید نے
خرم کو چونکنے پر مجبور کیا

URDUNovelians

عنزش؟ خرم نے زیر لب کہا

اسے کیوں بلایا آپ نے؟ وہ ابھی بچی ہے یار وہ نہیں سہہ سکے گی اس
___ اذیت کو جو تہام اسے دے رہا ہے

خرم نے گاڑی روکتے ہوئے کہا اور اسٹیئرنگ پر اپنا سر رکھے بولا

ابرش کو اس کی ضرورت ہے یار ___ وہ بہن ہے اس کی ___ ولید نے
فقط اتنا کہا کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ایئر پورٹ کی اینٹرنس پر کھڑے تھے
جہاں سے ایک تئیس سالہ سرخ و سفید رنگت کی حامل، نازک نین و
نقوش، سبز آنکھوں پر گھنی لمبی پلکیں اور چھوٹی سی ناک والی لڑکی بلیک
شارٹ فرائ اور بلیک ہی ٹائٹس پہنے ہاتھوں میں ہینڈ کیری تھامے
ارد گرد دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر ایک اداسی تھی جسے ولید نے
محسوس کیا تھا اور وہ خرم سے بولا

کہتے ہیں محبت میں انسان خوش رنگ ہو جاتا ہے۔ نکھر جاتا ہے لیکن میں نے تو جس کو بھی محبت کرتے دیکھا اس کو بکھرا ہی دیکھا اس کو ٹوٹا ہوا ہی دیکھا۔ کتنی ظالم ہوتی ہے نہ یہ محبت ایک زندہ دل انسان کو مردہ بنا دیتی ہے۔ کتنی تکلیف ہوتی ہے نہ ایک ایسے شخص کو ہر وقت خدا سے مانگتے رہنا جس کو آپ کے جینے یا مرنے سے بھی فرق نا پڑتا ہو۔ میں نے عنزش کو روتے دیکھا خدا سے تہام کو مانگتے دیکھا مگر تہام تو اور ہی رنگوں میں ڈھلا ہے۔

ولید نے خرم سے کہا اور اپنے قدم عنزش کی جانب بڑھائے جب خرم کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

میں نے بھی دیکھا ہے ولید زیر ملک کو روتے ہوئے گڑ گڑاتے ہوئے اللہ سے ابرش ملک کی خوشیاں مانگتے ہوئے۔۔۔ کاش ولید زیر ملک ابرش کا ساتھ مانگ لیتا تو آج ابرش بھی خوش ہوتی اور ولید زیر ملک بھی زندگی جی رہا ہوتا۔۔۔

وہ یہ کہتے ہی باہر کی جانب بڑھ گیا ولید اس کی بات پر ایک سر د آہ بھرتا
عنزش کی جانب بڑھا

عنزش ملک ابرش ملک کی چھوٹی بہن تھی اور زیر ملک کی بھتیجی تھی جو کہ
میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی اور پچھلے کئی سالوں سے آسٹریلیا رہی تھی

عززش ملک تہام ملک کی محبت میں بری طرح جکڑی ہوئی تھی مگر افسوس کہ یہ محبت یکطرفہ تھی تہام ملک جو دنیا کے لیے حساس تھا عززش کے لیے اس کا دل اتنا ہی سخت اور ظالم تھا مگر وہ نازک سی لڑکی اس کے پیچھے پانگلوں کی طرح پھرتی تھی

اسے جب سے تہام کی منگنی کا علم ہوا تھا تب سے وہ ٹوٹ کر بکھر چکی تھی مگر وہ ابرش ملک کی بہن تھی اس کی طرح مضبوط اور خود مختار اس نے اپنے دل کو سمجھا لیا تھا مگر اس کی آنکھیں محبت میں نوحہ کر رہی تھیں جو تہام ملک کے دل کی دنیا کو تہہ و بالا کر سکتی تھیں



URDUNovelians

یہ منظر "ملک مینشن" کا ہے جس کے خوبصورت لان میں سب لوگ بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے زیر ملک کی والدہ اور تہام ملک بیٹھے

آداب میزبانی نبھا رہے تھے زیر ملک بھی بڑے کروفر سے بیٹھا سالار
درانی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا جب زائشہ نے وہاں آکر سب کو
سلام کیا

عنود نے جیسے ہی زائشہ کو دیکھا تو اسے وہ ہوٹل کا منظر یاد آ گیا یہی حال
زائشہ کا تھا مگر وہ خود کو کمپوز کرتی ان سب کے ساتھ بیٹھ گئی اور عنود کو
مکمل انکوریہ ہوئے تھی گویا وہ عنود کو جانتی ہی نہ ہو

عنود کا فون رنگ کرنے لگا تو وہ سب سے ایکسکیوز کرتی اندر کی جانب بڑھ
گئی التفات کی کال تھی وہ اس سے باتیں کرنے لگی جب ارد گرد دیکھتی
عنود کی نظر ایک فوٹو فریم پر جم سی گئی

وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو ٹرانس کی کیفیت میں دیکھتی تھی جب اسے اپنے کندھے پر ایک بھاری مردانہ لمس محسوس ہوا وہ چونکتی ہوئی پیچھے مڑی سامنے ہی زیر ملک ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے عنود کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا اور پھر کسی احساس کے تحت اس سے دور ہٹا اور بولا

آپ یہاں کافی دیر سے کھڑی تھی مجھے ڈسٹرب لگی آپ اس لیے آپ کی طرف آیا ہوں۔۔۔ زیر ملک نے اپنی بات کا آغاز کیا اور عنود کے چہرے پر خوف کی پرچھائی دیکھ کر وہ مسکرایا جانے کیوں اسے اس چہرے پر خوف دیکھ کر کمینی سی خوشی محسوس ہوئی مگر یکدم کسی خیال کے تحت وہ گھمبیر لہجے میں بولا

آپ میری بیٹی کی عمر کی ہیں میرے لیے قابل عزت۔ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلی بار زیر ملک نے اتنی تفصیل سے بات کی تھی تو عنود کو بھی کفر ٹیبل محسوس ہوا اور وہ زیر سے بولی

She is so graceful .

عنود کا اشارہ اس فوٹو فریم کی جانب تھا جب ملک زیر نے اس کے تعاقب میں دیکھا تو ایک کرب اس کے چہرے پر چھایا اور اس نے عنود کی بات کے جواب میں فقط سر ہلایا

URDUNovelians

ملک زیر کی نظریں سامنے لگی تصویر پر ٹکی ہوئی تھیں سفید میکسی پہنے خوبصورت نقوش کی حامل وہ تیس سالہ عورت بہت دلکش لگ رہی تھی

یہ آپ کی کون ہیں؟ عنود نے زیر ملک سے پوچھا

میری سب کچھ ___ زیر ملک نے مختصر مگر تفصیلاً جواب دیا عنود نے پہلی بار اس شخص کی آنکھوں میں چمک دیکھی تھی جو اس عورت کو دیکھ کر یا اس کے ذکر پر آئی تھی

یہ کہاں ہیں؟ عنود نے ایک اور سوال کیا

دور کہیں چار گزر میں کے ٹکڑے کو اپنا آشیانہ بنائے بیٹھی ہے ___ اسے سفید رنگ پسند تھا مجھے اس کی پسند سے الفت تھی اور جس دن وہ سفید کفن میں لیٹی تھی مجھے اس رنگ سے وحشت سی

ہونے لگی۔ اور تب سے سفید لباس میرے وجود کی زینت بنا ہے
_____ کیوں کہ مجھے وحشت کو اوڑھنے کا جنون ہے

زیر ملک یہ کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ عنود غیر دماغی سے آگے بڑھتی اس
تصویر کو دیکھنے لگی

عنود کی نظر ایک اور فوٹو فریم پر پڑی جہاں ابرش ملک کسی خوب رو سے
لڑکے کے ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی لڑکا گریجویشن کوٹ پہنے ہوئے تھا
اور ابرش ملک کے سر پر کیپ تھی شاید وہ کیپ اس لڑکے نے ہی اسے
پہنائی تھی اسے وہ لڑکا بھی شناسا سا لگا مگر کیسے؟ وہ خود نہیں جانتی تھی
یوں ہی کئی تصویریں دیکھتی اس کی نظر سے ایک اور تصویر گزری جس میں
ابرش ملک اور وہی لڑکا کھڑے تھے عنود کا منہ کھل چکا تھا وہ حیران ہوتی

تصویر میں موجود اس تیسرے شخص کو دیکھ رہی تھی جس کے کندھے پر
ابرش نے سر رکھا تھا

اور وہ شخص عزائم شاہ تھا۔۔۔ جانے کیا تعلق تھا عزائم شاہ کا ملک خاندان
سے؟ عنودا الجھتی جا رہی تھی

یہ منظر "ملک مینشن" کا ہے جس کے خوبصورت لان میں سب لوگ
بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے زیر ملک کی والدہ اور تہام ملک بیٹھے
آداب میزبانی نبھا رہے تھے زیر ملک بھی بڑے کروفر سے بیٹھا سالار
درانی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا جب زائشہ نے وہاں آکر سب کو
سلام کیا

URDUNovelians

عنود نے جیسے ہی زائشہ کو دیکھا تو اسے وہ ہوٹل کا منظر یاد آ گیا یہی حال زائشہ کا تھا مگر وہ خود کو کمپوز کرتی ان سب کے ساتھ بیٹھ گئی اور عنود کو مکمل انگور کیے ہوئے تھی گو یا وہ عنود کو جانتی ہی نہ ہو

عنود کا فون رنگ کرنے لگا تو وہ سب سے ایکسیوز کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی التفات کی کال تھی وہ اس سے باتیں کرنے لگی جب ارد گرد دیکھتی عنود کی نظر ایک فوٹو فریم پر جم سی گئی

وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو ٹرانس کی کیفیت میں دیکھتی تھی جب اسے اپنے کندھے پر ایک بھاری مردانہ لمس محسوس ہوا وہ چونکتی ہوئی پیچھے مڑی سامنے ہی زیر ملک ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے عنود کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا اور پھر کسی احساس کے تحت اس سے دور ہٹا اور بولا

آپ یہاں کافی دیر سے کھڑی تھی مجھے ڈسٹرب لگی آپ اس لیے آپ کی طرف آیا ہوں۔۔۔ زیر ملک نے اپنی بات کا آغاز کیا اور عنود کے چہرے پر خوف کی پرچھائی دیکھ کر وہ مسکرایا جانے کیوں اسے اس چہرے پر خوف دیکھ کر کمینی سی خوشی محسوس ہوئی مگر یکدم کسی خیال کے تحت وہ گھمبیر لہجے میں بولا

آپ میری بیٹی کی عمر کی ہیں میرے لیے قابل عزت۔۔۔ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ پہلی بار زیر ملک نے اتنی تفصیل سے بات کی تھی تو عنود کو بھی کمفرٹیبیل محسوس ہوا اور وہ زیر سے بولی

She is so graceful .

عنود کا اشارہ اس فوٹو فریم کی جانب تھا جب ملک زبیر نے اس کے تعاقب میں دیکھا تو ایک کرب اس کے چہرے پر چھایا اور اس نے عنود کی بات کے جواب میں فقط سر ہلایا

ملک زبیر کی نظریں سامنے لگی تصویر پر ٹکی ہوئی تھیں سفید میکسی پہنے خوبصورت نقوش کی حامل وہ تیس سالہ عورت بہت دلکش لگ رہی تھی

یہ آپ کی کون ہیں؟ عنود نے زبیر ملک سے پوچھا

URDUNovelians

میری سب کچھ _____ زبیر ملک نے مختصر مگر تفصیلاً جواب دیا عنود نے پہلی بار اس شخص کی آنکھوں میں چمک دیکھی تھی جو اس عورت کو دیکھ کر یا اس کے زکر پر آئی تھی

یہ کہاں ہیں؟ عنود نے ایک اور سوال کیا

دور کہیں چار گرز میں کے ٹکرے کو اپنا آشیانہ بنائے بیٹھی ہے۔۔۔ اسے
سفید رنگ پسند تھا مجھے اس کی پسند سے الفت تھی اور جس دن وہ سفید
کفن میں لیٹی تھی مجھے اس رنگ سے وحشت سی
ہونے لگی۔۔۔ اور تب سے سفید لباس میرے وجود کی زینت بنا ہے
۔۔۔ کیوں کہ مجھے وحشت کو اوڑھنے کا جنون ہے

URDUNovelians

زیر ملک یہ کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ عنود غیر دماغی سے آگے بڑھتی اس
تصویر کو دیکھنے لگی

عنود کی نظر ایک اور فوٹو فریم پر پڑی جہاں ابرش ملک کسی خوب رو سے لڑکے کے ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی لڑکا گریجویشن کوٹ پہنے ہوئے تھا اور ابرش ملک کے سر پر کیپ تھی شاید وہ کیپ اس لڑکے نے ہی اسے پہنائی تھی اسے وہ لڑکا بھی شناسا سا لگا مگر کیسے؟ وہ خود نہیں جانتی تھی یوں ہی کئی تصویریں دیکھتی اس کی نظر سے ایک اور تصویر گزری جس میں ابرش ملک اور وہی لڑکا کھڑے تھے عنود کا منہ کھل چکا تھا وہ حیران ہوتی تصویر میں موجود اس تیسرے شخص کو دیکھ رہی تھی جس کے کندھے پر ابرش نے سر رکھا تھا

اور وہ شخص عزائم شاہ تھا۔۔۔ جانے کیا تعلق تھا عزائم شاہ کا ملک خاندان سے؟ عنود الجھتی جا رہی تھی کوئی سر اس کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا یوں ہی الجھتے الجھتے وہ وہاں سے چلی گئی اس میں کسی سے پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ کہ ملک خاندان کا عزائم شاہ سے کیا تعلق ہے

دوسری جانب زیر ملک اپنے کمرے میں چلا گیا اس کا دل وحشت زدہ ہو رہا
تھا اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی اس نے اپنی قمیض کے بٹن کھولے اور
سائیڈ ٹیبل کے ڈرار سے کوکین نکالی اور اپنے ناک کے قریب لے جا کر
اسے سونگھنے لگا

بس یہی حل تھا اس کی بے چینی کا کچھ ہی پل میں وہ بستر پر بے سدھ پڑا سو
چکا تھا وہ پل بھر کی اذیت اب اس کے چہرے پر سے ختم ہو چکی تھی

URDU Novelians

تبھی ولید ملک اس کے کمرے میں آیا اور اس کے پاؤں سے جوتے نکالے
ریک میں رکھے کیوں کہ زیر ملک کو یہ بے ترتیبی پسند نہیں تھی

ولید ملک نے زبیر ملک کو کمفرٹر اوڑھایا اور وہاں سے جانے لگا جب اس کی نظر زبیر کے والٹ پر پڑی جو کہ نیچے گرا ہوا تھا ولید نفی میں سر ہلاتا وہ والٹ اٹھا کر ٹیبل پر رکھنے لگا جب والٹ سے جھلکتی اس خوبصورت تصویر پر اس کی نظر پڑی تو آنسو اس کی آنکھوں سے بے ساختہ بہنے لگے وہ کانپتے ہاتھوں سے اس تصویر کو اپنے ہونٹوں کے قریب لایا اور اسے بوسہ دینے لگا

_____ آئی لو یو مام _____ آئی ریٹلی لو یو

_____ ولید ملک زیر لب بولا اور پھر خود پر ضبط کرتا اس کمرے سے چلا گیا

وہ دادو اور تہام کی ضد پر یہاں آیا تھا ہال میں اینٹر ہوتے اس نے عنود اور زبیر کی باتیں سنی تھیں اور پھر زبیر کے پیچھے پیچھے ہی وہ کمرے میں آیا تھا

وہ جانتا تھا اس کا پتھر دل باپ آج پھر سے ٹوٹا ہو گا وہ اپنے باپ سے بھلے
ہی ناراض تھا مگر وہ اس سے محبت بھی بہت کرتا تھا



اگلی صبح زیر ملک جب بیدار ہوا تو خود کو کمپوز کرتا واشروم میں گھس گیا کافی
دیر بعد وہ فریش ہوتا اپنے کمرے سے نکلا اور سیڑھیاں اترتا ڈائمننگ ایریا کی
جانب بڑھا جہاں پہلے سے ہی اس کی والدہ سربراہی کرسی پر بیٹھی نیوز پیپر
پڑھنے میں مصروف تھی

URDUNovelians

ان کے دائیں جانب زائشہ اور تھام بیٹھے تھے زیر ملک نے اپنے ساتھ
والی کرسی کو خالی دیکھا تو اس کا دل اداس ہوا جانے وہ کرسی کب تک خالی
رہنی تھی

یہی سوچتے وہ آگے بڑھا اور اپنی ماں سے ملنے کے بعد اپنی کرسی سنبھالتا
ناشتہ کرنے میں مصروف ہو چکا تھا

وہ چلا گیا؟ زیر ملک نے ان سب کی جانب دیکھتے استفسار کیا

وہ تو آیا ہی نہیں ہے۔۔۔ دادو نے زیر کو جواب دیا تو زیر کے لبوں پر تلخ
مسکراہٹ بکھری

جانے کیوں مجھے ایسا لگا کہ وہ آیا تھارات کو___ خیر آپ اس سے پوچھ
available لیں جس دن وہ

ہو گا ان دنوں میں تہام کی شادی رکھ لیتے ہیں___ زیر ملک نے اپنی
والدہ سے کہا اور جو س کا گلاس ہونٹوں سے لگا لیا

ڈیڈ___ میرے خیال سے نیکسٹ منٹھ کی ڈیٹ رکھ لیتے کوئی___ رہی
بات ولی بھائی کی تو وہ نہیں آئیں گے ایم ڈیم شیور___ زائشہ نے منہ
بسوڑتے زیر کو مخاطب کیا

ہمممم___ پھر بھی اس سے پوچھ لیں اس گھر کا بڑا بیٹا ہے اس کی زمہ
داری ہے کہ وہ گھر کے معاملات میں دلچسپی لے___ زیر نے اپنی بیٹی کی
طرف بے تاثر چہرے سے دیکھ کر کہا

گڈ مارنگ دادو___ ایک نسوانی آواز جیسے ہی ان سب کے کانوں سے
ٹکرائی سب لوگ حیرت سے اس جانب متوجہ ہوئے سوائے تہام ملک کے
اس کے ہاتھ سے فورک چھوٹ کر فرش پر گر چکا تھا وہ دم سادھے بیٹھا رہا
اس نے مڑ کر نہیں دیکھا اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی اور نفی میں سر ہلاتا
اپنی حالت پر قابو پانے لگا مگر دل تھا جو زوروں سے دھڑک رہا تھا

ارے میری بیٹی___ زیر ملک فوراً سے اپنی چیئر سے اٹھا اور آگے بڑھتے
عنزش کو گلے لگا لیا عنزش اور ابرش میں زیر کی جان بستی تھی

چاچو___ عنزش نے بھی آگے بڑھتے زیر کے گرد اپنا حصار قائم کیا اور
پھر دادو کی جانب بڑھی انہوں نے اسے ڈھیروں دعائیں دی

زائشہ۔۔۔ عنزش نے آگے بڑھتے زائشہ کو گلے لگایا زائشہ بھی خوشدلی سے ملی

کانگریجو لیشنز تھام۔۔۔ زائشہ نے اپنے ہاتھ میں جو سفید پھولوں کا بکے تھاما تھا اسے تھام کی طرف بڑھایا جسے تھام نے کانپتے ہاتھوں سے تھاما تھام کے ہاتھوں کی لرزش زائشہ کی نظروں سے چھپ نہ سکی وہ ایک طنزیہ نظر اس پر اچھالتی چیئر گھسیٹ کر زیر کے ساتھ بیٹھ گئی

تم نے آنے سے پہلے انفارم کیوں نہیں کیا؟ زیر ملک کو عنزش کی یہ حرکت پسند نہ آئی اسے نہیں لگتا تھا کہ عنزش خود سری دکھا سکتی ہے کیونکہ خود سری دکھانا صرف اس کی اولاد کی خصوصیت تھی

چاچو میں نے بھائی کو بتایا تھا اپنے آنے کا۔۔۔ میرے بیسٹ فرینڈ کی
شادی ہونے والی ہے اور میں آسٹریلیا میں رہ کر یہ خوبصورت ایونٹ مس
_____ نہیں کرنا چاہتی تھی

عززش نے ٹوسٹ پر مکھن لگاتے کہا جانے کیوں تہام کو اس کی باتوں میں
طنز کی جھلک نظر آئی جبکہ اس کا انداز باقی سب کو نارمل لگا

ولید نے زکر نہیں کیا۔۔۔ دادو نے زائشہ کی طرف دیکھتے کہا زبیر نے لب
بھینچ لیے

ٹھیک ہے اب تم یہاں ہی رہو گی اور اپنی بہن سے بھی بول دو کہ کبھی
کبھار اپنے رشتہ داروں سے مل لیا کرے اسے جاب کی اجازت کیا ملی وہ تو
_____ خود کو بالکل آزاد تصور کرتی ہے

زبیر ملک بڑبڑاتا ہوا اٹھ گیا اسے ابرش ولید کے لیے اور عنزش تہام کے
لیے پسند تھی مگر اس کے دونوں بیٹوں نے اپنی من مانی کی تھی وہ عنزش
اور ابرش دونوں کے حوالے سے فکر مند رہتا تھا مگر اسے اظہار کرنا نہیں
آتا تھا

URDUNovelians



دوسری جانب عنود کے دل و دماغ میں سوچوں کے جھکڑ چل رہے تھے اور
کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں لگا تھا

آخر رشتہ کیا ہے عزائم کا ملک فیملی سے؟ عنود بار بار یہی سوچ رہی تھی اور
پوری رات کروٹ بدلتے بدلتے نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی
اس نے دوبارہ سے ملک مینشن جانے کا فیصلہ کیا



ملک مینشن میں اس وقت صرف دادو موجود تھیں تہام اور زبیر کے
آفس کا ٹائم تھا جبکہ زائشہ عنزش کو شاپنگ پر لے کر چلی گئی تھی

عنود کچھ ہچکچاتی ہوئی ان کے گھر آئی مگر دادو کے پر خلوص انداز نے اسے
متاثر کیا دادو کو بھی عنود بہت پیاری لگی

وہ عنود کے آنے پر بہت خوش تھیں عنود بھی ان سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی جب ایک بار پھر عنود نے دادو سے وہی سوال کیا جو کل رات _____ اس نے زیر ملک سے کیا

یہ لیڈی کون ہیں؟ عنود کے سوال پر دادو کی آنکھیں بھر گئیں اور وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ ایک کمرے میں لے گئیں

کمرے میں دیواروں پر بہت سی تصویریں تھیں عنود الجھتے ہوئے دادو کو دیکھنے لگی

یہ میری بہو ہے رائناز بیر ملک "دادو کی بات سن کر عنود نے ان کی "
جانب دیکھا گو کہ وہ کل رات زبیر کی باتوں سے ہی اندازہ لگا چکی تھی کہ یہ
عورت زبیر کی بیوی ہے

یہ میرا بڑا بیٹا زبیر ملک اور اس کی بیوی رائناز ملک اور یہ ان کے تین بچے
__ ولید زبیر ملک __ تہام زبیر ملک __ زائشہ ملک

اور یہ میرا چھوٹا بیٹا امجد ملک اور اس کی دو بیٹیاں ابرش ملک __ عنزش
ملک

URDUNovelians

دادو نے مسکراتے ہوئے ابرش اور عنزش کی تصویر پر ہاتھ پھیرا

عنود جواب دلچسپی سے سب کی تصویریں دیکھ رہی تھی اس کا ڈوپٹہ ڈرار
کے ہینڈل میں اٹک گیا تو اس نے چھڑوانے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئی
یو نہی دوپٹہ چھڑواتے اس سے ڈرار کھل گیا اور ڈرار میں پڑی ایک فریم
دیکھ اس نے دادو سے استفسار کیا

دادو___ یہ کون؟؟؟ وہ جانتی تھی کہ یہ کون ہے مگر دادو سے پوچھنا
ضروری سمجھتے ہوئے سوال کیا

دادو کے لبوں سے ہنسی غائب ہو چکی تھی وہ نم لہجے میں بولی

یہ میری بیٹی ہے صائمہ ملک__ دادو نے عنود کو بتایا عنود ان کے لہجے میں
چھپی نمی کو محسوس کرتی سر ہلا چکی تھی اس کا دل مکمل اچاٹ ہو چکا تھا وہ

صائمہ کے ماضی کو کھولنا نہیں چاہتی تھی اس لیے دادو سے بات بدلتی
وہاں سے جانے کی اجازت مانگنے لگی

دادو نے اسے دوبارہ آنے کا وعدہ لیتے الوداع کیا

دوسری جانب عزائم شاہ جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا وہیں لان میں بیٹھ گیا تھا
اس نے فون کر کے زائشہ اور زبیر کو بلوایا تھا زائشہ اس کی کال پر فوراً گھر
پہنچ گئی اور اب عزائم کے ساتھ لان میں بیٹھی باتیں کرنے لگی

URDUNovelians

عنود جو اپنی ہی سوچوں میں الجھتی گھر جا رہی تھی اس نے عزائم اور زائشہ کو
دیکھا تو اس کا دل بہت بری طرح سے خراب ہوا

جلن محبت کا لازمی جزو ہے اگر عاشق اپنے دل میں محبوب کو کسی اور کے
ساتھ دیکھ کر جلن محسوس نہ کرے تو اس کے جذبے میں کھوٹ ہوتا ہے
اور عنود شاہ کے جذبے تو خالص تھے عزائم شاہ کے لیے
وہ اپنے دل میں اٹھتے ابال پر قابو پاتی وہاں سے چلی گئی

اس کے جاتے ہی عزائم شاہ نے اسے مڑ کر دیکھا وہ عنود کے قدموں کی
آہٹ کو پالیتا تھا اسے معلوم تھا کہ عنود اس سے کچھ قدم کے فاصلے پر
کھڑی ہے مگر وہ اپنے دل کو پتھر کیے ہوئے تھا اسے اب پتھر ہی بننا تھا اسی
میں عزائم شاہ کی بقاء تھی

URDUNovelians



ملک صاحب میں زائشہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے بھی تو مجھے
یہی آفر کی تھی ناں اور زائشہ بھی یہی چاہتی ہے

عزائم شاہ زبیر ملک کے سامنے بیٹھا اس سے زائشہ کا ہاتھ مانگ رہا تھا زبیر
ملک کے تودل کی مراد پوری ہو چکی تھی

عزائم شاہ آپ سیر لیس ہیں؟ زبیر ملک نے عزائم سے استفسار کیا

جی ملک صاحب مگر میری ایک شرط ہے۔ عزائم نے کمرے میں آتی
زائشہ کی جانب دیکھتے کہا

کونسی شرط؟ زبیر ملک نے عزائم سے پوچھا

مجھے آپ کی کمپنی کا 10 پرسنٹ چاہیئے۔ عزائم نے بنا لگی لیٹی کے زیر
سے کہا اس کی بات سن کر زیر ملک چونکے اور پھر ہنستے ہوئے کہا

میں نے تو پہلے بھی کہا تھا میرا جو کچھ ہے میرے بچوں کے لیے ہے اور
میں زائشہ کو صرف 10 پرسنٹ نہیں دے سکتا آپ مزید کی شرط
رکھیں۔ زیر ملک نے عزائم کو دیکھتے کہا

مجھے صرف 10 پرسنٹ چاہیئے۔ عزائم بھی اپنی بات پر اڑا رہا

URDU Novelians

مگر دس پرسنٹ ہی کیوں؟ اپنی اسپیشل ریزن؟ اب کی بار زائشہ نے عزائم
سے سوال کیا

شاہ گروپ آف انڈسٹری کو برباد کرنے کے لیے مجھے ملک زبیر کی کمپنی کا
دس پرسنٹ چاہیئے۔ عزائم نے جواب دیا

واٹ؟ شاہ آپ ہوش میں ہیں؟ کہاں شاہ گروپ آف انڈسٹری اور کہاں
ملک گروپ آف انڈسٹری۔ ہمارا سارا بزنس آپ کے فیملی بزنس کے
آگے کچھ نہیں ہے اور آپ کو اونٹنی دس پرسنٹ چاہیئے۔ زائشہ کو
عزائم کی زہنی حالت پر شبہ ہوا جبکہ ملک زبیر خاموشی سے عزائم کے
بولنے کا منتظر تھا

لک زائشہ۔ مجھے صرف تاش کے پتے خریدنے کے لیے پیسے چاہیئے ان
کو کب کیسے کھیلنا ہے وہ تم مجھ پر چھوڑ دو میری زندگی کا اب ایک ہی مقصد

ہے زاق شاہ کی بربادی اور اس کے لیے مجھے پتہ خریدنے کے لیے پیسے
_____ چاہیے بس

عزائم شاہ نے زائشہ کو جواب دیتے کہا
پھر بھی عزائم_____ زائشہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زیر نے اسے
ٹوکا

عزائم شاہ کو اگر دس پرسنٹ ہی چاہیے تو ہم دس پرسنٹ ہی دیں گے اب
مزید اس ٹاپک پر کوئی بحث نہیں ہوگی_____ زیر ملک کی بات سن کر زائشہ
تیج و تاب کھانے لگی

آپ کی پہلی بیوی کا کیا بنے گا عزائم سائیں؟ زیر ملک نے عنود کے بارے
میں عزائم سے پوچھا عزائم کا دل زوروں سے دھڑکا یکدم اسے ہاسپٹل والا
وہ سین یاد آیا تو اس کے چہرے پر سختی چھا گئی

مجھے انصاف کرنا آتا ہے ملک صاحب آپ کی بیٹی کو میری پہلی بیوی کی
_____ موجودگی میں کوئی پر اہلم نہیں ہوگی ڈونٹ یووری
عزائم شاہ نے زیر کو دیکھتے کہا وہ اپنا اور عنود کا رشتہ ہر کسی سے ڈسکس
کرنے والوں میں سے نہیں تھا
کچھ ہی دیر میں عزائم شاہ وہاں سے چلا گیا



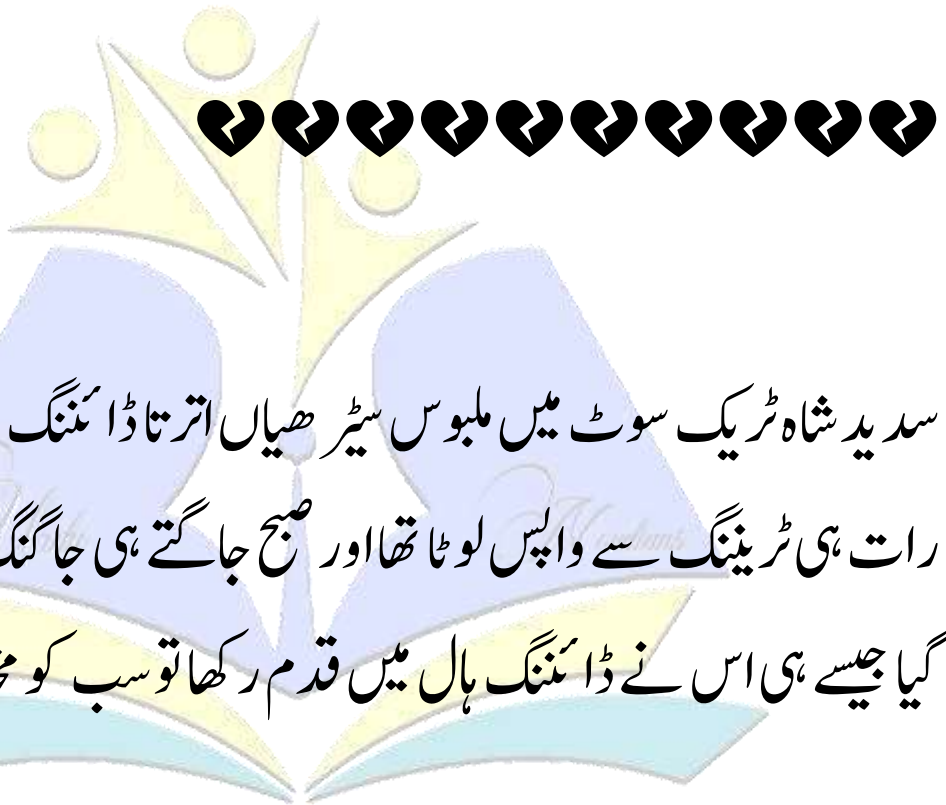
اگلے کچھ دنوں میں عزائم شاہ ملک کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا وہ تمام
پراجیکٹس جو کبھی وہ شاہ گروپ آف انڈسٹری کے لیے پینڈنگ پر رکھے
ہوئے تھائیکدم اس نے وہ پراجیکٹس ملک گروپ آف انڈسٹری کو
انٹروڈیوس کروائے

کچھ ہی دنوں میں وہ اپنے ٹیلنٹ سے اپنے آپ کو منوا چکا تھا دوسری جانب
زاوق شاہ جو ابرش کے جانے پر ابھی سنبھلا نہیں تھا اب بزنس میں ہونے
والے ایک کے ساتھ دوسرے نقصان پر بوکھلا چکا تھا واسق شاہ ہر وقت
اس کی لاپرواہی اور عدم دلچسپی پر اسے ٹوکتے تھے

URDUNovelians

ایک ایک کر کے وہ اپنے تمام پراجیکٹس سے ہاتھ دھونے لگا وہ شاطر دماغ
جو وہ عنود اور عزائم کی شادی شدہ زندگی کو برباد کرنے میں استعمال کرتا تھا

بزنس کے معاملے میں گویا اس کے دماغ کو زنک لگ چکا ہو اور ابھی تو یہ
____ شروعات تھی اس کے زوال کی



سدید شاہ ٹریک سوٹ میں ملبوس سیڑھیاں اترتا ڈائمننگ ایریا میں پہنچا وہ
رات ہی ٹریننگ سے واپس لوٹا تھا اور صبح جاگتے ہی جاگنگ کے لیے نکل
گیا جیسے ہی اس نے ڈائمننگ ہال میں قدم رکھا تو سب کو مخاطب کرتے کہا

URDU Novelians

السلام علیکم اینڈ گڈ مارنگ ____ سدید شاہ نے آگے بڑھتے شازیہ بیگم سے
دعائیں لی اور صائمہ شاہ کی طرف بڑھا جو اس سے خوشدلی سے ملی تھی

تم کب آئے؟ زواق شاہ نے اس کی جانب دیکھتے حیرت سے استفسار کیا

کل رات ____ سدید شاہ نے یک لفظی جواب دیا تو زواق شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

خرم شاہ خاموش بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا جیسے اس سے زیادہ ____ ضروری کوئی کام نہیں ہو

وہ نیپکن سے منہ ہاتھ صاف کرتا اٹھا اور شازیہ بیگم سے گلے ملتا جانے لگا
جب سدید نے اسے روکا

اوہیلو ____ کدھر؟ اتنے ٹائم کے بعد گھر آیا ہوں اور تم ہوا کے گھوڑے پر
سوار ہو گئے ____ سدید نے منہ بناتے کہا

یکدم اسے ماحول سے گھٹن محسوس ہونے لگی وہ کانپتے لہجے میں بولا

___ دس ازناٹ پاسیبل ___ سدید نے نفی میں سر ہلایا

کیوں؟ کیوں پاسیبل نہیں ہے؟ تمہیں کیا لگا کہ تم اس دنیا کے آخری مرد

تھے مریحہ کے لیے ___ سولیٹ می کاریکٹ یو سدید حیدر شاہ

تم مریحہ کی چوائسز میں کہیں بھی نہیں ہو ___ تم اسے ڈیزرو ہی نہیں

کرتے تم نے میری آنی کوز لیل کیا تھا ناں اب بھگتو ___ زاق شاہ نے

سدید کو غصہ دلاتے کہا
URDUNovelians

اوہ پلیز جسٹ شپ اپ لالہ ___ یہ آپ مجھے بتائیں گے کہ میں کسی کو

ڈیزرو کرتا ہوں کہ نہیں؟ خود آپ کیا ہیں؟ راتوں کی تاریکی میں کیا

کرتے پھرتے ہیں سب جانتا ہوں میں۔۔۔ آپ نے جو ابرش ملک کے
ساتھ اپنے ہونے والے بچے کے ساتھ کیا اس کا احساس نہیں آپ کو

اور رہی آپ کی وہ آنی تو لالہ آپ نے کب پاس رکھا اپنی آنی کا؟ پہلے آپ
نے اپنی آنی کی بیٹی کا ریپ کرنے کی کوشش کی پھر آپ نے اپنی آنی کی
۔۔۔ چوائس ابرش ملک سے شادی کر کے اس کی زندگی تباہ کر دی
بند کر دیں یہ ڈھکوسلے زاق حیدر شاہ۔۔۔ آنی آنی کرتے ہیں کبھی سوچا
ہے کہ اس آنی کو سب سے زیادہ تکلیف آپ نے دی ہے ان سے وابستہ
۔۔۔ رشتوں کو اذیت دے کر

URDUNovelians

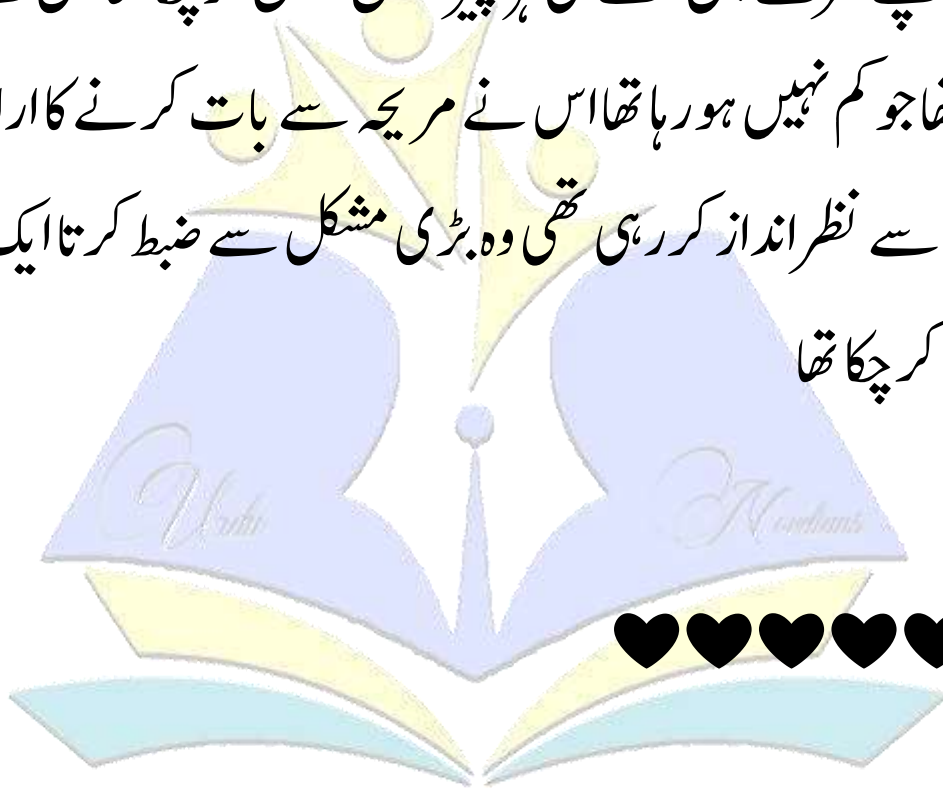
اور آخری بات مریحہ درانی صرف میری ہے سدید حیدر شاہ کی۔۔۔
جسٹ ویٹ اینڈ وایچ

سدید زاق کو وہیں آئینہ دکھا کر چلا گیا صائمہ ملک نے حیرت سے ان سب کی طرف دیکھا جن لوگوں نے اس کے بیٹے کو رسوا کیا تھا وہ لوگ خود بھی اپنی زندگیوں میں بے سکون ہیں

صائمہ واسق شاہ کے ساتھ شاہ حویلی میں ہی آگئی تھی کیوں کہ عیشم اپنے باپ کو مس کر رہی تھی اور اس کا دل بہلانے کی خاطر وہ یہاں آ گئیں مگر عیشم کو اتنے لوگوں کے پیار سے غرض نہیں تھی اسے بس اپنا بابا چاہیئے تھا عزائم شاہ وہ دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی خرم شاہ اپنا زیادہ وقت اس کے ساتھ گزارتا تھا مگر پھر بھی عیشم کے لیے کوئی بھی دوسرا مرد اس کا بابا عزائم شاہ نہیں ہو سکتا تھا



سدید شاہ اپنے کمرے میں آتے ہی ہر چیز تھس تھس نہس نہس کر چکا تھا اس کے سینے میں ابال تھا جو کم نہیں ہو رہا تھا اس نے مریحہ سے بات کرنے کا ارادہ کیا مگر مریحہ اسے نظر انداز کر رہی تھی وہ بڑی مشکل سے ضبط کرتا ایک کڑا
_____ فیصلہ کر چکا تھا



درانی ہاؤس کے لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا انٹریس سے بیس قدم پہلے سے مہمانوں کی آمد کے لئے راہ میں ریڈ کارپٹ بچھایا گیا تھا جسکے دونوں اطراف لش گرین گھاس کو تراش کر باڑ بنائی گئی تھی اور اس باڑ

میں وائٹ اور ریڈ روز کا جڑاؤ آنے والے مہمانوں کی طبیعت ہشاش بشاش
_____ کر رہا تھا

انٹریس سے کچھ دور آ کر رکنے والی لیموزین میں سے اس نے نزاکت سے
اپنا قدم کارپٹ پر رکھا تھا اور پہلے سے وہاں کھڑی عنود اور التفات کا ہاتھ
تھام کر دوسرے ہاتھ سے فراق کا گھیرا سنبھالتی باہر نکلی عنود اور التفات
نے اسکے فراق کے گھیرے کو سنبھالنے میں مدد دی تھی مہندی گرین
نیٹ 'کہیں کہیں پر ڈل گولڈن اور سلور ایمبرائیڈری سے مزین ٹیل فراق
میں اسکا مرمریں بدن دمک رہا تھا _____ آگے اور پیچھے ٹیل میں فریش
پھولوں کی آرائش اسکے لباس کو مزید چار چاند لگا رہی تھی _____ بائیں
طرف سے تھوڑے سے سنہری بالوں کی بریڈ بناتے ہوئے دائیں طرف
پیچھے لے جا کر پن اپ کی ہوئی تھی اور دونوں طرف کندھوں پر کھلے بال
سیدھے کر کے ڈالے ہوئے تھے بائیں طرف سے ایک آوارہ لٹ گال کو
چھو رہی تھی کانوں میں ہیرے کے چوکور دکتے آویزے اور لمبی شفاف

گردن میں ہیرے کا ہی بنا ہار پہنے ہوئے وہ وہاں آئی تھی۔ اور نج کلر کا ہی
موتیوں سے جڑا ڈوپٹہ خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا تھا

آج اس کی مہندی کی رسم تھی تہام ملک جو کہ پہلے سے ہی شلوار قمیض
پہنے اسٹیج پر موجود تھا مریحہ کے آتے ہی مسکراتا ہوا کھڑا ہو چکا تھا جیسے ہی
مریحہ اسٹیج کے قریب پہنچی اس نے مریحہ کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے
مریحہ نے تھام لیا تھا

عزیز ملک ڈبڈباتی نظروں سے تہام ملک کو دیکھ رہی تھی

بہادر بنو عنزش__ ولید ملک نے عنزش کو پکارا عنزش نے پیچھے مڑ کر
ولید کی جانب دیکھا جو بلیک ہی شلوار قمیض میں خوب رو لگ رہا تھا عنزش نے
مسکراتے ہوئے اس کی بلائیں لیں
اور پھر اس کی طرف دیکھتے گویا ہوئی

لالہ میرے دل نے تہام کی محبت کو اپنی مرضی سے بہت جلدی سے
اختیار کیا تھا لیکن اب تہام کے نقش کو دل سے اترنے کے لئے بہت وقت
چاہیئے اینڈ ڈونٹ وری میں بہادر ہوں__ عنزش ولید کو تسلی دیتی وہاں
سے بھاگ گئی وہ جانتی تھی کہ وہ اگر کچھ دیر اور یہاں رکی تو ولید اس کے
دل کی توڑ پھوڑ کو بھانپ لے گا

ولید ملک ہاتھ باندھے اب اسٹیج کی جانب دیکھنے لگا جہاں تہام مریحہ کے
کان میں سرگوشی کرتے مسکرا رہا تھا

ولید زبیر ملک ____ ولید کو اپنے پیچھے ایک جانی پہنچانی آواز سنائی دی تو وہ
ساکت ہو گیا

عنود شاہ اس کے پیچھے سے گزر کر سامنے کھڑی ہوئی

کتنے چہرے ہیں تمہارے ولید؟؟ عنود نے حیرت سے ولید سے سوال کیا
ولید کی طرف مکمل خاموشی تھی وہ عنود کا ہاتھ تھامے اسے اندر لے گیا
عنود جیسے ہی اندر ہال میں آئی اس نے ولید کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا
اور ایک زوردار تھپڑ ولید کے منہ پر مارا

تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اپنا حلیہ بدل کر میرے گھر سات سال سے ڈرائیور کی نوکری کرتے ہمیں چیٹ کرتے رہو گے اور تمہاری اصلیت سامنے نہیں آئے گی۔ تم تمہارا باس عزائم شاہ تم دونوں بہرہ پیسے ہو دھوکے باز ہو۔ آئی ول کل یو۔ عنود بچھڑی شیرنی کی مانند اس پر جھپٹی

ولید ملک اپنی لکس بدل کر عزائم کے پاس آیا تھا کسی کے لیے بھی اسے پہچاننا مشکل نہیں ناممکن تھا عنود نے اس کے بازو پر بنے ٹیٹو کی وجہ سے اسے پہچانا تھا وہ سات سال سے ولید کے بازو پر بنے اس ٹیٹو پر غور کرتی رہی تھی اسے وہ ٹیٹو ایک مسٹری لگتا تھا اور اس رات دادو کے روم میں اس کی تصویر دیکھ کر وہ اسے پہچان گئی تھی

ولید نے بمشکل عنود سے خود کو چھڑوایا اور ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا

عنود شاہ اسٹے ان یور لمٹس ____ نیکسٹ ٹائم میرے گریبان تک پہنچنے کی
غلطی مت کرنا ورنہ جان سے مار دوں گا

چیئر تو تم ہو جو اپنے شوہر کو بار بار جیل بھیج کر خود اپنے ایکس کے ساتھ
____ گھومتی پھرتی ہو

تم کبھی عزائم شاہ جیسے مخلص انسان کو نہیں پہچان سکی تو میں کیا چیز
____ ہوں

URDUNovelians

وہ عنود کو آئینہ دکھاتا وہاں سے چلا گیا جب اسے زیر ملک اس طرف آتا
دکھائی دیا ولید غصے میں اپنی مٹھی بند کرتا اس کی طرف بڑھا

ڈیڈ۔۔۔ اپنا دھیان تہام کی شادی پر دیں ادھر ادھر دیکھنے سے کچھ حاصل
نہیں ہوگا آپ نے سنا تو ہو گا ناں نظر کے شرک والوں سے محبت روٹھ
جاتی ہے۔۔۔ ولید ملک نے زیر کے کالر سیٹ کرتے کہا وہ زیر ملک کو
بہت کچھ باور کرا چکا تھا



مریجہ سیٹج پر بیٹھی ہوئی تھی تب ہی موزیک کی آواز پر سامنے بنے ڈانس
فلور کی طرف دیکھا جہاں اندھیرے سے ابھرتے ہوئے ایک سایہ سا آیا

تہام جو مہندی کے ڈریس کرتا شلوار اور اس پر سیم مریحہ کے لہنگے سے
میچنگ واسکٹ پہن رکھی تھی گلے میں ڈوپٹہ ڈالے چلتے ہوئے روشنی کی
_____ طرف آیا

مریحہ کے چہرے پر اسے دیکھ کر مسکراہٹ بکھر گئی اور تھوڑی دور کھڑے
سدید کا چہرہ مریحہ اور تہام کو دیکھ کر سپاٹ ہوا یہی حال عنزش کا بھی تھا

_____ تہام کے بول پر مریحہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری

دل کے جہاں میں اک آگ سی لگی ہے
میں ہوں تم ہو عشق ہے _____ تشنگی ہے

دلنشین دلنشین دلنشین دلنشین

وہ بول بولتے ہوئے اس کی طرف آیا تھا

بیاں کروں میں کیسے جاناں سناؤں کیسے
تجھ کو دکھاؤں کیسے دھڑکن کی ہل چل کو

مانے نہ کہنا میرا یا رامناؤں کیسے
کہہ دے سنبھالوں کیسے میں اس دل پاگل کو

URDUNovelians

اور مریحہ کے آگے اپنی ہتھیلی کی تھی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا جیسے وہ تھام کر ڈانس فلور کی طرف بڑھ گیا

-

اس سب کو دیکھتے ہوئے سیدید کے غصے اور جلن سے اپنی مٹھیاں بھیچ لی
اس کا سارا دھیان مریحہ کی طرف جس کی کمر پر تھام نے ہاتھ رکھتے
ہوئے اسے خود کے بالکل قریب کر لیا

تو میری ارماں تو میری چاہت تو میرا پیارا ہے
عشق کے طوفان میں اک آگ سی لگی ہے

تہام کے اگلے بولوں پر اس نے مریحہ کو خود سے دور کرتے ہوئے پھر
سے اپنی طرف کھینچا جس پر وہ گول گول گھومتے ہوئے اس کی باہوں کے
گھیرے میں آ گئی

تہام کے ان بولوں پر مریحہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے
سینے پر سر رکھ دیا جس پر تہام نے اسے کے گرد ہاتھ باندھ کر اسے خود
کے بالکل قریب کر لیا تھا

اور یہیں سدید کا کا ضبط ٹوٹا اور اس کے ہاتھ میں موجود شیشے کا گلاس چکنا
چور ہو گیا

پر اسے پرواہ کب تھی وہ اپنے ہاتھ میں سے بہتے خون کی پرواہ کیے بغیر اس
پر اپنا رومال باندھ کر ڈانس فلور کی طرف بڑھا تھا جہاں دونوں ایک

دوسرے میں گم سب کو بھولے ہوئے تھے اور اب بہت سے مچلنا ڈانس
کرنے لگے تھے

تہام نے پھر سے سٹیپ لیتے ہوئے اسے خود سے دور کیا پر جب وہ اسے
اپنے قریب کرتا اس کی کلائی سدید کے ہاتھ میں آچکی تھی اور وہ اسے اپنی
طرف کھینچ کر بانہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بالکل اپنے قریب کر
گیا

تہام اپنے ہاتھ کو دیکھتا ہی رہا گیا مریحہ اس وقت سدید کے پاس کھڑی
تھی جو سونگ پر اس کے ساتھ سٹپ لیتا جا رہا تھا

تیرے حسین چہرے پر تیری گھلی زلفوں پر

تیری جھکی آنکھوں پر میں پل پل مرتا ہوں
دیوانگی سے زیادہ دل کی لگی سے زیادہ
اس زندگی سے زیادہ عشق تجھ سے کرتا ہوں

تو میری خواہش تو میری سانسیں
تو میرا چین ہے
جزبوں کے مکان میں اک آگ سی لگی ہے
میں ہوں تم ہو عشق ہے تشنگی ہے

URDUNovelians

دلنشین دلنشین دلنشین

کیا بد تمیزی ہے سدید؟؟ مریحہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے بھرے
لہجے میں بولتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی
تھی جو اس کی کمر پر تھے

بد تمیزی تو نہیں یہ تو ڈانس ہے۔۔۔ سدید کہتے ہوئے اسے ایک جھٹکے سے
خود سے دور کرتے ہوئے پھر سے قریب کر گیا اور یہ اب اتنا چانک ہوا
کے مریحہ چکرا کر رہ گئی

تہام جو وہی کھڑا تھا اس کی نظر دونوں کی طرف تھی
جو سونگ کے بول پر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر آئے
بالوں کو پیچھے کرنے لگا

اپنی لیمنٹ میں رہو مسٹر سدید۔ مریحہ اپنے ہاتھ کو چھڑواتے ہوئے
سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

تمہیں یاد تو ہو گا ایک بد کردار ماں کی بیٹی ہوں تمہارے مطابق تو کیوں آ
رہے ہو میرے قریب

مریحہ اب بھی پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ سدید کو خود سے دور کر
سکے پر سدید کی گرفت مضبوط تھی

سدید کی نظریں مریحہ کے چہرے پر تھی جس میں اس کی دنیا ہوا کرتی تھی

ششششش بولومت بس محسوس کرو۔۔۔ سدید اس کی طرف دیکھتے ہوئے
اسے خود کے بالکل قریب کرتے ہوئے خود میں بھینچ گیا مریحہ اس کے
اس طرح کرنے سے دنگ رہ گئی

پاس کھڑے تہام کی آنکھیں بھی عجیب سے انداز سے سکڑی تھی

دل کی دھڑکنوں میں تمہیں صرف اپنا نام ملے گا۔۔۔۔۔ سدید بولتے
ہوئے ساتھ ساتھ سٹیپ بھی لے رہا تھا مریحہ بھی ٹرانس کی کیفیت میں
چلی گئی

URDUNovelians

وہ دونوں ہی یہ بھول گئے تھے کہ وہ دونوں اس وقت مریحہ کی شادی اور
اسی کے فینسی کے سامنے کھڑے ہیں۔

کیا میں اپنی فینسی کو اپنے ساتھ لے کر جاسکتا ہوں۔۔۔۔۔ تہام کے کہنے پر دونوں ہوش کی دنیا میں لوٹے تھے

سید پچھکا سا مسکرایا

URDUNovelians

ایم سوری۔ اور مریحہ کا ہاتھ تہام کی ہاتھ میں دے دیا جس پر سدید اور مریحہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے مریحہ کی آنکھیں نم ہوئی

آپ دونوں ہمیشہ خوش رہیں۔ سدید بولتے ہوئے نرمی سے مریحہ کے
ماتھے پر لب رکھے کہہ کر پیچھے ہوا

مریحہ اس کی اس حرکت سے پھر سے ایک دفع چونکی تھی کئی آنسو گال پر
بہہ گئے تھے

تھینک یو تہام بولتے ہوئے سدید سے ہاتھ ملا کر مریحہ کو لے کر سیٹیج کی
طرف بڑھ گیا

سدید دونوں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اس نے خود
اپنی زندگی کو کسی اور کو سونپ دیا ہے

سیدید کی ساری نظر مریحہ کی طرف تھی جواب سٹیج پر تہام کے ساتھ
بیٹھی ہوئی تھی اور سب رسمیں کر رہے تھے۔

تہام نے مریحہ کے کان میں کچھ کہا جس پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی
چہرا شرم سے لال ہوا

سیدید کا ضبط جواب دے گیا تھا دونوں کو ساتھ دیکھ کر جس پر ان دونوں
کو دیکھتے ہوئے مڑ گیا دل تھا کے بند ہونے کو تھا اپنی ہی محبت کو کسی اور کو
سونپ دیا

مریخہ کی نظر بھی سیدید کی طرف اُٹھی تھی جس کو جلدی ہی پھیر گئی وہ
چاہتی تھی کہ وہ اپنے اس رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھائے

پر تہام تھا جس کی نظروں نے دونوں کو دیکھا اور ایک فیصلہ کیا پر کوئی
نہیں جانتا تھا وہ فیصلہ ان دونوں کی زندگی میں خوشیاں لے کر آئے گا یا پھر

دوریاں



لیو جیسے ہی ابتاج کے اپارٹمنٹ پہنچا دروازہ کھولتے ہی کسی نے پیچھے سے
اس پر حملہ کیا وہ جو سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا ایک دم سیدھا زمین بوس
ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا کسی نے اسے کالر سے پکڑ کر اٹھایا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی؟ ابتاج شاہ نے اسے
گھورتے ہوئے کہا

ابھی صرف ہاتھ اٹھایا ہے نیکسٹ ٹائم میرا گریبان پکڑے گی تو اسے قتل
کرنے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں کروں گا۔۔۔ لیونے ڈھٹائی کا مظاہرہ
کرتے کہا

الو کے پٹھے تیری اتنی ہمت۔۔۔ ابتاج شاہ نے اسے مکامارنے کی کوشش
کی جسے لیونے بیچ راستے میں روک دیا

آپ کا ہی پٹھا ہوں شاہ سائیں جو غلطی سے زیر ملک کے ہاتھ لگ گیا
ہوں۔۔۔ یہ جرات مجھے آپ سے ہی ملی ہے

لیونے ہنستے ہوئے کہا ابتاج کے دل میں ایک ٹھیس سی اُٹھی

تم نے کبھی مجھے اپنا باپ سمجھا ہی نہیں۔۔۔ ابتاج نے نفی میں سر ہلاتے
کہا

آپ کو اپنا باپ نہیں سمجھتا مگر آپ کی بیٹیاں میری بہنیں ہیں انہیں صحیح
غلط کی پہچان کرنا میرا فرض ہے شاہ سائیں۔۔۔ ولید یہ کہتے ہی اپنے
کمرے کی طرف بڑھ گیا

URDUNovelians

پیچھے ابتاج شاہ صوفے پر تھکے انداز میں بیٹھا ماضی کی تلخ یادوں میں گم
ہو چکا تھا

الو کے پٹھے تیری اتنی ہمت ___ ابتناج شاہ نے اسے مکامارنے کی کوشش
کی جسے لیونے بچ راستے میں روک دیا

آپ کا ہی پٹھا ہوں شاہ سائیں جو غلطی سے زیر ملک کے ہاتھ لگ گیا
ہوں ___ یہ جرأت مجھے آپ سے ہی ملی ہے
لیونے ہنستے ہوئے کہا ابتناج کے دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی

تم نے کبھی مجھے اپنا باپ سمجھا ہی نہیں ___ ابتناج نے نفی میں سر ہلاتے
کہا

URDUNovelians

آپ کو اپنا باپ نہیں سمجھتا مگر آپ کی بیٹیاں میری بہنیں ہیں انہیں صحیح
غلط کی پہچان کرانا میرا فرض ہے شاہ سائیں۔۔۔ ولید یہ کہتے ہی اپنے
کمرے کی طرف بڑھ گیا

پیچھے ابتناج شاہ صوفے پر تھکے انداز میں بیٹھا ماضی کی تلخ یادوں میں گم
ہو چکا تھا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا زامیہ۔۔۔ ابتناج نے سرگوشی کے انداز میں کہا

URDUNovelians



دوسری جانب لیوا اپنے کمرے میں آتے ہی دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا
ہو گیا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا

تھوڑی دیر بعد لیو بیڈ پر بیٹھتا ہوا فون اٹھا کر اسے گھورنے لگا پھر لب بھینچے
اس نے ابرش کو کال ملائی

ابرش جو ابھی ابھی سونے کے لیے آنکھیں موندھے ہوئے تھی فون کی
بیل پر بنا آنکھیں کھولے ہی فون کھنگالنے لگی جیسے ہی اس کے ہاتھ سے
فون ٹکرایا وہ فون ہاتھ میں لیے آنکھیں کھولے نمبر دیکھنے لگی اور پھر
حیرت سے اس کا منہ کھل گیا

URDUNovelians

لیونے ان سات سالوں میں اسے کبھی کال نہیں کی تھی ہاں یہ ضرور تھا کہ
جب جب ابرش نے اسے کال کی پہلی رنگ پر ہی کال اٹھالی جاتی تھی

ابرش نے حیرت سے کال ریسیو کی اور کان سے لگایا

ہیلو____ ابرش دھیمے لہجے میں بولی جبکہ دوسری جانب مکمل خاموشی تھی

ولی____ ابرش نے اسے پھر سے پکارا مگر ہنوز خاموشی چھائی رہی پانچ
منٹ بعد ابرش جھنجھلاتے ہوئے بولی

گونگے ہو گئے ہو کیا؟ اس سارے دوارانیے میں برش کی بات سن کر پہلی
بار ولید کے لب ہلے

ابر____ ولید کے لہجے کی نمی کو ابرش نے محسوس کر لیا تھا

کیا ہوا ہے ولی؟ تم اپسیٹ کیوں ہو؟ تمہیں تمہاری رائنا ماما یاد آرہی ہیں؟
ابرش نے اپنی طور اندازہ لگاتے کہا

وہ مجھے بھولتی کب ہیں ابرش مگر میری اداسی کا سبب ماما نہیں ہیں۔
ولید بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بولا

پھر کون؟ ابرش نے دھڑکتے دل سے استفسار کیا

URDUNovelians

وہ ولید کو کبھی کسی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی تھی بھلے ہی اس نے
زاق شاہ سے شادی کر لی تھی وہ اس سے محبت کرتی تھی مگر دل کے

کونے میں ایک ڈھکی چھپی خواہش یہ بھی تھی کہ ولید زیر ملک اس کی
_____ جگہ کبھی کسی کو اپنی زندگی میں نہ دے

یکدم ابرش کو اپنی اس خود غرضی پر طیش آیا اور وہ ولید سے گویا ہوئی

میرے خیال سے تم بجائے رونے دھونے کے اس لڑکی سے اظہار محبت
کرو اسے شادی کی پیشکش کرو اگر دیر ہو گئی تو پھر ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے

ابرش نے ہنستے ہوئے کہا دوسری جانب ولید نے لب بھینچ لیے

_____ میں نے آج اپنی بہن عنود پر ہاتھ اٹھایا اس کی کردار کشی کی

ولید نے شرمندہ ہوتے کہا

واٹ___؟ ابرش چونک گئی اور پھر ولید کی بات کاٹتے ہوئے بولی

تم مذاق کر رہے ہوناں؟ میں جانتی ہوں تم مذاق کر رہے ہو ولید تم کبھی
کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تم تو عورت ذات کی عزت کرتے ہو

ولید ابرش کی بات سن کر سرد آہ بھرتے گویا ہوا

URDUNovelians

میں عورت ذات کی عزت کرتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں مگر میں اپنی
___ بہن کی بے باکی پر اسے سزا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں

اس نے بار بار عزائم شاہ کو غلط کہا اسے جھوٹا مکار بولتی رہی اور تم یہ بات
جانتی ہو ابرش کہ میرے لیے عزائم سائیں کیا ہیں _____ ولید نے اپنی
صفائی پیش کرتے کہا

اور اسے من و عن سب بتا دیا

جو بھی یے ولی تمہیں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا مجھے خود عنود پر غصہ
ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے اس سب معاملے کا قصور وار
سمجھا جائے

اسے ٹریپ کیا گیا ہے اس سارے معاملے میں _____ ابرش نے سمجھداری
اور بڑے پن کا مظاہرہ کرتے کہا

ابرش ___ عنود کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ اسے عزائم شاہ کا ساتھ دینا
___ چاہیئے تھا اس پر یقین کرنا چاہیئے تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا
دو لوگوں کے بیچ کا رشتہ اعتبار کے دھاگے سے بندھا ہوتا ہے ابرش اور
محبت میں بے اعتباری کا مظاہرہ کرنے والے لوگ میرے لیے قابل
___ عزت نہیں ہو سکتے

ولید کی بات سن کر ابرش نے لب بھینچ لیے وہ جانتی تھی کہ جس جرم کی
سزا وہ اب تک زیر ملک اور اب تاج شاہ کو دے رہا ہے اس جرم کی سزا اپنی
بہن کو دینے سے کبھی نہیں ہچکچائے گا اس لیے ابرش نے اس کا موڈ
ریلیکس کرنے کے لیے بات بدلی اور بولی

ولی___ مجھے اس قید سے رہائی چاہیئے___ اس کی بات سن کر ولید
مسکراتے ہوئے بولا

بس تین ماہ دس دن___ ولید کا اشارہ اس کی عدت کی طرف تھا تو ابرش
منہ بسوڑتی بولی

ابھی کتنے دن گزر گئے___ ابرش نے استفسار کیا

ابھی تو ایک منٹ گزرا ہے___ ولید نے ابرش کو جتایا تو ابرش لب بھینچ
___ کر رہ گئی

ہممم___ ابرش نے ہنکارا بھرتے کہا

پھر دونوں کتنی دیر باتیں کرتے رہے ولید اب کافی حد تک ریلیکس ہو چکا
تھا اس کی ٹینشن کا ہر حل ابرش کے پاس موجود ہوتا تھا

اگر تم نہ ہوتی تو میں تو زہنی مریض بن جاتا ابرش۔۔۔ ولید ملک کال بند
کرتے کتنی ہی دیر ابرش کے بارے میں سوچتا رہا



مبارک ہوشی از پریگنٹ۔۔۔ ڈاکٹر نے ابرش کی جانب دیکھتے اپنے
پروفیشنل انداز میں کہا ابرش حیرت زدہ سی ڈاکٹر کو دیکھنے لگی جیسے ہی اس
کی نظر خاموش کھڑے عزائم شاہ پر پڑی اس نے شرمندگی سے نظر جھکالی
عزائم سے اس کی یہ حرکت مخفی نہ رہ سکی

بھائی____ وہ____ ابرش ملک نے ڈاکٹر کے جانے کے بعد عزائم سے
نظر چراتے اپنی بات کا آغاز کیا جب عزائم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا

ابرش____ تم نے کوئی گناہ نہیں کیا جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو____ کم
کرو own آن یہ تمہارا جائزہ ہے اسے

عزائم نے ابرش کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا ابرش نے اپنے بھائی کی طرف
دیکھا تو ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی

خدا تم جیسا بھائی ہر بہن کو دے عزائم شاہ____ تم نے میری ہر غلطی کے
باوجود مجھے تنہا نہیں چھوڑا ہمیشہ میرا بازو بن کر میرے ساتھ کھڑے

رہے ورنہ مجھ جیسی لڑکیاں جو کسی مرد کی زندگی میں زبردستی داخل ہوتی
ہیں اپنی من مانی کرتی ہیں ان کے بھائی غیرت کے نام پر انہیں قتل
_____ کر دیتے ہیں

چُپ ابرش _____ عزائم شاہ نے ابرش کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی
اسے ٹوکا

بھائی صرف اپنی بہنوں پر اپنے فیصلے مسلط کرنے کے لیے نہیں ہوتے اور
نہ ہی غیرت کے نام پر بہنوں کا قتل کرنے کے لیے ہوتے ہیں بھائیوں کا
فرض ہے کہ وہ اپنی بہنوں کا ہر مشکل میں ساتھ دیں انہیں مضبوط بنائیں
_____ ان کی خواہشات ان کے فیصلوں کا احترام کریں

جب ساری دنیا ایک لڑکی کے خلاف کھڑی ہو تب اگر اس کا بھائی یا باپ
اسے سہارا دیں گے ناں ابرش تو لاکھوں لڑکیوں کی زندگی برباد ہونے سے
_____ بچ جائے گی

عزائم شاہ نے ابرش کو سمجھاتے ہوئے کہا اس کی بات سن کر ابرش نے
اثبات میں سر ہلایا

عزائم شاہ نے ابرش کو گلے لگایا
ابر_____ عزائم شاہ نے کسی خیال کے تحت ابرش کو پکارا

جی بھائی_____ ابرش نے عزائم کی جانب دیکھتے استفسار کیا

میں اگر تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ کروں تو کیا تم میرا فیصلہ مانو گی؟
عزائم نے ڈرتے ہوئے ابرش سے پوچھا

ابرش نے چونک کر اس کی جانب دیکھا

آپ کیا چاہتے ہیں بھائی؟ ابرش نے عزائم سے پوچھا

وقت آنے پر بتاؤں گا۔۔۔ عزائم شاہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا ابرش
بھی اب بیڈ پر بیٹھی ڈاکٹر کی کہی بات پر غور کرنے لگی

سو تم کبھی میری جان نہیں چھوڑو گے زاوق شاہ۔۔۔ تم نہیں تو تمہارا یہ بچہ
مجھے تمہارے ہونے کا احساس دلائے گا مجھے جلد از جلد اس بچے سے جان
_____ چھڑوانی ہوگی

___ ابرش یہ کہتے ہی مستقبل کی پلاننگ کرنے لگی



بلیک گھٹنوں تک آتا فراک اور چوری دار پاجامہ پہنے کندھوں پر بلیک ہی
نیٹ کا ڈوپٹہ ٹکائے ہلکے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ ابھی
ابھی شاپنگ مال پہنچی تھی جب اسے اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش
محسوس ہوئی تو وہ ارد گرد دیکھنے لگی

URDUNovelians

اس نے جلدی سے شاپنگ کی اور پھر فوڈ کورٹ میں آکر اسنیکس آرڈر
کرتی ایک کونے میں بیٹھ گئی اور ارد گرد دیکھنے لگی

سامنے ہی ایک مچلنا خوشگوار ماحول میں بیٹھا باتیں کرنے میں مصروف تھا
التفات کی نظر اس مچلنا پر پڑی تو اس کا زہن ماضی میں کھو گیا

خرم۔۔ میرا ہاتھ تو چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا۔۔ التفات نے منمناتے
ہوئے کہا خرم نے التفات کا سفید مرمریں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام رکھا
تھا

دیکھنے دو میں تو چاہتا ہوں یہ سارا زمانہ ہمیں دیکھ لے میں نے محبت کی ہے
جرم نہیں۔۔ خرم نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے کہا

اچھا جی۔۔ آپ جانتے نہیں میں آئی۔ جی اب تاج شاہ کی بیٹی ہوں اس شہر
کے بادشاہ کی

التفات نے گردن اکڑاتے کہا یکدم خرم نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

مطلب اب تاج شاہ کے لیول تک پہنچنے کے لیے مجھے ابھی بہت محنت درکار
یے۔۔۔ ڈر ہے اس شہر کے بادشاہ کی شہزادی کا ہاتھ تھامنے کے جرم میں
مجھے قید نہ کر دیا جائے

خرم نے التفات کی جانب دیکھتے معصومیت سے کہا تو التفات اس کی بات
پر ہنس پڑی

URDUNovelians

_____ ہا ہا ہا ہا ہا _____ سیر یسلی خرم _____ بزدل آدمی _____ ہا ہا ہا ہا ہا

التفات نے اسے چڑاتے ہوئے کہا

ویٹر نے جیسے ہی اس کے سامنے اس کا آرڈر لا کر رکھا التفات حال میں
لوٹی چونک گئی اور پھر اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتی چائے پینے
لگی

اس کا دل مکمل طور پر اچاٹ ہو چکا تھا وہ پیمینٹ کرتی وہاں سے اٹھی اور مال
سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی جب اسے اپنی گاڑی کی فرنٹ
سیٹ پر سرخ گلابوں کا ایک بکے نظر آیا اس نے وہ بکے تھام لیا اور اس میں
اٹکے ہوئے کارڈ کو ہاتھ میں لیے کھولا جس پر بڑی خوبصورت ہینڈ رائٹنگ
میں شعر لکھا تھا

URDUNovelians

!! چلو آؤ پھر کچھ وقت پیچھے چلتے ہیں

تم پھر سے مجھ میرا نام پوچھنا

محبت میں ٹوٹا کیسے دل

اور اس کا انجام پوچھنا

میں پھر سے تمہیں اک نئی کہانی سناؤں گا
کہاں ٹوٹا یہ دل، میں جھوٹ کو سچ بتاؤں گا

پھر پوچھنا کہ مجھے اب کون اچھا لگے گا؟؟

میں کہوں گی کہ وہ اچھی تھی

اور وہی لگتی رہے گی

URDUNovelians

تم پھر مجھ سے کچھ ہمدردی جو جتاؤ گی

رکھو گے ہاتھ پہ ہاتھ اور سینے سے لگاؤں گی

میں دل کی دھڑکن سنتے ہی اس میں ڈوب جاؤں گا
تم اچھی لگتی ہو سرگوشی سے یہ بتاؤں گا

!! تم پھر سے مجھے جتلا نا محبت اب نہیں ہوگی

میں بھی کچھ بھرم رکھوں گا اور چپ ہو جاؤں گا

!! میری چپ کو جو تم میری انا سمجھ بیٹھے

میں دل تو ہار گیا تھا تم تو خفا ہو بیٹھے

النفات نے دھیمے لہجے میں وہ شعر پڑھا وہ اس ہینڈ رائٹنگ کو پہچان چکی تھی
اس نے اپنے سامنے دیکھا تو وہ لمبا چوڑا شخص اس کے سامنے کھڑا تھا ہلکی
بیرڈ خوبصورتی سے کٹے بال چوڑا سینہ وہ مکمل طور پر بدلے ہوئے حلیہ
میں تھا النفات کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی مگر وہ خود کو ڈپٹی اس کی

جانب بڑھی خرم اسے اپنی جانب آتے دیکھ حیران ہوا التفات اس کے
سامنے کھڑی ہوئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

پر اس بار میں کہانی کو نیا موڑ دے جاؤں گی
نہیں ٹوٹا تھا یہ دل،، اس بات سے مکر جاؤں گی

!! تیری ہمدردی، تجھے سود سمیت واپس لوٹاؤں گی
!! بڑھاؤ گے ہاتھ اگر تو نفرت سے منہ پھیر جاؤں گی

URDUNovelians

!! دیکھوں گی تجھے نا تجھے سوچوں گی
!! کہاں اچھے لگے تھے اس بات کو بھی بھول جاؤں گی

!! اپنی انا پھر تم کو میں ایسے دکھاؤں گی

!! پکاروں گے بھی مجھ کو اگر

!! میں واپس پھر نا آؤں گی

!! میں تم کو بھول جانے کی سب ہی قسمیں کھاؤں گی

!! تمہارا دل بھی توڑ کر میں بازی پلٹ جاؤں گی

النفات اس کو دیکھتی ایک ایک لفظ چباتی بولی اور وہ پھولوں کا بکے اس کے

منہ پر مار کر چلی گئی۔ خرم دم سادھے اس کو سن رہا تھا وہ اس ادھوری

غزل کو مکمل کر گئی تھی وہ خرم سے اپنی نفرت کا اظہار کر گئی تھی خرم کو

_____ پچھتاوے میں چھوڑ کر چلی گئی تھی

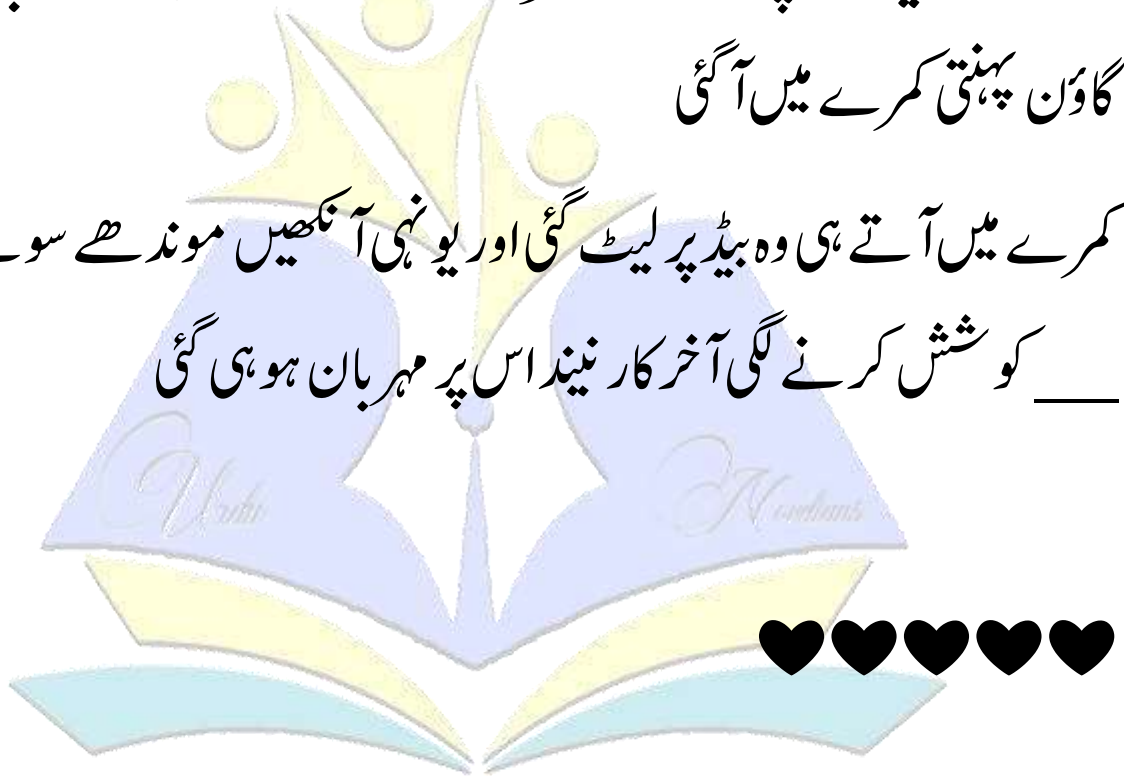
میں تمہاری نفرت کو محبت میں بدل لوں گا جانم۔ خرم شاہ نے دل ہی دل
میں طے کیا

النفات شاہ ابھی ابھی گھر پہنچی تھی اس کی جیسے ہی ملازمہ پر نظر پڑی اسے
پکارا

_____ ناہید میں سونے لگی ہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے
پھر وہ رکی نہیں سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی کمرے میں آتے ہی اس نے
زور سے دروازہ پٹخا اور اپنا ڈوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکا ہینڈ بیگ وہیں
کارپٹ پر چھینکتی وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی

میرا اعتبار توڑنے کی تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں تھی خرم۔۔۔ تم تو دھوکہ دے گئے محبت کے دعوے کرتے کرتے بے وفائی کا در کھول گئے قصور تمہارا نہیں میرا تھا۔۔۔ کیوں میں نے تم پر اعتبار کیا؟ کیوں میں نے تم سے محبت کی؟ کیوں میں آج بھی تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ جب بیچ راستے میں چھوڑ جانا تھا تو میری زندگی میں آنے کا حق بھی نہیں تھا تمہیں۔۔۔ خواب دکھا کر بھول جانے کا پاس آ کر دور جانے کا کھیل بہت بار کھیلا ہو گا بہت سی لڑکیوں کو تڑپایا ہو گا تم نے مگر اب نہیں۔۔۔ میں التفات شاہ ہوں اب تاج شاہ کی بیٹی میں تمہارے لیے نہیں تڑپوں گی میں تمہیں تمہارے بغیر جی کر دکھاؤں گی۔۔۔ میں کمزور نہیں ہوں مجھے تڑپنا دیکھنے کی تمہاری یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی۔۔۔ تم وہ ہو ہی نہیں جس کے لیے اب تاج شاہ کی بیٹی روئے میں اب خود کو برباد نہیں کروں گی

_____ وہ خود سے مخاطب ہوتی بستر سے اُٹھی اور واشروم میں گھس گئی
شاہور سے نکلتا ٹھنڈا پانی بھی اس کے اندر کے ابال کو کم نہیں کر پار ہا تھا وہ
کتنی ہی دیر ایک ہی پوزیشن میں کھڑی سوچتی رہی اور پھر تھک کر باتھ
گاؤن پہنتی کمرے میں آ گئی
کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور یونہی آنکھیں موندھے سونے کی
_____ کوشش کرنے لگی آخر کار نیند اس پر مہربان ہو ہی گئی



URDUNovelians

عیشم کو سلانے کے بعد صائمہ ملک جیسے ہی اپنے روم میں آئی تو ان کا فون
رنگ کرنے لگا وہ جیسے ہی فون اٹھانے کے لیے آگے بڑھی سکرین پر چمکتے

اس انجان نمبر کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھائی

بھا بھی۔۔۔ سپیکر کے دوسرے جانب سے ابھرنے والی آواز پر صائمہ
۔۔۔ بو کھلا گئی اور پھر ارد گرد دیکھتی بھاگتے ہوئے روم کا دروازہ لاک کیا

کیسی ہیں آپ؟ دوسری جانب سے پھر سوال کیا گیا

میں ٹھیک ہوں شاہ سائیں۔۔۔ صائمہ نے تھکے انداز میں کہا

عزائم شاہ کو زائشہ سے شادی کرنے سے روک دیں بھا بھی۔۔۔ اب تہاج
شاہ نے صائمہ سے التجا کرتے کہا

کیا؟ یہ آپ کیا بول رہے ہیں سائیں؟ صائمہ جو اس سارے معاملے سے
انجان تھی حیران ہوتے بولی تو اب تاج شاہ نے سرد آہ بھری

بھا بھی کل جب سب مریحہ کی شادی پر جائیں گے تو میں حویلی آؤں گا آپ
عیشم کو لے کر بالکنی میں آجانا۔۔۔ اب تاج شاہ نے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا
وہ جیسے ہی پیچھے مڑے سامنے ولید کو دیکھ کر حیران ہوئے اور پھر اس کے
پاس سے گزرتے راستہ بناتے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگے وہ جانتے
تھے ولید ان سے کوئی بات نہیں کرے گا وہ ان سے صرف پروفیشنل
حوالے سے بات کرتا تھا ورنہ تو اس کی جانب سے ہمیشہ خاموشی ہی سننے
کو ملتی تھی

URDU NOVELIANS

شاہ سائیں۔۔۔ ولید کی پکار پر ابتاج شاہ تھم گئے اور پھر منتظر نگاہوں سے
اسے دیکھنے لگے

مجھے ماضی جاننا ہے۔۔۔ سب سچ۔۔۔ ولید کی بات سن کر ابتاج شاہ وہیں
صوفے پر بیٹھ گئے



اشفاق ملک "ملک گروپ آف انڈسٹریز" کے مالک ہونے کے ساتھ
ایک مشہور سیاستدان بھی تھے اور ابتاج شاہ کے والد کے بہترین دوست
تھے دونوں گھروں کا آپس میں بہت میل جول تھا

اشفاق ملک اور افتخار ملک دو بھائی تھے۔ اشفاق ملک کی بیوی کلثوم ملک
ایک نیک باوقار اور رحم دل خاتون تھیں ان کے تین ہی بیٹے تھے
زیر ملک۔ امجد ملک۔ تبریز ملک

افتخار ملک کی دو بیٹیاں تھیں بڑی بیٹی صائمہ ملک۔ چھوٹی بیٹی راعنا
ملک۔

افتخار ملک اور ان کی بیوی کا ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو چکا تھا تب
سے صائمہ اور راعنا کلثوم ملک کی ذمہ داری تھی

ملک اور شاہ فیملیز کا آپس میں میل جول اتنا گہرا تھا کہ جس دوستی کے
رشتے کی بنیاد بڑوں نے رکھی تھی وہ رشتہ اب چھوٹوں میں بھی پروان
چڑھنے لگا

بچپن میں ہی زیر ملک کی ابتناج شاہ سے دوستی مثالی تھی وہ ہر وقت ایک
ساتھ ہوتے تھے زیر ملک کا اکلوتا واحد دوست ابتناج شاہ تھا گو کہ ان کی
عمروں میں فرق تھا زیر ابتناج سے پانچ سال بڑا تھا جبکہ ابتناج شاہ کا ایک
دوست سالار درانی بھی تھا جس کے بارے میں جان کر زیر اکثر جیلسی
فیل کرتا تھا کیوں کہ اسے ابتناج شاہ کو شیئر کرنا پسند نہیں تھا یہ بات سب
جانتے تھے مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ بڑے ہو کر یہ دونوں رائیول بنیں
گے۔۔۔ ایک دوسرے کے مقابل۔۔۔ ایک دوسرے کے دشمن

جوزیر آج ابتہاج پر جان چھڑکتا ہے کل وہی زیر ابتہاج کے خون کا پیاسا
بنے گا



وقت پر لگا کر گزرنے لگا اور سب بچے بڑے ہو چکے تھے۔ ملک خاندان
میں زیر بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے اپنے رعب و دبدبے سے مشہور تھا تو
امجد ملک اپنی شرارتی نیچر سے سب کو محفوظ کیے رکھتا تھا

جبکہ تبریز ملک ان سب سے چھوٹا اور لاڈلا ہونے کی وجہ سے کافی بگڑ چکا
تھا وہ جس چیز پر ہاتھ رکھتا تھا اشفاق ملک اور زیر اسے وہ چیز لا کر دیا
کرتے تھے اس کی ہر ضد مانی جاتی تھی

جبکہ صائمہ ملک کو اس کی ان حرکتوں سے چڑ تھی اسی وجہ سے اس کی
_____ تبریز سے کبھی بنی نہیں



امی جان _____ امی جان _____ صائمہ ملک دوڑتی ہوئی کلثوم بیگم کے کمرے
میں آئی اور انہیں نماز پڑھتے دیکھ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی جیسے ہی کلثوم
بیگم نے دعا کے لیے ہاتھ ہٹائے صائمہ ملک صوفے سے اٹھتی ان کے
پیچھے آکر بیٹھی اور ان کے کندھے پر سر رکھے پکارا

URDUNovelians

کلثوم بیگم نے دعائے مانگنے کے بعد صائمہ پر پھونک مارتے اسے دیکھا بلیک ساڑھی پہنے ہلکے میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

”ماشاء اللہ۔۔۔ کلثوم بیگم نے صائمہ کو دیکھ کر اس کی بلائیں لیں تو صائمہ شرمائی۔“

آج اس کی یونیورسٹی میں فیئر ویل پارٹی تھی وہ اور اس کی دونوں دوستیں عالین اور زامیہ نے ساڑھی پہنی تھی تو صائمہ نے بھی ضد کر کے اپنے لیے ساڑھی بنوائی۔

URDUNovelians

امی جان۔۔۔ مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔ صائمہ ملک نے کلثوم کی جانب دیکھتے کہا تو وہ اس کی طرف منتظر نظروں سے دیکھنے لگی

ہاں بولو میری جان__ امی نے اس سے پوچھا

امی__ احسان رشتہ لے کر آنا چاہتے ہیں آپ پلیز بابا جان کو منالینا
پلیز__

کلثوم کے لبوں سے ہنسی غائب ہو گئی وہ صائمہ اور راعنا کو اپنے بیٹوں کے
لیے پسند کر چکی تھیں مگر یکدم صائمہ کی خوشی کے خیال سے وہ اپنے خیال
__ کو رد کرتی صائمہ کے ماتھے پر بوسہ دیتی گویا ہونیں

URDUNovelians

میں تمہارے بابا سے بات کروں گی__ بے فکر رہو میری جان__
کلثوم بیگم کی بات سن کر صائمہ چہکتے ہوئے اپنے کمرے میں جانے لگی

جب وہ سامنے سے آتے تہریز سے ٹکرائی اس سے پہلے کہ وہ گرتی تہریز
نے اسے بانہوں میں سمیٹ لیا اور وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا

تہریز ملک کا دل زوروں سے دھڑکا اور اس کے دل نے یہ دعا کی کہ وقت
یو نہی تھم جائے وہ اس پری پیکر کو اپنی بانہوں میں لیے بیٹھا رہے

چھوڑو مجھے تہریز صائمہ نے اپنے ناخن اس کے بازو میں گاڑتے
ہوئے کہا تو تہریز ہوش کی دنیا میں واپس آیا صائمہ اپنا آپ اس سے چھڑوا
کر جاچکی تھی مگر تہریز ملک کا دل بہت بری طرح دھڑکا چکی تھی

URDUNovelians

صائمہ بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے آنا تم نے ایک روز میری بانہوں میں ہی
ہے تمہارے اس دلکش سراپے کو خراج میں ہی پیش کروں گا

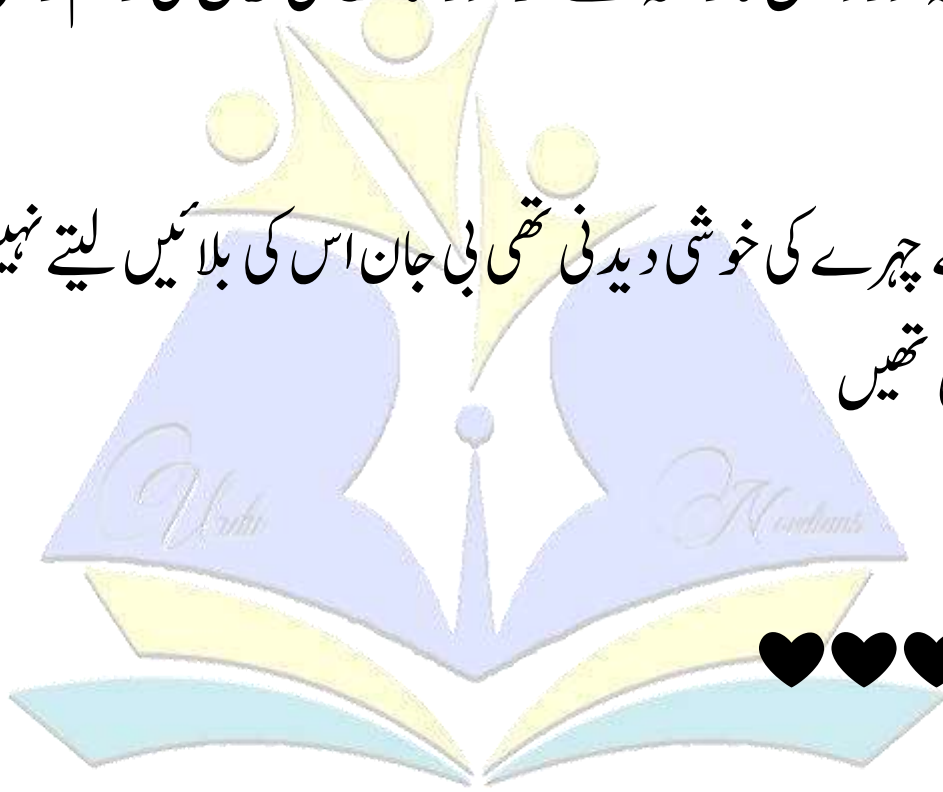
وہ ہنستا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا بیڈ پر لیٹتے ہی وہ سونے کی کوشش کرتا تو آنکھوں کے سامنے اس پری پیکر کا چہرہ آ جاتا تو وہ اُٹھ جاتا پوری رات ایک خوشگوار احساس نے اسے چھوئے رکھا



زیر ملک اپنے بزنس کے سلسلے میں دبئی گیا تھا جبکہ امجد ملک آج کل سی ایس ایس کے ایگزامز کی تیاری میں مصروف تھا جبکہ تبریز ملک اپنے دوستوں کے ساتھ ناردرن ایریاز گھومنے گیا تھا جب صائمہ کے لیے احسان ملک کا رشتہ آیا احسان اور صائمہ دونوں خالہ زاد کزن تھے اور ان کی بچپن میں ہی اچھی دوستی تھی جو کہ محبت میں بدل گئی

اشفاق ملک نے سوچنے کے لیے وقت مانگا انہوں نے زیر سے جب
واسق کے رشتے کی بات کی تو زیر کو بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں تھا
یوں صائمہ اور واسق کا رشتہ طے ہوا اور ساتھ ہی نکاح کی رسم رکھی
گئی

صائمہ کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی بی جان اس کی بلائیں لیتے نہیں
تھکتی تھیں



URDUNovelians

ملک ہاؤس کے لان کو بڑے اہتمام سے سجایا گیا تھا کیوں کہ نکاح سادگی
سے ہونا تھا اس لیے فنکشن انتہائی چھوٹے پیمانے پر رکھا گیا صرف کلوڑ
فیمیلی فرینڈز کو انوائٹ کیا گیا تھا

جبکہ شادی بعد میں بڑی دھوم دھام سے ہونا تھی کیوں کہ یہ ملک خاندان کی پہلی شادی تھی اس لیے سب لوگ بہت خوش تھے

سترہ سالہ راعنا فیروزی ٹشوپر سلور موتیوں سے مزین سوٹ پہنے نیوڈ میک اپ میں سب کی مرکزِ نگاہ بنی ہوئی تھی

صائمہ ملک آف وائٹ پاؤں کو چھوتی میکسی زیب تن کیے ہوئے تھی میک اپ اور جیولری نے اس کے حسن کو دو آتشہ کر دیا تھا احسان ملک بھی سفید کرتا شلوار پہنے ہوئے بیچ رہے تھے

کچھ ہی دیر میں ایجاب و قبول کے مرحلے طے کیے گئے اب سب لوگ اسٹیج پر بیٹھے فوٹو سیشن میں مصروف تھے جب تبریز ملک وہاں پہنچا وہ آج ہی دوستوں کے ساتھ آؤٹنگ کر کے واپس پہنچا تھا

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ کیا کوئی فنکشن ہے۔۔۔؟ تمبریز نے اپنے ملازم سے
پوچھا

جی چھوٹے ملک صاحب آج صائمہ بی بی کا نکاح ہوا ہے۔۔۔ ملازم نے
تمبریز کے پاؤں تلے زمین کھینچ لی تھی وہ حیران پریشان اسے دیکھنے لگا

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ امپا سیبل۔۔۔ وہ ہوش میں آتا خود ہی
بڑبڑانے لگا اور سیدھا شفاق صاحب کے پاس پہنچا

URDUNovelians

مجھے آپ سے بات کرنی ہے ڈیڈ۔۔۔ تمبریز ملک نے شفاق صاحب سے
کہا جو سیاسی گفتگو میں مصروف تھے

ویٹ کرو تابی _____ بلکہ آؤ میں تمہیں اپنے جاننے والوں سے
_____ ملواؤں

اشفاق ملک نے تہریز کا ہاتھ تھاما اور اس کا تعارف کروانے لگے تہریز ملک
بہت مشکل سے وہاں کھڑا تھا اس کے اعصاب گویا کسی نے سلب کر لیے
_____ ہوں وہ بڑی مشکل سے ضبط کرتا اپنے کمرے میں آیا



ڈیڈ میں صائم سے شادی کرنا چاہتا ہوں _____ صائم صرف میری ہے آپ
کیسے اسے کسی اور کے حوالے کر سکتے ہیں _____ تہریز ملک اپنے باپ سے
سوال کر رہا تھا اور زیر ملک، امجد ملک ان کی والدہ دم سادھے بیٹھے اسے
سن رہے تھے

وہ میری بیٹی ہے کوئی بھیڑ بکری نہیں جو میں اسے تمہارے حوالے
کردوں۔ ہو کیا تم؟ پہلے اپنے آپ کو تو دیکھو یہ غنڈوں کی طرح کا حلیہ،
نہ بات کرنے کی تمیز، دوستوں کے ساتھ عیاشیاں کرنا بس یہی شوق ہیں
تمہارے۔ میں کیسے اپنی نازوں پلی بیٹی تمہارے حوالے کر دیتا؟
اشفاق ملک نے تبریز کو آئینہ دکھاتے کہا

ڈیڈ پلیز۔ میں خود کو بدل دوں گا میں بھائی کی طرح بن جاؤں گا آپ
پلیز مجھے صائم دے دیں پلیز ڈیڈ

تبریز ملک صاحب کے قدموں میں گر گیا اس کی یہ حالت دیکھ کر سب کا
دل پسچ رہا تھا ملک صاحب نے سیڑھیوں پر کھڑی صائمہ کو دیکھا اور پھر
ایک نظر زیر کی جانب دیکھتے اسے پکارا

زبیر تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں۔۔ ملک صاحب نے زبیر سے
استفسار کیا

بابا میرے خیال ظاہر کرنے سے بہتر ہے آپ یہ فیصلہ صائمہ پر چھوڑ دیں
زندگی اس نے گزارنی ہے۔۔ زبیر ملک نے بال صائمہ کی کورٹ میں
پھینکی اور سب لوگ صائمہ کی جانب دیکھنے لگے

پہلی بار صائمہ نے تبریز کی آنکھوں میں بے بسی دیکھی تھی اس کا دل
زوروں سے دھڑکا مگر وہ دل کو ڈپٹی ملک صاحب کی طرف دیکھتی گویا
ہوئی۔۔

بابا جان میں احسان ملک کی منکوحہ ہوں اور ان کے علاوہ کسی اور کا تصور بھی حرام ہے مجھ پر۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی اور نیچے سے آنے والی آوازوں پر وہ کانپ اُٹھی ملک صاحب اور تہریز آپس میں بحث کر رہے تھے جب تہریز نے چیختے ہوئے کہا

اگر صائم میری نہ ہوئی تو میں اس پورے شہر کو آگ لگا دوں گا۔۔۔ اس کی ڈولی اُٹھنے سے پہلے اس کے شوہر کا جنازہ اُٹھے گا یہ بات یاد رکھیے گا بابا جان۔۔۔ تہریز ملک سب کو وارن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا

ملک صاحب نے تہریز کی بات سنی ان سنی کردی اور اپنی بیوی سے گویا ہوئے

اس کے لیے کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈواپنے سرکل میں شادی ہوگی تو یہ
___ محبت کا بھوت بھی اتر جائے گا

ملک صاحب کی بات سن کر بی جان نے کہا
ملک صاحب باہر کیوں جانا ہے گھر میں اپنی راعنا ہے ناں ہم تہریز کی شادی
اس سے کر دیں گے ویسے بھی میری شروع سے خواہش تھی میری دونوں
بیٹیاں میری بہوئیں بنیں۔ بی جان کی بات سن کر ملک صاحب بھی پل
بھر کو سوچیں پڑ گئے ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو انہوں نے صائمہ کے لیے
اپنے بیٹے میں سو کیڑے نکالے تھے پھر اسی بیٹے کی شادی راعنا سے کرنے کا
___ کیسے سوچ سکتے تھے اس لیے وہ بنا کچھ بولے ہی اپنے کمرے میں چلے گئے
اگلے کئی دن ان کے اسی شش و پنج میں گزرے جب تہریز رات کے
دوسرے پہر ان کے کمرے میں آیا اور گویا ہوا

بابا جان آئی ایم سوری___ میں آج کے بعد آپ سے کوئی ضد نہیں کروں
___ گا مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے

تبریز کی بات سن کر ملک صاحب چونک گئے اور پھر اس کی جانب دیکھتے
بولے

تم میرے ساتھ کوئی سکام تو نہیں کر رہے___ ملک صاحب نے تبریز کو
کھوجتی نظروں سے دیکھا ان کی بات سن کر تبریز ہنسنے لگا

بابا جان ٹرسٹ می میں نے خود کو بدلنے کا فیصلہ کر لیا ہے___ تبریز نے
یقین دہانی کراتے کہا تو ملک صاحب نے اثبات میں سر ہلایا

اور پھر کچھ ہی وقت میں تبریز نے زیر کے ساتھ بزنس سنبھال لیا تھا

(ماضی)

ملک صاحب نے تبریز کی بات سنی ان سنی کردی اور اپنی بیوی سے گویا
ہوئے

اس کے لیے کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈوا اپنے سرکل میں شادی ہوگی تو یہ
_____ محبت کا بھوت بھی اتر جائے گا

ملک صاحب کی بات سن کر بی جان نے کہا

ملک صاحب باہر کیوں جانا ہے گھر میں اپنی راعنا ہے ناں ہم تمبریز کی شادی
اس سے کر دیں گے ویسے بھی میری شروع سے خواہش تھی میری دونوں
بیٹیاں میری بہوئیں بنیں۔ بی جان کی بات سن کر ملک صاحب بھی پل
بھر کو سوچ میں پڑ گئے ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو انہوں نے صائمہ کے لیے
اپنے بیٹے میں سو کیڑے نکالے تھے پھر اسی بیٹے کی شادی راعنا سے کرنے کا
کیسے سوچ سکتے تھے اس لیے وہ بنا کچھ بولے ہی اپنے کمرے میں چلے گئے
اگلے کئی دن ان کے اسی شش و پنج میں گزرے جب تمبریز رات کے
دوسرے پہر ان کے کمرے میں آیا اور گویا ہوا

بابا جان آئی ایم سوری۔ میں آج کے بعد آپ سے کوئی ضد نہیں کروں
گا مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے

تبریز کی بات سن کر ملک صاحب چونک گئے اور پھر اس کی جانب دیکھتے
بولے

تم میرے ساتھ کوئی سکام تو نہیں کر رہے۔۔۔ ملک صاحب نے تبریز کو
کھوجتی نظروں سے دیکھا ان کی بات سن کر تبریز ہنسنے لگا

بابا جان ٹرسٹ می میں نے خود کو بدلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔ تبریز نے
یقین دہانی کراتے کہا تو ملک صاحب نے اثبات میں سر ہلایا

URDUNovelians

اور پھر کچھ ہی وقت میں تبریز نے زیر کے ساتھ بزنس سنبھال لیا تھا اس
نے اپنے دوستوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دیا تھا وہ اپنا زیادہ تر وقت
آفس میں گزارتا اسے جلد ہی اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو چکا تھا



گھر کے تمام افراد ملک صاحب کے روم میں جمع تھے سامنے ہی اینری چیئر پر
بیٹھے اشفاق ملک گہری سوچ میں گم تھے سب ان کی جانب منتظر نظروں
سے دیکھ رہے تھے

بابا آپ نے کچھ خاص بات کرنی تھی؟ زیر ملک نے ان سے استفسار کیا
ملک صاحب چونکے اور پھر سامنے کھڑے تبریز کو دیکھنے لگے

احسان کے والد چاہتے ہیں کہ اب صائمہ کی رخصتی کر دیں ہم — ملک
صاحب نے تبریز کے چہرے کو دیکھا جو کہ بالکل سپاٹ تھا

آج نہیں توکل کرنی تو ہے ہی ناں رخصتی تو اگر وہ چاہتے تو کر دیں۔
تبریز نے ناک سے مکھی اڑاتے کہا تو ملک صاحب نے ایک سانس خارج کیا
اور گویا ہوئے

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ صائمہ کی رخصتی کے ساتھ ہی راعنا کی بھی تبریز
سے شادی کر دیں۔

ملک صاحب نے اب کی بار ساڑھے سترہ سالہ راعنا کی طرف دیکھا جو
حیرت کا مجسمہ بنی ہوئی تھی اس نے زبیر کی جانب مدد طلب نظروں سے
دیکھا زبیر نے بھی اسی وقت راعنا کی جانب دیکھا اور اس کی بولتی آنکھوں
کا مطلب سمجھتے ہوئے نظریں چرانے لگا

کیوں تبریز تمہیں اعتراض تو نہیں۔۔۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو تم منع کر سکتے ہو۔۔۔ ملک صاحب نے تبریز سے کہا تو تبریز ان کے قدموں میں بیٹھتا گویا ہوا

باباجان مجھے آپ کی پسند پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن۔۔۔ تبریز بات ادھوری چھوڑ چکا تھا

لیکن کیا؟ ملک صاحب نے استفسار کیا

لیکن باباجان مجھ سے بڑے میرے دو بھائی ہیں آپ کو پہلے ان کے ہاتھ پیلے کرنے چاہئیں۔۔۔ تبریز نے آنکھ دباتے کہا

ہاہاہاہاہاہا۔۔ تو باباجان آپ مجھے سولی لٹکانا چاہتے ہیں خیر مجھے یہ سزا قبول ہے۔۔ تبریز نے سینے پر ہاتھ رکھتے سٹائل سے کہا اس کی بات سن کر پہلی بار زبیر ملک کا دل دھڑکا اور پھر وہ دل کو ڈپٹتا بنا کسی سے بات کیے

URDUNovelians

چلا گیا

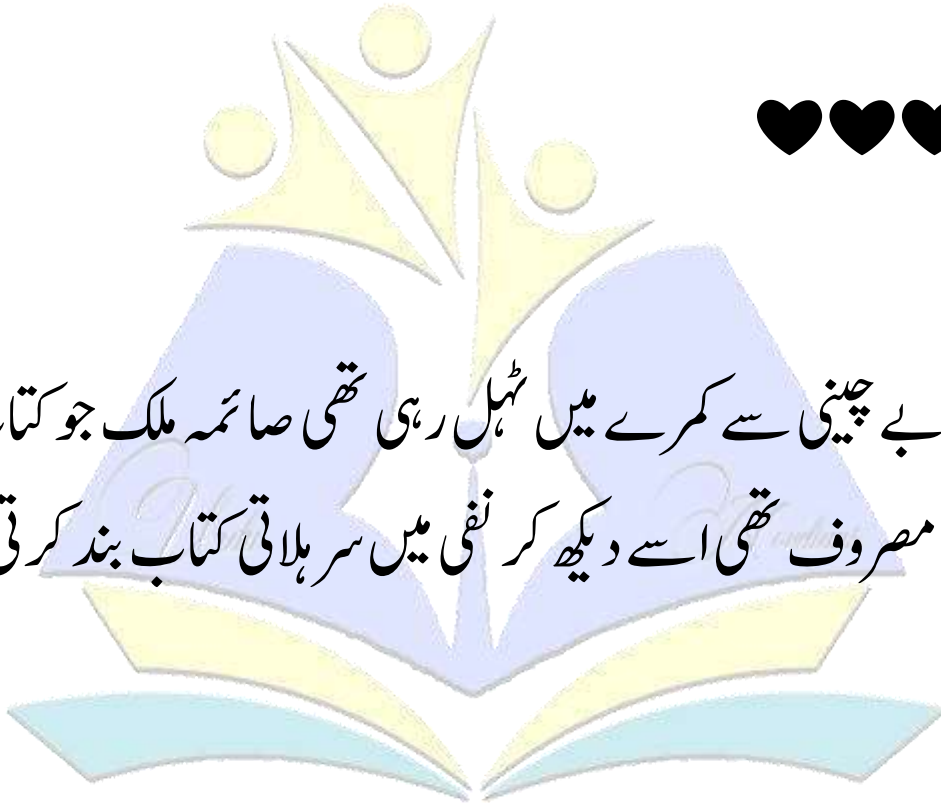
بابا میرے خیال سے ہمیں راعنا کی مرضی بھی پوچھنی چاہیے۔۔۔ امجد
ملک اس سارے معاملے میں پہلی بار بولے

راعنا کی رائے پوچھ لی ہے میں نے۔۔۔ ملک صاحب نے امجد کی بات کا
جواب دیتے التجائیہ نظروں سے راعنا کی جانب دیکھا راعنا گڑبڑا گئی
بولو راعنا بیٹی۔۔۔ ملک صاحب نے راعنا سے ایک بار پھر التجا کرتے کہا اسی
پل امجد اور تمبریز نے بھی راعنا کو دیکھا راعنا کنفیوز سی ہوتی اثبات میں سر
ہلاتی وہاں سے چلی گئی تو سب کی سانس بحال ہوئی
تو پھر طے ہے اگلے ہفتے صائمہ کی بارات آئے گی ساتھ ہی تمبریز اور راعنا
۔۔۔ کا نکاح ہوگا امجد تم کل ہی ان سب کو شاپنگ کے لیے لے کر جاؤ گے
ملک صاحب نے حکمیہ انداز میں کہا

جی باباجان__ امجد ملک نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے کہا اور پھر سب
مل کر شادی کی پلاننگ کرنے لگے



راعنا بڑی بے چینی سے کمرے میں ٹھل رہی تھی صائمہ ملک جو کتاب
پڑھنے میں مصروف تھی اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی کتاب بند کرتی لیٹ
گئی



URDU Novelians

راعنا جا کر کافی بنا کر پیو تب ہی سکون آنا تمہیں__ صائمہ نے راعنا کی
حالت سے محظوظ ہوتے کہا

جانے لگی ہوں آپی__ راعنا نے منہ بسوڑتے کہا

آپ کے لیے چائے؟ راعنا نے صائمہ سے استفسار کیا
نہیں میری گڑیا میں اب سونے لگی ہوں۔ صائمہ نے سائیڈ ٹیبل لیپ
آف کرتے کہا

وہ راعنا کو سے ناراض تھی کیونکہ وہ تہریز اور راعنا کے رشتے سے خوش
نہیں تھی

راعنا روم سے نکلتے ہی کچن میں گھس گئی اور دوپ کافی بناتی ٹرے میں
رکھتی ٹیرس پر چلی گئی

جہاں ملک زبیر پہلے سے ہی جھولے پر بیٹھا آنکھیں موندھے بیٹھا تھا
لیجیئے جناب گرما گرم کافی۔ راعنا نے چمکتے ہوئے کہا تو زبیر ملک کے
لب مسکرانے لگے

مجھے لگا کہ آج آپ کی ناراضگی کے سبب ہم کافی سے محروم ہی رہیں
_____ گے _____ زیر ملک نے اس کے ہاتھ سے کافی کا کپ لیتے اسے چھیڑا

زیر آپ نے کہا تھا ناں کہ آپ بابا جان سے بات کر کے مجھے پڑھنے کے
لیے باہر بھیجیں گے لیکن بابا تو مجھے تہریز کے ساتھ شادی کرنے کا حکم سنا
_____ رہے _____ راعنا نے منہ بسوڑتے کہا تو زیر مسکرا نے لگا

تم شادی کے بعد بھی پڑھنے کے لیے جاسکتی ہو باہر اور ابھی صرف نکاح
ہوا ہے _____ زیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اس سے زیادہ خود کو سمجھایا

ہمممم _____ لیکن زیر میں اب سی ایس ایس کر کے ڈپٹی کمشنر بنوں گی _____
راعنا نے چہکتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر زیر ملک چونکا

اور ایسا کیوں؟ زبیر نے راعنا سے سوال کیا

کیونکہ نیوز پیپر میں آیا ہے اب تاج شاہ سائیں ڈپٹی کمشنر بنے ہیں۔ راعنا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

زبیر ملک کے لب سکڑے اور پھر وہ گھمبیر لہجے میں بولا

اتنی محبت شاہ سائیں سے؟ زبیر نے ہنستے ہوئے کہا محبت نہیں عقیدت۔ راعنا نے زبیر کو ٹوکتے کہا

کبھی اسے پانے کی خواہش نہیں کی؟ زبیر نے کسی خیال کے تحت پوچھا کی تھی بٹ جب پتا چلا ناں کہ وہ راعنا ملک سے پہلے عالین کیانی کا نصیب ہے تو راعنا ملک نے اسے پانے کی خواہش کا گلہ گھونٹ دیا اس محبت کو عزت اور عقیدت میں ڈھال دیا

راعنا نے سمجھداری سے جواب دیا کوئی نہیں جان سکا کہ یہ سترہ سال کی
_____ لڑکی محبت میں کون کون سے مرحلے طے کر چکی ہے

لیکن اسے پانے کی کوشش تو کر سکتی تھی ناں تم؟ زبیر ملک نے دلچسپی
لیتے کہا

زبیر ملک انسان کبھی کسی دوسرے کا نصیب نہیں چھین سکتا اور محبت میں
ضد نہیں ہوتی ہتھیار ڈال دینا محبوب کی رضا پر خود کو وارد دینا محبت اصل
_____ محبت ہے

زبیر ملک نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جو اسے محبت کا فلسفہ سمجھا رہی تھی

تو ٹھیک ہے راعنا ملک ___ آج سے زبیر ملک نے بھی تمہیں تمہاری
___ خوشی کی خاطر دل سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے
زبیر ملک دل ہی دل میں فیصلہ کرتا مسکرا اٹھا

راعنا ملک کی پورے خاندان میں سب سے گہری دوستی زبیر ملک سے تھی
وہ اپنے دل کی ہر بات زبیر سے بلا جھجک شیئر کرتی تھی زبیر ملک جو دنیا
کے لیے روڈ اور مغرور تھا راعنا ملک کے لیے اس کا اینجل اس کا دوست تھا
اسے جب بھی کوئی چیز چاہیے ہوتی جب کوئی مسئلہ ہوتا وہ سیدھا زبیر کے
پاس جاتی

راعنا ملک نے سولہ سال کی عمر میں ابتناج شاہ سے محبت کی تھی اور اس
بات کا ذکر بھی اس نے زبیر سے کیا تھا تب پہلی بار زبیر ملک کو احساس

ہوا کہ وہ راعنا ملک کی محبت میں بری طرح گرفتار ہے مگر وہ چاہ کر بھی
راعنا کو بتانہ سکا

دوسری طرف جب صائمہ کے زیرِ یع راعنا کو عالین کیانی اور ابتهاج شاہ
کی محبت کی خبریں سننے کو ملی تو اس کا دل بری طرح ٹوٹا تب اسے
سنہالنے والا زبیر ملک ہی تھا اور بہت جلد وہ اس فیر سے نکل گئی
مگر کبھی دل سے ابتهاج شاہ کو نکال نہ سکی۔ ابتهاج شاہ کو اگر اس لڑکی
کی بے لوث محبت کا علم ہوتا تو اسے اپنی قسمت پر رشک ضرور آتا جس نے
اس سے محبت تو کی مگر اس محبت کو پاک رکھا اس جذبے کو کبھی عیاں
نہیں کیا جس نے سرد ابتهاج کی خوشی مانگی بھلے ہی اسے اپنی جان ہی کیوں
_____ نہ دینی پڑتی



آج ملک ہاؤس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا زبیر ملک اور امجد ملک اینٹرنس پر کھڑے مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے جبکہ ملک صاحب اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے اسٹیج پر سفید شلوار قمیض میں ملبوس تمبریز ملک بڑے کروفر سے بیٹھا تھا اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا تھوڑی ہی دیر میں راعنا ملک کو صائمہ اور عالین لے کر اسٹیج کی طرف پہنچی ملک زبیر کی نظر جیسے ہی راعنا پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی آف وائٹ شرٹ پر بڑی خوبصورتی سے موتیوں کا ورک کیا گیا تھا آف وائٹ ہی ٹیل غرارہ پہنے ریڈ ڈوپٹہ پنوں کی مدد سے ٹکائے ہوئے خوبصورت میک اپ سے سجے چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ کوئی شہزادی ہی لگ رہی تھی زبیر ملک کی آنکھوں میں ایک سپارک تھی جسے جوس کا گلاس ہاتھ میں تھامے صوفے پر بیٹھے ابتناج شاہ نے نوٹ کیا تھا

راعنا کو اسٹیج کے دوسری طرف بٹھایا گیا اور ان دونوں کے بیچ نیٹ کے
ڈوٹے سے پردہ بنایا گیا تھا

بابا جان مولوی صاحب آگئے ہیں میرے خیال سے اب نکاح کی رسم
کر دینی چاہیئے۔۔۔ امجد ملک نے ملک صاحب سے کہا تو انہوں نے آگے
بڑھتے راعنا کے سر پر ہاتھ رکھا راعنا نے سر اٹھایا اور ایک نظر زبیر ملک
کی طرف دیکھا وہ ان آنکھوں میں محبت کے جگنو دیکھ کر حیران ہوئی مگر
پھر اپنے خیال کو جھٹکتی سر جھکا گئی

_____ راعنا ملک بنت افتخار ملک آپ کا نکاح پانچ لاکھ سکہ رائج الوقت

_____ رکیں مولوی صاحب

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانے کے لیے جیسے ہی بولنا شروع کیا تبریز
ملک نے انہیں ٹوکتے ہوئے پکارا سب لوگ اس کی جانب دیکھنے لگے وہ
ایک ایک قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور راعنا کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

میں ایک بدکردار لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ تبریز ملک نے ایک
ایک لفظ پر زور دیتے کہا

یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ زیر ملک غصے میں آگے بڑھا اور تبریز کو
گریبان سے پکڑ لیا

URDUNovelians

میں بکو اس نہیں کر رہا سچ بول رہا ہوں اس لڑکی کا آپ کے ساتھ افسر چل رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتا زیر ملک نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور تمبریز نے موبائل ملک صاحب کی طرف بڑھایا

بابا جان اگر یقین نہیں آتا تو یہ دیکھ لیں یہ بھائی سے چھت پر چوری چھپے ملاقاتیں کرتی تھی

تمبریز ملک نے ملک صاحب کو پکچر زد کھائیں جو اس نے ان کی بنائی تھی وہ ان کی دوستی کو غلط رنگ سے ملک صاحب کے سامنے پیش کر چکا تھا

بابا یہ سب بکو اس۔۔۔ زیر نے یقین دلانے کی کوشش کی مگر ملک صاحب نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اور گویا ہوئے

تم تو میرا غرور تھے زبیر تم نے ہی میری عزت داغدار کر دی۔۔۔ ملک
صاحب نے نفرت سے کہا

زبیر انہیں یقین دلاتا رہا مگر ناکام ہوا

بس کر دیں یہ ڈرامہ۔۔۔ تبھی ہجوم کو چیرتا ابتہاج شاہ اسٹیج کی طرف
بڑھا بلیک شلوار قمیض پر بلیک ہی ویسٹ کوٹ پہنے اپنے خوب روچہرے پر
غرور سجائے وہ سیدھا عالین کیانی کے دل پر بجلیاں گرا چکا تھا عالین نے
بے ساختہ ابتہاج کی نظر اتاری

انگل میں جانتا ہوں یہ آپ کا پرسنل اور فیملی ایشو ہے میرا اس سب میں
بولنے کا حق نہیں مگر اب آپ کا پرسنل معاملہ کافی پبلک ہو چکا ہے تو میری
ریکوسٹ ہے آپ سے بجائے زبیر کو لعنت ملامت کرنے کے آپ اس کا

اور راعنا کا نکاح کر دیں اگر یہ دونوں محبت کرتے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ
انہوں نے کوئی جرم کیا ہے سوچ چاہ ان کا نکاح کر دیں
اب تاج شاہ نے مشورہ دیا ان کا مشورہ ملک صاحب کو پسند آیا اور وہ مولوی
صاحب سے مخاطب ہوئے

مولوی صاحب نکاح پڑھائیں لڑکے کا نام زیر ملک لڑکی کا نام راعنا
ملک۔۔۔ ان کی بات سن کر راعنا جو بے حس و سکت کھڑی تھی کچھ بول
ہی نہ پائی آج بھرے مجمعے میں اس کی کردار کشی کی گئی تھی اور یہ چیز اسے
اندر سے ختم کر چکی تھی

URDU Novelians

جامیرے یار اپنی محبت کو اپنی دلہن بنا لے اسے اپنا نام دے کر دنیا کے
سامنے سر خرودے کر دے۔۔۔ زیر ملک کے کان میں اب تاج شاہ نے سرگوشی

کی تو وہ آگے بڑھا اور اسٹیج پر بیٹھ گیا تمبریز حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا جو
تماشہ اس نے لگایا تھا وہ تماشا تو ختم ہو چکا تھا

راعنا ملک بنت افتخار ملک آپ کا نکاح زبیر ملک بن اشفاق ملک سے سکھ
رانج الوقت پانچ لاکھ کے عوض کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول
ہے۔۔۔ مولوی صاحب نے ایک بار پھر سے نکاح پڑھوایا
راعنا بالکل خاموش تھی جب ابتناج شاہ اس کے قدموں میں بیٹھتا اسے
پکارنے لگا

URDUNovelians

راعنا۔۔۔ بولو قبول ہے۔۔۔ ابتناج شاہ نے اتنے شیریں لہجے میں التجا کی
کہ راعنا ملک بے اختیار بولی

___ قبول ہے ___ قبول ہے ___ قبول ہے

کچھ ہی دیر میں راعنا ملک راعنا زبیر ملک بن چکی تھی ایجاب و قبول کے
مرحلے طے ہو چکے تھے تبریز ملک وہاں سے جا چکا تھا

ملک صاحب کا ارادہ بدل چکا تھا انہوں نے ساتھ ہی راعنا کی رخصتی کر دی
___ تھی زبیر اور راعنا دونوں شاکد تھے

کل صائمہ کی رخصتی تھی ابتاج نے کچھ ہی دیر میں زبیر کا کمر اپنی نگرانی
میں سیٹ کروایا اور راعنا کو اس کے کمرے میں لے جایا گیا

URDU Novelians

رات کے تقریباً دو بجے زبیر ملک کمرے میں آیا سامنے ہی وہ بیڈ پر بڑے
استحقاق سے لیٹی ہوئی تھی زبیر کے لب مسکرا اٹھے

اس نے راعنا کو مخاطب کیے بغیر چینجنگ روم کا رخ کیا چینج کر کے جیسے ہی کمرے میں پہنچا راعنا بیڈ سے اٹھ چکی تھی

زیر ملک نے اس کا دلکش سراپا بغور دیکھا اور دل میں ایک سکون سا اترا وہ ___ دلربا اس کی ہو چکی تھی اس کے نام لکھ دی جا چکی تھی

زیر نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے بیڈ پر بٹھایا

ڈروم راعنا تم یہاں بیڈ پر سو سکتی ہو میں کبھی تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا تم میرے لیے معتبر ہو راعنا ___ زیر ملک نے گھمبیر لہجے میں کہا راعنا ملک اس کے گلے لگ گئی اور شدت سے رونے لگی آج جو ہوا تھا اس کے بعد وہ بکھر چکی تھی مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اسے زیر سمیٹ لے گا

زیر نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

چلو جا کر چینج کر لو۔۔۔ زیر نے اسے خود سے الگ کرتے کہا اور وہ
چینجنگ روم کی طرف بھاگ گئی زیر وہیں بیڈ پر لیٹے اپنے اور ابھتاج کی
بات سوچنے لگا

زیر میں جانتا ہوں جن حالات میں تمہاری شادی ہوئی مگر یا ایسے چپ
رہنے سے تم راعنا کو کھو دو گے دیکھو وہ لڑکی ابھی اس کی عمر ہی کتنی ہے
یوں عین نکاح کے وقت دولہے کا انکار، اس کے کردار پر لگے بے بنیاد
الزام یہ سب اسے توڑ چکے ہیں اب تمہیں اسے جوڑنا ہے اسے اپنی محبت کا
یقین دلانا ہے اسے عزت دینی ہے اور سب سے بڑی بات اس کی اجازت
کے بغیر کبھی رشتے کو آگے مت بڑھانا اسے اپنی ذات کا مان

دو _____ ابتماج شاه نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو زیر ملک اس کے گلے لگ گیا

روم کا دروازہ کھلا اور راعنا ناٹھی پہنے بیڈ کی جانب بڑھی زیر ملک پہلی بار اسے اس لباس میں دیکھ کر حیران ہوا اور اس کا دل زوروں سے دھڑکا مگر پھر وہ خود پر قابو پاتا آنکھیں بند کرتا سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا راعنا اس کے پاس جا کر دوسری سائیڈ پر سو گئی

دونوں کے لیے یہ رات عجیب سا احساس لے کر آئی تھی مگر وہ اسے نا سمجھتے ہوئے ہی سو گئے

URDUNovelians



صبح اُٹھتے ہی زیر ملک نے اپنا موبائل نکالا اور ابنتاج کے نمبر پر میسج
ڈراپ کیا

تھینکیو بڈی۔۔ اس نے ابنتاج کو میسج بھیجا اور خود واٹر روم چلا گیا جبکہ
۔۔ راعنا ابھی تک سو رہی تھی



صائمہ ملک کی بارات آنے والی تھی وہ ہاٹل کے برائیدل روم میں دلہن
بنی بیٹھی احسان کا انتظار کر رہی تھی جب اس کے کان میں ایک لڑکی کی
چہکتی آواز گونجی

بارات پہنچ چکی ہے۔۔۔ صائمہ ملک بے اختیار بھاگتے ہوئے کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی اور نم آنکھوں سے دلہا بنے احسان کو دیکھنے لگی وہ کتنی ہی دیر احسان کو دیکھتی رہی جو بات کے ہجوم میں کھڑا کسی بات پر قہقہہ لگا رہا تھا صائمہ کو لگا وہ یہ چہرہ آخری بار دیکھ رہی ہے تبھی فضاء میں فائر کی آواز گونجی اور کسی نے احسان کے سینے میں چھ کی چھ گولیاں پیوست کر دی

صائمہ کی چیخ نکلی اور وہ بھاگتی ہوئی نیچے کی جانب دوڑی جہاں ہاٹل کے دروازے کے پاس ہی خون میں لت پت احسان بے سدھ پڑا ہوا تھا جہاں کچھ دیر پہلے شادی کے شادیانے بجائے جارہے تھے اب وہاں کھرام بچ چکا تھا

ہوٹل کی اسیکیورٹی فورسز تیریز کو پکڑ چکی تھی

ملک صاحب یہ ہے مجرم۔ ایک اسیکیورٹی آفیسر نے ملک صاحب کو
پکارا تو ملک صاحب نے اس جانب دیکھا تو حیرت سے ان کا منہ کھل گیا
سامنے اور کوئی نہیں بلکہ ان کا اپنا بیٹا تبریز ملک تھا

ملک صاحب نے آگے بڑھتے اس کے منہ پر طمانچہ مارا
تم۔۔۔ تبریز تم اتنا گر سکتے ہو میں نے کبھی خواب میں نہیں سوچا تھا۔
ملک صاحب نے تبریز کو گریبان سے پکڑا ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے
میں نے کہا تھا ناں صائم کی ڈولی اٹھنے سے پہلے اس کے ہمسفر کا جنازہ اٹھے
گا۔۔۔

تبریز پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا ملک صاحب نے پولیس کو کال کر کے بلایا
اور تبریز کو پولیس کے حوالے کیا

زیر ملک اور امجد دونوں احسان کو لے کر ہسپتال چلے گئے تھے اس امید کے ساتھ کہ شاید وہ بچ جائے مگر وہ تو موقع پر ہی اپنی آخری سانسیں گن چکا تھا۔

احسان کی موت کے بعد صائمہ تو جیسے جینا بھول چکی تھی اشفاق صاحب نے احسان کی فیملی کو ایگری کیا اور تبریز کو معاف کر دیا گیا کیوں کہ احسان کی فیملی ملک صاحب کی طرح پاور فل نہیں تھی اس لیے وہ لوگ خاموش ہو گئے صائمہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ دہری اذیت میں مبتلا ہو گئی

باباجان نے سگی اور سوتیلی اولاد میں فرق کر دیا ناں راعنا۔۔۔ اگر تبریز کی جگہ میں ان کی سگی اولاد ہوتی تو کیا پھر بھی وہ میرے شوہر کا ناحق خون

معاف کرتے؟ کبھی نہیں۔۔۔ لیکن افسوس ان کی سگی اولاد میں نہیں
تبریز تھا۔۔۔

صائمہ ملک نے راعنا سے کہا اور پھر ایک فیصلہ لیتی ملک صاحب کے
کمرے میں چلی گئی

میں لندن جا رہی ہوں۔۔۔ صائمہ ملک نے جیسے ہی اشفاق صاحب سے کہا
وہ حیران ہوتے اس سے مخاطب ہوئے

بیٹا میں تمہیں کچھ دنوں تک لے جاؤں گا۔۔۔ ملک صاحب نے صائمہ کے
لہجے کا سرد پن محسوس کرتے کہا

جی نہیں۔۔۔ میں اکیلے جا رہی ہوں۔۔۔ صائمہ نے ٹھوس لہجے میں کہا

بیٹا ہم تمہیں کیسے اکیلے جانے کی اجازت دے سکتے ہیں؟ تم ابھی چھوٹی ہو
اور جوان ہو ایسے کیسے کسی دوسرے ملک بھیج دیں۔ اب کی بار بی جان
نے صائمہ کو ٹوکا

میں آپ سے اجازت نہیں مانگ رہی بلکہ بتا رہی ہوں کہ میں احسان کی
فیمیلی کے ساتھ لندن جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیے رہی بات میرے چھوٹے
ہونے کی تو میں تئیس سال کی ہوں سمجھدار ہوں اور آخری بات میں آپ
_____ کے اس محل میں خود کو غیر محفوظ تصور کرتی ہوں

صائمہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی اور ملک صاحب پچھتانے لگے اپنے
فیصلوں پر۔ پوری رات ان کی سوچتے گزر گئی بالآخر وہ فیصلہ کرتے
صائمہ کے کمرے میں گئے وہیں زیر اور راعنا کو بلا لیا

زبیر تم راعنا اور صائمہ کو لے کر لندن چلے جاؤ وہاں کابزنس تم سنبھالنا
یہاں کابزنس تمبریز سنبھالے گا۔۔۔ ملک صاحب زبیر کو حکم دیتے وہاں
سے چلے گئے

کچھ ہی دنوں میں امیگریشن کا پراسس مکمل کرتا زبیر ملک راعنا اور صائمہ
کو لے کر لندن چلا گیا

تمبریز پورے شہر میں صائمہ کو ڈھونڈتا رہا اسے یقین تھا کہ ملک صاحب
اب اس کی شادی ضرور صائمہ سے کریں گے مگر یہاں تو بازی الٹ گئی
تھی صائمہ اس کی پہنچ سے دور چلی گئی



صائمہ لندن آتے ہی خود کو زیر کے ساتھ بزنس میں مصروف کر چکی تھی اس کے پاس زہین دماغ تھا جس کا استعمال اس نے وقت پر کیا اور بزنس کی تمام ٹرس سیکھ چکی تھی راعنا کا ایڈمیشن زیر نے وہیں یونیورسٹی میں کروا دیا تھا

راعنا اور زیر کے بیچ کی دیوار گرتی جا رہی تھی ان دونوں کی دوستی محبت کے مراحل طے کر رہی تھی راعنا نے اپنی مرضی سے اپنا آپ زیر کو سونپا تھا دونوں کی زندگی انتہائی خوبصورت ہوتی جا رہی تھی جبکہ صائمہ کی زندگی میں ایک ٹھہراؤ تھا جس میں واسق شاہ نے ہلچل مچا دی تھی

واسق شاہ زیر کا بزنس پارٹنر تھا اور اکثر میٹنگز میں وہ صائمہ سے مل چکا تھا اسے صائمہ پہلی نظر میں ہی دیوانہ کر چکی تھی صائمہ نے جس یونی میں

بز نس کلاسز لینے کا فیصلہ کیا وہیں واسق شاہ بھی کلاس لینے آتا تھا واسق شاہ
نے صائمہ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا جسے صائمہ نے جھجھکتے ہوئے
_____ تھام لیا



صائمہ ملک نے احسان کے بعد اپنے دل کے دروازے بند کر دیئے تھے مگر
واسق شاہ کی مسلسل کوشش اور دلچسپی کے سبب اس کے دل کا بند کواڑ
اب کھلنے لگا تھا وہ خوش رہنے لگی تھی واسق کی موجودگی میں
واسق نے جب اسے پروپوز کیا تو صائمہ کے اندر خوف کی لہر جاگی وہ واسق
کا حال بھی احسان کی طرح نہیں ہونے دینا چاہتی تھی
مگر عالین اب تہاج اور راعنا اور زیر کی کوششوں سے اس کو واسق کے لیے
راضی کر لیا گیا تھا

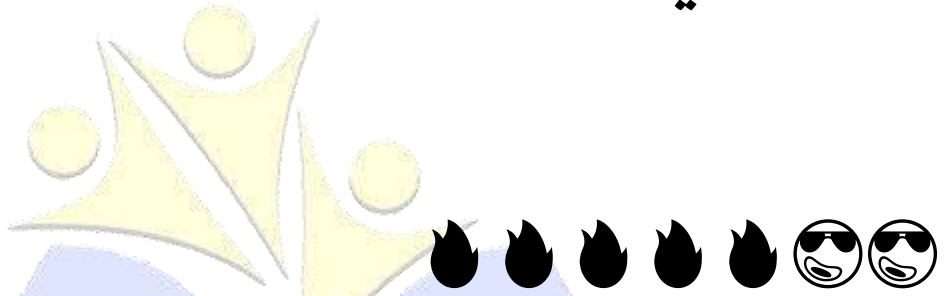
اگر احسان کی طرح واسق کو کچھ ہو گیا تو ___ آج صائمہ ملک ابتناج اور
زیر کے سامنے بیٹھی ان سے بولی

کچھ نہیں ہو گا اسے صائمہ بھا بھی ___ میں ابتناج شاہ آپ سے وعدہ کرتا
ہوں میرے جیتے جی تبریز ملک آپ کے واسق کو یا پھر آپ کو کوئی
نقصان نہیں پہنچا سکتا ___ ابتناج شاہ نے صائمہ کے سر پر ہاتھ رکھتے اس
___ سے وعدہ لیا اور صائمہ کو اس کے سامنے ہار ماننا پڑی

URDU Novelians

پاکستان پہنچتے ہی اشفاق صاحب کے مشورے سے واسق اور صائمہ کی
شادی کر دی گئی تھی اور تبریز ملک کے سامنے ہی صائمہ واسق کے ساتھ
رخصت ہو کر گئی تھی تبریز ملک تیج و تاب کھا کر رہ گیا کیوں کہ اس کی ٹکر

اب ابتهاج شاہ کے ساتھ ہوئی تھی وہ غلطی سے بھی ابتهاج شاہ کے
خاندان سے دشمنی مول نہیں لے سکتا تھا اس لیے اس نے صحیح وقت کے
آنے کا انتظار کیا



صائمہ اور واسق کی شادی کو ایک سال ہو چکا تھا جب ان کے گھر عزائم شاہ
کی پیدائش ہوئی تمام لوگ بہت خوش تھے۔ زیر ملک نے جیسے ہی عزائم
شاہ کو دیکھا اس کا دل اس بچے کی طرف مائل ہوا

URDU Novelians

ارے ابتهاج شاہ یہ تو تمہاری کار بن کا پی ہے اگر اللہ نے مجھے بیٹی دی تو
میں عزائم شاہ سائیں کو اپنا بیٹا بناؤں گا۔ زیر ملک کی بات سن کر راعنا

کے گال گلنار ہو گئے وہ لوگ کچھ دیر پہلے ہی شاہ حویلی آئے تھے اور اب
صائمہ کے روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

کیا مطلب تم پاپا بننے والے ہو۔۔۔ اببتاج شاہ نے حیرت سے پوچھا

ابے یار رر رر۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے فی الحال مگر ہاں مستقبل قریب میں
ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔ زیر نے ایک آنکھ دباتے کہا تو اببتاج کا قہقہہ
گو نجا

URDUNovelians

انتہائی بے شرم اور ڈھیٹ ہو تم دونوں دوست۔۔۔ عالین کیانی نے ان
دونوں کی جانب دیکھتے کہا تو دونوں ہی عالین کی بات پر قہقہہ لگاتے اسے
مزید طیش دلا چکے تھے

پوری شاہ حویلی ابتہاج اور زبیر کے قہقہوں سے گونج اُٹھی تھی اور کسی نے اس منظر کو بڑی نفرت سے دیکھا تھا جانے اب ان خوشیوں کو کس کی بد نظر لگنے والی تھی



اگلے دن جب عزائم شاہ کا عقیقہ ہوا تو عالین اور واسق کے کردار کو جس طرح زامیہ شاہ نے گندا کیا واسق کو گھر سے نکالا گیا تو زبیر ملک ہی صائمہ واسق اور عزائم کو اپنے گھر لے کر آیا تھا

کچھ دن بعد جب راعنا اور زیر ابتهاج اور عالین کی شادی پر میرج ہال پہنچے
تو عالین کیانی کے غائب ہونے پر سب شاکڈ ہو گئے

زیر نے بہت مشکل سے ابتهاج کو سنبھالا تھا مگر ابتهاج شاہ تو ٹوٹ کر بکھر
چکا تھا وہ تو اپنی زندگی اپنی محبت اپنی خوشی سب کچھ ہار چکا تھا

پہلی بار زیر ملک کو عالین کیانی سے نفرت محسوس ہوئی جو اس کے زندہ
دل دوست کو اذیت کی بھٹی میں جھونک کر چلی گئی



ابتهاج اور عالین کی زندگی میں آنے والے ایپس ڈاؤنر سے لے کر ابتهاج
کی زامیہ شاہ سے شادی تک ایک ایک چیز کا علم زیر اور راعنا کو تھا

جانتی ہو میں نے تم سے شادی کیوں کی؟ کیوں کہ تم میری اولین خواہش تھی راعنا ملک میرے دل کی دھڑکن میری روج کا سکون ہو تم۔۔۔ آج کے بعد خود کو بدکار کہا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا تمہاری۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ راعنا ملک کو ساکت کر گیا

آئی لو یو راعنا۔۔۔ زیر ملک نے راعنا کے لبوں پر اپنی زبان پھیرتے کہا راعنا تو اس لمس پر کانپ اُٹھی اس کے لب خود بخود کھل گئے اور زیر کے لبوں سے جا ٹکرائے

رات دونوں نفوس محبت کی بارش میں بھگتے رہے

سب کی زندگی اپنی روٹین میں آچکی تھی زیر کی کوششوں سے واسق
صائمہ اور عزائم کو لندن لے کر چلا گیا تھا اشفاق ملک کے انتقال کے بعد
زیر راعنا کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو چکا تھا راعنا ملک پریگنٹ تھی اور
زیر ملک اور بی جان نے اسے ہاتھوں کا چھالہ بنا رکھا تھا



ماہ بعد 6

URDUNovelians

بی جان اپنے کسی رشتہ دار کی شادی پر امجد کے ساتھ گاؤں چلی گئی تھیں
جب راعنا کی ایک رات اچانک طبیعت خراب ہو گئی تو زیر اسے لے کر
فوراً ہسپتال پہنچا

ان کی کنڈیشن بہت خراب ہے ہمیں ماں اور بچے میں کسی ایک کو بچانا ہوگا۔ ڈاکٹر نے زیر پر انکشاف کیا تو زیر ملک کے جسم سے گویا کسی نے روح نکال لی ہو راعنا کی جدائی کا تصور کرتے ہی وہ کانپ اٹھا

ڈاکٹر میری بیوی کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔ زیر ملک نے ٹھوس لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سر ہلاتی راعنا کا آپریٹ کرنے چلی گئی

راعنا نے ایک مردہ بچی کو جنم دیا زیر ملک اور راعنا کی خوشیوں کو گویا کسی کی نظر لگ گئی تھی

زیر خود کو سنبھالتا راعنا کے لیے ضروری سامان لینے گھر گیا اس نے بی جان کو یا صائمہ کو نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ ان لوگوں کو پریشان کرنے کے

حق میں نہیں تھا اس نے خاموشی سے اپنی بیٹی کو دفن کیا اور راعنا کو بہت
مشکل سے سنبھالا

راعنا تو اس وقت کے بعد سے چپ رہنے لگی تھی اسے بہت وقت درکار تھا
___ اس غم کو بھلانے کو



یہ سردیوں کی ایک ٹھٹھرتی رات تھی بجلی کے چمکنے اور بادل گرجنے سے
ماحول میں وحشت طاری ہو رہی تھی

زبیر ملک کے کندھے پر سر رکھے راعنا کسی گہری سوچ میں گم تھی جبکہ
زبیر کی انگلیاں راعنا کے بالوں میں رینگ رہی تھی تبھی بیل بجی اور زبیر
حیران ہوتا بولا

اس ٹائم کون ہو سکتا ہے؟ زبیر نے حیرت سے کہا اور دروازے کی جانب بڑھا سامنے ہی وہ زامیہ کو ٹوٹی بکھری حالت میں دیکھ حیران ہوا زامیہ کے ہاتھ میں ایک بچہ تھا جس کے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا وہ بچہ ابھی ابھی شاید پیدا ہوا تھا زبیر نے زامیہ کی حالت دیکھ اسے اندر آنے کا اشارہ کیا

وہ جیسے ہی لاؤنج میں آئی راعنا کے قدموں میں گر گئی

راعنا، زبیر بھائی مجھے آپ دونوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ زامیہ نے ان دونوں کی طرف دیکھتے کہا

کیسی مدد؟ اور یہ بچہ کون ہے؟ زبیر نے اس سے استفسار کیا

یہ بچہ عالین اور ابتناج شاہ کا ہے عالین اس بچے کو مارنا چاہتی ہے اور
ابتناج کے بڑے بھائی حیدر شاہ بھی اس بچے کو مار کر ابتناج کی نسل ختم
کرنا چاہتے ہیں آپ لوگ اس بچے کو اپنے پاس رکھ لیں۔۔۔ زامیہ نے
اسے راعنا کی جانب بڑھایا

زبیر ملک نے اس بچے کو دیکھا وہ ہو بہو عالین پر گیا تھا اور اگر اسے غور
سے دیکھا جائے تو اس میں ابتناج شاہ کی شبیہ تھی

زبیر نے راعنا کی جانب دیکھا جو اس بچے کو سینے سے لگائے ہوئے تھی

ٹھیک ہے زامیہ آج سے اس بچے کی حفاظت کی ذمہ داری میری ہے مگر
اس بات کا زکر تم کسی سے نہیں کرو گی۔۔۔ زبیر ملک نے دو ٹوک لہجے
میں کہا

پھر کچھ ہی دیر بعد زامیہ وہاں سے چلی گئی تھی

زبیر ملک اس کے جاتے ہی اس بچے کو راعنا کے پاس چھوڑ کر ہاسپٹل
روانہ ہوا جہاں سالار درانی اور ڈاکٹرز کی ٹیم ایک کمرے کے سامنے کھڑی
تھی

ایسے کیسے بچہ غائب ہو سکتا ہے؟ مجھے میرا بچہ لا کر دیں۔ عالین نے
چیختے ہوئے کہا سالار درانی نے آگے بڑھتے اسے تھاما

انہیں کیا ہوا ہے؟
URDUNovelians

زبیر ملک نے ایک نرس سے پوچھا

یہ سالار درانی کی بیوی عالین کیانی ہیں ان کے جڑواں بچے ہوئے ہیں بیٹا
بیٹی مگر اس کا بیٹا نرسری سے غائب ہو گیا ہے۔۔۔ اس عورت نے زیر
کے کان کے قریب سرگوشی کرتے کہا

زیر ملک غصے کی کیفیت میں وہاں سے نکلا جب زامیہ نے اسے پارکنگ
ایریا میں آواز لگائی

زیر بھائی مجھے معلوم تھا کہ آپ میری بات کا یقین نہیں کریں گے اس
لیے ہاسپٹل چلے آئے آپ۔۔۔ عالین اور سالار اس بچے کو مارنا چاہتے ہیں
اور میں ان سے اس بچے کو بچا کر لائی ہوں۔۔۔ زامیہ نے اسے من گھڑت
کہانی سنائی جسے وہ سن کر سیدھا اپنے گھر چلا گیا جہاں سامنے ہی راعنا اس
بچے کو اپنی گود میں لیے ہوئے تھی

زیر ملک نے آگے بڑھتے اسے بوسہ دیا اور راعنا سے مخاطب ہوا

آج سے یہ بچہ تمہارا اور میرا ہے ولید زیر ملک — تم اس کی ماں ہو میں
اس کا باپ ہوں — جب یہ بڑا ہو گیا تو اسے ابھتاج کے بارے میں بتانا
— میری ذمہ داری ہے

زیر کی بات سن کر راعنا نے اثبات میں سر بلایا

راعنا اور زیر کی بے رنگ زندگی میں ولید نے رنگ بھر دیئے تھے بی جان
تو اپنے پوتے کے صدقے واری جاتی تھیں زیر راعنا اور ولید کو لندن
بھیج چکا تھا اور خود پاکستان رہتا تھا وہ ہر چھ ماہ بعد اپنی فیملی سے ملنے جاتا
تھا —

دوسری طرف عالین نے خود کو عنود کے ساتھ مصروف کر لیا تھا مگر اس کا دل بار بار اپنے اس بچے کی طرف ہمکتا تھا جسے اس نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا

سب اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے ولید نو سال کا ہو چکا تھا جب راعنا کو پھر سے امید لگی تھی بی جان نے اسے پاکستان بلوایا



واسق شاہ نے ان نو سالوں میں خود کو کام میں مصروف کر لیا تھا مگر اس کے زہن سے وہ تند لیل اور بدنامی چپک کر رہ گئی تھی وہ اکثر راتوں کو ڈر جاتا تھا جب اسے وہ دن یاد آتا وہ صائمہ کے ساتھ لڑائی کرتا اپنی فرسٹریشن عزائم شاہ کو مار کر نکالتا تھا

عزائم شاہ نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اس نے واسق کو صائمہ پر چیختے چلاتے دیکھا تھا اس کا باپ اس سے نفرت سے پیش آتا تھا اور یہ بات عزائم کے دل کو توڑ کر رکھ دیتی تھی واسق کے اس رویے کے سبب اس کی شخصیت میں ایک خلا بن چکا تھا

صائمہ کو پھر سے امید لگی تھی اسی وجہ سے وہ اکثر چڑچڑی ہو جایا کرتی تھی وہ بھی عزائم کو اب وقت نہیں دے پاتی تھی اکثر واسق اور صائمہ کی لڑائی سے تنگ آکر عزائم شاہ اسلامک سنٹر چلا جاتا تھا

واسق شاہ جس کمپنی میں کام کرتا تھا اسے اس کی کمپنی سے نکال دیا گیا تھا اور اس پر منی لانڈرنگ کا کیس ہو چکا تھا پولیس اسے اریسٹ کر کے لے جا چکی تھی

صائمہ اور عزائم واسق کا انتظار کرتے کرتے رہ گئے مگر واسق نہیں آیا تھا
تبھی صائمہ نے واسق کے ایک پاکستانی کولیگ سے واسق کے بارے میں
پوچھا تو اسے واسق کے اریسٹ ہونے کا علم ہوا

صائمہ بھاگتی ہوئی پولیس اسٹیشن پہنچی مگر اس کی سننے والا کوئی نہیں تھا
واسق پر کیس کرنے والا اور کوئی نہیں تمبریز ملک تھا جسے واسق کے شاہ
فیملی سے تعلقات ختم ہونے کا پتا چلا تو اس نے برسوں پرانی صائمہ کو
حاصل کرنے کی خواہش کو ایک بار پھر سے انجام دینے کا فیصلہ کیا

صائمہ اور عزائم کو راتوں رات گھر سے نکالا گیا وہ "ہیومن رائٹس"
ہیومن رائٹس "کرتے رہ گئے مگر ان کی سننے والا کوئی نہیں تھا تبھی ایک

پڑوسی کی مدد سے انہیں ایک ہفتے کے لیے اس گھر میں رہنے کی اجازت مل چکی تھی

تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو میں تمہاری کزن ہوں تمہیںزے
صائمہ ملک عزائم شاہ کو لے کر تمہیںزے کے اپارٹمنٹ پہنچی اس نے عزائم کو
باہر کھڑا کیا تھا اور خود اس کے سامنے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے صائمہ ملک۔۔۔ تمہیںزے نے صائمہ کے
بالوں کی لٹ اس کے کان کے پیچھے اڑتے ہوئے کہا گلاس وال سے اندر
جھانکتے سات سالہ عزائم شاہ نے یہ منظر دیکھا تو اس کے تن بدن میں آگ
لگ چکی تھی وہ بہت بری طرح کانپ رہا تھا

دیکھو تبرزے۔۔۔ مجھ پر رحم کھاؤ۔۔۔ پلیز میرے واسق پر سے یہ کیس ہٹا
دو۔ صائمہ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے کہا

ایک شرط پر صائم۔۔۔ تبرزے نے صائمہ سے کہا
میں ہر شرط ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ صائمہ نے اس کی طرف دیکھتے کہا

ٹھیک ہے تمہیں میرے ساتھ ون نائٹ اسٹینڈ کرنا ہوگا۔۔۔ تبرزے نے
قہقہہ لگاتے کہا

صرف ایک رات مجھے اپنے جسم کی خوشبو کا لطف لینے دو صائم۔۔۔ یقین
جانو واسق سے زیادہ مزہ دوں گا

تبرزے نے کمینگی کا مظاہرہ کرتے کہا صائمہ شاکڈ سی اسے دیکھنے لگی اور اس
کے منہ پر طمانچہ مارتی بولی

لعنت ہے تم پر تبریز ملک__ تم جیسے فرعون کے سامنے نہیں جھکوں گی
میں__ وہ یہ کہتے ہی وہاں سے بھاگ آئی

ایک رات ہے سوچ لو جانم ورنہ کل کا سورج تمہارے شوہر کے لیے بہت
__ بھاری ہوگا

تبریز کی وارننگ سنتی صائمہ کانپ اُٹھی

وہ عزائم کو گھر لے آئی تھی مگر پوری رات اس کے لیے مشکل اور کانٹوں
بھری تھی اگلی صبح وہ جیسے ہی واسق سے ملنے کے ارادہ سے نکلی تھی اسے
گھر کے باہر ایک پارسل ملا جس پر اس کا نام لکھا تھا وہ پارسل لیتی اندر آئی

اور کچھ سوچتے ہوئے پارسل کھولا جس میں ایک سی ڈی تھی اس نے عزائم
کی طرف دیکھا اور بولی

عزائم یہ سی ڈی پلیئر میں لگاؤ۔۔۔ صائمہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی
عزائم نے وہ پلیئر آن کیا تو اس کی چیخ نکلی

واسق شاہ کو جیل کی بجائے کسی کو ٹھہری میں رکھا گیا تھا اور گرم لوہے سے
اس کے سر پر وار کیے گئے تھے واسق شاہ چیخ رہا تھا مگر اسے سننے والا کوئی
نہیں تھا

URDUNovelians

عزائم شاہ بہت بری طرح چیخ رہا تھا صائمہ کی حالت بگڑتی جا رہی تھی وہ
وہیں ہوش و حواس سے بے گانہ ہو چکی تھی

عزائم شاہ صائمہ کو اپنے اسی نیبر کی مدد سے ہاسپٹل لے کر پہنچا اس کے پاس اپنی ماں کے علاج کے لیے پیسے نہیں تھے وہ بے بسی کی انتہا پر تھا وہ اپنی آنی کے علاوہ پاکستان میں کسی کو نہیں جانتا تھا

ماما تو کہتی ہے کہ ہم امیر ہیں میرے گرینڈ پیرنٹس لینڈ اونر ہیں ماما جھوٹ بولتی ہے اگر میرے گرینڈ پیرنٹس امیر ہوتے تو وہ میری ماما کو تنہا نہ چھوڑتے آج میں ماما کے آپریٹ کے لیے پیسے کہاں سے لاؤں گا۔۔۔ عزائم شاہ کا ننھا دماغ بہت سی سوچوں میں گھرا تھا

وہ کچھ سوچتا ہوا گھر پہنچا اور اپنے ڈرار سے والٹ نکالتا اپنی سیونگ گننے لگا اس کے پاس کافی رقم تھی مگر وہ اس رقم سے اپنی ماں کا علاج نہیں کروا

سکتا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی سائیکل نکالی اور اسے قریبی ایک
سٹور میں بیچنے کے لیے دے دی

نوسالہ عزائم شاہ اپنی عمر سے بڑے کام کر رہا تھا وہ ایک رات عزائم شاہ
کے لیے بہت بھاری تھی

انکل مجھے ماما کے علاج کے لیے پیسے چاہیئے۔۔۔ عزائم شاہ نے اس اسٹور
کے مالک سے کہا

وہ اسٹور کے مالک بنگالی تھے انہیں عزائم شکل سے برٹش لگا تھا مگر جب اس
نے اپنے بارے میں اسے بتایا تو وہ اس کی مدد کی حامی بھرتا گویا ہوا

میں دوں گا تمہیں پیسے۔۔۔ اس شخص کی بات سن کر عزائم کے چہرے پر
سکون چھایا

انگل ان ریٹرن میں آپ کے اس اسٹور میں جاب کروں گا آپ میری
تنخواہ سے اپنے پیسے کاٹ لینا۔ عزانم نے پل بھر میں ہی اپنا فیصلہ سنایا

وہ بنگالی اسے اس وقت پیسے دے کر بھیج چکا تھا عزانم شاہ سیدھا ہا سپٹل
پہنچا صائمہ کا آپریشن ہونے والا تھا اس نے فوراً سے پیمنٹ کی جب صائمہ
نے اسے اپنے پاس بلایا

عزانم شاہ۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس پہنچا
تم پیسے کہاں سے لائے؟ صائمہ نے ڈرتے ہوئے سوال کیا

ڈونٹ وری ماما میں چور نہیں ہوں میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا جس سے
آپ کی نظریں جھکیں۔۔۔ میں نے یہ پیسے کسی سے ادھار لیے ہیں واپس

کردوں گا یکدم عزائم شاہ نے دو ٹوک لہجے میں کہا اس کے لہجے میں چھپے
زمہ داری کے احساس نے صائمہ کو حیران کر دیا

ہاں عزائم شاہ زمہ دار بن گیا تھا۔۔۔ اس کا نو سالہ بیٹا اپنی عمر سے پہلے میچور
ہو گیا تھا۔۔۔ صائمہ نم آنکھوں سے مسکرائی

یکدم اسے راعنا کا خیال آیا اور وہ پریشان ہوئی وہ کئی دنوں سے راعنا اور
ولید کو کال ملا رہی تھی مگر ان دونوں کا نمبر مسلسل بند تھا اس نے شاہ حویلی
والوں سے رابطہ کیا تھا مگر واسق کا نام سنتے ہی فون بند کر دیا جاتا تھا

اس کے لیے ایک ایک پل کا ٹٹا مشکل ہو چکا تھا جب اس کے وارڈ کے
دروازے کو ناک کرتا امجد وہاں آیا

صائمہ ملک نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا امجد نے آگے بڑھتے اسے سینے
میں بھینچ لیا اور اس کے سر پر بوسہ دیتا بولا

صائمہ میں ہوں ناں تمہارا بھائی تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔ امجد نے صائمہ کو
اپنے ساتھ کا یقین دلایا

راعنا اور زبیر۔۔۔ اس نے بے چینی سے پوچھا
راعنا بھابھی گاؤں گئی ہیں اور زبیر بھائی دبئی ہیں اس لیے تم سے رابطہ
نہیں ہو رہا۔۔۔ امجد نے اسے بتایا
بھائی تمہیں کیسے پتا چلا؟ صائمہ نے حیرت سے استفسار کیا

مجھے اب تاج شاہ نے بھیجا ہے۔۔۔ امجد صرف اتنا کہتا عزائم کو لے کر باہر
آگیا صائمہ کا آپریشن کیا گیا اس نے ایک بیٹی کو جنم دیا جو ہو بہو راعنا کی
۔۔۔ کاربن کاپی تھی

صائمہ کے دل میں اپنی بیٹی کو دیکھتے ہی ایک خوف کی لہر جاگی اس نے فوراً
امجد اور عزائم کو بلایا
عزائم شاہ تو اپنی بہن کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہا تھا جب صائمہ کی آواز نے
اس کے لبوں سے مسکراہٹ چھین لی

امجد بھائی میری بیٹی کو یہاں سے لے جاؤ پلینز۔۔۔ اب تاج شاہ کو کہنا شاہ
حویلی والوں نے جو حق میرے عزائم کا چھینا ہے وہ حق اس بچی کو دے کر

خدا کے قہر سے بچ جائیں۔۔۔ صائمہ ملک رونے لگی اس کی بات سن کر
عزائم شاہ بے چینی سے بولا

نہیں ماما میں اپنی ابرش نہیں دوں گا۔۔۔ عزائم نے جلدی سے اسے تھامنے
کی کوشش کی مگر امجد ملک عزائم سے دور ہوتا وہاں سے بھاگ گیا پیچھے
عزائم شاہ چیختا رہا چلاتا رہا
ابرش۔۔۔ ابرش۔۔۔ ابرش،۔۔۔ دور تک یہی صدا امجد ملک کے کانوں
سے ٹکراتی رہی

امجد بھائی میری بیٹی کو یہاں سے لے جاؤ پلینز۔۔۔ اب تاج شاہ کو کہنا شاہ
حویلی والوں نے جو حق میرے عزائم کا چھینا ہے وہ حق اس بچی کو دے کر

URDU NOVELIANS

خدا کے قہر سے بچ جائیں۔۔۔ صائمہ ملک رونے لگی اس کی بات سن کر
عزائم شاہ بے چینی سے بولا

نہیں ماما میں اپنی ابرش نہیں دوں گا۔۔۔ عزائم نے جلدی سے اسے تھامنے
کی کوشش کی مگر امجد ملک عزائم سے دور ہوتا وہاں سے بھاگ گیا پیچھے
عزائم شاہ چیختا رہا چلاتا رہا

ابرش۔۔۔ ابرش۔۔۔ ابرش،۔۔۔ دور تک یہی صدا امجد ملک کے کانوں
سے ٹکراتی رہی

مگر وہ اس کی آواز کو نظر انداز کرتا چلا گیا



امجد ملک نے اپنی ایک کلاس فیلو سے شادی کر لی تھی اور شادی کے کئی سالوں بعد بھی اولاد کی نعمت سے محروم تھا
اس کا تعلق پاکستان کی خفیہ ایجنسی سے تھا جس کی وجہ سے وہ اکثر اپنے گھر سے دور رہتا تھا

آجکل وہ جس مشن پر کام کر رہا تھا اس کا ہیڈ ابتاج شاہ تھا
ابتاج شاہ سے پر سنلی واقف ہونے کی وجہ سے وہ اب بیشتر وقت اس کے ساتھ گزارتا تھا کام سے ہٹ کر ابتاج شاہ نے ہی اسے صائمہ اور واسق کی خبر لینے لندن بھیجا تھا مگر وہاں صائمہ کے پڑوسی کی زبانی ساری روداد سن کر وہ جب صائمہ کے پاس آیا تو اس نے اپنی بیٹی ابرش کی ذمہ داری
_____ اسے سونپ دی

امجد ملک اس بچی کو رب کی عطا سمجھ کر پاکستان لے جانے کا ارادہ کیے
ہوئے تھا جب اسے ابتناج شاہ کی کال موصول ہوئی اس نے ابتناج شاہ کو
سب کچھ من و عن بتایا تو غصے اور طیش سے ابتناج بے قابو ہو چکا تھا

امجد میں اپنے سارے سز سے تمہیں فارن سروسز میں بھیجواتا ہوں تم اب
سے اس بچی کو لے کر لندن میں ہی رہو گے اور واسق شاہ کی فیملی کو کچھ
نہیں ہونا چاہیئے

ابتناج شاہ یہ کہتے ہی فون بند کرنے لگا جب امجد نے اسے ٹوکا

سر۔۔۔ میں یہاں نہیں رہ سکتا مجھے اپنی بیٹی کو لے کر پاکستان ہی جانا ہے
لیکن ٹرسٹ می میں صائم اور واسق شاہ کی زندگی کے تمام مسائل حل

کر کے ہی واپس جاؤں گا۔ جسٹ گیومی سم ٹائم۔ اس نے التجا کی تو
۔۔۔ ابہتاج کو اس کی بات ماننا پڑی

صائمہ اور عزائم شاہ ہاسپٹل سے گھر آچکے تھے مگر واسق کا کوئی نام و نشان
نہیں تھارت ان دونوں کی جاگتے ہوئے گزری صبح فجر کے قریب ان کے
اپارٹمنٹ کی ڈور بیل بجی عزائم شاہ بھاگتا ہوا دروازہ کھولنے گیا تو سامنے ہی
واسق شاہ کو تین لوگ خون میں لت پت پھینک کر چلے گئے تھے عزائم شاہ
اپنے باپ کی اس حالت پر تڑپ اٹھا اور اسے صائمہ کی مدد سے خود ہی
سہارا دیتا گرتا سنبھلتا اندر لے آیا صائمہ واسق کی اس حالت پر زار و قطار
رونے لگی

اسی پل وہاں امجد ملک آچکا تھا اور واسق کو لے کر ہاسپٹل پہنچا جہاں اسے
فرسٹ ایڈ دی گئی اور پھر کچھ ٹیسٹ لیے گئے

مینٹلی ٹارچر اور دماغ پر کیے گئے لوہے کے وار سے واسق شاہ کا سپائنل
کورڈ اس کی باڈی کو رسپانس نہیں کر رہا تھا آہستہ آہستہ واسق شاہ اپنا زہنی
توازن کھونے لگا تھا



واسق شاہ کو گھر لانے کے بعد امجد ملک نے پہلا کام صائمہ کے لیے گھر
خریدنے کا کیا جہاں وہ بحفاظت رہ سکتی تھی

صائمہ ملک واسق کا دھیان رکھتی تھی اس نے اب اپنی بہن کے بارے
میں پوچھنا چھوڑ دیا تھا

امجد ابرش کو کہاں چھوڑ کر آیا تھا اس بارے میں بھی کبھی صائمہ نے یا عزائم نے دوبارہ سوال نہیں کیا

صائمہ کو یقین تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو محفوظ ہاتھ میں سونپ چکی ہے اور عزائم نے خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب وہ اپنی بہن کی حفاظت کرنے کے قابل ہو گا تو اس کو واپس ضرور لائے گا



صائمہ واسق تو اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا تمہیں اب عزائم کے ساتھ خود کو اپنے شوہر کو سنبھالنا پے خود ہی بنا کسی غیر کے سہارے کے سروائیو کرنا ہے میں نہیں چاہتا کہ تم اب کبھی زیر بھائی کا بزنس سنبھالنے میں ان کی مدد کرو کیوں کہ آج نہیں تو کل وہ بزنس تیریز کو ہینڈ اوور کر دیں گے

اور تمہاری زندگی میں پرابلمز کری ایٹ ہوں گی۔۔۔ تمہاری زندگی صفر پر
آکر رک گئی ہے تمہیں اب دوبارہ سے سب شروع کرنا ہے
امجد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے سمجھایا اور صائمہ بس اسے
دیکھے جارہی تھی

۔۔۔ کیا دیکھ رہی ہو؟ امجد نے صائمہ سے استفسار کیا

۔۔۔ دیکھ رہی ہوں کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد اتنی مختلف کیسے ہو سکتی ہے

کتنا فرق ہے آپ میں زبیر بھائی میں اور تبریز میں۔۔۔ صائمہ نے نم
آنکھوں سے کہا تو امجد نے اسے گلے لگا لیا

امجد کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا وہ فقط اتنا بولا

ہو سکے تو اپنے بے بس بھائی کو معاف کر دینا۔۔۔ امجد ملک جانتا تھا کہ
تبریز کے مقابلے میں اس کی اہمیت نہ ہونے کے برابر ہے زیر کی
آنکھوں پر تبریز کی محبت کی پٹی بندھی ہے جو اترنے کا نام نہیں لیتی۔۔۔
اتنا کچھ غلط کرنے کے باوجود وہ زیر کو پھر سے ایموشنل بلیک میل کر لیا
۔۔۔ کرتا تھا اس لیے وہاں کچھ بھی بولنا فقط اپنے الفاظ کی ناقدری تھا



عزائم شاہ صبح اسکول جاتا تھا اور شام کو وہ اپنے پڑوسی کی شاپ پر کام کرتا
تھا جس سے اس نے پیسے ادھار لیے تھے امجد نے اسے کئی بار روکا مگر
صائمہ نے امجد کو یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو خود مختار بنانا چاہتی
تھی

امجد بھی عزائم کی آنکھوں میں زمرہ داری کا احساس دیکھتا خاموش ہو گیا

امجد ملک ابرش کو لے کر پاکستان چلا گیا تھا اس کا ارادہ واپس آنے کا تھا مگر
قسمت کچھ اور ہی سوچے ہوئے تھی

عزائم کا مالک اس کی کارکردگی سے بہت خوش تھا خدا نے صائمہ کے ہاتھ
میں زائقہ رکھا تھا اور وہ عزائم کو جب لپچ دینے جاتی تو وہاں عزائم کے
_____ ساتھ کام کرنے والے اس کی تعریف کرتے نہیں تھکتے تھے

صائمہ نے عزائم کی شاپ کے مالک کے مشورے سے کھانا گھر بنا کر
بھیجنے کا کام شروع کیا عزائم شاہ اپنی سائیکل پر بیٹھ کر وہ فوڈ اپنے ایریا کے
لوگوں کے گھروں میں ڈیلیور کرتا تھا آہستہ آہستہ ان کے حالات بہتر
ہونے لگے

وہ دونوں ماں بیٹا دن رات محنت کرتے تھے ان کا خدا سے رشتہ دن بدن مضبوط ہوتا جا رہا تھا انہیں اب نہ کسی رشتے کی ضرورت تھی ناں ہی _____ سہارے کی

صائمہ کے پاس ڈیزائننگ کا ہنر بھی تھا اس نے اپنا وہ ہنر بھی آزمایا اور جلد ہی اس نے فیشن اینڈ ڈیزائننگ میں اپنا نام بنالیا

اسی دوران عالین کو لے کر سالار لندن آیا تو صائمہ کا بیشتر وقت عالین کی دلجوئی میں گزرتا وہ اپنا دکھ اپنی تکلیفیں کبھی عالین پر عیاں نہ کر سکی دوسری جانب عزائم شاہ کا دل عنود کی جانب ہمکتا تھا وہ عنود سے دوستی کرنا چاہتا تھا اور جلد ہی اس کی یہ خواہش پوری ہو چکی تھی عنود اور عزائم دونوں ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے اور یوں ان کے درمیان دوستی کا آغاز ہوا



تبریز ملک جیسے ہی پاکستان پہنچا تھا اسے کچھ لوگ اُٹھا کر لے گئے تھے جہاں
اسے دن رات ٹارچر کیا جاتا تھا اسے معلوم ہو چکا تھا کہ وہ ابتماج شاہ کے
ہاتھ لگ چکا ہے اور ابتماج شاہ کی پکڑ سے نکلنا اتنا آسان کام نہیں ہے
میرے بھائی اور اس کی فیملی پر گندی نظر رکھنے والوں کا نام و نشان مٹا دوں
گامیں۔ ایک رات ابتماج نے اسے بے دردی سے مارتے ہوئے کہا

زبیر ملک تبریز کو ڈھونڈتا رہا مگر اس کا نام و نشان نہ ملا جب اس نے امجد
کو لندن سے بلوایا تو اسے بھی تبریز کو ڈھونڈنے کے کام پر لگا چکا تھا مگر
امجد ملک جانتا تھا تبریز، ابتماج شاہ کے شکنجے میں ہے اس لیے خاموش بیٹھا
رہا

اس کی بیوی ابرش کا خیال سگی ماں کی طرح رکھتی تھی ابرش صائمہ کی بیٹی ہے یہ حقیقت کوئی نہیں جانتا تھا صائمہ نے اپنے پر گزرنے والی قیامت کا علم زبیر اور راعنا کو نہ ہونے دیا اور امجد سے بھی وعدہ کیا تھا وہ اب ملک خاندان سے رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی اس کی زندگی بس عزائم اور واسق کے گرد ہی گھومتی تھی

آہستہ آہستہ سب اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے زبیر ملک اور راعنا کے جڑواں بیٹا بیٹی ہوئے جن کا نام تھام زبیر ملک اور زائشہ زبیر ملک رکھا گیا مگر زبیر اور راعنا کی زندگی میں ولید زبیر ملک کی اہمیت کسی طور کم نہیں ہوئی تھی وہ ان کے گھر کا بڑا راجہ تھا جس کی بات حرف آخر تصور کی جاتی تھی

ولید کا زیادہ تر وقت ابرش کے ساتھ گزرتا تھا اسے وہ ڈول بہت پسند تھی ان کے درمیان نو سال کا اتاج ڈفرینس تھا مگر پھر بھی ولید اس کا سایہ بن کر رہتا تھا اور تہام اور زانشہ پر تو وہ جان چھڑکتا تھا راعنا ملک سے زیادہ وہ ان دونوں کا خیال رکھتا تھا

ابرش جب دو سال کی ہوئی تو امجد ملک کے ہاں بیٹی کی پیدائش ہوئی جس کا نام عنزش رکھا گیا تھا

ملک ہاؤس بچوں کی شرارتوں سے گونج اٹھا تھا ان سب بچوں کا راجہ ولید تھا اور اس کی من چڑھی ابرش تھی جس کا سب بچوں پر رعب ہوتا تھا زبیر اور راعنا ان کی شرارتوں سے محفوظ ہوتے تھے

لیکن کبھی کبھی زبیر کو تبریز کی شدت سے کمی محسوس ہوتی تھی وہ امجد سے زیادہ محبت تبریز سے کرتا تھا اور اس میں کوئی دورائے نہیں تھی



ماما آریو اہسٹ؟ ولید نے راعنا کو پکارا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی یکدم
چونکتے ہوئے ولید کی جانب متوجہ ہوئی اور پھر اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے
بولی

آپ کو عزائم یاد نہیں آتا؟ راعنا نے اس سے استفسار کیا تو اس کی آنکھوں
میں ایک سپارک سی تھی جسے دیکھ کر راعنا حیران ہو گئی

_____ ماما میں اسے نہیں بھولا وہ تو میرا موسٹ فیورٹ کزن ہے

ایک سیکرٹ بتاؤں آپ کو مجھے عزائم شاہ سے زیادہ خوبصورت کوئی لڑکا
_____ نہیں لگتا۔ ولید نے کھلے دل سے عزائم کی تعریف کی

میں تو ویٹ کر رہا ہوں کب لندن جاؤں اور اس سے ملوں۔_____ ولید نے
رازدارانہ ٹون میں کہا تو راعنا نے اسے گلے لگا لیا

مجھے نہیں لگتا ہم کبھی انہیں دوبارہ دیکھ پائیں گے۔_____ راعنا نے دھیمے لہجے
میں کہا

کیوں ماما کیا وہ گم گئے ہیں؟ ولید نے اپنی تتیں اندازہ لگایا

وہ ہم سے کھو گئے ہیں۔_____ صائمہ نے سسکتے ہوئے کہا

تو ہم ڈھونڈ لیں گے انہیں۔ ولید نے چٹکی بجاتے کہا

ڈھونڈا ان کو جاتا ہے ولی جو گم ہو جاتے ہیں جو خود ہی نظر سے او جھل
ہو جائیں خود ہی روپوش ہو جائیں انہیں ہم کبھی ڈھونڈ نہیں سکتے۔ وہ
ہماری بے بسی کا تماشہ دیکھتے رہتے ہیں مگر کبھی ترس کھاتے سامنے نہیں
آتے۔ انہیں کیا معلوم ہم ان کے لیے کتنا تڑپتے ہیں
بس تم مجھ سے وعدہ کرو کبھی عزائم شاہ کو تمہاری ضرورت پڑی تو اسے تنہا
نہیں چھوڑو گے۔ راعنا نے ولید سے وعدہ لیتے کہا

URDUNovelians

آئی پر امس ماما میں عزائم سائیں اور ابر کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔
ولید نے بے اختیار ابر کا نام لیا تھا راعنا نے اس کے الفاظ پر غور کیا اور پھر
ولید کی طرف دیکھتی اسے خود میں بھینچ چکی تھی



سو گئے تمہارے ولی عہد۔۔۔ زبیر نے راعنا کو محبت پاش نظروں سے
دیکھتے کہا

جی ابھی ہی سلا یا ہے۔۔۔ راعنا زبیر کے پاس تکیہ سیٹ کرتی بیٹھ گئی زبیر
نے راعنا کو کمر سے پکڑے اپنے قریب کیا راعنا نے زبیر کے چہرے کو
نہارتے کہا

زبیر۔۔۔ مجھ سے ایک وعدہ کریں گے۔۔۔ راعنا کا بلیک ناٹھی میں دکتا
ہو شر با جسم زبیر ملک کو مدہوش کرنے لگا تھا زبیر گھمبیر لہجے میں بولا
حکم کریں میری جان۔۔۔ زبیر کی انگلیاں راعنا کی گردن پر رینگنے لگی

زیر زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اگر کل کو میں مرجاؤں تو۔۔۔ اس سے پہلے
کہ راعنا اپنی بات مکمل کرتی زیر کا جو ہاتھ راعنا کی گردن پر نرمی سے چل
رہا تھا وہ اب سختی سے اس کا گلہ دبانے لگا راعنا کا دم گٹھنے لگا

اگر آج کے بعد یہ بکواس کی تو سانسیں کھینچ لوں گا تمہاری۔۔۔ تمہیں
میرے ساتھ جینا ہے میرے ساتھ ہی مرنا ہے راعنا زیر ملک۔۔۔ راعنا
کے آنسو بہنے لگے تو زیر کو اپنی سختی کا احساس ہوا وہ راعنا کی گردن سے
ہاتھ ہٹاتا اس کی بون بیوٹی پر اپنے لب رکھے اسے محبت کا احساس دلانے
لگا راعنا کو اپنی گردن پر نرمی محسوس ہوئی اس نے زیر کے بالوں کو مٹھی
میں جکڑتے اس کا سر اوپر اٹھایا وہ رو رہا تھا راعنا بے اختیار اس کے گلے لگی
زیر ایم سوری۔۔۔ راعنا نے نم لہجے میں کہا

راعنا آج کے بعد ایسی بات مت کرنا تم نہیں جانتی تمہاری جدائی کا سوچتے
ہی میرے وجود میں چیونٹیاں ریگنے لگتی ہیں لگتا ہے میری نس نس سے
کسی نے خون نچوڑ لیا ہے میری سانس رکنے لگتی ہے

تمہارا وجود تم پر میری دسترس تمہاری میری ارد گرد موجود گی میری
_____ سانسوں کی بہالی کے لیے کافی ہے راعنا ملک

زبیر نے یہ کہتے ہی راعنا کو خود میں بھینچ لیا راعنا بھی اس کے گلے لگی
رونے لگی

URDUNovelians
اچھا یہ بتاؤ تم کیا کہہ رہی تھی؟ زبیر نے اسے خود سے الگ کرتے بات
بدلتے کہا

ہاں میں یہ کہہ رہی تھی کہ ابرش کو میرے ولی کی دلہن بنانا اور عنزش کو
_____ میرے تہام کی

راعنا کی بات سن کر زبیر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے
کہا

اگر تو یہ آپ کا حکم ہے تو میں اس حکم کی تعمیل میں اپنی جان کی بھی بازی
لگا دوں گا _____ زبیر نے سر جھکاتے کہا

اب آپ فضول باتیں کر رہے _____ راعنا نے خفگی سے کہا تو زبیر نے
کانوں کو ہاتھ لگایا

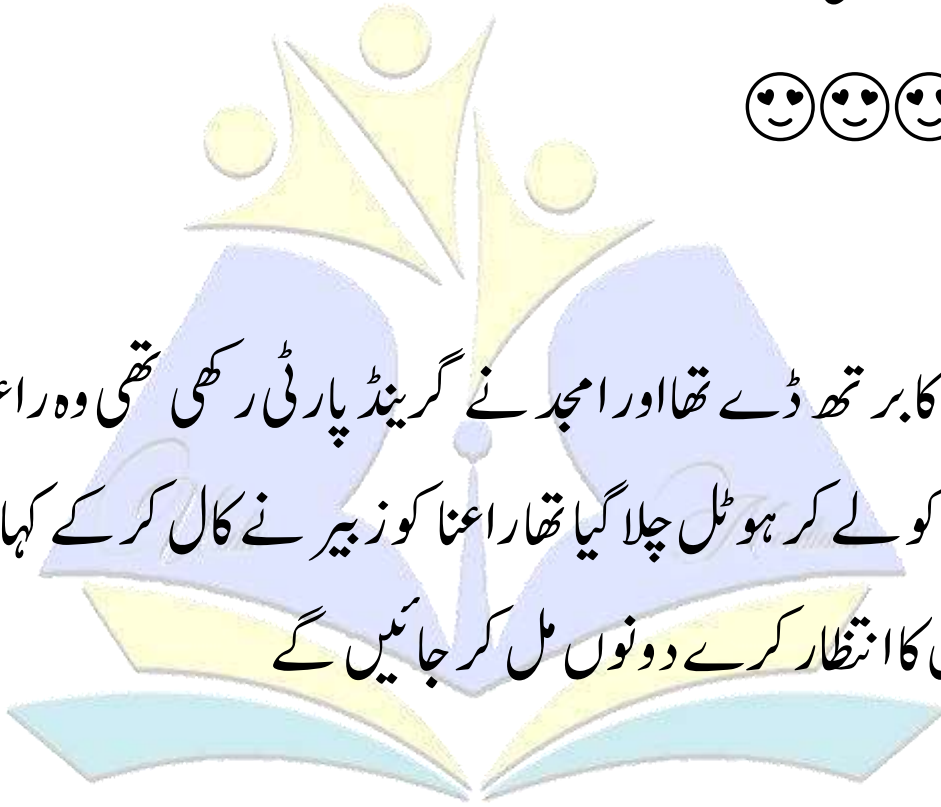
URDUNovelians

اچھا میری جان سوری _____ ویسے میری زائشہ کا کیا ہوگا؟ زبیر نے سوچتے
ہوئے راعنا سے استفسار کیا

اس کے لیے میرے عزائم سائیں ہوں گے۔۔۔ راعنا نے اپنی دھن میں
ایک خواہش کا اظہار کیا تھا اسے معلوم نہ تھا اس کی یہ خواہش زبیر کا جنون
بن جائے گی



آج ابرش کا برتھ ڈے تھا اور امجد نے گرینڈ پارٹی رکھی تھی وہ راعنا کے
علاوہ سب کو لے کر ہوٹل چلا گیا تھا راعنا کو زبیر نے کال کر کے کہا تھا کہ
وہ اس کا انتظار کرے دونوں مل کر جائیں گے



امجد نے ابتماج کو بھی انوائٹ کیا تھا وہ بھی اپنے آفس سے نکل چکا تھا اور
اپنی گاڑی کا رخ ملک ہاؤس کی جانب کیا وہ وہاں جا کر سب کے ساتھ مل کر
ہاٹل جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھا مگر ایک طوفان اس کا منتظر تھا



راعنا ریڈ ساڑھی پہنے ہلکے میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی اور ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی بے چینی سے زیر کا انتظار کرنے لگی

موسم شدید خراب تھا تیز آندھی اور بجلی کے چمکنے پر راعنا سہم گئی تھی

دوسری جانب زیر جلدی جلدی گاڑی چلا رہا تھا کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ راعنا اس موسم سے ڈرتی ہے وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لینا چاہتا تھا

URDUNovelians

دوسری جانب تبریز ملک جسے دو دن پہلے ہی امجد کے منت سماجت کرنے پر اب تاج نے آزادی بخشی تھی وہ ملک ہاؤس پہنچا تھا اور سامنے ہی لاؤنج میں بیٹھی ڈری سہمی راعنا کو دیکھ کر اس کی نیت خراب ہوئی

راعنا نے اسے نہیں دیکھا تھا تبھی لائٹ آف ہوئی اور راعنا مزید سہم گئی
تبریز ملک بھاری قدم اٹھاتا راعنا کی جانب بڑھا راعنا جو کہ کانوں میں
انگلیاں ڈالے کانپتی ہوئی ورد کرنے میں مگن تھی اپنے قریب سے آتی
قدموں کی آہٹ پر آنکھیں کھولے اوپر دیکھنے لگی اور تبریز کو دیکھ کر اس
کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی

تبریز اسے جن نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ ان نظروں کا مفہوم سمجھتی اس
کے پاس سے گزری تو تبریز نے اسے بازو سے پکڑے اپنی جانب کھینچا وہ
سیدھا اس کے سینے سے جا لگی

کتنی حسین ہو تم راعنا — تبریز نے اپنے انگوٹھے کی پشت راعنا کے کانپتے
ہونٹوں پر رگڑی تو راعنا تڑپ اٹھی

یہ تم کیا کر رہے ہو بد تمیز انسان۔۔۔ راعنا کو یکدم اس شخص سے خوف
آنے لگا

پیار کر رہا ہوں جانم۔۔۔ تبریز نے یہ کہتے ہی اس کی ساڑھی کا پلو ہٹایا اور
اسے کمر سے پکڑے گھسیٹتا ہوا صوفے پر پھینک چکا تھا
راعنا اس سے پہلے کہ سنبھلتی تبریز نے آگے بڑھتے اس کے ارد گرد اپنے
بازوؤں کا جال بنایا راعنا پیچھے ہاتھ لے جاتی سائیڈ ٹیبل سے واز اٹھاتی
اسے مارنے لگی مگر تبریز نے بڑی چالاکی سے وہ واز راعنا سے چھین کر
فرش پر پھینک دیا اور راعنا کے منہ پر تھپڑ مارتا اس پر جھکا
راعنا کے فرار کی تمام راہیں بند ہو چکی تھیں تبریز ملک پر شیطان حاوی تھا
اور وہ اپنی بھابھی کے جسم سے گھناؤنا کھیل کھیلتا تمام رشتوں کو پامال
کرنے لگا راعنا کی چیخیں اس کی منتیں اس کا رونا تبریز پر کسی چیز کا اثر نہ ہوا

اپنی حوس پوری کرنے کے بعد وہ راعنا کے اوپر سے اٹھا اور لڑکھڑاتا ہوا
اس سے دور ہٹا راعنا ملک جو کہ اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی وہیں
بے سدھ پڑی تھی آنسو اس کے چہرے کو بھگونے لگے
تبھی تبریز اور راعنا نے اپنے قریب کسی کے قدموں کی آواز سنی تو تبریز
کے پسینے چھوٹ گئے وہ جلدی سے چھپ گیا جب کہ راعنا کے اندر خوف
کی لہر جاگی

زبیر نے مجھے دیکھا تو وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔ راعنا نے یہ سوچتے ہی
ارد گرد دیکھا اور پھر ایک اذیت اس کے چہرے پر رقم ہوئی وہ زبیر کو کھونا
نہیں چاہتی تھی

میں زبیر کو فیز کیسے کروں گی۔۔۔ وہ رو رہی تھی اور بڑبڑا رہی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس ٹوٹے بکھرے واز کا ایک ٹکرا اٹھایا اور اس واز سے اپنی کلانی کی نس کاٹی اور دوسرا ٹکڑا اپنے پیٹ میں مارا

ایک چیخ ملک ہاؤس میں گونجی تھی راعنا ملک اپنے آپ کو ختم کر چکی تھی اب تاج شاہ جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا سامنے کی سچوئشن کو سمجھتا اپنا کوٹ اتارتا بھاگتا ہوا راعنا کے پاس پہنچا اور اس کے برہنہ جسم کو ڈھانپتا اسے پکارنے لگا

راعنا۔۔۔ راعنا۔۔۔ اب تاج شاہ اس کے گال تھپک رہا تھا تبھی زبیر ملک وہاں پہنچا اور شکاڈ ہو گیا

زبیر ملک دیوانوں کی طرح سرفنی میں ہلاتا خود کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کا دماغ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ اس کا دوست اس کی بیوی کا رپ کر سکتا ہے مگر تبریز چیخ چیخ کر ابتناج شاہ کو قصور وار ٹھہرا رہا تھا یکدم زبیر ملک کو غصہ آیا اور اس نے ابتناج شاہ کو بے دردی سے مارا

یار میرا یقین کر میں کیسے تیری بیوی کی عزت کے ساتھ کھیل سکتا؟ تو میرا دوست ہے۔۔۔ ابتناج شاہ بری طرح سے مار کھا رہا تھا اور اسے یقین دلارہا تھا

URDUNovelians

جیسے تو سالار درانی کی منگیت پر بری نظر رکھ سکتا ہے ایسے ہی تم نے میری بیوی کی عزت کو بھی پامال کیا۔۔۔ زبیر ملک نے اسے سالار کا حوالہ دیا ابتناج شاہ بچھڑے شیر کی مانند اس پر حملہ آور ہوا

وہ دونوں دوست غلط فہمی کی بنیاد پر آپس میں لڑ رہے تھے

امجد نے بہت مشکل سے دونوں کو چھڑوایا اور صورت حال قابو کرنے کی
_____ کوشش کرنے لگا

ملک ہاؤس میں کہرام مچ چکا تھا ولید کی چیخوں اور سسکیوں میں راعنا ملک کا
جنازہ اٹھاتا تھا

میں آپ کے قاتل ابتناج شاہ اور اس کے پورے خاندان کو برباد کردوں
گاما _____ ولید ملک نے راعنا کی قبر کے پاس کھڑا ہوئے خود سے عہد کیا

وہ بارہ سالہ لڑکا اپنی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ دفن کر کے آیا تو گھر
آتے ہی اپنے دونوں بہن بھائی کو سینے سے لگا لیا
اور پھر دیوانوں کی طرح رویا اس کے رونے سے ملک ہاؤس کے در و دیوار
ہل گئے

ولی۔۔ آج سے تم ہی ان کی ماں ہو تم ہی ان کے بڑے بھائی ہو۔۔ بی
جان نے ولید کو پچکار تے کہا مگر کون جانتا تھا کہ وہ ماں اور بھائی کے ساتھ
ان کے باپ کا بھی فرض نبھائے گا

زبیر ملک تو راعنا کی موت کے بعد دیوانہ ہو چکا تھا بزنس ایک بار پھر سے
تبریز کے ہاتھ لگا اور اس نے نشے اور لڑکیوں کی اسمگلنگ کا کام شروع

کر دیا اس کی بری صحبت نے اسے ہر غلط کام میں ملوث کر رکھا تھا یہاں تک کہ اس کے دوست پاکستان کی خفیہ ایجنسی کو مطلوب تھے

اس نے ایجنسی کی نظروں سے بچنے کے لیے بڑے شریفانہ انداز میں اپنے امپورٹ ایکسپورٹ کے بزنس کے ذریعے اسمگلنگ کا کام شروع کر دیا تھا اور بڑے طریقے سے زبیر کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا

راعنا کی موت کے بعد زبیر کو کسی چیز میں دلچسپی نہیں تھی وہ گھر اور بچوں کو نظر انداز کرتا تھا ہر وقت چیخا چلانا اس کا معمول بن گیا تھا اس کے غصے کا نشانہ ولید بنتا تھا وہ اکثر ولید کو ابتجاج شاہ کا بیٹا تصور کر کے بے دردی سے مارتا تھا مگر رات اس کی کبھی سکون سے نہیں گزری وہ ولید کے سونے کے بعد اس کے کمرے میں جا کر اسے بینڈج کرتا تھا اس کے زخموں پر مرہم رکھتا تھا اسے لگتا تھا ولید سو گیا ہے مگر ولید کی آنکھوں سے تو نیند روٹھ گئی تھی وہ چھپ چھپ کر روتا تھا اپنی ماں کی موت پر

اسے ابتهاج شاہ سے شدید نفرت محسوس ہوتی تھی وہ بڑا ہو کر شاہ خاندان کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا #دا_ڈیزائر

ماہی_راجپوت #

قسط نمبر 34_35 #

ڈبل_لیپی سوڈ #

#boldromanticnove #romanticnovel

راعنا کی موت کے بعد زبیر کو کسی چیز میں دلچسپی نہیں تھی وہ گھر اور بچوں کو نظر انداز کرتا تھا ہر وقت چیخنا چلانا اس کا معمول بن گیا تھا اس کے غصے کا نشانہ ولید بنتا تھا وہ اکثر ولید کو ابتهاج شاہ کا بیٹا تصور کر کے بے دردی سے مارتا تھا مگر رات اس کی کبھی سکون سے نہیں گزری وہ ولید کے سونے کے بعد اس کے کمرے میں جا کر اسے بینڈج کرتا تھا اس کے

زخموں پر مرہم رکھتا تھا اسے لگتا تھا ولید سو گیا ہے مگر ولید کی آنکھوں
سے تو نیند روٹھ گئی تھی وہ چھپ چھپ کر روتا تھا اپنی ماں کی موت پر
اسے اب تاج شاہ سے شدید نفرت محسوس ہوتی تھی وہ بڑا ہو کر شاہ خاندان
کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا

ولید اکثر زبیر کے رویے پر پریشان رہتا تھا وہ یہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ جو
زبیر ملک اس پر جان دیتا تھا وہی زبیر ملک آج اس سے اتنی نفرت کیوں
کرتا ہے وہ جو اس کی آنکھ سے نکلتے ایک آنسو پر پریشان ہو جایا کرتا تھا وہی
زبیر اب اس کے آنسوؤں کا سبب بنتا جا رہا تھا

مگر آہستہ آہستہ اسے اس رویے کی عادت ہو گئی وہ سب کچھ سہتا رہتا تھا
ہنس کر۔۔۔ وہ زبیر ملک کے سامنے خود کو قربان کرنے کو تیار رہتا تھا

اس کی زندگی اپنے بہن بھائی کے گرد گھومتی تھی، کبھی زیر کو تھام اور زائشہ سے اونچی آواز میں بات کرنے نہیں دیتا تھا زیر اسے چاہے جو کہہ لے وہ برداشت کرتا تھا مگر جب بات اس کے بہن بھائی کی آتی تو وہی ولید باغی بن جاتا تھا اور اس کی آنکھوں سے چھلکتی یہ بغاوت زیر ملک کو حیران کر دیا کرتی تھی وہ اس گھر کے سب بچوں کا سایہ بن چکا تھا وہ ان سب کا گڈ فادر تھا



امجد میں اب تاج شاہ پر کیس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ زیر ملک تھکے تھکے انداز میں امجد سے مخاطب ہوا وہ دونوں بھائی اسٹڈی روم میں بیٹھے تھے امجد ایک کیس کی فائل ہاتھ میں تھامے پڑھ رہا تھا جبکہ زیر ملک اس کے پاس

خاموش بیٹھا تھا اور پھر یکدم اپنے دل کی بات کہہ دی تبھی ولید ملک جو کہ امجد سے کچھ بات کرنے کی نیت سے آیا تھا ان دونوں کی آپسی گفتگو سنتا وہیں دروازے کے پاس رک گیا

بھائی وہ بہت پاور فل ہیں ہم ان کے سامنے کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔ امجد ملک نے زیر کو سمجھاتے ہوئے کہا

یار وہ ہمارے بابا جان بھی سیاست میں رہ چکے ہیں اب تاج شاہ ایک بیوروکریٹ ہے اینڈ نتھنگ ایلس وہ سیاستدان سے زیادہ پاور فل نہیں ہو سکتا۔۔۔ زیر نے امجد سے کہا

URDU NOVELIANS

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ سیریلی بھائی آپ کو نسی دنیا کے مکین ہیں؟ سیاستدان تو کٹھ
پتلی کا کام کرتے ہیں

سیاست میں رہنے سے کچھ نہیں ہوتا اب تاج شاہ بیورو کریٹ ہیں بھائی اس
شہر کے بے تاج بادشاہ ان کے سامنے آپ کے بابا جان کا سیاسی تعلق
کوئی اہمیت نہیں رکھتا اس لیے ان سے ٹکر لینے کا خیال دل سے نکال
دیں۔۔۔ امجد ملک یہ کہتے ہی صوفی سے اٹھا باہر کی جانب بڑھ گیا

آج نہیں توکل تمہیں برباد تو میں ہی کروں گا اب تاج شاہ _____ زیر ملک
نے دانت چباتے کہا

ڈیڈ۔۔۔ اب تاج شاہ کو برباد کر کے آپ کے سامنے اس کا سر نہ لایا تو میرا نام بھی ولید ملک نہیں۔۔۔ ولید ملک دل ہی دل میں عہد کرتا بولا



یہ منظر اسلام آباد کے ہیڈ کوارٹر کا ہے جس کے ایک سیکرٹ روم میں
چیف بیٹھے تھے اور ان کے گرد چار لوگ اپنی اپنی پوزیشن سنبھالے ہوئے
تھے سربراہی کرسی پر بیٹھے چیف سب کو ایک نظر دیکھتے گویا ہوئے

ملک کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں آئے روز لڑکیاں اور
_____ لڑکے اغواء ہو رہے ہیں

جاتے کہاں ہیں کسی کو علم نہیں۔۔۔ منی لانڈرنگ کا کام عروج پر جا رہا ہے
جوان نسل نشے میں دھت خود کو تباہ کر رہی ہے اور افسوس تو اس بات کا
ہے کہ ہمارے اپنے ہی اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں

چیف بولتے بولتے خاموش ہو گئے اور ان کی نظر خاموش بیٹھے ابتناج شاہ پر پڑی

ابتناج شاہ نے اپنی صلاحیت اور قابلیت کی بنیاد پر اپنا ایک نام بنا رکھا تھا اسی بناء پر اسے ایجنسی نے چن لیا تھا وہ کئی سالوں سے خفیہ ایجنسی کے لیے کام کر رہا تھا وہ دشمن کے لیے موت تھا اس کی کارکردگی اور جنون نے اس کی ایجنسی میں بھی ایک پہچان کروادی تھی اور چیف نے اپنے بعد اسے ہی چیف مقرر کر لیا تھا ابتناج شاہ کی ان خفیہ سرگرمیوں کا کسی کو علم نہیں تھا اور نہ ہی اس نے کسی کو معلوم ہونے دیا تھا

عالمین کے جانے کے بعد اس نے خود کو کام میں مصروف کر لیا تھا اور پھر زامیہ سے شادی کے بعد تو وہ حویلی جانے کی بجائے خود کو کام میں ہی مصروف رکھتا تھا لیکن جب وہ تھک جاتا تھا اس کی طلب بڑھتی تھی تو وہ

عالین کی تلاش میں بھٹکتا زامیہ کی قربت میں کچھ پل گزارتا مگر جو سکون اسے عالین کے ساتھ ملتا تھا وہ سکون زامیہ کے پاس سے نہ مل پاتا

ابتناج شاہ کے ساتھ اس کے ٹیم ممبرز میں امجد ملک بھی تھا جو ابتناج شاہ کا رائٹ ہینڈ مانا جاتا تھا وہ بھی ابتناج کی خاموشی کو محسوس کرتا چیف کے ساتھ اپنے اگلے مشن کو ڈسکس کرنے لگا

میٹنگ ختم ہوتے ہی چیف سب سے پہلے نکلے اور ان کے پیچھے ابتناج اور امجد بھی نکلے تبھی چیف نے امجد کو کال ملاتے اسے قریبی ایک کیفے میں بلایا



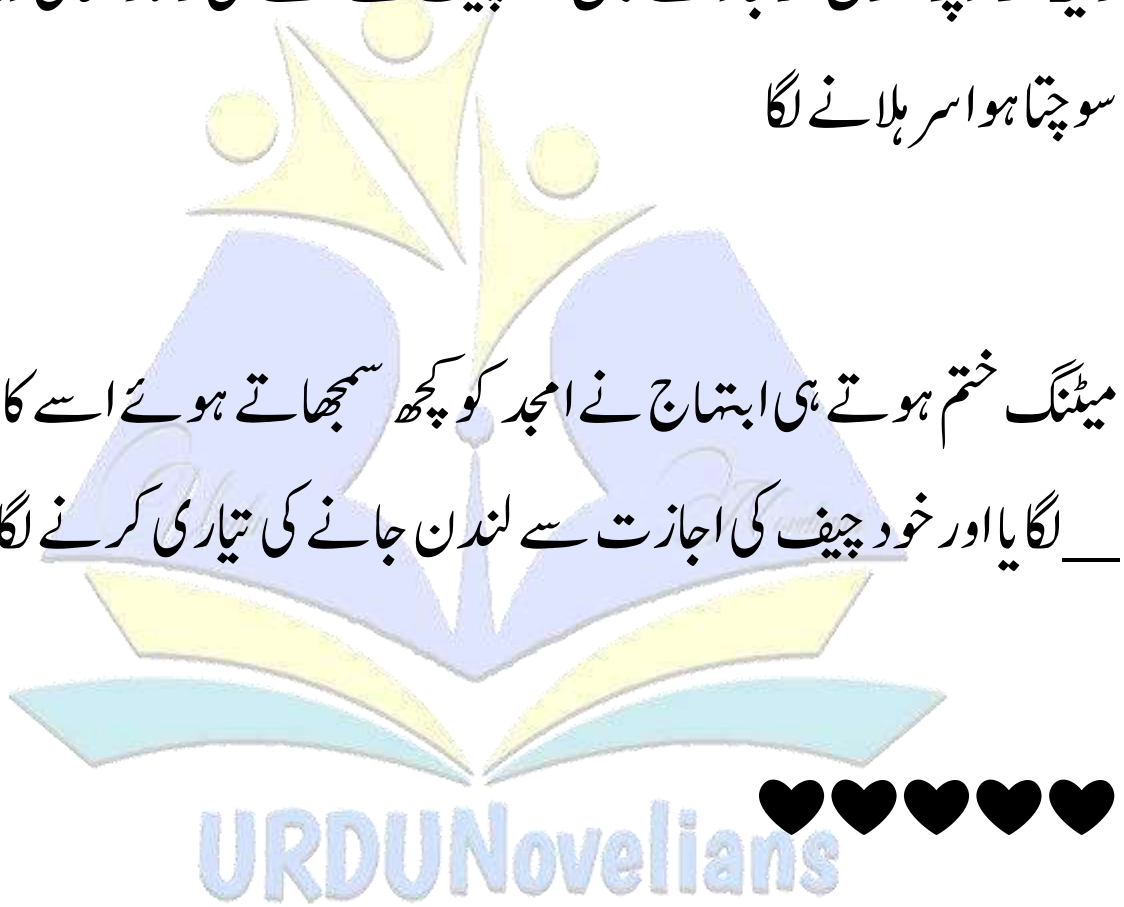
کیا بات ہے ابتاج؟ چیف نے ابتاج سے اس کی خاموشی کا سبب دریافت کیا ابتاج نے چونکتے ہوئے ان کی جانب دیکھا

بس اپنی بیٹی کی وجہ سے پریشان ہوں اسے میری ضرورت ہے
چیف ___ ابتاج نے تھکے لہجے میں کہا چیف اور امجد ابتاج شاہ کی عنود
سے دلی وابستگی کے بارے میں بخوبی واقف تھے

اس کا آپریشن تو ہو چکا ہے ناں؟ چیف نے استفسار کیا
آپریشن ہو چکا ہے مگر وہ مینٹلی بہت ڈسٹرب ہے وہ مجھ سے خفاء ہے اور
اب تو عالی سے بھی دور بھاگنے لگی ہے ___ ابتاج نے بے بسی کا اظہار
کرتے کہا

تم کچھ دن کے لیے لندن چلے جاؤ وہ تمہیں نہ بھی ملے تم اسے دور سے
دیکھ کر تو پر سکون ہو جاؤ گے ناں؟؟ چیف نے اسے نئی راہ دکھائی وہ کچھ
سوچتا ہوا سر ہلانے لگا

میٹنگ ختم ہوتے ہی ابتناج نے امجد کو کچھ سمجھاتے ہوئے اسے کام پر
__ لگایا اور خود چیف کی اجازت سے لندن جانے کی تیاری کرنے لگا



سر سب دیکھ رہے ہیں اب تو آپ مجھے چھوڑ دیں __ امجد ملک نے ابتناج
کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تو ابتناج اس سے دور ہٹا

وہ دونوں اس وقت ایئر پورٹ پر کھڑے تھے

پتا نہیں کیوں امجد بس دل عجیب سا ہو رہا ہے یوں لگتا ہے کہ میں تمہیں
کبھی دوبارہ گلے نہیں لگا پاؤں گا۔۔۔ اب تاج نے اپنے خدشے کا اظہار
کرتے کہا

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے سر۔۔۔ امجد نے اپنی آنکھ سے نکلتے آنسو کو صاف
کرتے کہا

URDUNovelians

یار میں مرنا نہیں چاہتا مجھے اپنی عنود اور التفات کی خوشیاں دیکھنی ہے اور
مجھے اپنے بیٹے کو ڈھونڈنا ہے اسے سینے سے لگانا ہے۔۔۔ اب تاج شاہ نے
تھکے انداز میں کہا

لیکن مجھے یقین ہے میں مر بھی گیا تو آپ میری بیٹیوں کو یتیم نہیں ہونے
دیں گے۔۔۔ امجد کی بات سن کر اب تاج کا دل میں ٹیس سی اٹھی اس نے
امجد کو ایک بار پھر سینے سے لگا لیا دونوں کتنی ہی دیر خاموش آنسو بہانے
لگے

پاس کھڑی قسمت انہیں دیکھ کر مسکراتی



امجد ملک ابرش اور ولید بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے جب امجد نے
لیپ ٹاپ پر ایک ڈاکو منسٹری آن کی تو ولید نے حیرت سے اس سے سوال
کیا

چاچو یہ کس کی ڈاکو منسٹری ہے؟
ولید کی بات سن کر امجد ملک حیران ہوئے
کی ڈاکو منسٹری ہے۔ امجد نے ولید کی طرف دیکھتے spy یہ پاکستانی
جواب دیا

آئی ایس آئی یہ کیا ہے؟ ولید نے پھر سے سوال کیا Spy
کیا ہے؟ پانچ سالہ ابرش ملک نے بھی دلچسپی سے امجد سے I.S.I بابا یہ
پوچھا تو امجد نے گہرا سانس لیا

دنیا کی کسی بھی ایجنسی، ٹی وی اینکر گورنمنٹ عام عوام کو آج تک معلوم نہیں ہوا کہ آئی ایس آئی کیا ہے ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ ایک کامیاب شکاری ہے جو شکار بھی کرتا ہے کامیاب بھی ہوتا ہے کسی کو نہ دکھائی دیتا ہے ناسنائی دیتا ہے نامحسوس ہوتا ہے بس اپنا کام کر کے عائب ہوتا ہے

امجد ملک نے ابرش کی جانب دیکھتے کہا مگر وہ سنا ولید کو رہا تھا

چاچو یہ مار خور کیا ہے اور یہ شکار کیسے کرتا ہے؟ اب کی بار ولید نے امجد سے سوال کیا

URDUNovelians

بیٹا انہیں ہی مار خور کہتے ہیں اور مار خور جب وار کرتا ہے تو دشمن اس کے وار کو ہلکا لیتا ہے اور اگر مار خور خاموش ہو تو نادان دشمن اپنی جیت سمجھ لیتا ہے

لیکن جہاں تک مجھے لگتا ہے دشمن کو اور کچھ نا سمجھ لوگوں کو کبھی بھی مار خور کے اس خفیہ انداز کی سمجھ نہیں آئے گی کیونکہ مار خور کے حملہ کرنے کا انداز اتنا تیز ہوتا ہے کہ دشمن اپنے انجام سے انجان رہتا ہے

نہیں یقین تو روس کو دیکھ لو یعنی مار خور نے اپنے انداز میں چال چلی تو روس کو احساس تک نہ ہوا آئی ایس آئی کا معیار بتاؤں تو روس جان چکا پاکستان کا مقابلہ نہ سامنے سے کیا جاسکتا ہے نہ چھپ کر کیونکہ یہ وہ طاقت

ہے جو نظر تو آتی نہیں پر اپنے ہونے کا احساس تب دلاتی ہے جب واپسی
کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں

بات یہی پر ختم نہیں ہوتی ہے ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں مار خور
زندگی اور موت کی بازی صرف پاکستان کے لئے بلا سنڈ کھیلتا ہے جس کی
بدولت دشمن آج اپنے حواس کھو بیٹھا ہے

آئی ایس آئی کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟ ولید نے ایک اور سوال داغا

URDUNovelians

کچھ لوگ فیک آئی ایس آئی بنے ہوتے ہیں ان کے خیال میں آئی ایس آئی
کوئی سکیورٹی کمپنی ہے بس جاو اور ڈیوٹی کرو

جبکہ سچ تو یہ ہے کہ ان کی پرسنل میٹنگز ہوتی ہیں اور پرسنل میٹنگز میں وزیر اعظم وزیر دفاع بھی نہیں بیٹھ سکتے ان کو رپورٹ پیش کی جاتی ہے کہ اس چیز پر میٹنگ ہوئی آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر میں کوئی دوسرے ادارے کا بندہ بغیر پاس کے نہیں جاسکتا آرمی چیف اگر ہیڈ کوارٹر جائے گا تو 3 تین دن پہلے وہ رپورٹ کرے گا کہ مجھے اس کام کے لئے ہیڈ کوارٹر جانا ہے آئی ایس آئی آفیسرز جب کسی میٹنگ فیسٹول میں شرکت کرتا ہے تو دوسرے اداروں کے سپاہی نہیں انکے آفیسرز بڑے بڑے کرنل میجرز جرنلز گیٹ پر سپاہی کی طرح ڈیوٹی کرتے ہیں آئی ایس آئی کے گھروالوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ میرا بیٹا میرا شوہر میرا بھائی آئی ایس آئی والا ہے کیونکہ وہ اپنے فیملی کو بھی نہیں بتاتا

اور نہ ہی آئی ایس آئی انٹرنیٹ پر لڑکیوں سے عشق معشوقی چلاتا ہے اس کی زندگی کا مقصد صرف اپنے ملک کا دفاع ہوتا ہے

امجد ملک بولتے بولتے خاموش ہو گیا اس کی آنکھوں کی سپارک ولید کی
نظروں سے مخفی نہ رہی ولید اس سپارک میں کھو چکا تھا ایسی ہی سپارک وہ
_____ اپنی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا

چلو ان باتوں کو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ تم لوگ بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ امجد
ملک نے ان دونوں سے استفسار کیا

میں تو پولیس فورس جوائن کروں گی۔۔۔ ابرش نے چمکتے ہوئے کہا

اور ولید تم؟ امجد نے ولید سے استفسار کیا

چاچو کیا مار خور پاور فل ہوتا ہے؟ ولید نے امجد سے سوال کیا

ہاں میری جان بہت طاقتور___ امجد نے اسے جواب دیا

چاچو میں بڑے ہو کر مار خور بنوں گا___ ولید ملک کی بات سن کر امجد
ملک چونک گئے

تبریز نے آہستہ آہستہ زیر کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا وہ اس کے دماغ سے
کھیل رہا تھا اسے غلط کاموں کی طرف مائل کرتا جا رہا تھا اور زیر ملک جس
کے زہن پر ابتر شاہ کو مارنے کی دھن سوار تھی وہ آنکھیں بند کیے اس
راستے پر چلنے لگا تھا

دوسری جانب ایجنسی میں تہریز کے دوستوں کے نام کی فائل کھل چکی تھی اور امجد کے ہاتھ اپنے بھائی تہریز کے خلاف بھی ثبوت اکٹھے ہو چکے تھے اس نے اب تہاج شاہ کو کال ملائی

سر۔۔۔ تہریز کے خلاف سارے ثبوت اکٹھے ہو چکے ہیں میں آج ہی وہ ثبوت لے کر ہیڈ کو ارٹر خبر کروں گا۔۔۔ امجد کی بات کمرے میں آتے تہریز نے سن لی اور وہ پیچ و تاب کھاتا رہ گیا اس نے دل ہی دل میں امجد کو راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا تھا

امجد ملک جیسے ہی گاڑی لے کر گھر سے نکلا ایک اور گاڑی اس کے تعاقب میں تھی سنسان سڑک پر اس کی گاڑی پر حملہ ہوا اور اسے روک دیا گیا وہ جیسے ہی گاڑی سے نکلا تہریز ملک نے اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر

بے دردی سے مارا امجد ملک پر ظلم ڈھائے گئے مگر اس نے اپنی زبان نہ کھولی یہاں تک کہ اس کی زبان کاٹ دی گئی تبریز کی آہ مٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی اس نے اپنے بھائی کو دودن بے دردی سے ٹارچر کرنے کے بعد اس کے وجود کے دو ٹکڑے کرتے ایک حصہ زیر اور دوسرا حصہ ابتناج شاہ کو بھیجا ابتناج شاہ اپنے عزیز از جان اور وفادار دوست کی بے دردی سے ہوئی موت پر خون کے آنسو رویا

دوسری جانب تبریز نے زیر کے سامنے امجد کی موت کا سارا ملبہ حیدر شاہ پر گرایا کیوں کہ بزنس فیلڈ میں حیدر شاہ اسے برے طریقے سے شکست دے چکا تھا اور حیدر شاہ کی محبوبہ صنم جو کہ ایک رقاصہ تھی اس پر تبریز ملک کی گندی نظر تھی جس وجہ سے حیدر شاہ کو نیچا دکھانے کے لیے تبریز نے اپنے بھائی کی موت کا سارا الزام اس پر ڈال دیا اور یوں ابرش ملک کے

دل میں انتقام کی آگ بھڑکی اور دوسری جانب ولید ملک کے دل میں شاہ
_____ خاندان کی بربادی کا فیصلہ مضبوط سے مضبوط ہو گیا

امجد ملک کی موت کے بعد زبیر ملک ایک بار پھر سے بکھر گیا
میں اب تاج شاہ کے گندے خون کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہوں اور وہ
_____ ایک ایک کر کے میرا خونی رشتہ مجھ سے چھین رہا ہے
وہ اپنی والدہ کے سامنے بیٹھا رو رہا تھا

کیا مطلب؟ بی جان نے زبیر سے استفسار کیا
جی بی جان وہ ولید میرا اور راعنا کا بیٹا نہیں ہے بلکہ وہ اس اب تاج شاہ کا
ناجائز بیٹا ہے جس کی ماں پر اب تاج نے اعتبار نہ کیا اور اسے تنہا چھوڑ

_____ دیا

زیر ملک نے بی جان کو بتایا اور ولید ملک کے پاؤں تلے سے زمین کھینچ لی
وہ کمرے کے باہر ہی کھڑا سب سن رہا تھا

چپ زیر۔۔۔ آج کے بعد تم ایسا نہیں بولو گے وہ صرف میری راعنا کے
جگر کا ٹکڑا ہے میں اسے کسی کو نہیں دوں گی اور خبردار جو تم نے اسے
ناجائز بولا۔۔۔ بی جان یکدم غصہ ہوئی تو زیر کو پہلی بار اپنے سخت الفاظ کا
اندازہ ہوا

تبھی اس کی نظر ولید ملک پر پڑی ولید وہاں سے بھاگ گیا زیر اس کے
پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا آیا

ولید روتا ہوا اندھا دھند بھاگ رہا تھا زیر اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اس تک
پہنچا

Don't____ don't touch me Dad____ stay away
from me____

میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں____ ولید زبیر کو خود سے دور کرتا گویا ہوا

نہیں ولی____ ولی تم میرے بیٹے ہو میرے اور میری راعنا کے____ میں
جھوٹ بول رہا تھا بکو اس کر رہا تھا غصے میں تھا میں____ زبیر نے اسے یقین
دلاتے کہا مگر ولید نفی میں سر ہلاتا بولا

I said Stay away____

آپ جھوٹ اب بول رہے ہیں ڈیڈ____ ولید نے زبیر کی جانب دیکھتے
بے بسی سے کہا زبیر نے آگے بڑھتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

اس دن کے بعد سے ولید ملک مکمل طور پر خود کو بدل چکا تھا اسے زیر ملک کی خود سے نفرت کا سبب بھی معلوم ہو چکا تھا اس نے ضد کرنا چھوڑ دیا تھا ہر وہ چیز جو اپنا حق سمجھ کر وصول کرتا تھا اب اسے زیر ملک کا احسان سمجھ کر لیتا تھا زیر ملک نے اپنا رویہ بدل لیا تھا وہ ایک بار پھر سے اسے توجہ اور محبت دے رہا تھا مگر ولید ملک نے خود پر ایک خول چڑھا لیا تھا اور نہ کسی سے بلا ضرورت بات کرتا تھا

ابتاج شاہ کی ناجائز اولاد "ان الفاظ کی بازگشت ہر وقت اس کے کانوں میں سنائی دیتی تھی اور وہ بے بسی سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے ان الفاظ سے جاب چھڑوانا چاہتا تھا ان الفاظ نے اس کی شخصیت کو مسخ کر دیا تھا جسے اسے ایک بار پھر سے سنوارنا تھا

اب تبریز ملک کی گندی نظر امجد ملک کی بیوی پر تھی وہ اسے اپنے بستر کی زینت بنانا چاہتا تھا اس کے لیے اس نے امجد ملک کی بیوی کو بہانے بہانے سے چھونے کی کوشش شروع کر دی وہ اپنی عدت کے دنوں میں خود کو اس جانور سے چھپائے پھرتی تھی اس کی عدت کے بعد تو تبریز ملک کو کھلی چھوٹ مل گئی تھی اس کی یہ حرکتیں بی جان سے چھپ نہ سکی تو بی جان نے ایک کڑا فیصلہ کیا اور امجد کی بیوی اور اس کی بیٹیوں کو راتوں رات ابتاج شاہ کے پاس بھیج دیا

مجھے یقین ہے میں مر بھی گیا تو آپ میری بیٹیوں کو یتیم نہیں ہونے دیں گے

ابتاج شاہ کو یہ الفاظ چین سے سونے نہیں دیتے تھے اس نے بی جان سے رابطہ کیا اور ان سے امجد ملک کی بیٹیوں کی ذمہ داری اٹھانے کی خواہش کا

اظہار کیا تھا اس کے اندازے کے برعکس بی جان نے بڑی آسانی سے انہیں
ابتہاج شاہ کے پاس بھیج دیا ابتہاج نے امجد کی بیوی کو بہنوں کی طرح
عزت دی

میری اپنی کوئی بہن نہیں ہے آج سے آپ ہی میری بہن ہیں__ ابتہاج
شاہ نے امجد کی بیوہ کو کہا تو وہ اس مان پر مسکرا اٹھی

زبیر ملک کو جب امجد کی بیوی اور بیٹیوں کے غائب ہونے کا علم ہوا تو اس
نے خوب ہنگامہ کیا

وہ محفوظ ہاتھوں میں ہیں__ بی جان نے یہ کہہ کر زبیر کو خاموش کر دیا
اور یوں ابرش اور عنزش ابتہاج شاہ کے زیر سایہ پرورش پانے لگی

ولید ملک تو ابرش کے جانے کے بعد ہر وقت ادا اس رہتا تھا بھلے ہی اس کا
ابرش سے رابطہ تھا لیکن اس کے کئی بار پوچھنے پر بھی ابرش نے اسے اپنی
لوکیشن نہیں بتائی

کیوں کہ ابرش کو اپنی ماں اس اپارٹمنٹ میں محفوظ نظر آتی تھی بنسبت
_____ ملک ہاؤس کے

دوسری جانب ولید ملک نے لندن جانے کی ضد کی تو اس کی ضد کی وجہ
سے زیر ملک بی جان اور بچوں کو لے کر لندن شفٹ ہو گیا اور تمبریز ملک
پاکستان میں موجود بزنس کے نام پر کالے دھندے کو فروغ دینے لگا
لندن کے جس اسکول میں ولید نے ایڈمیشن لیا تھا اسی سکول میں عزائم شاہ
بھی پڑھتا تھا اور عزائم شاہ نے سولہ سال کی عمر میں ہی شو بزنس میں
اینٹری کی اور یہاں سے اس کے عروج کا دور شروع ہوا

ولید کو جب عزائم کی اسٹرگل کا علم ہوا تو وہ اس سے انسپائر ہوا اس نے
خود کو بھی عزائم کی طرح بنانے کا فیصلہ کیا

وہ پندرہ سالہ لڑکا اپنے سے عمر میں ایک سال بڑے عزائم شاہ کا پہلا فین
اور فالور بنا تھا عزائم شاہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا پہلا فین اس کے زوال میں
اس کا بہترین ساتھی بنے گا

ولید اور عزائم کی دوستی کے سبب ہی صائمہ اور زبیر کی فیملی کا آپس میں
دوبارہ رابطہ ہوا صائمہ اپنی بہن کی بے درد موت کا سن کر بہت روئی اسے
امجد ملک کی موت پر بھی افسوس ہوا وہ جانتی تھی ان سب کا زمرہ دار تبریز
ملک ہے مگر وہ خاموش ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ بی جان اور زبیر کی
آنکھوں پر تبریز ملک کی محبت کی پٹی چڑھی ہے ویسے بھی صائمہ کا سگاہر

رشتہ اس سے بچھڑ گیا تھا اس کے پاس اب رشتوں کے نام پر عزائم شاہ ہی
تھا اس کا بیٹا

صائمہ نے راعنا کے بچوں میں اور اپنے بیٹے میں کوئی فرق نہ کیا وہ ان
تینوں پر بھی ایسے ہی جان نچھاوڑ کرتی تھی اس نے اپنا ایک چھوٹا سا کیفے
بنایا تھا جسے آگے چل کر عزائم شاہ نے لندن کا ایک مشہور ہوٹل بنایا تھا
وقت تیزی سے گزرنے لگا ولید اور ابرش کی انٹرنیٹ پر چیٹ ہوتی تھی
ابرش اسے دن بھر کے قصے کہانیاں سناتی

ولید نے اولیول کے بعد پاکستان جانے کا فیصلہ کیا اور اس نے اپنے دوست
کے فادر کے تھروپاک آر می جوائن کر لی

اس کی انتھک محنت اور بہادری کے سبب اسے جلد ہی ایجنسی کا حصہ بنایا گیا
اور اسے بہت جلد ایک مشن سونپا گیا جس کی سربراہی اب تاج شاہ کر رہا تھا

ابتنج شاه كو وه اپنى قابليت سے امپرس كر چكا تھا ابتنج نے هى اس كا نام
ليور كها تھا مگر ليو ابتنج سے دور رهتا تھا اسے ابتنج سے چڑ محسوس هوتى
تھى ابتنج شاه نے ليو كے رويے كى وجه تلاش كرنے كى كوشش كى مگر
_____ اسے وه وجه معلوم نه هو سكى

ابتنج كى محنت اور سپورٹ سے هى ابرش ملك پوليس لائن ميں آئى تھى وه
حيدر شاه سے بدلہ لینا چاهتى تھى جب اس كے بارے ميں معلومات اكٹھى
كرتے كرتے اسے شاه خاندان كے اس مغرور شهناده ميحجر زواق شاه سے
محبت هو گئى اور اس نے سب سے پہلے اپنے بچپن كے سا تھى وليد كو بتايا تو
وليد كا دل بهت برى طرح ٹوٹا اس كے وهم وگمان ميں بهى نه تھا كه اس كى
ابرش كبهى كسى اور كے خواب ديكھ سكتى هے مگر جلد هى اس نے اپنى قسمت
كے لكھے كو قبول كيا اور هر قدم پر ابرش كا سا تھ ديا اس نے ابرش كو زواق
سے دھوكے سے شادى كرنے سے روكا مگر ابرش كسى كى سنتى كهائ تھى

لیو کی زندگی کے دو ہی مقصد تھے شاہ حویلی کے ایک ایک مکین کو برباد کرنا اور دوسرا اس ملک کی خاطر خود کو قربان کرنا وہ دن رات اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا تھا اس کی دشمن پر ایک دھاک تھی اس کے خوف سے دشمن کانپ جاتا تھا وہ اس ملک سے غداری کرنے والے کے لیے موت تھا

مگر جیسے ہی وہ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہوتا اسے ابرش کی یاد شدت سے ستاتی تھی وہ روتا تھا بلکتا تھا اپنے رب سے ابرش کی خوشیاں مانگتا تھا مگر اس کی دعائیں ایک خاص وقت کے لیے محفوظ کر لی گئی تھیں

URDUNovelians



ابرش ملک جیسے جیسے بڑی ہوتی جا رہی تھی وہ ہو بہو راعنا کی کاپی بن گئی تھی اسے دیکھ کر اکثر زبیر ملک بھی ٹھٹھک جاتا تھا اور ولید ملک کو تو اس چہرے سے بلا کا عشق تھا زبیر ملک کی زندگی میں ابرش کا مقام زائشہ سے بھی زیادہ بڑا تھا وہ اسے اپنی بہو بنانا چاہتا تھا مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا

بی جان کے کہنے پر ابستاج شاہ نے ابرش اور عنزش کو ملک ہاؤس جانے کی اجازت دے دی عنزش تو تہام ملک کے سحر میں جکڑتی جا رہی تھی مگر تہام کی جانب سے اس کے لیے "نولفٹ" کا بورڈ لگا ہوتا تھا



ابرش کو ابستاج شاہ اور امجد ملک کی بیوی نے اس کی حقیقت بتادی تھی وہ تبریز کی حقیقت سے واقف ہو چکی تھی اس نے جب زبیر کو تبریز کی حقیقت بتائی تو زبیر اس پر بہت غصہ ہوا تھا ابرش کی زبیر سے تلخ کلامی ہوئی تو ابرش نے ملک ہاؤس جانا چھوڑ دیا تھا

URDU NOVELIANS

دوسری جانب جب لیو کوزیر اور تمبریز کے کالے دھندوں کا علم ہوا تو اس نے ان دونوں کو روکنے کی کوشش کی مگر وہ دونوں نہ مانے ولید جانتا تھا کہ جلد ہی ان کا کیس ایجنسی میں کھلے گا اور پھر انہیں بچانا ولید ملک کے لیے مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا



ولید کے کئی بار سمجھانے پر جب زیر نہ مانا تو ولید نے زیر سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا ان دونوں کے بیچ ایک ان دیکھی دیوار بن چکی تھی جسے پاٹنے کی دونوں نے ہی کوشش نہ کی مگر پھر بھی وہ دونوں ایک دوسرے کی فکر کرتے تھے



یہ ایک خوبصورت شام کا منظر ہے جب عالین اور ابتناج شاپنگ کے لیے اپنے اپنے گھر سے نکلے تھے عنود کا برتھ ڈے تھا اور پہلی بار وہ دونوں اس کا برتھ ڈے سیلبریٹ کرنے والے تھے تبھی عالین ابتناج کی لینڈ کروزر دیکھ کر اپنی گاڑی سے نکلی اور ڈرائیور کو گاڑی واپس لے جانے کا بولتی ابتناج کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی

ابتناج شاہ نے اس کے بیٹھتے ہی گاڑی زن سے دوڑادی اس کا ہاتھ عالین کے ہاتھ میں تھا اور خود وہ خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا

ہاٹ کیک__ ابتناج شاہ نے عالین کا ہاتھ تھام رکھا تھا جب اس کی پکار پر وہ دل و جان سے مسکرایا

آپ نے میرا ہاتھ تو ایسے پکڑا ہوا ہے جیسے ہم کوئی ٹین ایجر مچلنا ہوں

عالمین نے ہنستے ہوئے کہا

مچلنا تو ہیں ناں۔۔۔ اب تہاج نے گاڑی روکتے کہا

آپ کو ایک راز کی بات بتاؤں آپ بڑھے ہو گئے ہیں۔ عالین نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ابھتاج کے کان کی لو کو کاٹتے کہا

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ سیر یسلی عالی۔۔۔ مجھ میں ابھی بھی اتنا سٹینا ہے کہ تم
پوری رات سمٹتے ہوئے شر ماتے ہوئے میری شدتیں سہتے ہوئے میری

بانہوں میں گزار سکو۔۔۔ اب تاج شاہ نے ایک آنکھ دباتے کہا اور اپنی زبان
عالین کے لبوں پر پھیری عالین تو اس لمس پر کانپ اُٹھی اور اب تاج کو خود
سے دور کیا

شاہ سائیں میں ابھی تک سالار کے نکاح میں ہوں یہ حرکتیں زیب نہیں
دیتی ہمیں ایم سوری شروعات میری طرف سے ہوئی تھی۔۔۔ عالین نے
شرمندہ ہوتے کہا تو اب تاج شاہ بھی لب بھینچے اس سے دور ہٹا اور خاموشی
سے گاڑی چلانے لگا

ویسے سنیں۔۔۔ نکاح سے ایک دن پہلے اپنی مونچھیں تھوڑی سی کم کروا
دیجئے گا اور یہ جو آپ کے چہرے پر بڑھی ہوئی شیوہے ناں اسے بھی
ٹھیک کروا لیجئے گا بہت چبھے گی مجھے

عالین نے آخری الفاظ دھیمے لہجے میں کہے مگر ابتهاج شاہ کے کانوں نے
اس کی پوری بات سن لی تھی اور وہ اس کی جانب دیکھتے بولا

اور تم ریڈ کلر کی ساڑھی پہننا قسم بخدا ابتهاج شاہ منہ دکھائی میں اپنا سر
تمہارے قدموں میں پیش کرے گا۔ ابتهاج شاہ نے دل پر ہاتھ رکھتے
_____ نگاہ جھکاتے کہا تو عالین اس کی بات سن کر بلش کرنے لگی

کچھ ہی دیر میں دونوں شاپنگ مال پہنچے جب عالین کی نظر ایک لڑکے پر پڑی
تو وہ ٹھٹھک گئی

URDUNovelians

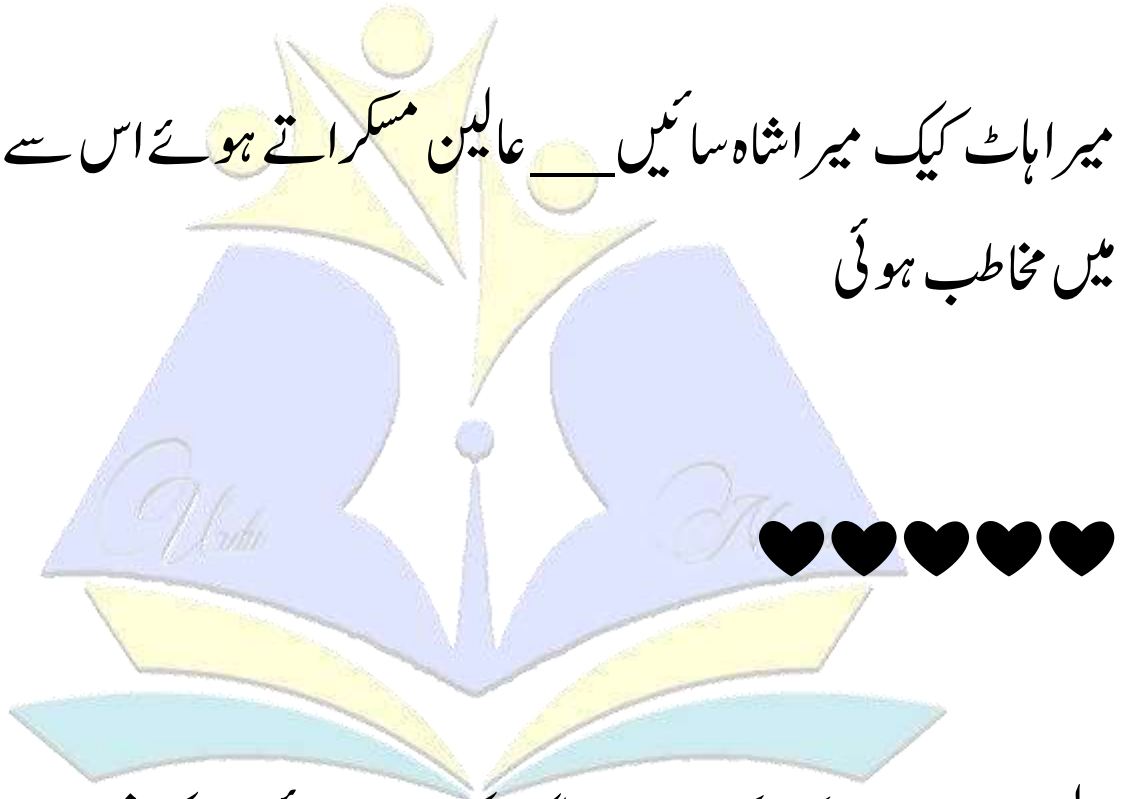
ون سیکنڈ شاہ سائیں___ عالین یہ کہتے ہی ابتاج سے ایکسیوز کرتی اوپر کی جانب بھاگی وہ اس لڑکے کو فالو کر رہی تھی مگر وہ لڑکا اس کی نظر سے او جھل ہو چکا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے وہ وہیں رینگ پر ہاتھ رکھے فرش پر بیٹھتی چلی گئی

جانے کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم یہیں کہیں ہو___ عالین دل پر ہاتھ رکھتی خود کو سنبھالتی ابتاج کے پاس چلی گئی جو کہ اسے یکسر ___ فراموش کیے اپنی عنود کے لیے شاپنگ کرنے میں مصروف تھا

وہ خود کو کمپوز کرتی ابتاج کا ساتھ دینے لگی مگر اس کا زہن اس لڑکے کی طرف ہی تھا تبھی ابتاج کو ایجنسی سے کال موصول ہوئی جسے سنتا وہ عالین سے معذرت کرتا اسے گاڑی کی چابی سونپے وہاں سے چلا گیا عالین

کیانی اس کی پشت کو گھورنے لگی اسے ابھتاج نے اپنی جاب کے بارے
میں سب بتایا تھا وہ اس پر فخر کرنے لگی تھی

میرا ہاٹ کیک میرا شاہ سائیں۔۔۔ عالین مسکراتے ہوئے اس سے تصور
میں مخاطب ہوئی



عالین جیسے ہی شاپنگ کر کے پارکنگ کی طرف آئی اس کی نظر ایک بار پھر
اس لڑکے کی طرف پڑی تو وہ اپنے قدم اس کی جانب بڑھانے لگی
ولید ملک اپنی گاڑی وہاں سے لے جا چکا تھا عالین بھی جلدی سے گاڑی میں
بیٹھتی اسے فالو کرنے لگی کچھ ہی دیر میں ولید نے گاڑی ایک اور فینچ کے

پاس رو کی اور اسے دیکھ کر بچے دوڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھے وہ ان
سب کو گفٹس دیتا وہیں بیچ پر بیٹھ گیا

اداس ہو۔۔۔ عالین کیانی جو ابھی ابھی وہاں پہنچی تھی اسے ایک کونے
میں بیٹھے دیکھ اس کے پاس جا کر بیٹھی اور اس سے مخاطب ہوئی

”میں اپنی ماما کو مس کر رہا ہوں۔۔۔ ولید ملک کو اس وقت ایک سہارے
کی ضرورت تھی جو فقط اس کی سنتا

URDU Novelians

تو تم مجھے اپنی ماما سمجھ کر وہ سب بول دو جو تمہارے دل کو بے سکون کیے
ہوئے ہے۔۔۔ عالین نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو وہ ٹرانس کی کیفیت

میں اسے دیکھتا آنسو بہانے لگا اور پھر کتنی ہی دیر اس کی جھولی میں سر رکھے
بیٹھا رہا

تم جاننے ہو میرا بیٹا بھی تمہاری ہی عمر کا ہوتا اگر وہ آج میرے پاس ہوتا تو
جانے کیوں تمہیں دیکھ کر مجھے گمان ہوا کہ تم ہی میرے بیٹے ہو۔ عالین
بھی بولتے بولتے رک گئی ولید نے سر اٹھاتے اس کی طرف دیکھتے کہا

آپ مجھے اپنا بیٹا بول سکتی ہیں میں آپ کو بیٹا بن کر دکھاؤں گا ماں۔

یکدم ولید اپنے کہے الفاظ پر بڑبڑایا

جبکہ عالین تو اس کے منہ سے نکلا لفظ ماں سن کر ہی ایک سحر میں جکڑ گئی
تھی۔

کچھ ہی پل میں ولید اور عالین کو ایک دوسرے کے ساتھ اپنائیت محسوس
ہونے لگی ولید نے اسے اپنا تعارف کروایا تو عالین نے اسے اپنی اور صائمہ
کی دوستی کے بارے میں بتایا

میرے خیال سے مجھے اب چلنا چاہیئے۔ ولید کو اس اجنبی عورت سے
انسیت محسوس ہوئی تو اس سے واپسی کی اجازت طلب کرنے لگا۔

ایک بار پھر سے بول دو ماں۔ عالین اس کے چہرے کو نہارتے گویا
ہوئی

URDUNovelians

ماں مجھے چلنا چاہیئے آئیں آپ کو گھر ڈراپ کر دوں۔ ولید نے اس کے
ہاتھوں کا بوسہ لیتے کہا تبھی کچھ بچوں نے اس کی جانب واٹر گن سے

کمر فل پانی پھینکنا شروع کر دیا اس کی شرٹ کمر فل ہو چکی تھی وہ ان بچوں کی حرکت پر مسکرایا بچے وہاں سے چلے گئے ولید اور عالی گاڑی کی جانب بڑھے

عالین نے زاق کے لیے شرٹس خریدی تھی کچھ سوچتے ہوئے ایک شرٹ اس نے ولید کو دی

ولی۔۔۔ یہ شرٹ چینج کر لو۔۔۔ عالین نے اسے وہ شرٹ پکڑائی ولید نے وہیں گاڑی کے پاس کھڑے کھڑے شرٹ چینج کرنے کا سوچا اس نے جیسے ہی اپنی شرٹ اتاری اس کی پشت پر بنے برتھ مارک کو دیکھ کر عالین کیانی کا سر چکرانے لگا

وہ گاڑی کے بونٹ پر ہاتھ رکھے خود کو سہارا دیئے ہوئے تھی ولید نے اس کی طرف شکریہ کے انداز میں ہاتھ بڑھایا تو اس کے ہاتھ پر بنے ایک

اور نشان نے تو گویا اس کی روح سلب کر لی تھی وہ وہیں بے ہوش
_____ ہو گئی

اسے جیسے ہی ہوش آیا اس نے خود کو ہسپتال کے کمرے میں پایا اب تاج
اور سالار اس کے ارد گرد بے چین سے بیٹھے تھے اس نے اپنی نظر کمرے
میں دوڑائی مگر وہ کہیں نہیں تھا
عالین کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

شاہ سائیں _____ زبیر ملک کا بیٹا ولید ملک ہمارا بیٹا ہے ہماری محبت کی نشانی
_____ ہماری عنود کا بھائی

تم ہوش میں ہو عالی _____ ایسا کیسے ہو سکتا _____ سالار نے عالی کو ٹوکا

میں سچ کہہ رہی ہوں شاہ سائیں اس کی پشت پر وہی برتھ مارک ہے جو
آپ کی پشت پر ہے اور اس کے ہاتھ پر بھی وہی نشان ہے

اس کی یہ بات کمرے میں آتے عزائم شاہ نے سنی تو اس کے پاؤں سے گویا
کسی نے زمین کھینچ لی ہو

یکدم ابنتاج شاہ ماضی سے نکلتا حال میں لوٹا اور ولید سے گویا ہوا

URDUNovelians

تم میرے جائز بیٹے ہو ولید میری اور میری عالین کی محبت کی نشانی
عنود تمہاری سگی بہن ہے۔ تم مجھ سے بھلے ہی نفرت کر لو مگر اپنی
رگوں سے میرا خون جدا نہیں کر سکتے

ابتہاج شاہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا اور لیو پر کئی سوچوں کے درواہ کرچکا
تھا

یہ منظر اسلام آباد کے ایک مارکی کا ہے جس کی اینٹرنیس پر کھڑا سالار درانی
مہمانوں کے استقبال میں مصروف تھا وہ بار بار ایک نظر اپنی گھڑی پر ڈالتا
بارات کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ
محسوس ہوا تو وہ دل سے مسکراتا پیچھے مڑا
سامنے ہی بلیک ساڑھی پہنے نیوڈ میک اپ کیے عنود شاہ کو دیکھ کر ابتہاج
شاہ بے ساختہ بولا

URDU Novelians

ماشاء اللہ ___ بیوٹیفل ___ داموسٹ اسٹائلش لیڈی ___ سالار کی تعریف
پر عنود جھینپ گئی

پاپا۔۔۔ وہ سالار کے گلے لگی سالار نے بھی اسے اپنے ساتھ لگالیا

جانتی ہو عنود ان سات سالوں میں مجھے جب جب ابتہاج کی یاد آئی میں نے
تب تب تمہیں پکارا ہے تم سے مجھے اپنے دوست کی مہک آتی ہے مجھے یہ
احساس ہوتا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر نہیں گیا بس نظر سے او جھل ہے تم نے
مجھے عالی کی طرح سپورٹ کیا میں نے ماضی میں جو کچھ تمہارے ساتھ کیا
اس کے باوجود تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔ مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔۔۔
سالار بات کرتے کرتے غمگین ہو گیا اس کے لہجے کی نمی عنود نے بھی
محسوس کی

پاپا میں آپ کو لینے آئی تھی برائیڈل روم میں آپ کی میر و آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ عنود نے سالار کا ماسنڈ چنچ کرتے کہا وہ اس وقت خود بھی کوئی بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی

چلو پھر چلتے ہیں دلہن صاحبہ کے پاس۔۔۔ سالار درانی نے ہنستے ہوئے کہا اور دونوں برائیڈل روم کی جانب چلے گئے

ریڈ اور گرین کنٹراسٹ کے بنے خوبصورت لہنگے اور ڈارک میک اپ کیے بالوں کا خوبصورت جوڑا بنائے مریحہ درانی اپنے موبائل کی گیلری اوپن کیے ہوئے تھی وہ بار بار عالین کی تصویریں دیکھے جارہی تھی اسے شدت سے اپنی ماں کی کمی محسوس ہو رہی تھی تبھی سکروول کرتے کرتے اس کی نظر ابتہاج کی تصویر پر پڑی تو وہ رونے لگی

ڈیزائرنے روتے روتے وہ فقط اتنا ہی بول سکی جب عنود اور سالار کمرے میں آئے اس نے فوراً سے فون سائیڈ پر رکھا اور اپنی آنکھوں سے ٹپکتے آنسو صاف کرتی مسکرا نے لگی

مگر اس کی آنکھوں سے نکلتے یہ آنسو سالار کی نظر سے مخفی نہ رہ سکے وہ اس کے پاس جا کر بیٹھا اور اسے اپنے گلے سے لگایا
میر و کا دلہن بنایہ روپ دیکھ کر اس کے لیے اپنے آنسو پر قابو پانا مشکل تھا

URDU Novelians

میر و لڑکیوں کو ہمیشہ ماں باپ کا گھر چھوڑ کر جانا ہوتا ہے یہی اس دنیا کا دستور ہے اور ایسے ہی چلتا رہے گا۔ بیٹی چاہے کسی ریاست کے بادشاہ کی ہو یا فقیر کی ایک مقررہ وقت سے زیادہ اپنے بابا کے آنگن میں نہیں رہ

سکتی جانتی ہو بیٹا ایک لڑکی کا گھر وہی ہوتا ہے جہاں وہ خود کو محفوظ تصور کرے جہاں کی چار دیواری اسے وہ سکون دے جو اسے کسی محل میں بھی نہ مل سکے

سالار نے میرو کو سمجھاتے ہوئے کہا تبھی دروازہ ناک کرتا تہام ملک اندر آیا جسے دیکھ کر میرو نے غصے میں مٹھیاں بھینچ لیں

انکل اگر آپ کی اجازت ہو تو مجھے میرو سے کچھ ضروری بات کرنی
تہام نے سالار سے اجازت مانگی تو سالار اور عنود سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے سالار نے جاتے ہوئے تہام کے کندھے پر ہاتھ رکھا گویا اس کا شکریہ ادا کیا ہو

میر و میں جانتا ہوں تم مجھ سے خفا ہو مگر میرا یقین کرو میرا سدید شاہ تمہیں خوش رکھے گا ہمیشہ۔ اس کے جیسی محبت تمہیں کوئی نہیں کر سکتا

میر و ہمیں شادی اس سے کرنی چاہیے جو ہم سے محبت کرتا ہو نہ کہ اس سے جس سے ہم محبت کرتے ہوں۔ مجھے لگتا ہے تمہیں سدید شاہ سے بڑھ کر کوئی چاہ نہیں سکتا اور مجھے عنزش ملک سے بڑھ کر کوئی مانگ نہیں سکتا

تمہاری خوشی میرے ساتھ نہیں سدید شاہ کے ساتھ ہے اور میری خوشی عنزش ملک کے ساتھ ہے میں اپنی محبت کو اب مزید تکلیف نہیں دے سکتا۔ اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔ چلتا ہوں

URDUNovelians

تہام ملک یہ کہتے ہی واپس جانے لگا مریحہ نے کاؤچ سے ٹیک لگالی اور
آنکھیں موندھ لی اس کی آنکھوں کے سامنے کل رات کا سین چلنے لگا جب
مہندی کی رسم ہو چکی تھی تو تہام نے سب کو مخاطب کیا

سالار انکل، ڈیڈ مجھے آپ سب فیملی ممبرز سے بات کرنی ہے پلیز اندر
چلیں۔ تہام سب کو لے کر ہال میں آیا

کیا بات ہے تہام تم نے ہم سب کو یہاں کیوں بلایا۔ زیر ملک نے تہام
سے استفسار کیا

URDUNovelians

انکل میں مریحہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ تہام ملک زیر کو اگنور کرتا
سالار سے گویا ہوا

کیا مطلب ہے آپ کا تہام؟ سالار نے تہام سے پوچھا

انگل میں اپنی کزن عنزش سے محبت کرتا ہوں۔ تہام عنزش کی طرف
دیکھتے بولا

ہاں عنزش۔۔۔ آج میں سب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں تم سے
بے تحاشہ محبت کرتا ہوں

تہام ملک نے عنزش کے بے جان جسم میں گویا روح پھونک دی

URDUNovelians

یہ سب کیا بکواس ہے اگر تم اپنی کزن سے محبت کرتے تھے تو میری بیٹی کو
محبت کا جھانسنہ کیوں دیا۔۔۔ سالار درانی نے اسے غصے میں پیچ مارا

انگل اٹ واز جسٹ آٹریپ ___ میں نے میرے کسی بہت خاص کے کہنے
___ پر یہ سب کیا لیکن میری نیت میں کوئی فتور نہیں تھا

میں سدید اور میرو کو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے
کے بغیر صفر ہیں میرو کی شرارتیں اس کی ہنسی دور کہیں ان دونوں کے
ریلیشن شپ میں آنے والے کلیشز کی وجہ سے کھو چکی ہے میں ان دونوں
کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ کسی تیسرے کو اپنے بیچ لانے پر یہ دونوں ایک
دوسرے سے دور نہیں بلکہ اور نزدیک ہوں گے

آپ خود دیکھ لیں انگل کیا آپ کو میرو خوش لگتی ہے؟ کیا آپ کو سدید کی
آنکھوں میں کھودینے کا خوف نظر نہیں آتا؟ انگل میں نے سنا ہے ماضی میں
سالار درانی نے عشق کیا تھا کیا سالار درانی جیسا عاشق دو محبت کرنے
والوں کے بیچ بننے والے کلیشز کو ختم کرنے میں ناکام ہو گیا؟

تہام نے سالار سے سوال کیے وہ نظر جھکائے

— یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے؟ گھر چلو یو ایڈیٹ

زیر ملک غصے میں چلاتے ہوئے تہام سے بولا

او پلیز اسٹے اوے فرام مائی میٹر — تہام ملک نے زیر کو انگلی دکھاتے
وارن کیا

اپنی زبان کو لگام دو تہام ملک — میں تمہیں اپنے ڈیڈ سے اس لہجے میں
بات کرنے کی اجازت ہر گز نہیں دے سکتا — ولید ملک نے تہام کو

سب کے سامنے ڈانٹا تو تہام سر جھکا گیا اور پھر سالار سے بولا

— انکل پلیز سدی کو اس کی ریاسونپ دیں

I beg you __

تہام ملک کی بات سن کر سالار آگے بڑھا

میں ایسے کیسے ریا کو سوئپ دوں؟ کیا سدید شاہ نے مجھ سے میری بیٹی کا
ہاتھ مانگا۔۔۔ سالار درانی نے چھتے لہجے میں سدید کو دیکھا جو شا کڈ سا کھڑا
مریچہ کو دیکھ رہا تھا

یکدم ہوش میں آتا سالار کو مخاطب کیا

ماموں کیا آپ میرے دل کی خواہش سے لاعلم ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے
میں ریا سے کتنی محبت کرتا ہوں؟ سدید کی آنکھوں میں شکوہ تھا جسے
محسوس کرتا سالار درانی سرد آہ خارج کرتا بولا

میں میری بیٹی سے پوچھے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ سالار نے گیند مریحہ کے کوٹ میں پھینکا اور مریحہ نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا اور فیصلہ کرتی بولی

پاپا میں سدید شاہ سے شادی کرنے کو تیار ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔ مریحہ درانی نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

کونسی شرط۔۔۔؟ سب سے پہلے سدید شاہ گویا ہوا

URDUNovelians

سدید شاہ کو ایک پریس کانفرنس بلوانا ہوگی جس میں وہ سب کے سامنے اپنی فیملی کے ہاتھوں میری ماں پر ہوئے ظلم کی معافی مانگے گا۔۔۔ اور

ساری دنیا کو بتائے گا کہ عالین کیانی ایک پاکدامن عورت تھی جبکہ اس کا
_____ باپ حیدر شاہ اور اس کی چاچی زامیہ شاہ بدکار اور زانی تھے
مریچہ بات کرتے کرتے خاموش ہوئی جب سالار درانی نے آگے بڑھتے
اس کے منہ پر تھپڑ مارا

گڑھے مردے اکھیرٹنا بند کرو مریچہ سالار درانی _____ جاؤ سدید شاہ شادی
کی تیاری کرو کل ہی تمہاری اور مریچہ کی شادی ہوگی
سالار درانی نے حکمیہ انداز میں کہا
مگر _____ مریچہ درانی نے سالار کو ٹوکا جب سالار نے اس کو ہاتھ کے
اشارے سے خاموش کروایا

URDU NOVELIANS

بس۔۔۔ اب اگر تم نے میرے فیصلے کی نافرمانی کی تو میرا مرا منہ دیکھو گی
تم مریحہ۔۔۔ سالار یہ کہتے ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

۔۔۔ سالار کی اس ایمو شنلی بلیک میلنگ پر مریحہ درانی نے سر جھکا لیا

یکدم مریحہ حال میں لوٹتی نم آنکھوں سے تہام کو دیکھنے لگی

۔۔۔ تہام

اس پکار پر تہام کے ہینڈل پر رکھے ہاتھ ہٹم گئے

تمہیں کس نے بھیجا تھا؟ مجھے اس شخص کا نام بتادو۔۔۔ مریحہ نے التجائیہ
انداز میں کہا

کیا بدلے میں مجھے معافی مل جائے گی۔۔۔ تہام نے مریحہ سے سوال کیا
مریحہ نے ہاں میں سر ہلایا

مجھے ابستاج شاہ نے بھیجا ہے۔۔۔ تہام یہ کہتے ہی واپس مڑا
وہ زندہ ہے ناں؟ مریحہ نے آس بھرے لہجے میں پوچھا

URDUNovelians

ہاں۔۔۔ تہام ملک فقط اتنا بولتا وہاں سے چلا گیا

کچھ ہی دیر میں مریحہ کا نکاح سدید شاہ سے پڑھایا گیا اور اسے اسٹیج پر بٹھایا
گیا وہ خاموش سی سر جھکائے بیٹھی رہی

کھانے کے بعد کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھا اور مریحہ درانی سالار کی
_____ دعائیں لیتی سدید شاہ کے ساتھ رخصت ہو کر چلی گئی

سالار نے جیسے ہی مریحہ کو گاڑی میں بٹھایا مریحہ نے سالار کو پکارا

_____ بابا _____ عزائم شاہ کو سزا سے بچالیں وہ بے قصور ہے

مریحہ کی بات سالار کے ساتھ ساتھ عنود اور سدید نے بھی سنی وہ سب
شاکد ہو گئے

زاق شاہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی زن سے دوڑا چکا تھا

شاہ حویلی کو راتوں رات بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا سدید شاہ اپنی
محبت کو پانے کے نشے میں سرشار بہت خوش لگ رہا تھا جبکہ مریحہ کے
ہونٹوں پر فقط خاموشی تھی شازیہ بیگم نے مریحہ کا استقبال بہت محبت اور
چاہ سے کیا تمام رسمیں ادا کی جا چکی تھیں تبھی ایک ملازم بھاگتا ہوا زوق
_____ کے پاس آیا

_____ سائیں _____ نیچے میڈیا کے کچھ نمائندے آئے ہیں

واٹ؟ میڈیا بٹ کیوں؟ کس نے بلوایا؟ زوق نے استفسار کیا

میں نے بلوایا ہے میڈیا کو _____ چاچا آپ انہیں باہر بٹھائیں میں ابھی آتا
ہوں _____ سدید نے پہلے زوق اور پھر ملازم سے کہا

یہ سب کیا ہے؟ زواق نے سدید سے پوچھا جو اسے نظر انداز کرتا مریحہ کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے گیا جہاں میڈیا کے لوگ موجود تھے

ملازم ان دونوں کے لیے چیئرز بھی لاپچکے تھے تبھی سدید شاہ نے ملازم سے زامیہ کو لانے کا کہا

لیڈیز اینڈ جینٹل مین میں نے یہ کانفرنس کچھ اعتراف کرنے کے لیے بلوائی ہے میں عالیین کیانی جو کہ ایک مشہور ایکٹریس رہ چکی ہیں ان کے ساتھ اپنے خاندان کے ہاتھوں ہوئے مظالم پر معافی مانگنا چاہتا ہوں آئی کنو وہ آج اس دنیا میں نہیں ہیں مگر ان کے شوہر اور ان کی بیٹیاں اور ان کا بیٹا

کہیں نہ کہیں ہمیں دیکھ رہا ہو گا میں اپنے خاندان کی طرف سے عالین کیانی
_____ پر ہوئے مظالم کی معافی مانگتا ہوں

سدید شاہ نے کیمرے کے سامنے ہاتھ جوڑے دوسری جانب ولید ملک
اور ابنتاج شاہ اپنے اپارٹمنٹ میں بیٹھے یہ سب سن رہے تھے تبھی سدید
شاہ نے مائیک زامیہ شاہ کی طرف بڑھایا

میں زامیہ شاہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے یہاں بیٹھی ہوں عالین کیانی
میری دوست تھی جو مجھ پر ہمیشہ سے مہربان رہی ہے مگر مجھے ہمیشہ اس
سے حسد محسوس ہوتا تھا

میرا بچپن سے ہی رشتہ اپنے کزن ابنتاج شاہ کے ساتھ طے تھا مگر ابنتاج
کو عالین سے محبت تھی میں نے ابنتاج کو پانے کے لیے بہت سازشیں

کی میں نے اپنا آپ بار بار ابتہاج کو پیش کیا مگر ہر بار اس نے مجھے دھتکارا وہ عالین پر مرتا تھا جب میری بات نہ بن سکی تو میں نے عالین اور ابتہاج کے بیچ شک کی دیوار قائم کی میں نے عالین کو پہلے سالار درانی اور پھر واسق شاہ کے ساتھ جوڑا اس کی کردار کشی کی مگر پھر بھی ابتہاج شاہ نے اس سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا تو میں نے حیدر شاہ اور اپنے بابا کے ساتھ مل کر عالین کو کھوٹے پر بھیجا دیا

جہاں عالین کو ڈر گزریے گئے اسے دن رات مارا گیا مگر عالین کے لبوں پر صرف ابتہاج شاہ کا نام تھا میرے بابا اور میں نے جمنا بائی کے ساتھ مل کر عالین کو مردوں کے سامنے پیش کیا وہ مرد عالین کو حراس کرتے تھے اور وہ بیچاری اپنی عزت بچانے کے لیے روتی چلتی

ان مردوں کا کام ہوتا تھا عالین کے جسمانی اعضاء کو چھونا اسے ٹارچر کرنا

کیونکہ جمنا بائی کا اصول تھا وہ عورت کی اجازت کے بغیر مرد کو اس کے ساتھ جسمانی تعلق نہیں بنانے دیتی تھی اس وجہ سے عالین کی عزت بچ گاء مگر وہ زہنی طور پر مفلوج ہو چکی تھی

عالین کو جب دو دن بعد شاہ حویلی کے باہر پھینکا گیا تب بھی ابتناج شاہ کے دل میں اس کے لیے محبت تھی میں نے ان کی ڈائیسورس کروائی ابتناج سے شادی بھی کر لی مگر جب مجھے عالین کی پریگننسی کا علم ہوا تو میں نے اور میرے بابا نے اس پر نظر رکھنا شروع کر دی

عالین کی قسمت اچھی تھی کہ اس کے جسم میں ڈرگز کے باوجود اس کے بچے محفوظ تھے میں نے عالین کا بیٹا اغواء کر کے کسی کو دے دیا جب کہ اس کی بیٹی سالار درانی کے پاس تھی میں نہیں چاہتی تھی کہ عالین کے پیٹ سے پیدا ہونے والا لڑکا ابتناج شاہ کی دولت کا وارث بنے

میں نے عالین کیانی کی زندگی میں زہر گھولا اسے برباد کیا وہ تو پاکباز تھی
میں نے اس پر بہتان لگایا اور اس سب میں میرا ساتھ دینے والا کوئی اور
بھی تھا

بات کرتے کرتے یکدم زامیہ شاہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے پیچھے کی طرف
گر گئی سب لوگ زامیہ کے انکشاف پر شاکڈ تھے خرم نے زامیہ شاہ کو اٹھایا
اور ہاسپٹل لے گیا جبکہ سدید شاہ نے مریحہ کی جانب دیکھا اور اس کی
پیشانی پر بوسہ دیتے کہا

URDUNovelians

_____ میں نے تمہاری ماما کی بے گناہی ثابت کر دی ہے ریا

اگر ہو سکے تو اپنے اور میرے رشتے کے بارے میں ضرور سوچنا۔۔۔ وہ یہ
کہتے ہی ایک نمبر ڈائل کرتا وہاں سے چلا گیا

شازیہ بیگم ریا کو سدید کے کمرے میں لے کر پہنچی اور اسے ریسٹ کرنے
کا بولتی چلی گئیں

زاوق شاہ لیپ ٹاپ آن کیے بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا وہ اسے دودھ کا
۔۔۔ گلاس پکڑاتی اپنے کمرے میں چلی گئیں

زاوی سائیں۔۔۔ مجھے عزائم شاہ کے پاس جانے دیں پلیز۔۔۔ عیشم اس
کے بغیر مرجھا گئی ہے میری بچی کی حالت پر رحم کھائیں۔۔۔ صائمہ بیگم
زاوق کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی تھی

URDU NOVELIANS

پلیز چاچی مجھے شرمندہ مت کریں میں عیشتم کو اس درندے کے پاس نہیں
_____ جانے دے سکتا

دینوا گر عیشتم بے بی حویلی سے باہر نکلی تو نتائج کے زمرہ دار تم خود
_____ ہو گے

زاق شاہ یہ کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

زامیہ شاہ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا خرم نے بھاگ دوڑ کرتے اسے فوری
ٹریٹ کروایا

URDUNovelians

چاچی کے ہوش میں آتے ہی پولیس ان کو اریسٹ کرنے آجائے گی _____
سدید شاہ نے تھکے انداز میں کہا

ہممم جانتا ہوں۔۔۔ خیر تم گھر جاؤ اس یورویڈنگ نائٹ۔۔۔ خرم نے
سدید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

اگر کوئی پریشانی ہوئی تو مجھے کال کر دینا۔۔۔ سدید یہ کہتے ہی اس کے گلے
لگا اور وہاں سے واپسی کی راہ لی

گھر پہنچتے ہی وہ سیدھا اپنے بیڈ روم میں آیا جہاں سامنے ہی اس کی توقع کے
خلاف مریحہ درانی تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھی موبائل چلانے میں مصروف
تھی۔۔۔

URDUNovelians

۔۔۔ تم ابھی تک سوئی نہیں

سدید نے آتے ہی اس سے استفسار کیا

مجھے بھوک لگ رہی ہے کچھ کھانے کو لا کر دو خالی پیٹ مجھ سے سویا نہیں
_____ جاتا

مریحہ درانی نے پاؤں پسارتے اسے جواب دیا وہ سر ہلاتا کچن میں پہنچا اور
کھانا اوون میں گرم کرتا ٹرے میں سجاتا کمرے میں پہنچا جہاں وہ آلر یڈی
صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی

سوری میں نے تمہیں اتنا انتظار کروایا _____ سدید نے معافی مانگتے انداز میں
کہا

تم نے نہیں بریانی نے انتظار کروایا _____ مریحہ نے سدید کے ہاتھ سے
ٹرے لیتے کہا اور بریانی پلیٹ میں ڈالتی جلدی سے کھانے لگی جب کہ
سدید اسے دیکھنے لگا

دیکھو میرے کھانے کو نظر مت لگاؤ ایسے نندیدوں کی طرح دیکھ
کر۔۔۔ مریحہ نے سدید شاہ سے کہا تو وہ گڑبڑا گیا کچھ ہی دیر میں کھانا
کھانے کے بعد مریحہ درانی بیڈ پر آ بیٹھی

تم چنچ کر کے بیڈ پر سو جاؤ میں صوفے پر سو جاؤں گا۔۔۔ سدید نے مریحہ
کی طرف دیکھے بغیر برتن سمیٹتے کہا

لائک سیر یسلی؟ نہیں یہاں کوئی فلم کی شوٹنگ چل رہی ہے کیا؟ میں
صوفے پر سو جاؤں گا۔۔۔ مریحہ نے اس کی نقل اتارتے کہا تو سدید ہنس
پڑا

۔۔۔ تو مسز سدید آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کے ساتھ بیڈ شیئر کروں

سدید نے مریحہ سے ایک آنکھ دباتے استفسار کیا ایسے صوفے پر سونے
سے تمہاری کمر اکڑ جائے گی۔۔۔ مریحہ نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے
اپنی صفائی پیش کی

اچھا جی اتنی فکر۔۔۔ سدید اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا
جی اپنے کچھ دیر پہلے بنے مجازی خدا کی فکر میں نہیں کروں گی تو کون کرے
گا۔۔۔

مریحہ نے اس کی جانب دیکھتے کہا
دونوں طرف خاموشی تھی جب مریحہ اکتاتے ہوئے بولی

سدید _____ چلو اب جلدی سے میری تعریف کرو اور مجھے گفٹ دو _____
مریحہ نے سدید کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی جو کہ بس اسے ہی دیکھے
جارہا تھا

میں آج تمہاری تعریف اپنے عمل سے کروں گا الفاظ شاید تمہاری تعریف
کے لیے کم پڑ جائیں سو اجازت ہے _____؟ سدید نے مریحہ سے کہا تو
مریحہ نے سر جھکا لیا سدید نے مریحہ کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا اور پھر
اس کا ہاتھ تھامے اسے ڈریسنگ مرر کے پاس لے گیا
اسٹول پر بٹھاتے ہی اس نے مریحہ کا زیور اتارنے میں مدد کی اور اس کے
بالوں سے پنز نکالتا اس کو ڈوپٹے سے آزاد کرتا اپنی بانہوں میں اٹھالیا

ٹھر کی ہز بینڈ مجھے چیلنج کرنے دو تم میں تو صبر نام کی چیز ہی نہیں۔۔۔ مریحہ
نے اسکی گردن میں بازو ڈالے ایک ادا سے کہا

جب ایسا حُسن میری دسترس میں ہو تو صبر کون کافر کرے۔۔۔ سدید شاہ
نے مدہوش انداز میں کہا اور پھر مریحہ کو ڈریسنگ روم تک لے کر گیا اور
اب خود بیڈ پر بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا

مریحہ کچھ ہی دیر میں ڈارک بلیو نائٹی پہنے کمرے میں آئی جہاں سدید بیڈ پر
لیٹا اس کا انتظار کر رہا تھا کمرے میں نائٹ بلب اور کینڈلز کی روشنی نے
کمرے کے ماحول کو سحر انگیز اور رومانٹک بنا رکھا تھا مریحہ شرماتی ہوئی
سدید کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھی جب سدید نے اس کی بانہوں کے گرد اپنا
حصار قائم کیا

میر و آئی ایم سوری___ میں نے تمہاری ماما کے بارے میں غلط بات کی میں
واقعی بہت شرمندہ ہوں ریا

سدید نے شرمندگی سے سر جھکایا

سدید تم نے آج جس طرح میری ماما کے کردار کو دنیا کے سامنے جسٹفائی
کیا ہے اس کے بعد میرے دل سے تمہارے لیے ہر بدگمانی ختم ہو چکی
ہے___

اور اب میں ماضی کی کسی تلخ یاد کو ہمارے رشتے میں کڑواہٹ گھولنے نہیں
دوں گی___ یہ کہتے ہی مریحہ سدید کے گلے لگ گئی

سدید نے مریحہ کو خود میں جھینپ لیا سدید شاہ نے مریحہ کی پیشانی پر
بوسہ دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کا پیالہ بناتے اس کے گال پر بوسہ دیا اور

یو نہی اس کے چہرے کے نقش نقش کو چومتے وہ اس کے لبوں کو اپنے
لبوں میں قید کر چکا تھا

کافی دیر ریا کے لبوں کا جام پینے کے بعد سدید شاہ اس کی گردن کی جانب
بڑھا اور اس کی گردن پر سفنگ کرتا اسے بیڈ پر لٹاتا اس کے وجود پر قابض
ہوا آج کی رات ان کے ملن کی رات تھی ان کی زندگی سے اندھیرا چھٹ
چکا تھا اب تمام مناظر صاف اور اجلے تھے



صبح کے گیارہ بجے مریحہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو سدید کے مضبوط
حصار میں پایا ایک مطمئن مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو کر گزری اس

نے سدید کے گال پر بوسہ دیتے خود کو کمفرٹر سے آزاد کیا اور ایک انگڑائی
لیتی پاؤں میں جوتاڑستی واشروم کی جانب بڑھ گئی

کچھ ہی دیر میں وہ ہاتھ گاؤن پہنے واشروم سے نکلی اور سدید کو جگایا مگر وہ
ٹس سے مس نہ ہوا تو مریحہ نے سائیڈ ٹیبل پر پڑاپانی کا جگ اس پر انڈیلا

شرافت سے اٹھ جاؤ ٹھر کی ہزبینڈ۔۔۔ مریحہ یہ کہتے ہی وہاں سے جانے
لگی جب سدید نے آنکھیں میچتے اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہی جھٹکے میں اس کو
اپنے اوپر گرایا

URDUNovelians

ایسے جگاتے ہیں نئے نویلے شوہر کو؟ سدید نے سنجیدہ انداز اپناتے کہا تو
مریحہ نے اپنے لب اس کے چہرے کی طرف بڑھائے اور اپنے ناخن اس

کے پیٹ میں چبھاتی اپنے دانت اس کی گردن میں گاڑ چکی تھی سدید شاہ
کی گرفت تنگ ہوئی تو وہ اپنے آپ کو چھڑواتی اس سے الگ ہوئی

رومانس کا بھی ٹائم ہوتا ہے ٹھکر کی ہز بینڈ چپ چاپ جا کر شاہ اور فریش
_____ ہو کر نیچے چلو ناشتے کے ٹیبل پر آپنی ہمارا انتظار کر رہی ہے

وہ یہ کہتے ہی بھاگتی ہوئی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی سدید شاہ کو بھی
مجبور اٹھنا پڑا

کچھ ہی دیر میں مریحہ خوبصورت ڈریس پہنے میک اپ کرنے لگی اور سدید
شاہ بھی واش روم سے نکلتا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہو گیا سدید کو اپنی
گردن میں چپھن محسوس ہوئی تو اس نے گردن کو مرر میں دیکھا جہاں
مریحہ کے ہانٹ کا نشان تھا

جنگلی بلی۔۔ وہ بے ساختہ بولا تو مریحہ جو اس کے پاس ہی کھڑی میک اپ کر رہی تھی اسے خشمگین نظروں سے گھورنے لگی تبھی دروازہ ناک ہوا تو وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو نظر انداز کرتے باہر کی جانب بڑھے

ڈاننگ ٹیبل پر عنود اور التفات ناشتہ لگانے میں مصروف تھیں تبھی وہاں خرم اور زاق شاہ بھی آگئے التفات اور عنود نے ان دونوں کو نظر انداز کیا

آپی۔۔ مریحہ کی چہکتی آواز عنود کے کان سے ٹکرائی تو اس نے مڑ کر اسے دیکھا اس کے چہرے پر سچی مسکراہٹ دیکھ کر عنود کو اطمینان ہوا اور اس نے اسے آگے بڑھتے گلے سے لگا لیا

سدید شاہ نے التفات کو سر پر ہاتھ پھیرا اور اس سے حال احوال دریافت کرنے لگا

شازیہ بیگم اور صائمہ بیگم کے آتے ہی عنود صائمہ سے ملنے لگی اور پھر سب ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے تبھی ایک فٹ بال آیا اور زاق شاہ کے ہاتھ میں موجود چائے کا کپ فٹ بال لگنے سے چھلک اٹھا

What the hell is this__?

زاوق شاہ غصے میں چلایا تبھی عیشتم جو کہ اپنا فٹ بال لینے اس سائیڈ پر آئی زاق کا غصیلا انداز دیکھ کر سہم گئی تبھی صائمہ نے اسے آگے بڑھتے خود میں بھیج لیا

عیشم ___ تم میں تمیز نام کی کوئی چیز موجود ہے بھی کہ نہیں ___ یہ کوئی کھیلنے کی جگہ ہے ___ اس سے پہلے کہ زاق مزید بولتا عنود کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا

چینج یورٹون زاق شاہ ___ میں میری بیٹی سے اس لہجے میں بات کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دیتی اگر تم لوگوں کو اتنا ہی مسئلہ ہے عیشم سے تو اسے مجھے واپس کیوں نہیں کر دیتے؟
عنود نے زاق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کیا

کیوں کہ میں اس پر عزائم شاہ کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتا ___ زاق شاہ نے سرد آہ خارج کرتے کہا پس پردہ وہ عنود کو جتا رہا تھا کہ عزائم شاہ اس کے باپ کا قاتل اس کی بیٹی کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آئے گا

_____ واٹ ایور زاق شاہ

عنود نے نفی میں سر ہلایا اور عیشتم کی جانب بڑھی جو اسے مکمل نظر انداز
_____ کرتی وہاں سے بھاگ گئی

عیشتم میری بات سنیں _____ عنود اسے پکارتی رہ گئی مگر عیشتم نے اس کی
ایک نہ سنی

URDUNovelians



ہاں بولو کام ہو گیا؟ زواق حیدر شاہ فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا
تھاجب عنود اس کے کمرے کے پاس سے گزری تو اس کی آواز سن کر
_____ چونک گئی

پیسے مل جائیں گے مجھے بس آج کسی طرح عزام شاہ جیل میں چاہیئے
_____ چیکنگ کے دوران وہ کو کین اس کے بیگ تک پہنچانا تمہارا کام ہے

زواق شاہ کی بات سن کر عنود کے سر پر گویا آسمان آگرا وہ نفی میں سر ہلاتی
وہاں سے بھاگ گئی

URDUNovelians

وہ اپنی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی اس کے چہرے پر خوف
کی پرچھائیاں تھی

نہیں میں عزائم شاہ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ شٹ یہ زاق شاہ اپنے
کینے پن سے باز کیوں نہیں آتا۔۔۔ کیوں بار بار وہ میری زندگی میں
مشکلات پیدا کرتا ہے اب تو عیشم بھی ان لوگوں نے لے لی پھر میں کیوں
ڈر رہی ہوں اس سے؟ نہیں مجھے کچھ بھی کر کے عزائم شاہ کو بچانا ہو گا وہ
۔۔۔ میرا شوہر ہے میرے بچے کا باپ

عنود خود سے باتیں کر رہی تھی اپنے دل کو سمجھا رہی تھی

مگر وہ تمہارے پایا کا قاتل بھی ہے عنود۔۔۔ یکدم عنود کے دماغ میں ایک
۔۔۔ خیال آیا اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں

اس نے کچھ سوچتے ہوئے ولید کا نمبر ڈائل کیا جو دو تین رنگز کے بعد اٹھا
۔۔۔ لیا گیا

جی بولیں مسز عزام شاہ___ ولید ملک جو کہ اب تہاج کے ساتھ کوئی
میٹنگ ڈسکس کر رہا تھا عنود کی کال آنے پر حیران ہوا اور پھر کچھ سوچتے
ہوئے اس نے فون اسپیکر پر لگایا

ولید___ عزائم سائیں کہاں ہیں؟ عنود نے چھوٹے ہی سوال کیا اب تہاج
شاہ کے کان اپنی بیٹی کی آواز سن کر کھڑے ہو چکے تھے وہ بے چینی سے
اپنے لب کاٹنے لگا

URDUNovelians

کراچی جارہے وہ ایک بجے کی فلائیٹ سے___ ولید نے عنود کو جواب دیا

انہیں روک لو ولید۔۔۔ وہ زاوی سائیں میرے عزائم کو جھوٹے الزام میں
اریسٹ کروانا چاہتا ہے۔۔۔ عنود نے زاق کی ساری پلاننگ ولید کے
گوش گزار کی

ولید کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی

ارے واہ آج عزائم سائیں کے لیے اتنی ہمدردی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ
آپ کے پاپا کا قاتل ہے۔۔۔ ولید ملک نے استہزائیہ انداز اپنایا

URDUNovelians

ولید میں جانتی ہوں کہ وہ میرے پاپا کا قاتل ہے اور شاید میں اس کا یہ گناہ
کبھی معاف بھی نہ کر سکوں مگر وہ میرا شوہر ہے میرے ہونے والے بچے
کا باپ ہے میں اسے اب مزید کسی مشکل میں نہیں دیکھ سکتی

عنود نے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا

ڈرامے باز لڑکی__ ولید نے دانت پیستے کہا ابتماج شاہ نے جبرے بھینچ
لیے وہ ولید سے کسی بھی قسم کی بحث کے موڈ میں نہیں تھا

کیا پلان ہے؟ ولید نے ابتماج کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے کہا

جو ہو رہا ہے ہونے دو عزائم شاہ کی ریپوٹیشن خراب ہوگی تو زیر ملک بھی
__ اس کی زد میں آئے گا اور پھر تبریز ملک اپنے بل سے لازمی نکلے گا

تم ابرش کو تیار کرو اب اصل گیم وہی کھیلے گی__ ابتماج شاہ نے لائحہ
عمل تیار کرتے کہا تو ولید ملک نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا

وہ اپنے فرائض کے معاملے میں ابتماج شاہ کی ہر بات مانتا تھا اور ابتماج شاہ
کو اسے دیکھ کر رشک آتا تھا



عزائم شاہ کی جیسے ہی ایئر پورٹ میں اینٹری ہوئی عنود شاہ نے اسے پکارا
جب اس کی پکار پر عزائم کا دل زوروں سے دھڑکا عنود بھاگتے ہوئے اس
کے پاس گئی

شاہ سائیں آپ کے بیگ میں ڈر گز _____ اس سے پہلے کہ عنود مزید کچھ
بولتی زائق کے ہائیر کیے لوگ وہاں پہنچے اور انہوں نے وہیں شور مچانا
شروع کر دیا

ارے اسے پکڑو اس کے پاس ڈر گز ہیں _____ وہاں موجود سب لوگ متوجہ
ہوئے ایئر پورٹ پر موجود

پولیس نے عزائم شاہ کو پکڑ لیا اور اس کا بیگ چیک کیا گیا جس میں ڈرگز
تھے

ارے ایک سلبرٹی تو پورے ملک کی نمائندگی کرتا ہے تم یہاں سے ڈرگز
_____ سپلائی کر کے اپنے ملک کا نام ڈبورا ہے ہو

_____ ماروا سے

اسے سبق تو سکھانا پڑے گا _____ تمام لوگ عزائم شاہ کے گرد موجود تھے
زاق کے بھیجے غنڈوں نے عزائم کو بے دردی سے مارا میڈیا کے لوگ
ان مناظر کو کیچر کرنے لگے عنود جب عزائم کو بچانے کی نیت سے آگے
بڑھی تو کسی نے اسے دھک مارا وہیں فرش پر منہ کے بل گری اس نے
اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے خود کو سہارا دیا عزائم شاہ جسے بے دردی سے مارا

جارہا تھا وہ اپنا آپ چھڑاتا عنود کی طرف بڑھا اور اسے اٹھایا اپنی بانہوں
کے حصار میں لیا

آپ ٹھیک ہو؟ عنود نے عزائم کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں اس کے
لیے فکر مندی تھی عنود کا دل زوروں سے دھڑکا
وہ اس کے اندازِ مخاطب پر مرتی تھی جو ناراضگی کے باوجود اسے آپ کہہ
کر پکارتا تھا اسے عزت دیتا تھا

میں ٹھیک ہوں عزائم سائیں — عنود نے اسے مسکراتے ہوئے جواب
دیا تبھی عزائم نے کسی کا نمبر ڈائل کیا اس سے پہلے کہ وہ بات کرتا پولیس
کے ایک آدمی نے اسے کالر سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا عنود
نم آنکھوں سے اسے خود سے دور ہوتا دیکھ رہی تھی

عزائم شاہ کی جیسے ہی ایئر پورٹ میں اینٹری ہوئی عنود شاہ نے اسے پکارا
جب اس کی پکار پر عزائم کا دل زوروں سے دھڑکا عنود بھاگتے ہوئے اس
کے پاس گئی

شاہ سائیں آپ کے بیگ میں ڈر گز _____ اس سے پہلے کہ عنود مزید کچھ
بولتی زاق کے ہائر کیے لوگ وہاں پہنچے اور انہوں نے وہیں شور مچانا
شروع کر دیا

ارے اسے پکڑو اس کے پاس ڈر گز ہیں _____ وہاں موجود سب لوگ متوجہ
ہوئے ایئر پورٹ پر موجود

پولیس نے عزائم شاہ کو پکڑ لیا اور اس کا بیگ چیک کیا گیا جس میں ڈر گز
تھے

ارے ایک سلیرٹی تو پورے ملک کی نمائندگی کرتا ہے تم یہاں سے ڈر گز
_____ سپلائی کر کے اپنے ملک کا نام ڈبورا ہے ہو

_____ ماروا سے

اسے سبق تو سکھانا پڑے گا _____ تمام لوگ عزائم شاہ کے گرد موجود تھے
زاق کے بھیجے غنڈوں نے عزائم کو بے دردی سے مارا میڈیا کے لوگ
ان مناظر کو کیچر کرنے لگے عنود جب عزائم کو بچانے کی نیت سے آگے
بڑھی تو کسی نے اسے دھکے مارا وہیں فرش پر منہ کے بل گری اس نے
اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے خود کو سہارا دیا عزائم شاہ جسے بے دردی سے مارا
جار ہاتھ وہ اپنا آپ چھڑاتا عنود کی طرف بڑھا اور اسے اٹھایا اپنی بانہوں
کے حصار میں لیا

آپ ٹھیک ہو؟ عنود نے عزائم کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں اس کے لیے فکر مندی تھی عنود کا دل زوروں سے دھڑکا

وہ اس کے اندازِ تنخاطب پر مرتی تھی جو ناراضگی کے باوجود اسے آپ کہہ کر پکارتا تھا اسے عزت دیتا تھا

میں ٹھیک ہوں عزائم سائیں _____ عنود نے اسے مسکراتے ہوئے جواب دیا تبھی عزائم نے کسی کا نمبر ڈائل کیا اس سے پہلے کہ وہ بات کرتا پولیس کے ایک آدمی نے اسے کالر سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا عنود نم آنکھوں سے اسے خود سے دور ہوتا دیکھ رہی تھی

وہ اسے روکنا چاہتی تھی مگر نہ روک سکی عزائم شاہ کو پولیس گھسیٹتے ہوئے لے جا چکی تھی

عنود شاہ اس کے پیچھے پولیس اسٹیشن پہنچی مگر اس کے آنے سے پہلے ہی
عزائم کو جیل بھیج دیا گیا

عنود نے فوراً سے مریحہ کا نمبر ڈائل کیا جو اس نے ایک دو رنگ کے بعد
اٹھالیا

عنود نے اسے تفصیلاً ساری بات بتائی تو مریحہ نے اسے انسپکٹر سے بات
کروانے کو کہا

عنود نے جیسے ہی انسپکٹر کی مریحہ سے بات کروائی اس نے عنود کو عزائم
سے ملنے کی اجازت دے دی

عنود حوالدار کے پیچھے پیچھے عزائم کے پاس گئی عزائم شاہ دیوار سے ٹیک
لگائے بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا

ہیرو تیری ملاقات آئی ہے۔ حوالدار نے عزائم کو پکارا تو اس نے سلاخوں سے باہر دیکھا جہاں عنود شاہ بے چینی سے اس کی طرف بڑھی

عزائم سائیں۔۔۔ عنود نے عزائم کو پکارا جب عزائم نے اسے انگلی کے اشارے سے وارن کیا

چلی جائیں یہاں سے۔۔۔ آپ جو چاہتی تھی کر دیا آپ نے عنود اب تہاج شاہ۔۔۔ پھنسا دیا ناں مجھے ایک بار پھر جھوٹے الزام میں۔۔۔ عزائم شاہ نے نفی میں سر ہلاتے کہا

URDUNovelians

نہیں عزائم سائیں میں تو وہاں ایئرپورٹ پر آپ کو انفارم کرنے آئی تھی تاکہ ___ اس سے پہلے کہ عنود مزید بولتی عزائم شاہ غصیلے انداز میں آگے بڑھا

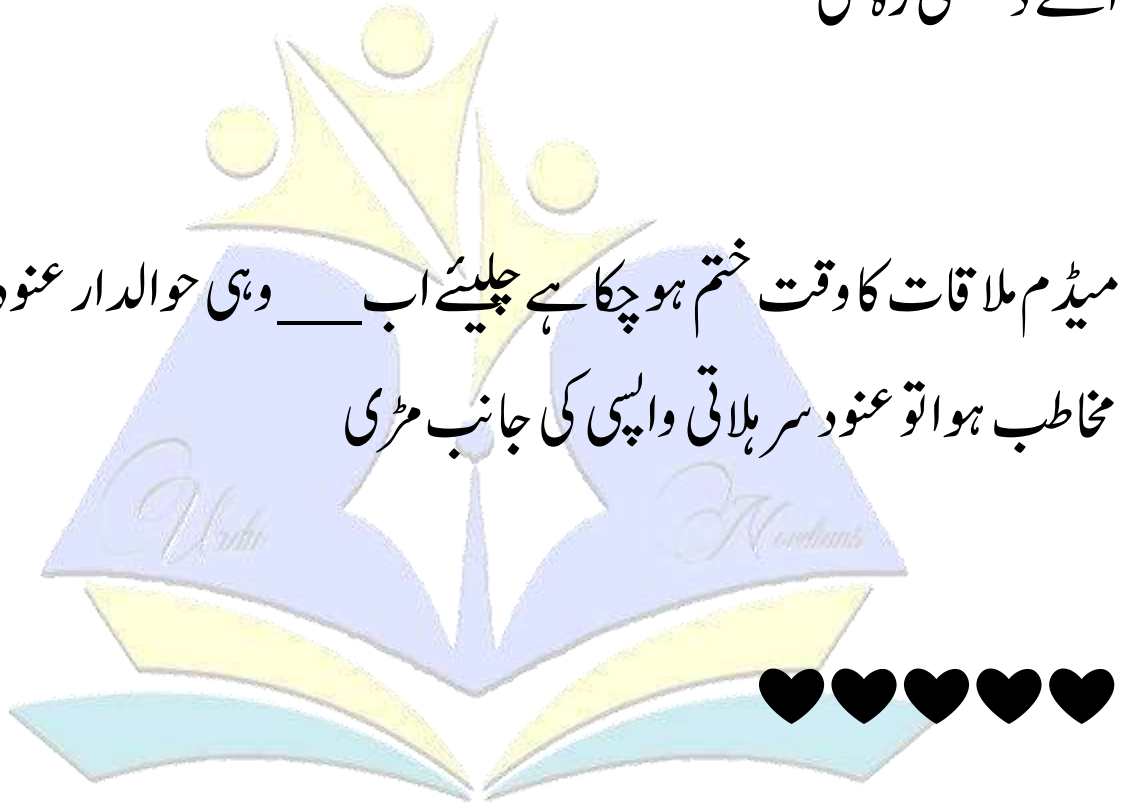
تاکہ میرے ہاتھ میں ہتھکڑی دیکھ کر آپ کو سکون مل سکے ناں مجھے یہ بتانا چاہتی تھی ناں کہ آپ اس زاق شاہ کے ساتھ مل کر جو مرضی ___ کر سکتی ہیں

عزائم نے عنود کی ٹھوڑی کو دبوچتے ہوئے کہا تو عنود نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی

عزائم سائیں چھوڑیں ___ عنود نے منمناتے ہوئے کہا تو عزائم نے اس کی ٹھوڑی کو آزاد کرتے کہا

چلی جائیں یہاں سے عنود شاہ _____ عزائم نے اپنا رخ بدل لیا عنود بس
اسے دیکھتی رہ گئی

میڈم ملاقات کا وقت ختم ہو چکا ہے چلیئے اب _____ وہی حوالدار عنود سے
مخاطب ہوا تو عنود سر ہلاتی واپسی کی جانب مڑی



URDUNovelians

ابتاج شاہ اپنے اسٹڈی میں بیٹھا ایک فوٹو فریم ہاتھ میں لیے تھا اس کی
آنکھوں سے مسلسل آنسو ٹپک رہے تھے

میں کتنا بد قسمت مرد ہوں میرے تینوں بچے میرے ساتھ نہیں ہیں تم
اور عنود مجھ سے دور ہو اور وہ میرے پاس ہو کر بھی میرے ساتھ نہیں
ہے میں پچھلے سات سال سے اس کے لفظوں کا وار سہہ رہا ہوں تو کبھی اس
کی خاموشی مجھے ڈسنے لگتی ہے کبھی کبھی تم دونوں کا بابا بہت تھک جاتا ہے

__التفات

ابتاج شاہ اپنی بیٹیوں سے مخاطب تھا تبھی اسے اپنے پیچھے ولید کی
موجودگی محسوس ہوئی اور وہ اپنے آنسو صاف کرتا تصویر سائیڈ ٹیبل پر رکھ
چکا تھا

عزائم شاہ کو لگتا ہے عنود ان کے بچے کو گرانا چاہتی ہے میرے خیال سے
اب بہت ہو گیا ہے زاق شاہ کو سبق سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ لیو وہیں
ابتاج کے سامنے بیٹھتا نظریں جھکائے گویا ہوا

جب تک تبریز اپنے بل سے نہیں نکل آتا تب تک جیسا چل رہا ہے چلنے دو
— تم کسی طرح عیشتم کو اس کے باپ سے ملو الا وہ بہت اداس ہو گئی
ہے۔۔۔ ابتماج شاہ نے لیو کو نیکسٹ اسٹیپ بتاتے کہا

جی ٹھیک ہے۔۔۔ لیو سر ہلاتا بولا اور وہیں بیٹھا فون یوز کرنے لگا

تمہاری ابرش سے بات ہوئی۔۔۔؟ ابتماج شاہ نے ولید سے ابرش کی
بابت استفسار کیا تو ولید کے فون پر چلتے ہاتھ تھم گئے

وہ عدت میں ہے میرا اس سے بات کرنا مناسب نہیں ہے۔۔۔ میں نے
اس کے پاس عزائم شاہ اور عمرزش کو بھیج دیا تھا میں نے خود ایک بار اسے

کال کی تھی اس دن پھر اس نے میسج کیا کہ عدت کے دنوں میں اسے دوبارہ کال نہ کروں۔۔۔ لیونے ابتهاج کو پہلی بار تفصیل سے ساری بات بتائی تو ابتهاج شاہ سر ہلا چکا تھا

عنود شاہ کے جاتے ہی ولید ملک ایک بار پھر عزائم شاہ کی بیل کروانے کے لیے پہنچا تھا عزائم شاہ کی رپوٹیشن ختم ہو چکی تھی اسے ایئر پورٹ پر بھی بلیک لسٹ کر دیا گیا تھا اس کی زندگی ایک بار پھر زیر و پر آ کر رک چکی تھی دوسری جانب ابتهاج شاہ کی پلاننگ کے مطابق عزائم شاہ کے دوبارہ جیل جانے پر زیر ملک کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا تھا

تبریز نے زیر پر دباؤ ڈال رکھا تھا کہ زیر عزائم کو اپنے آفس سے نکال دے کیوں کہ اب عزائم شاہ تبریز کے کسی کام کا نہیں تھا وہ اس کی ہائی

پروفائل بیک گراؤنڈ اس کے سیلبریٹی ہونے کا جتنا فائدہ اٹھانے کا ارادہ
رکھتا تھا اتنا ہی اسے نقصان ہو رہا تھا

Azaym Shah was a useless person__

تبریز ملک عزائم شاہ کے دماغ کا استعمال کرتا اپنے بزنس کو پچھلے نو سال
سے بلندیوں پر لے جا چکا تھا فیکٹری میں بننے والا مال جب ڈیلیور ہوتا تو وہ
عزائم شاہ کی شپ کے ذریعے ایکسپورٹ کیا جاتا اور بڑی چالاکی سے
اسمگلنگ کا کام بھی کر لیتا تھا اس بات کی خبر جب ابتماج شاہ کو ہوئی تو اس
نے عزائم شاہ کو ملک گروپ آف انڈسٹری کے ساتھ پارٹنرشپ ختم
کرنے کا مشورہ دیا مگر عزائم شاہ ایک کاروباری آدمی تھا اسے زیر ملک کے
ساتھ پارٹنرشپ کر کے فائدہ ہو رہا تھا اس لیے اس نے ابتماج شاہ کی کسی

بات پر کان نہ دھرے اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی وہ انجانے میں ہی تبریز کے گناہوں میں اس کا شریک بن گیا تھا

ابتناج کے بار بار منع کرنے پر بھی وہ نہ رکا تبھی اسے اس دلدل سے نکالنے کے لیے ہی ابتناج کی جھوٹی موت کے بعد ولید ملک اپنا بھیس بدل کر اس کے پاس نوکری کر رہا تھا عزائم شاہ ولید کو پہچان چکا تھا جب اس نے ولید کے سامنے زکر کیا تو ولید نے اسے "جسٹ فار این ایڈونچر" کہہ کر شیشے میں اتار لیا عزائم شاہ ولید سے ہر بات شیر کرنے لگا اپنے کاروباری معاملات سے لے کر نجی معاملات تک ہر چیز اس نے ولید ملک کے سامنے عیاں کی تھی اور یہ اس کی دوسری بڑی غلطی تھی جس کا خمیازہ وہ بھگت رہا تھا

URDUNovelians

تبریز کے دباؤ میں آکر زیر ملک نے عزائم شاہ سے بزنس میں اپنی راہیں
جدا کر لی تھی عزائم شاہ غصے میں لب بھینچے اس کے آفس سے نکلا اور پیدل
سرک پر چلنے لگا

چاچو بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے سب لوگ جھوٹے اور مطلبی ہیں یہ "ملک
گروپ آف انڈسٹری" کے مالک صرف مطلب کا ساتھ نبھا رہے تھے
ہواؤں نے رخ کیا بدلاسب نے ہی آنکھیں دکھانا شروع کر دی
عزائم شاہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیسے ان حالات میں
سروائیو کرے

یکدم کسی خیال کے تحت اس نے ولید ملک کا نمبر ڈائل کیا جو کہ لان میں
کھلے آسمان تلے بیٹھا چاند کو دیکھنے میں مصروف تھا

ولید تمہارا فون رنگ کر رہا ہے کال پک کرو۔۔۔ اب تاج شاہ نے ولید کا
موبائل اسے پکڑا

اب تاج شاہ ابھی ابھی کافی کاگ ہاتھ میں تھا مے اس طرف آیا تھا اس نے
وہ کافی ولید کے سامنے رکھے ٹیبل پر رکھی اور خود دوسری چیر پر بیٹھا ولید
کو دیکھنے لگا

جی عزائم سائیں۔۔۔ ولید کی آواز پر وہ چونک گیا اور اسے اشارہ کیا کہ فون
سپیکر پر لگائے

ولید میں تنہا ہو گیا ہوں بالکل تنہا۔۔۔ مجھے زیر ماموں نے بھی آفس
سے نکال دیا ہے یہ کہہ کر کہ میری وجہ سے ان کی شہرت کو نقصان پہنچ
رہا ہے

ولید میں ان حالات میں کیسے سروائیو کروں گا۔؟ مجھے اپنی فکر نہیں ہے میں
برے سے برے حالات سے تنہا لڑ سکتا ہوں بٹ میں اپنی ماما کو اس عمر میں
— اپنی وجہ سے مزید تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا

میں میری بیٹی عیشتم کو کیسے سیکور کروں گا؟ اس کی چھوٹی سے چھوٹی
خواہش پوری کرنا میرے پچھلے سات سالوں کا مقصد حیات ہے میں اپنی
— بیٹی کو چھوٹی چھوٹی چیز کے لیے ترستا ہوا نہیں دیکھ سکتا
اور میرا بچہ جو ابھی اس دنیا میں آیا ہی نہیں — یکدم عزائم کے چہرے پر
— سختی چھا گئی

میں اس زاق شاہ سے اپنی بیٹی چھین لوں گا میں اپنے ہونے والے بچے
کو بھی چھین لوں گا اب سے میری زندگی کا صرف ایک ہی مقصد ہے
— زاق شاہ کی بربادی اور اس کے لیے میں ہر حد سے گزر جاؤں گا

یہ کہتے ہی عزائم شاہ نے کال بند کر دی

دیٹس لائٹ مائی گڈ بوائے ___ اب تاج شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

سیریلی شاہ سائیں؟ آپ ہنس رہے ہیں اس پوری کہانی میں ایک ہی تو
کردار فیئر چل رہا تھا آپ نے اسے بھی غلط ٹریک پر لگا دیا ___؟ ولید نے
اچنبھے سے پوچھا تو اب تاج نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

URDUNovelians

ہاں ولی میں چاہتا ہوں کہ زاق کو سبق عزائم شاہ ہی سکھائیں میں چاہتا
ہوں کہ عزائم شاہ کی ڈارک سائیڈ سب دیکھیں میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ اپنی

بیوی کے سامنے کس حد تک اپنی ڈارک سائیڈ پر قابو پاسکتا ہے؟ میں
_____ عزائم شاہ کی محبت اور عنود شاہ کی جنونیت دیکھنا چاہتا ہوں

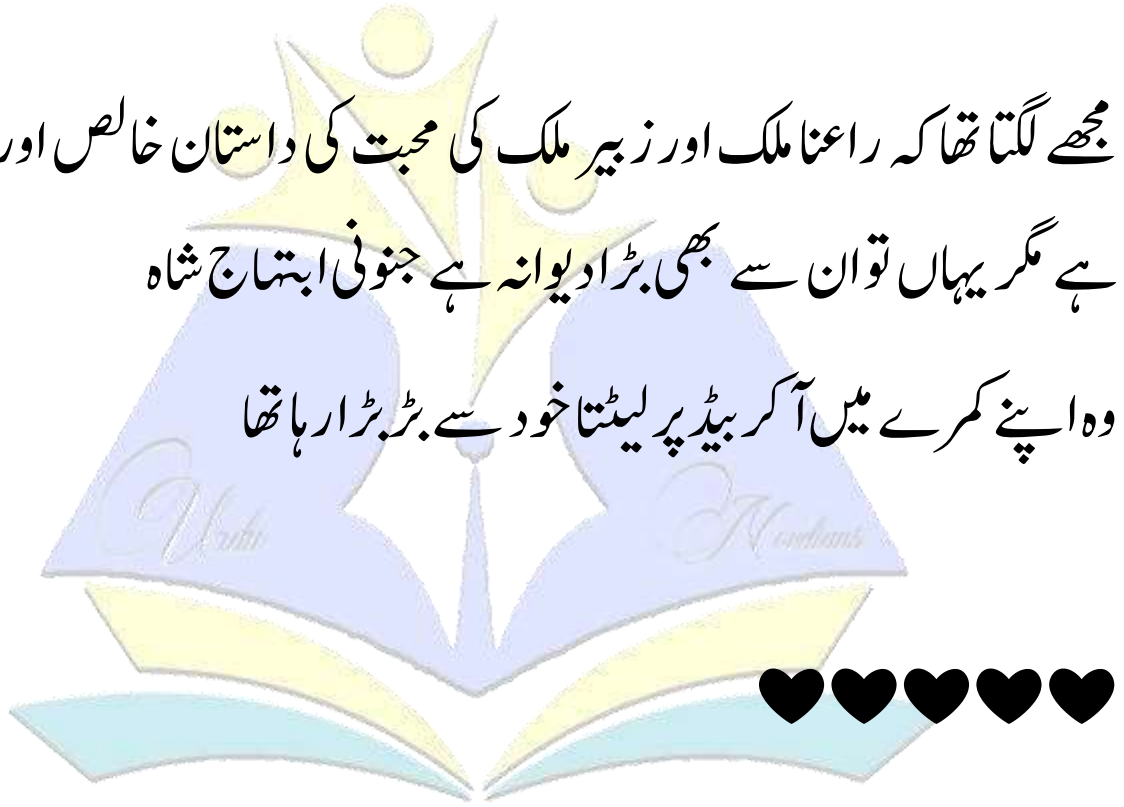
ابتہاج شاہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا جبکہ ولید کندھے اچکاتا فون یوز
کرنے لگا

One day left____

ولید ملک نے کچھ سوچتے ہوئے ابرش کے نمبر پر میسج کیا اور اس سے پہلے
کہ ابرش میسج دیکھ لیتی ولید نے کچھ یاد آتے ہوئے میسج ان سینٹ کر دیا اور
پھر فون سوئچ آف کرتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا مگر ابہتاج کے روم
کے سامنے سے گزرتے وہ کچھ سوچتا ہوا دروازے کے پاس آیا اور

دروازے سے کان لگائے سننے کی کوشش کی مگر اندر سے اسے صرف
سسکیوں کی آواز سنائی دی وہ نفی میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

مجھے لگتا تھا کہ راعنا ملک اور زیر ملک کی محبت کی داستان خالص اور سچی
ہے مگر یہاں تو ان سے بھی بڑا دیوانہ ہے جنونی ابتر شاہ
وہ اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹتا خود سے بڑبڑا رہا تھا



URDUNovelians

ابرش ملک ابھی ابھی ابتر شاہ کے اپارٹمنٹ پہنچی تھی اس سے ملنے
کے لیے مگر اس سے پہلے ہی ابرش کا سامنا ولید ملک سے ہوا تو وہ اسے

دیکھتے ہی گھبرا گئی اور پھر خود کو کمپوز کرتی اس کے پاس سے گزرنے لگی تو
ولید ملک نے اسے پکارا

مجھے تم سے بات کرنی ہے ابر۔۔۔ ولید ملک کے لہجے میں پہلے والی اپنائیت
مفقود تھی

میں چاچو سے ملنے آئی ہوں ان سے مل کر گھر جا رہی مجھے ضروری کام
یے۔۔۔ ابرش نے نظر چراتے کہا

URDUNovelians

میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو ابر۔۔۔ ولید نے دو ٹوک لہجے میں کہا
ابرش اس کے پاس سے گزرنے لگی تو ولید نے اسے بازو سے پکڑے
اپنے سامنے کھڑا کیا ابرش کو ولید کی پکڑ میں سختی محسوس ہوئی

کیا ہوا؟ ہمت نہیں ہے ناں مجھ سے جھوٹ بولنے کی؟ ڈر گئی ناں تم کہ
تمہاری آنکھوں سے تمہارے دل کا راز نہ پالوں؟ ولید نے ایک ایک لفظ
پر زور دیتے کہا

ولی وہ _____ ابرش اب کی بار ادھر ادھر دیکھنے لگی تو ولید نے اسے اپنی
جانب کھینچا وہ اس کے سینے سے ٹکرائی

ابرش واسق شاہ میری بات کان کھول کر سن لو اگر آج کے بعد تم نے اس
بچے کو ابارٹ کروانے کا سوچا بھی تو تمہاری جان نکالنے میں ایک پل
_____ نہیں لگے گالیو کو

ولید کے الفاظ نے ابرش کو سر اٹھانے پر مجبور کیا

تو تم جان گئے؟ ابرش نے نفی میں سر ہلاتے کہا

ہاں جان گیا میں اور اب تم ایسی حرکت نہیں کرو گی ابرش۔۔۔ اب کی بار ولید نے ابرش کو سمجھاتے ہوئے کہا

مجھے یہ بچہ نہیں چاہیئے ولید مجھے نفرت ہے اس بچے سے یہ میرے پاؤں کی زنجیر بن جائے گا اگر یہ دنیا میں آگیا تو وہ زواق شاہ اسے بھی چھین لے گا جیسے اس نے بھائی سے عیشتم کو چھینا ہے

ابرش نے ولید کے سینے پر سر رکھے روتے ہوئے کہا

ابرش ریلیکس میری جان سب ٹھیک ہو جائے گا میں اس بچے پر زائق شاہ کا
سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا۔ ولید نے ابرش سے کہا تو ابرش نے اس
کے سینے سے سر اٹھایا اور کانپتے ہوئے بولی

مجھے خوف آرہا ہے ولید۔ ابرش کی بات سن کر ولید نے اس کے گال
اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے اور استفسار کیا

کس چیز سے خوف آرہا ہے؟ ولید کے لہجے کی نرمی نے ابرش کو اپنے
حصار میں جکڑا اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولی

بدنامی سے رسوائی سے۔ میں عالین کیانی نہیں بننا چاہتی ولی۔
ابرش نے روتے ہوئے کہا اس کے رونے میں شدت تھی

میں تمہیں عالین کیانی نہیں بننے دوں گا بر_____ میں اپناؤں گا
تمہیں_____ ولید نے اس کو اپنے سینے میں بھینچ لیا

میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی ولی_____ میں نے تمہاری محبت کو ٹھکرا کر اس
بے وفا سے دل لگایا تھا مجھے سزا تو ملنی تھی ناں_____ وہ کتنی ہی دیر اس کے
سینے سے لگی روتی رہی اور وہ اسے تسلی دیتا رہا
اب تاج شاہ اپنے بیٹے کے فیصلے پر دل سے مسکرایا

URDUNovelians

عزائم شاہ جاب کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا مگر اسے ہر جگہ سے دھتکارا
جا رہا تھا تبھی قسمت اس پر مہربان ہوئی اور اس کے لندن والے بنگالی
پڑوسی کی کال آئی جو کہ پچھلے چار سال سے پاکستان میں بزنس کر رہے تھے

انہیں جب عزائم کے حالات کا علم ہوا تو انہوں نے اسے اپنا بزنس ہینڈ اور کرنے کا فیصلہ کیا انہیں اس بزنس کو سنبھالنے کے لیے ایک مختی اور ایماندار شخص کی ضرورت تھی اور عزائم سے بہتر ان کے لیے کوئی چوائس نہ تھی عزائم شاہ کو بھی یہ جاب اپنے ہر مسئلے کا حل معلوم ہوئی اور اس نے کچھ ہی دنوں میں ان کا بزنس اینز آ چیف ایگزیکٹو آفیسر جوائن کیا

دوسری جانب واسق شاہ نے اپنی جگہ عنود کو شاہ گروپ آف انڈسٹری کا ہیڈ بنایا اور عنود کو مجبوری میں اب اپنا بیشتر وقت زواق شاہ کے ساتھ گزارنا پڑا

URDU Novelians

آج بھی وہ کسی کام سے اس کے آفس آئی تو زواق شاہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس کا ہاتھ تھامتے گویا ہوا

عنود میری دلبر سائیں مجھے یقین نہیں ہوتا کہ آپ میرے سامنے موجود
ہیں مجھے لگائیں نے آپ کو کھودیا ہے مگر قسمت کا ہیر پھیر دیکھیں
میرے سارے خدشے غلط ثابت ہوئے آپ آج میرے سامنے میرے
اتنے قریب ہیں۔۔۔ زاق شاہ عنود کے لبوں کی جانب جھکا جب عنود چیئر
سے اٹھی اور فائلز اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی
اور پھر پیچھے مڑی زاق شاہ کی جانب دیکھا اور اس کی جانب ایک مسکراہٹ
اچھالتی گویا ہوئی

میں آج بھی اسی ابتہاج شاہ کی بیٹی ہوں جس سے انتقام لینے کے لیے تم
نے اس کی دونوں بیٹیوں کو زلیل کیا میں آج بھی وہی عنود شاہ ہوں جس
کے جذبات کے ساتھ تم کھیلے رہے بٹ ایک چیز پہلے جیسی نہیں ہے

زاق شاه اور وہ ہے میرا دل ___ ہاں زاق شاه آج میرے دل پر فقط
عزائم شاه کی چھاپ ہے صرف ان کا قبضہ ہے میرے جسم پر میرے دل پر
اور میری روح پر ہر جگہ عزائم شاه ہیں تم کہیں نہیں ہو زاق شاه ___ کہیں
نہیں

وہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی جب زاق شاه کی آواز نے اسے رکنے پر
مجبور کیا

جتنا بولنا ہے بول لو عنود شاه آج نہیں توکل تمہیں آنا میرے پاس ہی ہے
عنود شاه طنزاً مسکرائی

In your dream ____



آج عنود اور زاق شاہ آفس سے ڈائریکٹ کسی میٹنگ میں پہنچے یہ کمپنی جس کے ساتھ ان کی ڈیل ہوئی تھی اس کمپنی کا مالک ایک بنگالی تھا زاق شاہ نے واسق اور عنود سے مشورہ کرتے اپنی کمپنی کو کرائسز سے بچانے کے لیے کمپنی کا دس پرسنٹ اس بنگالی کمپنی کو دے چکا تھا

میں نے چیک سائن کر دیا ہے آپ شام تک مشینری بھجوا دیجیے گا
زاق شاہ نے چیک بک مینیجر کو تھماتے ہوئے کہا

جی سر ایگریمنٹ پر ہمارے سی ای او ہی سائن کریں گے۔ مینیجر نے زاق کی جانب دیکھتے کہا

بس ابھی آتے ہوں گے۔ انتظار کریں۔ تبھی عزائم شاہ دروازہ کھولتا اینٹر ہوا اور بنا عنود اور زاق کی جانب دیکھے ٹیبل پر رکھی فائل پر سائن کرنے کے لیے جھکا

سو کیسا لگا میرا پہلا وار؟ میں نے بہت ہی آسانی سے تمہاری کمپنی سے دس پرسنٹ جو کہ تمہارے لیے بہت معمولی سی بات ہے اپنے نام کروا لیے۔ اپنی پہلی شکست مبارک ہو اسی طرح میں آہستہ آہستہ تمہاری ہر چیز تم سے چھین لوں گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ

ہر چیز مطلب ہر چیز۔ عزائم شاہ کی نظر عنود پر تھی جو کہ عزائم کی بجائے اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے کھڑی ابرش کی جانب دیکھ

رہی تھی زاق شاہ بھی ایک ٹرانس کی کیفیت میں ابرش کو دیکھ رہا تھا یکدم
_____ اس کا دل اچاٹ ہوا اور وہ عنود کو تنہا چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا

عنود اور التفات کسی شادی سے فارغ ہو کر گھر کے لیے نکلی تھیں وہ وہیں
مارکی کے ایک روم میں چینج کر آئی تھیں عنود نے پریل سکرٹ پر بلیک
ٹاپ جب کہ التفات نے بلیک شارٹ فرائیڈ اور بلیک ہی چوری دار پاجامہ
پہنا ہوا تھا جب لیو نے بیچ سڑک میں ان کی گاڑی روکی اور گن پوائنٹ پر
ان دونوں کو اپنی گاڑی میں بٹھاتا ابستاج شاہ کے اپارٹمنٹ لایا

یو بلڈی _____ عنود اندر آتے ہی لیو پر جھپٹ پڑی مگر لیو نے اس کا ہاتھ اپنے
ہاتھوں میں لیے اسے قابو کیا

ولید چھوڑ دوا نہیں۔۔۔ تبھی ایک رعب دار آواز سن کر لیو پیچھے ہٹا اور
التفات نے اس آواز کی جانب خوشی سے دیکھا جبکہ عنود ساکت ہو گئی

ہیپی برتھ ڈے پر نسز۔۔۔ ابتماج شاہ نے آگے بڑھتے التفات کو گلے لگایا

مجھے یقین تھا میرے بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ میرے بابا زندہ ہیں۔۔۔

التفات شاہ نے ابتماج سے روتے ہوئے کہا

ابتماج شاہ اسے سینے میں بھینچتا عنود سے مخاطب ہوا

URDUNovelians

اپنے پاپا سے نہیں ملو گی عنود۔۔۔ ابتماج شاہ نے عنود کی طرف ہاتھ

بڑھایا

وہ پیچھے مڑتی ڈبڈباتی نظروں سے ابتہاج شاہ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھامتھی اس
کے گلے لگ کر رونے لگی

پاپا — عنود نے ابتہاج کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتے اسے
بوسہ دیا ولید کو وہ اس وقت دیوانی لگی جو اپنے باپ کے چہرے کو دیوانوں
کی طرح چوم رہی تھی رورہی تھی ابتہاج شاہ نے اسے اپنے سینے میں بھینچ
لیا

پاپا آپ نے ہمیں اتنا کیوں ستایا؟ عنود نے ابتہاج سے استفسار کیا تو
ابتہاج نے اسے یہ کہہ کر خاموش کر دیا

عنود میری کچھ مجبوریاں ہیں میں وقت آنے پر سب کچھ بتاؤں گا آپ کو۔۔۔ میں آج بھی آپ کے سامنے نہیں آتا اگر کل عزائم شاہ کی کورٹ میں ہیسرنگ نہ ہوتی۔۔۔ بیٹا وہ بے قصور ہے اپنا کیس واپس لے لو۔۔۔ اب تاج شاہ نے عنود کو سمجھایا عنود اس کے گلے لگ کر مزید رونے لگی

پاپا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے میں نے گناہ کیا۔۔۔ میں نے اپنے شوہر پر اعتبار نہیں کیا۔۔۔ عنود روتے روتے وہیں بے ہوش ہو گئی جب لیو نے آگے بڑھتے اسے سہارا دیا

عنود کو جب ہوش آیا تو خود کو ہاسپٹل میں دیکھ کر شاکڈ ہوئی تبھی سامنے بیٹھے لیو پر اس کی نظریں جم سی گئیں اس نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا

اسے اس لڑکے کے چہرے میں عالین کی شبیہ محسوس ہوئی وہ ایک ٹرانس
کی کیفیت میں گویا ہوئی

کون ہو تم؟ عنود نے دھیرے سے لب ہلائے

_____ تمہارا ٹوئن برادر ولید ابتناج شاہ

ولید نے عنود کی طرف دیکھتے کہا عنود پر یہ انکشاف بھی کسی دھماکے سے
کم نہ تھا

URDUNovelians

عنود اور التفات کسی شادی سے فارغ ہو کر گھر کے لیے نکلی تھیں وہ وہیں
مارکی کے ایک روم میں چینج کر آئی تھیں عنود نے پریل سکرٹ پر بلیک
ٹاپ جب کہ التفات نے بلیک شارٹ فرائڈ اور بلیک ہی چوری دار پاجامہ

پہنا ہوا تھا جب لیو نے بیچ سڑک میں ان کی گاڑی روکی اور گن پوائنٹ پر
ان دونوں کو اپنی گاڑی میں بٹھاتا اب تاج شاہ کے اپارٹمنٹ لایا

یو بلڈی__ عنود اندر آتے ہی لیو پر جھپٹ پڑی مگر لیو نے اس کا ہاتھ اپنے
ہاتھوں میں لیے اسے قابو کیا

ولید چھوڑ دوا نہیں__ تبھی ایک رعب دار آواز سن کر لیو پیچھے ہٹا اور
التفات نے اس آواز کی جانب خوشی سے دیکھا جبکہ عنود ساکت ہو گئی

URDUNovelians

ہیپی برتھ ڈے پرنسز__ اب تاج شاہ نے آگے بڑھتے التفات کو گلے لگایا

مجھے یقین تھا میرے بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ میرے بابا زندہ ہیں۔۔۔
النفات شاہ نے ابتناج سے روتے ہوئے کہا

ابتناج شاہ اسے سینے میں بھینچتا عنود سے مخاطب ہوا

اپنے پاپا سے نہیں ملو گی عنود۔۔۔ ابتناج شاہ نے عنود کی طرف ہاتھ
بڑھایا

وہ پیچھے مڑتی ڈبڈباتی نظروں سے ابتناج شاہ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھا متی اس
کے گلے لگ کر رونے لگی

URDUNovelians

پاپا۔۔۔ عنود نے ابتناج کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتے اسے
بوسہ دیا ولید کو وہ اس وقت دیوانی لگی جو اپنے باپ کے چہرے کو دیوانوں

کی طرح چوم رہی تھی رورہی تھی ابتناج شاہ نے اسے اپنے سینے میں بھینچ
لیا

پاپا آپ نے ہمیں اتنا کیوں ستایا؟ عنود نے ابتناج سے استفسار کیا تو
ابتناج نے اسے یہ کہہ کر خاموش کر دیا

عنود میری کچھ مجبوریاں ہیں میں وقت آنے پر سب کچھ بتاؤں گا آپ
کو۔۔۔ میں آج بھی آپ کے سامنے نہیں آتا اگر کل عزائم شاہ کی کورٹ
میں ہیئرنگ نہ ہوتی۔۔۔ بیٹا وہ بے قصور ہے اپنا کیس واپس لے لو۔۔۔
ابتناج شاہ نے عنود کو سمجھایا عنود اس کے گلے لگ کر مزید رونے لگی

پاپا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے میں نے گناہ کیا۔ میں نے اپنے شوہر پر اعتبار نہیں کیا۔۔۔ عنود روتے روتے وہیں بے ہوش ہو گئی جب لیو نے آگے بڑھتے اسے سہارا دیا

عنود کو جب ہوش آیا تو خود کو ہاسپٹل میں دیکھ کر شاکڈ ہوئی تبھی سامنے بیٹھے لیو پر اس کی نظریں جم سی گئیں اس نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا اسے اس لڑکے کے چہرے میں عالین کی شبیہ محسوس ہوئی وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں گویا ہوئی

URDUNovelians

کون ہو تم؟ عنود نے دھیرے سے لب ہلائے

تمہارا ٹوئن برادر ولید اب تاج شاہ

ولید نے عنود کی طرف دیکھتے کہا عنود پر یہ انکشاف بھی کسی دھماکے سے
کم نہ تھا

اور پھر ولید اسے ڈسچارج ہونے کے بعد اپنے اپارٹمنٹ لے آیا عنود کو
_____ سب کچھ بتایا عنود اس کے ان انکشافات پر حیران ہوئے بنانہ رہ سکی

میں اپنے شوہر کو واپس لے کر آؤں گی اور زاق شاہ کو اس کے جرموں کی
_____ سزا دے کر دم لوں گی

_____ عنود نے دل ہی دل میں فیصلہ لیتے شاہ حویلی جانے کا ارادہ کیا



زاوی سائیں جس پراجیکٹ پر آپ کام کر رہے ہیں اس پراجیکٹ کے لیے
_____ ٹینڈر عزائم شاہ بھی بھر رہے ہیں

عنود نک سک سے تیار ڈائمنگ چیئر پر بیٹھی زاوق شاہ کے سر پر بمب پھوڑ
چکی تھی جس کا زہن ابرش کو عزائم سائیں کے ساتھ دیکھ کر آلریڈی
پریشان تھا عنود کے اس انکشاف نے اسے حیران و پریشان کر دیا

مجھے ہر حال میں یہ ٹینڈر چاہیئے _____ زاوق شاہ نے ایک بیچ ٹیبل پر مارا اور
پھر غصے کی حالت میں چیئر سے اٹھا

تبھی اس کی نظر خرم شاہ پر پڑی تو اس کے غصے کا گراف مزید بڑھ گیا

سو تم آگئے خدمتِ خلق سے فارغ ہو کر ___ زاقِ شاہ کا اشارہ زامیہ کے لیے اس کی اس قدر فکر کی طرف تھا

جی آگیا ہوں ___ خرم شاہ نے فقط اتنا کہا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا جب زاقِ شاہ نے اسے پکارا

اس عورت کے اعترافِ گناہ کے باوجود تم اس کے لیے اتنی ہمدردی کیوں دکھا رہے ہو خرم ___؟ فقط اس لیے کہ وہ تمہاری معشوقہ التفاتِ شاہ کی ماں ہے ___ زاقِ شاہ کے طنز سے بھرے لہجے نے خرم کے دل پر وار کیا

لیٹس کریکٹ یور سلیف لالا ___ معشوقہ نہیں زندگی ہے میری وہ ___ اور دوسری بات میں زامیہ شاہ کو اس کی ماں کی حیثیت سے

نہیں بلکہ ابتاج شاہ کی بیوی کی حیثیت سے عزت دیتا ہوں وہی ابتاج
شاہ جس نے مجھے جینا سکھایا جس نے مجھے عورت ذات کی عزت کرنا
سکھایا

اور سب سے بڑی بات لالہ زامیہ شاہ کا زندہ رہنا بہت ضروری ہے کیوں کہ
___ ایک وہی ہمیں اصل مجرم تک لے جاسکتی ہے

خرم نے زاوق کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے کالم کرنے کی کوشش کی

___ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا سیریل؟ اصل مجرم سامنے آ تو گیا ہے وہ عزائم شاہ
زاوق کی بات سن کر عنود نے غصے میں مٹھیاں بھینچ لی

URDU NOVELIANS

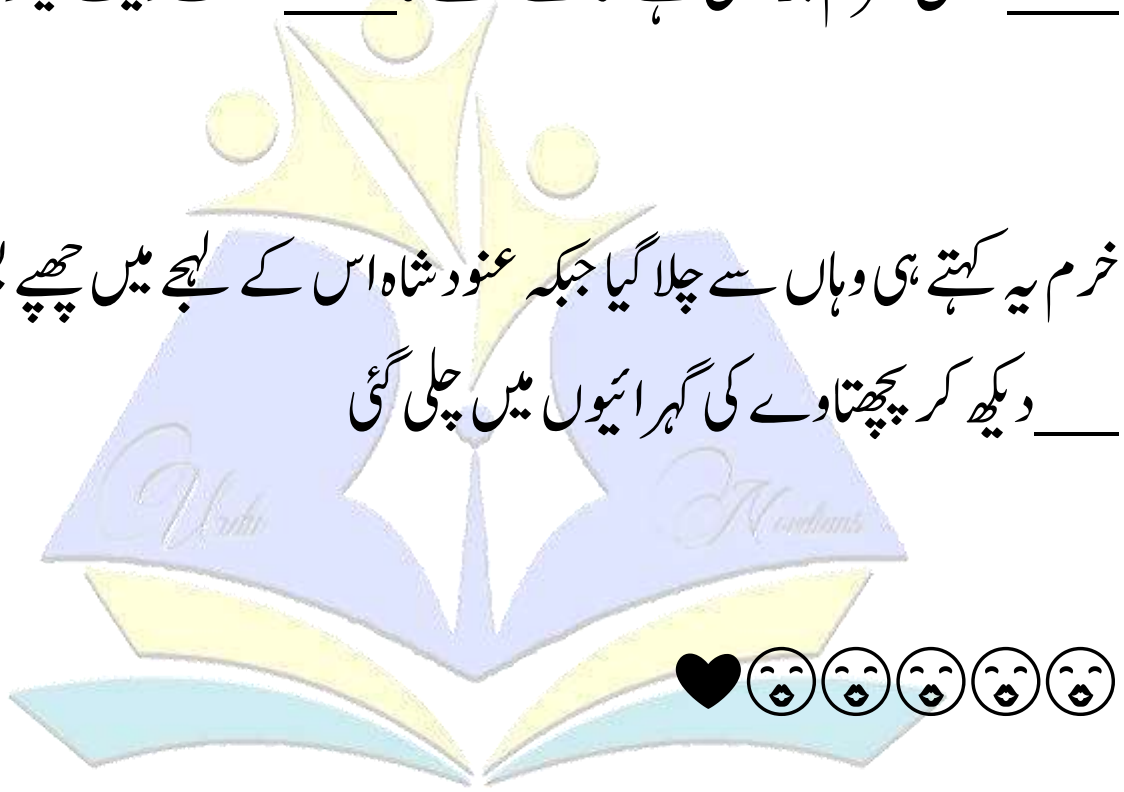
اصل مجرم وہ نہیں ہے لالہ۔۔۔ اگر پوری کائنات بھی آکر یہ کہہ دے

۔۔۔ کہ ابستا ج شاہ کا قاتل عزائم شاہ ہے تو بھی میں نہیں مانوں گا

۔۔۔ اصل مجرم جو بھی ہے سامنے آئے گا۔۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ وایج

خرم یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا جبکہ عنود شاہ اس کے لہجے میں چھپے یقین کو

۔۔۔ دیکھ کر پچھتاوے کی گہرائیوں میں چلی گئی



URDU Novelians

تم قاتل ہو۔۔۔ تم قاتل ہو میرے پاپا کے۔۔۔ لیس عزائم شاہ یو آر آ بلڈی

۔۔۔ مرڈرر

عنود ___ میری زندگی ___ یہ سب جھوٹ ہے ___ مجھ پر بے وجہ الزام
___ ہے ___ میں کیسے اپنے چاچو کو مار سکتا ہوں

عنود کے سامنے کچھ عرصہ پہلے کا سین چلنے لگا وہ اپنے قدم گھسیٹتی ہوئی
آفس پہنچی اس کا دل پچھتاوے اور اذیت کی اتھاہ گہرائیوں میں تھا وہ عزائم
شاہ کو واپس پانا چاہتی تھی اس لیے وہ دل ہی دل میں کچھ فیصلہ لیتی میٹنگ
روم میں پہنچی
جہاں عزائم شاہ بلیک پیٹ پر بلیک ہی شرٹ پہنے انتہائی سوبر سا اس کی
ہارٹ بیٹ مس کرنے کا سبب بنا

URDUNovelians

عنود اسے دیکھتے ہی ایک ٹرانس میں چلی گئی تبھی اس کی نظر عزائم کے
ساتھ بیٹھی لڑکی پر پڑی جو کہ عزائم کے کان میں سرگوشی کر رہی تھی عنود

کو اس لڑکی سے شدید جلن محسوس ہوئی وہ لڑکی اور کوئی نہیں ابرش ملک
تھی یہی حال زواق شاہ کا تھا وہ عزائم اور ابرش کو منظر سے غائب کر دینا
چاہتا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ابرش یوں سرعام عزائم
شاہ کے ساتھ ملاقاتیں کرے گی

تبھی ہیڈ وہاں پہنچا جس نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا

سولیڈیز اینڈ جینٹل مین۔۔۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ ٹینڈر آج
ہم شاہ گروپ آف انڈسٹری کو یا پھر غنی گروپ آف انڈسٹری میں سے
کسی ایک کو سونپیں گے تو پولنگ ہوگی آپ سب ممبرز اپنے اپنے فیورٹ
۔۔۔ گروپ کو ووٹ کریں

سوشاہ گروپ آف انڈسٹری کے لیے کتنے لوگ ووٹ کریں گے؟ ہیڈ نے
سب کی جانب دیکھتے کہا

وہاں میٹنگ روم میں عنود کے علاوہ آٹھ لوگ تھے جن میں سے چار لوگوں
نے زاق کو سپورٹ کیا

اسی طرح غنی گروپ آف انڈسٹری جس کی سربراہی عزائم شاہ کر رہا تھا
اس کے لیے بھی چار ممبرز نے ہاتھ اٹھایا جن میں ابرش بھی شامل تھی

مس عنود اب تاج شاہ۔۔۔؟ آپ کس کے ساتھ ہیں؟ سب کی نظر عنود پر
جم گئی زاق شاہ نے طنزیہ انداز میں عزائم کی جانب دیکھا

میرے خیال سے گیم از اور _____ ہمیں چلنا چاہیے _____ عزائم شاہ
دلبرداشتہ سا برش سے گویا ہوا اس کی آواز عنود نے بھی سنی تھی عنود نے
خود کو کمپوز کرتے کہا

میرا اوٹ غنی گروپ آف انڈسٹری کے ساتھ ہے _____ عنود کے ان
الفاظ نے جہاں عزائم کو حیران کیا وہیں زاوق شاہ نے غصے میں مٹھیاں
بھینچ لی تمام لوگ تالیاں بجاتے عزائم شاہ سے ملنے لگے اسے مبارک باد
دینے لگے
زاوق شاہ غصے میں عنود کو گھورتا وہاں سے لے گیا گھر آتے ہی وہ عنود پر
چیننے لگا

عنود تمہارا دماغ خراب ہے؟ تم اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی؟ تم نے شاہ
گروپ آف انڈسٹری کو چھوڑ کر اس بنگالی کی انڈسٹری کو ووٹ کیا؟
_____ ڈسگسٹنگ

زاوق شاہ نے غصے میں دیوار پر مکا مارا جب عنود نے اس کی جانب دیکھا اور
فقط اتنا بولی

میں نے وہاں اپنے شوہر عزائم شاہ کا ساتھ دیا ہے زاوی سائیں _____
میرے لیے میرے شوہر سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے نہ یہ بزنس _____ نہ یہ
_____ پیسا

_____ میں عزائم سائیں کو اب مزید کرنے نہیں دوں گی
عنود یہ کہتے ہی وہاں سے جانے لگی جب زاوق نے آگے بڑھتے اسے تھاما

عنود تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ میرے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔۔۔
یاد کرو وہ رات وہ خوبصورت رات جب تم میری ہونے والی تھی
زاوق شاہ نے آگے بڑھتے عنود کے ناک سے اپنی ناک رگڑی اور مدہوش
کن انداز میں گویا ہوا تبھی عنود نے اسے خود سے الگ کرتے ایک تھپڑ
اس کے منہ پر جڑا

انف از انف زاوق شاہ۔۔۔ عنود نے انگلی اٹھاتے اسے وارن کیا
کس رات کی بات کرتے ہو تم؟ وہ رات جس میں تم نے میری روح کو
چھلنی کیا؟ وہ رات تمہارے نزدیک حسین ترین رات ہوگی کیوں کہ اس
رات تم نے ابتماج شاہ کی بیٹی کے دل کو اپنے پاؤں تلے روند اٹھا تم
ابتماج شاہ کو نیچا دکھانے میں کافی حد تک کامیاب ہوئے جبکہ میرے
نزدیک وہ رات میری زندگی کی سب سے بھیانک رات تھی اس رات تم

نے میرے ارمانوں کا جنازہ نکالا تم نے میری روح میرے جسم کو داغدار کیا اس رات اگر میرا باپ اور میرا شوہر عزائم شاہ نہ آتے تم تو میری ذات کا تماشہ بنا چکے ہوتے زاق شاہ۔۔۔ اس لیے کبھی میرے سامنے دوبارہ اس رات کا زکرمات کرنا تم نے پہلے بھی اس رات کا زکر کرتے مجھے کہا کہ وہ قربت بھری رات تھی نہیں زاق شاہ وہ رات زبردستی کرتی رات تھی جب تم ایک باپ کو نیچا دکھانے کے لیے اس کی بیٹی کو اپنی مسٹر لیس بنانے کے لیے لے گئے تھے

عنود یہ کہتے ہی وہاں سے بھاگ گئی اور زاق شاہ وہیں صوفے پر بیٹھا اس رات کا منظر یاد کرنے لگا

دلبر سائیں کیا آپ کو علم ہے کہ یہ آسمان پر دکتا سورج اب تک جلن کے
مارے ہر دن ہمیں جلا رہا ہے کہ آپ نے اس روئے زمین پر رہ کر اسکے
_____ چاند کی روشنی کو آسمانوں پر ماند کر دیا ہے

وہ بچی تھی جب مجھے اس سے محبت ہوئی۔ میری ڈریم گرل۔۔۔ میری
زندگی کا ایک خوبصورت اور معصوم باب۔۔۔ جسے دیکھ میں ہر دکھ ہر
تکلیف بھول جاتا ہوں جو میرے نزدیک اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی
ہے

_____ اس کا کردار کسی اوس کے قطرے سے بھی زیادہ اجلا اور پاک ہے

_____ میری محبت۔۔۔ میرا عشق۔۔۔ میری التفات شاہ

زاوی۔ آپ تو مجھ سے محبت کرتے تھے پھر ایسا کیوں کہہ رہے ہیں
آپ؟؟

کہہ دیں کہ یہ جھوٹ ہے۔ کہہ دیں کہ آپ مذاق کر رہے۔ آپ فقط
اپنی باربی اپنی دلبر کے ہیں۔ میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر
۔ سائیں۔ خدارا اپنی عنود کو خود سے الگ مت کریں
میرے پاؤں پڑو۔ گر گراؤ۔ بولو تم ہماری میجر زاق حیدر شاہ کی داسی
بن کر رہو گی

URDUNovelians

سائیں۔۔۔ عنود درانی تو کب سے آپ کی اسیر ہے پوری زندگی آپ کی
داسی بن کر رہنے کو تیار ہے۔۔۔ بس اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل مت
کرنا۔۔۔

نہیں۔۔۔ عنود اب تاج شاہ تم کبھی ہماری چوائس نہیں ہو سکتی۔۔۔ تمہیں تو
میجر زاق اپنی مسٹر لیس بنا سکتا مسز نہیں

نفرت کرتا ہوں میں تم سے۔۔۔ تمہارے ہونٹوں پر کھلتی ہنسی مجھے کسی کی
تکلیف یاد دلاتی ہے۔۔۔ دل تو چاہتا ہے تمہارے اس دلکش سراپے کو
آگ لگا دوں۔۔۔ یا پھر ایسے ہی تمہیں کسی طوائف کے کھوٹے پر چھوڑ
آؤں جیسے تمہارے باپ نے میری آنی کو بھیجا تھا

قصور___ تم مجھ سے اپنا قصور پوچھتی ہو؟ تم جا کر اپنے باپ سے اپنا قصور کیوں نہیں پوچھتی؟ چلو میں بتاتا ہوں تمہیں تمہارا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ تم ابتناج شاہ کی عزیز از جان بیٹی ہو___ ابتناج شاہ کا سکون اس کے جینے کی وجہ ہو اور تمہیں تکلیف میں دیکھ کر اب ابتناج شاہ تڑپے گا پل پل موت کی بھیک مانگے گا___ میجر زاق حیدر شاہ نے قسم کھائی تھی وہ ابتناج شاہ کی ہستی کو ہلا کر رکھ دے گا

___ عنود درانی یو آر مائی مسٹر لیس___ آئی ایم یو ر ماسٹر

میں تمہارے ساتھ بالکل ویسا ہی سلوگ کروں گا جیسے ایک رکھیل کے ساتھ کیا جاتا___ تم عالین کیانی کی بیٹی ہو تمہیں کوٹھے پر نہیں چھوڑ سکتا

مگر تمہارے ساتھ اس فلیٹ میں بالکل ویسے ہی سلوک کروں گا جیسے ایک
___ طوائف ایک رکھیل کے ساتھ کیا جاتا ہے

سائیں پلیز ___ پلیز سائیں مجھ پر رحم کھائیں ___ میری عزت نفس کو
___ مجروح مت کریں

سائیں ___ پلیز ایسا مت کریں ___ مجھے بخش دیں سائیں

عنود کی چیخیں اس کی پکار زاق شاہ کے کانوں میں گونج رہی تھی وہ اپنے
کانوں میں انگلیاں ٹھونستا خود کے فرار کی راہ ڈھونڈنے لگا

اوہ گاڈ یہ میں نے کیا کر دیا؟ میں نے عنود کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کیسے کر دیا؟
مجھے لگا میری وہ حرکت عنود کو خود سے تاعمر باندھے رکھے گی میں نے جسم
کو محبت کے دائرے میں رکھا میں نے اپنی ہی محبت کو پامال کر دیا

یکدم اسے ابرش ملک کا خیال آیا اسے اپنے آپ سے گھن آنے لگی اس نے
ابرش کی توپوری زندگی تباہ کر دی تھی اس معصوم لڑکی کا جرم تو بس اتنا تھا
کہ اس نے زاق شاہ سے محبت کی تھی مگر زاق شاہ کی بد قسمتی کا عالم یہ تھا
کہ وہ خود سے محبت کرنے والوں کو اذیت کی بھٹی میں جھونکتا تھا اسے
اپنے لیے تڑپنے والوں کو خون کے آنسو رلانا اچھا لگتا تھا اس نے اپنے سے
وابسطہ لوگوں کو تکلیف کے سوا کچھ نہیں دیا تھا

عنود شاہ نے اس کے دل و دماغ پر چڑھی غصے اور نفرت کی پٹی اتاری تو
اسے ہر منظر صاف نظر آنے لگا

اسے عنود کے ساتھ ساتھ ابرش التفات اور عیشتم پر ہوئے ظلم بھی یاد
آنے لگے اگر یاد نہیں آیا تو اسے عزائم شاہ یاد نہیں آیا جس کا وہ سب سے
_____ زیادہ نقصان کر چکا ہے

التفات عیشتم اور صائمہ بیگم کو لے کر عزائم شاہ کے اپارٹمنٹ آئی تھی
عیشتم کے چہرے پر خوشی دیکھ کر اس کے دل کو سکون پہنچا تھا وہ مسکراتی
نظروں سے عیشتم اور عزائم شاہ کو دیکھنے لگی
عزائم شاہ جو کہ عیشتم کو دیکھ کر کھل اٹھا تھا اسے اپنے سینے سے لگائے
خاموش آنسو بہانے لگا

میں بہت ترسا ہوں اپنی بیٹی کو چھونے کے لیے اسے سینے سے لگانے کے لیے۔۔۔ عزائم شاہ نے دیوانہ وار عیشتم کے چہرے پر بوسہ دیا

چاچی آپ لوگ عزائم سائیں کے ساتھ وقت گزاریں میں بعد میں لے جاؤں گی۔۔۔ التفات نے صائمہ سے کہا تو صائمہ نے نفی میں سر ہلایا

میں اب کہیں نہیں جاؤں گی مجھے یہیں اپنے بیٹے کے پاس رہنا ہے صائمہ شاہ نے گویا فیصلہ کیا تو عزائم نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا صائمہ نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں ابھرتے سوالوں پر اس کی جانب دیکھا اور گویا ہوئی

واسق شاہ کی بیوی بے بس ہے عزائم شاہ کی ماں نہیں۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا عزائم سائیں زندگی کے اس کٹھن سفر میں بیوی ہار جاتی ہے بے بس ہو جاتی ہے خود کو سرینڈر کر دیتی ہے مگر ایک ماں کبھی نہیں جھکتی وہ آخری سانس تک اپنی اولاد کی بقاء کے لیے لڑتی ہے میں آج اپنے سارے رشتے چھوڑ آئی ہوں اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔ صائمہ ملک فیصلہ کرتے انداز میں بولتی کمرے کی جانب چلی گئی عزائم شاہ نے بھی ان سے مزید بحث نہیں کی



عزائم سائیں ایک بات بتائیں۔۔۔؟ صائمہ ملک ابھی ابھی کافی لے کر آئی تھیں اور عزائم شاہ کی جانب بڑھائی جو بیڈ پر تر چھالیٹا سوئی ہوئی عیشم کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا

آپ کو مجھ سے بات کرنے کے لیے اجازت کب سے درکار ہوئی؟ عزائم
نے اپنی آنکھیں میچتے کہا تو صائمہ مسکرائی

جب سے آپ نے اپنی زندگی کے بڑے بڑے فیصلے تنہا لینے کا فیصلہ
کیا۔۔۔ صائمہ شاہ کا لہجہ نارمل تھا مگر عزائم کو ان کے لہجے میں چھن
محسوس ہوئی۔۔۔

عزائم شاہ نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور بولا

URDUNovelians

آپ کو جو بات کرنی ہے وہ کریں ماما۔۔۔ عزائم شاہ اب بیڈ سے اٹھتا
صائمہ کے قدموں میں جا کر بیٹھ گیا

تم زائشہ سے شادی کیوں کر رہے ہو؟ صائمہ نے کچھ سوچتے ہوئے عزائم سے استفسار کیا

عزائم شاہ جانتا تھا صائمہ اس سے زائشہ کے بارے میں پوچھیں گی

کیوں کہ مجھے وہ ایز آ لائف پارٹنر پسند ہے۔۔۔ عزائم نے نظر چراتے کہا

بکو اس کر رہے ہو تم۔۔۔ ادھر میری آنکھوں میں دیکھ کر جواب دو۔۔۔

صائمہ ملک نے عزائم کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا

ماما آپ تو جانتی ہیں ناں زائشہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ ماما میں خود جس

درد سے گزرا ہوں اب وہ درد کسی اور کو نہیں دے سکتا۔۔۔ آپ کو تو مجھ

سے بہتر پتا ہے کہ جب دل ٹوٹتا ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے میں بس اپنی
وجہ سے اب یہ تکلیف زائشہ کو نہیں دینا چاہتا

_____ مجھے نہ سہی مگر کسی کو تو اس کا پیار مل جائے

عزائم شاہ نے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو صائمہ نے اس کا چہرہ
اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے پوچھا

تم زائشہ کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہے ہو عزائم سائیں _____ تم
تبریز ملک سے اپنی ماں پر ہوئے مظالم کا بدلہ لینے کے لیے زائشہ کے دل
کے ساتھ کھیل رہے ہو اور میں تمہیں ایسا کبھی کرنے نہیں دوں گی _____
میں تمہاری ڈارک سائیڈ کو کبھی تمہاری اچھائیوں پر غالب نہیں آنے
دوں گی _____ از دیٹ کلیئر _____ صائمہ ملک نے ایک ایک لفظ چباتے کہا اور

اپنے کمرے میں چلی گئیں عزائم شاہ کے پاس اب مزید کچھ کہنے کو الفاظ
_____ نہیں تھے

زاوق شاہ کو جیسے ہی عیشم کی غیر موجودگی کا احساس ہوا اس نے ملازموں
کو بلایا اور اب ان پر چیخ رہا تھا

میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود عیشم کو جانے کیوں دیا تم لوگوں نے؟
زاوق شاہ سب کے منہ پر طمانچہ مارتے بولا اس کا یہ جابرانہ رویہ پچھلے
سات سال سے حویلی کے ملازمین برداشت کر رہے تھے

سائیں وہ التفات بی بی نے کہا کہ وہ عیشم کو لے کر جا رہی ہے۔ ایک ملازم
نے کانپتے ہوئے جواب دیا تبھی التفات جوا بھی ابھی حویلی آئی تھی زاوق

کے غصے سے لال چہرے کو انگور کرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی جب
زاق کی آواز نے اس کے قدم روکے

التفات کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ عیشتم کہاں ہے؟ زاق شاہ کی بات سن
کر التفات چونکی اور پھر اس کی جانب بڑھی

وہیں جہاں اسے ہونا چاہیئے تھا اپنے بابا کے پاس ہے وہ _____ التفات نے
سینے پر ہاتھ باندھے اپنے قدم زاق کی جانب بڑھائے

URDUNovelians

_____ واٹ دا ہیل _____ عیشتم کا باپ میں ہوں زاق شاہ

زاق شاہ نے التفات کو ٹوکا تو التفات نے اسے کالر سے پکڑ کر اپنے قریب
کیا

میری بات غور سے سنو ایکس میجر تم میرے التفات شاہ کے سو کالڈ ایکس
ہز بینڈ تھے اس حوالے سے تمہارا عیشم سے جو بھی تعلق تھا مجھے طلاق
_____ دینے کے بعد وہ تعلق ختم ہوا

تم نے آپی کو ڈرایا دھمکایا یہ کہہ کر کہ تم عیشم کو چھین لو گے عدالت میں
جاؤ گے میں التفات شاہ تمہیں چیلنج کرتی ہوں زاق شاہ تم عیشم کی کسٹڈی
کے لیے عدالت میں کیس کرو یہاں میں عیشم کا ڈی این اے کروا کے
ثابت کروں گی کہ تم عیشم کے باپ نہیں سو کالڈ چاچا ہو اور دنیا کو تمہارا
اور تمہارے بھائی کا مکروہ چہرہ میں دکھاؤں گی _____ ہے ہمت تو جاؤ عدالت
میں _____

التفات شاہ نے اسے دھکے دیتے پیچھے کیا وہ اپنی جگہ سے بالکل بھی نہ ہلا مگر
ہاں اس کے قدموں سے زمین ضرور کھسکی تھی کیوں کہ التفات شاہ نے
اسے چیلنج کیا تھا ہاں وہ ابتناج شاہ کی بیٹی تھی وہ نڈر تھی وہ اسے اور خرم شاہ
کو عدالتوں میں گھسیٹ سکتی تھی

زاق شاہ کی ٹکر ابتناج شاہ کی دونوں بیٹیوں سے ہوئی تھی جو اسے اب
مکمل تباہ کر دینے کا ارادہ کیے ہوئے تھی

جو بھی ہو میں عیشم اور چاچی کے ساتھ اب وہ سب نہیں ہونے دوں گا جو
عزائم شاہ نے ابتناج شاہ کے ساتھ کیا

زاق شاہ دل ہی دل میں ارادہ کرتا حویلی سے نکلا



زاق شاہ وہاں سے سیدھا عزائم شاہ کے اپارٹمنٹ پہنچا جہاں عیشم عزائم کے کندھے پر سر رکھے باتیں کر رہی تھی تو صائمہ بیگم بھی دوسرے صوفے پر بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھیں

عزائم شاہ تمہاری جرأت کیسے ہوئی عیشم اور چاچی کو اغواء کرنے کی؟
زاق شاہ آتے ساتھ ہی عزائم پر دھاڑا

بیڈ انکل — بیڈ انکل — عیشم زاق کو دیکھتے ہی عزائم کے سینے میں منہ چھپائے بولی عزائم شاہ نے عیشم کے گرد اپنا حصار قائم کیا زاق شاہ کی نظروں سے اس کی یہ حرکت مخفی نہ رہی

انغواء کرنے والے گھٹیا کام تم کرتے ہو زاق شاہ میں نہیں۔۔۔ عزائم
نے زاق کی جانب دیکھتے اطمینان سے کہا

۔۔۔ چاچی چلیں میرے ساتھ عیشم تم بھی چلو
زاوق شاہ آگے بڑھتا عزائم سے عیشم کو چھیننے لگا تبھی ابرش نے آکر
عیشم کو تھام لیا زاق شاہ کی نظر جیسے ہی ابرش پر پڑی وہ چونکا
عزائم شاہ نے زاق شاہ کو اس کے گریبان سے پکڑا اور ایک ایک لفظ پر
زور دیتا گویا ہوا

۔۔۔ میری عیشم سے دور رہو۔۔۔ میری اس شے سے دور رہو

میں آخری بار بول رہا ہوں زاق حیدر شاہ___ میری ماما اور میری بیٹی کی
طرف اب تم نے ایک بھی قدم بڑھایا تو تمہیں یہاں سے لے جانے کے
لئے چار کندھوں کا سہارا لینا پڑے گا

عزائم شاہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا زاق حیدر شاہ نے اس شخص
کی آنکھوں میں خون اترتا دیکھا تو یکدم پیچھے ہٹا

میں عیشتم اور چاچی کو تم جیسے وحشی کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا۔ تم
ایک درندے ہو۔ قاتل ہو تم۔ زاق شاہ بول رہا تھا جب عزائم نے
اس کے منہ پر ایک تھپڑ مارا اور اسے گریبان سے پکڑا

میں دنیا کے لئے وحشی ہوں درندہ ہوں مگر عیشتم کا باپ ہوں میں اس کا
اینجل___ اس کا محافظ___ جا کر کہہ دینا اپنی اس محبوبہ سے عزائم شاہ نہ تو
اسے طلاق دے گا نہ ہی اپنے ساتھ رکھے گا___ میں اسے تمام بے وفا اور
___ ہر جائی عورتوں کے لئے نشان عبرت بنادوں گا

وہ یہ کہتے ہی اپنے ساتھ کھڑی ابرش کے کندھے پر ہاتھ رکھے اپنی بیٹی کو
گود میں لیے وہاں سے چلا گیا اور اس کے ساتھ ابرش کو دیکھ کر زاق شاہ
___ پر گویا آسمان ٹوٹ پڑا تھا

ابرش نے پیچھے مڑتے زاق شاہ کو آنکھ ماری اور لوزر کا سائن بناتے اسے
___ چڑاتے ہوئے چلی گئی

دروازے کے پاس کھڑی عنود شاہ جو ابھی ابھی وہاں آئی تھی عزائم کی بات سن کر اپنے قدم واپسی کی جانب موڑنے لگی مگر پھر کسی خیال کے تحت اس نے نفی میں سر ہلایا اور اپار ٹمنٹ میں قدم رکھا

عنود بیٹا آپ؟ صائمہ ملک نے عنود کو دیکھا تو حیرت سے استفسار کیا مگر عنود انہیں نظر انداز کرتی عزائم شاہ کے کمرے کی جانب بڑھی عنود کی آنکھوں میں غصہ اور جنون دیکھتے صائمہ بھی اس کے پیچھے کمرے میں آئی عنود نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا اس کے غصے کا گراف بڑھ گیا ابرش ملک بیڈ پر بیٹھی تھی جبکہ بیڈ کے دوسری سائیڈ پر عزائم شاہ عیشتم کو لیے لیٹا ہوا تھا

آؤٹ ___ آئی سیڈ گیٹ آؤٹ مس ابرش ملک ___ عنود نے آتے
ساتھ ہی ابرش کو کمرے سے جانے کا حکم دیا ابرش اور عزائم نے حیرت
سے اس کی جانب دیکھا جلال بھبھو کا چہرہ لیے ان دونوں کو گھور رہی تھی

یہ کیا بی ہیویئر ہے اور آپ یہاں کر کیا رہی ہیں عنود؟ عزائم شاہ نے عنود
سے غصیلے لہجے میں استفسار کیا وہ عیشتم کو بیڈ پر لٹاتا خود اٹھ کھڑا ہوا عنود شاہ
چیل کی رفتار سے اس کے قریب آئی اور اس کے گریبان سے پکڑے اسے
اپنے قریب کیا اور پھر اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی

میرا بی ہیویئر بالکل ٹھیک ہے شاہ سائیں میں آپ کے اور میرے بیچ آنے
___ والے ہر تیسرے شخص کے ساتھ اپنا بی ہیویئر ایسا ہی رکھوں گی

رہی بات کہ میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟ تو شاہ سائیں جہاں شوہر ہو گا وہیں بیوی بھی ہوگی ناں۔۔۔؟

عنود نے اپنے ناخن عزائم کے سینے میں چبھوتے کہا

عنود کو وہیں ہونا چاہیئے ناں شاہ سائیں جہاں اس کا عزائم ہے؟ عنود نے یکدم عزائم کی شرٹ کھینچتے اس کے بٹن توڑ دیئے اور اپنے ہونٹ اس کی ٹھوڑی کے قریب کرتے اسے زور سے کاٹا عزائم شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

URDUNovelians

سو یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟ اس کا یہاں ہونا ضروری نہیں ہے سو اسے کہیں یہاں سے دفعہ ہو جائیں۔۔۔ عنود نے عزائم کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا اور پھر ابرش سے مخاطب ہوئی

مس ابرش کیا آپ خود نکلیں گی یا میں یہ کارِ خیر خود کروں؟؟ عنود کی
بات سنتے صائمہ بیگم نے اسے پکارا

عنود بیٹا۔۔۔ اس سے پہلے کہ صائمہ کچھ بولتی عنود نے انہیں ٹوکا

ماما پلیز آپ عیشتم کو بھی اپنے روم میں لے جائیں۔۔۔ میں بہت تھک گئی
ہوں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ عنود یہ کہتے ہی بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی
صائمہ ملک عیشتم کو لے جا کر روم سے چلی گئی عزائم شاہ بھی جانے لگا جب
عنود نے اس کا بازو تھامے اسے روکا

مسٹر ہزبینڈ— آپ کہاں جا رہے ہیں؟ عنود نے عزائم کو اپنی جانب کھینچا جو اس کے اوپر آکر گرا عنود نے اپنی بانہوں کا حصار اس کی گردن کے گرد قائم کیا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے بولی

میں آپ کے ان گلاب ہونٹوں کو چھونا اور چومنا چاہتی ہوں تاکہ محسوس کر سکوں کہ خوشبہو کو چھونا کیسا لگتا ہے؟ میں آپ کی قربتوں کے چراغوں سے لطف اندوز ہونا چاہتی ہوں تاکہ میں یہ جاسکوں کہ اس دہکتی آگ میں کتنی دیر تک انسان جل سکتا ہے؟

عنود نے یہ کہتے ہی عزائم شاہ کے لبوں کو دیوانوں کی طرح چومنا شروع کر دیا عزائم شاہ نے اپنی گرفت عنود پر مضبوط کی

آج اتنے ٹائم کے بعد اس کی محبت اس کی عنود اس کے پاس آئی تھی وہ
اس کے حسن اس کی محبت اس کی قربت میں بہکتا جا رہا تھا کچھ ہی پل میں
دونوں آپسی تلخیوں کو بھلائے ایک دوسرے کی زات میں گم سکون محسوس
_____ کرنے لگے



اگلی صبح عزائم شاہ عنود کے جاگنے سے پہلے ہی چلا گیا عنود کو اس کی یہ
حرکت ایک آنکھ نہ بھائی وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتی بیڈ سے اٹھی اور شاور لینے
چلی گئی

کچھ دیر بعد وہ عزائم کی شرٹ اور اپنا ٹائٹ پہنے سیڑھیاں اترتی ڈائمننگ
ایریا کی جانب آئی جہاں ابرش کو عزائم سے بات کرتے دیکھ اس کا پارہ ہائی

ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ بولتی عزائم شاہ اسے دیکھتے ہی چیئر سے اٹھا اور صائمہ سے گلے ملتا عیشتم کو گود میں لیے ابرش سے مخاطب ہوا

میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں گاڑی میں _____ عزائم شاہ کی بات سن کر ابرش نے اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا

بیٹھو عنود _____ مجھے آپ سے بات کرنی ہے _____ صائمہ ملک نے عنود کو پکارا عنود بد دل سی ہوتی ان کے پاس بیٹھی

URDU Novelians

عنود جیسا تم سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے ابرش عزائم سائیں کی چھوٹی بہن ہے جسے میں نے اپنے بھائی امجد ملک کو پیدا ہوتے ہی دے دیا تھا _____

صائمہ ملک نے عنود کو اپنا ماضی من و عن بتایا عنود شکڈ سی صائمہ ملک
کو دیکھنے لگی

اتنا درد ___ اتنی اذیت سے گزرے آپ اور عزائم سائیں ___ عنود
نے آنسو سے لبریز نظروں سے اسے دیکھا
بیٹھو عنود ___ مجھے آپ سے بات کرنی ہے ___ صائمہ ملک نے عنود کو
پکارا عنود بد دل سی ہوتی ان کے پاس بیٹھی

URDUNovelians

عنود جیسا تم سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں پے ابرش عزائم سائیں کی چھوٹی
بہن ہے جسے میں نے اپنے بھائی امجد ملک کو پیدا ہوتے ہی دے دیا
تھا ___

صائمہ ملک نے عنود کو اپنا ماضی من و عن بتایا عنود شکڈ سی صائمہ ملک
کو دیکھنے لگی

اتنا درد _____ اتنی اذیت سے گزرے آپ اور عزائم سائیں _____ عنود
نے آنسو سے لبریز نظروں سے اسے دیکھا

ہاں بیٹا یہی سچ ہے یہی تھی میری اذیت بھری داستان _____ صائمہ ملک
نے روتے ہوئے کہا تو عنود تڑپ اُٹھی

ماما کیا برش جانتی ہے کہ وہ آپ کی بیٹی ہے؟ عنود نے صائمہ سے سوال کیا

ہاں اسے بچپن میں ہی امجد ملک نے سب کچھ بتا دیا تھا اس نے ابرش کو بہت موٹیویٹ کیا تبھی تو وہ اتنی سٹر انگ ہے۔۔۔ ابرش نے خود عزائم کو اپروچ کیا اور عزائم شاہ تو اپنی بہن کے لیے بچپن سے ہی تڑپ رہا تھا ابرش کے آنے کے بعد وہ خوش رہنے لگا تھا مگر جب ابرش نے زاوی سائیں سے شادی کی تو عزائم شاہ اس سے خفاء ہوئے کیوں کہ وہ زبردستی زاوی سائیں کی زندگی میں داخل ہوئی تھی

صائمہ نے اسے ابرش کے بارے میں بھی سب کچھ بتایا اسے ابرش کے ساتھ ہوئے ظلم پر رونا آیا وہ صائمہ کے آنسو صاف کرتی اسے گلے لگا چکی تھی

بس ماما اب اور نہیں۔۔۔ آج کے بعد آپ نہیں روئیں گی بلکہ آپ کو
اذیت دینے والوں کے رونے کے دن قریب ہیں۔۔۔ عنود نے صائمہ کی
کمر تھپکتے کہا وہ بہت کچھ سوچے ہوئے تھی وہ جانتی تھی عزائم شاہ اسے کبھی
معاف نہیں کرے گا مگر اس کے باوجود وہ اب عزائم کو تنہا چھوڑنا نہیں
_____ چاہتی تھی

اسے عزائم کی بے رخی اس کی نفرت سہنا تھی وہ شخص جس کے سامنے
عنود بچی بن جایا کرتی تھی جو اس کے ناز نخرے اٹھایا کرتا تھا وہی شخص اب
عنود کی طرف سے مکمل لاپرواہ تھا اور یہیں سے عنود شاہ کی محبت کا امتحان
_____ شروع ہوا تھا



زاق شاہ کو بزنس میں دن بدن نقصان ہو رہا تھا اس کی کمپنی کرائسز کا
شکار ہو چکی تھی اس نے واسق شاہ سے مشورہ کرتے ملک گروپ آف
انڈسٹری کو اپنے ساتھ پارٹنرشپ کرنے کو تیار کیا
جیسے ہی یہ بات عزائم شاہ کے علم میں آئی اس نے زاق کی کمپنی کو تباہ
کرنے کا منصوبہ بنالیا وہ پس پردہ ملک گروپ آف انڈسٹری کو منہ کے بل
گرانہ چاہتا تھا

اس نے آج سے پہلے پوری کوشش کی تھی کہ زیر کو اپنے انتقام کے لیے
استعمال نہ کرے اس کا مقصد صرف تبریز ملک سے بدلہ لینا تھا مگر جب
سے زیر نے زاق کے ساتھ پارٹنرشپ کی تھی وہ اب زیر کی بھی پرواہ
نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اپنی ماں کے مجرم کو ہر طرح سے تباہ و برباد کرنا چاہتا

تھا اس نے اپنے اندر کے بیسٹ کو جگادیا تھا جواب ملک اور شاہ خاندان کو
برباد کر کے رکھ دینے والا تھا

دوسری جانب عنود شاہ بار بار اس کے قریب آنے کی کوشش کر رہی تھی
مگر عزائم شاہ اسے دھتکار دیتا تھا عنود کے آنسو اب اس پر کوئی اثر نہیں
کرتے تھے وہ عنود کے لیے اپنا دل پتھر کر چکا تھا جانے اس پتھر میں شگاف
کب پڑنا تھا؟

مگر عنود بھی انتہا کی ڈھیٹ ثابت ہوئی تھی اسے اب عزائم کا غصہ اس کی
بے رخی سے فرق نہیں پڑتا تھا بلکہ وہ اسے اپنی ضد بنا چکی تھی اور اب تہاج
شاہ کا خون جب ضد پر اترتا ہے تو مقابل کو خود ہی گٹھنے ٹیکنے پڑتے ہیں

جانے اب عنود اور عزائم کی کہانی میں عزائم کا غصہ جیتتا تھا یا پھر عنود کی
ضد؟ کیوں کہ محبت تو دونوں جانب بڑی شدت سے تھی مگر جانے کہاں
کھو گئی تھی ___؟



زاوق شاہ آج کافی دنوں کے بعد باہر نکلا تھا اس کا ارادہ اپنے لیے کچھ
شاپنگ کرنے کا تھا مگر جیسے ہی وہ شاپنگ مال کے پاس پہنچا اسے اپنا سر
چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا تبھی اس نے شاپنگ کا ارادہ ملتوی کرتے گاڑی کا
رخ ہاسپٹل کی جانب کیا

چیک اپ کے بعد جیسے ہی وہ اپنے ڈاکٹر سے مل کر ہاسپٹل سے باہر نکلا
اسے پارکنگ میں ابرش نظر آئی جو کسی کا ہاتھ تھامے بڑی مشکل سے چل
رہی تھی زواق شاہ کے اندر غصے کی لہر جاگی وہ ابرش کی جانب بڑھا ابرش
کی طبیعت صبح سے خراب تھی عزائم شاہ گھر پر نہیں تھا تو صائمہ نے ولید کو
کال کر کے بلایا ولید ملک اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس آیا تھا زواق شاہ نے
غصے میں اس کا گریبان پکڑ لیا

تمہاری جرأت کیسے ہوئی ابرش کا ہاتھ پکڑنے کی ___ یہ میری چیز ہے
سمجھے تم ___؟ زواق شاہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا ولید ملک نے
ایک پنچ اس کے منہ پر دے مارا ___ آخر تھا تو وہ اب تاج شاہ کا ہی بیٹا کسی
___ کے رعب میں نہ آنے والا جوتے کی نوک پر ساری دنیا کو رکھنے والا

یہ چیز نہیں ہے ایک جیتی جاگتی انسان ہے مسٹر زاق شاہ____ ولید ملک نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا ابرش ملک ولید کی جانب نم نظروں سے دیکھنے لگی

وہ شخص اسے محبت سے بڑھ کر عزت دیتا تھا اسے اس لڑکی کے جذبات کا احساس تھا وہ اسے کھلونا نہیں سمجھتا تھا____ ابرش نے فیصلہ لیتے ولید کا ہاتھ تھاما جو کہ زاق شاہ کے گریبان پر تھا

ولی آپ کس کے منہ لگ رہے ہیں کتے بھی کبھی کسی کی سنتے سمجھتے تھوڑی ہیں انہیں تو صرف بھونکنا آتا ہے؟ ابرش نے ولید کا ہاتھ ہٹایا اور پھر اس کی بانہوں میں اپنا ہاتھ ڈالے اس کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوئی ولید کا دل زوروں سے دھڑکا جبکہ ابرش اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتی زاق شاہ کی جانب دیکھتے خونخوار لہجے میں بولی

تم جاننا چاہتے ہو کہ اس شخص نے میرا ہاتھ کیوں تھام رکھا ہے؟ ابرش
نے آگے بڑھتے زائق کی ٹھوڑی اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کا رخ اپنی
جانب کیا

He is my Husband ___ Waleed Malyk

تم یہ بھی جاننا چاہتے ہو گے کہ میں یہاں اس کے ساتھ کیا کر رہی
ہوں ___؟ تو سنو زائق شاہ

I'm pragnent with his baby___

اور ہم ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے آئے تھے ___ میرے خیال سے
___ اتنا جاننا ضروری ہے تمہارے لیے

ابرش ملک نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تو زواق شاہ پر اس کے یہ الفاظ
بمب کی طرح گرے وہ بے یقینی سے ابرش کی جانب دیکھنے لگا
اور نفی میں سر ہلاتے گویا ہوا

تم جھوٹ بول رہی ہوناں؟ زواق شاہ نے ابرش کو کندھے سے پکڑے
اپنے قریب کیا
نہیں میں سچ بول رہی ہوں۔ ابرش نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے
جواب دیا

ابر پلیز ایسا مت کرو میں مر جاؤں گا۔ میں تم سے محبت۔۔۔ اس سے
پہلے کہ زواق شاہ مزید بولتا ابرش ملک نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا

اپنی بکواس بند کرو زاق شاہ اب اگر تم نے میرے سامنے محبت کا نام بھی
لیا تو زبان کھینچ لوں گی میں تمہاری۔۔۔ ارے تم کیا جانو محبت کیا ہوتی
ہے تم نے تو فقط جسموں کو حاصل کرنے بدن کو تسخیر کرنے کو محبت
جانا ہے

ابرش کا بولتے بولتے سانس پھولنے لگا اس نے زاق کی ٹھوڑی اپنے ہاتھ
میں دبوچی

لک ایٹ می۔۔۔ ادھر میری طرف دیکھو زاق شاہ۔۔۔ میں وہی ہوں
جسے تم پچھلے سات سال سے ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتے رہے جس کی
۔۔۔ اوقات تمہارے نزدیک ایک مسٹر لیس کی طرح تھی

جو تمہارے منہ زور اور بے لگام جذبوں کی تسکین کے لیے استعمال کیا گیا
کھلونا تھی جو تمہارے ہج ظلم کو سہتی رہی بٹ اب اور نہیں _____ تمہاری
اب میری زندگی میں کوئی اوقات نہیں رہی

تم جانتے ہو زوق شاہ تم نے اپنی حرکتوں سے دوسروں کو برباد تو کیا ہی
مگر ظلم کی انتہا تو تم نے اپنی پیاری آنی پر کی ان کو ساری دنیا میں رسوا کر دیا
ہے لوگ تمہاری تربیت پر سوال اٹھاتے ہیں جو عالین کیانی نے کی تھی مجھے
ترس آتا ہے عالین کیانی پر جسے اس کی زندگی میں کبھی کسی نے سکون سے
رہنے نہیں دیا اور مرنے کے بعد بھی تمہاری حرکتیں ان کی روح کو
ٹھیس پہنچاتی ہوں گی _____ تم کبھی اس عورت کے سگے نہ بن سکے تم
میرے کیا بنو گے _____ تمہاری اوقات میرے نزدیک کسی راہ چلتے بھونکتے
_____ کتے کی طرح رہ چکی ہے یوگاٹ اٹ

ابرش یہ کہتے ہی ولید کا ہاتھ تھامے وہاں سے چلی گئی جبکہ زاق شاہ اسے
ڈبڈباتی نظروں سے دور جاتا دیکھنے لگا

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا شہر خاموشاں میں
دور کہیں کتوں کے بھونکنے کی آواز سے وہاں خاموشی میں ارتعاش پیدا
ہوتا تھا تبھی ایک بلیک کار گیٹ کے پاس رکی زاق شاہ اپنے قدم گھسیٹتا
ہوا گاڑی سے نکلا وہ اجڑے حلیے میں قابل رحم لگ رہا تھا
آج ابرش نے اسے آئینہ دکھایا وہ واقعی اپنی آنی کا مجرم تھا اس کی آنی نے تو
کبھی نہیں چاہا تھا کہ وہ اپنی ذات سے دوسروں کو نقصان پہنچائے

زاوی سائیں تم میرے محافظ ہو۔۔۔ دور کہیں عالین کیانی کا یہ جملہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا اسے اپنی پچھلے کئی سال کی زندگی کا سوچتے تکلیف محسوس ہو رہی تھی وہ شرمندہ تھا اپنے کرتوتوں پر۔۔۔ اپنے کردار پر۔۔۔

وہ بہت سی قبروں کے پاس سے گزرتا اپنے موبائل کی روشنی سے ایک قبر کو ڈھونڈتا وہاں پہنچا جیسے ہی قبر کے قصبے پر اس کے موبائل کی روشنی پڑی اس پر لکھے نام "عالین کیانی" نے اس کے چہرے پر کرب طاری کر دیا وہ وہیں بے جان سا قبر کے پاس بیٹھ گیا اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے وہ کتنی ہی دیر اس قبر کو دیکھتا رہا یکدم کسی کی موجودگی کے احساس سے اس نے اپنا سر اٹھایا اور قبر کے سرہانے بیٹھے شخص پر نظر پڑتے ہی وہ چونک اٹھا

چاچو___ آپ___ زاق شاہ کے لب ہلے یکدم وہ اسے اپنا تصور سمجھتا
اپنا سر جھٹکتا پھر سے قبر کی طرف دیکھنے لگا

زاوی سائیں___ اب تاج شاہ گھٹنوں کے بل اس کی جانب بڑھا اور اسے
پکارا زاق شاہ نے اب آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا

چاچو آپ زندہ ہیں___ زاق شاہ نے اب تاج کے چہرے کو اپنے ہاتھوں
سے چھوتے کہا

ابتاج نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں انتہا کرب تھا شرمندگی
تھی

وہ زاق شاہ جو کبھی اکڑ کر چلتا تھا جس کی ذات میں ایک غرور تھا وہ زاق
شاہ تو کوئی اور تھا یہ زاق شاہ تو بکھرا حلیہ لیے، چہرے پر کرب سجائے

آنکھوں میں درد لیے خاموش آنسو بہا رہا تھا ابتاج شاہ کو اس پر رحم آیا
اس نے زائق کو آگے بڑھتے گلے لگایا تو زائق شاہ اس سے لپٹتا بے اختیار
_____ سکنے لگا



(ماضی)

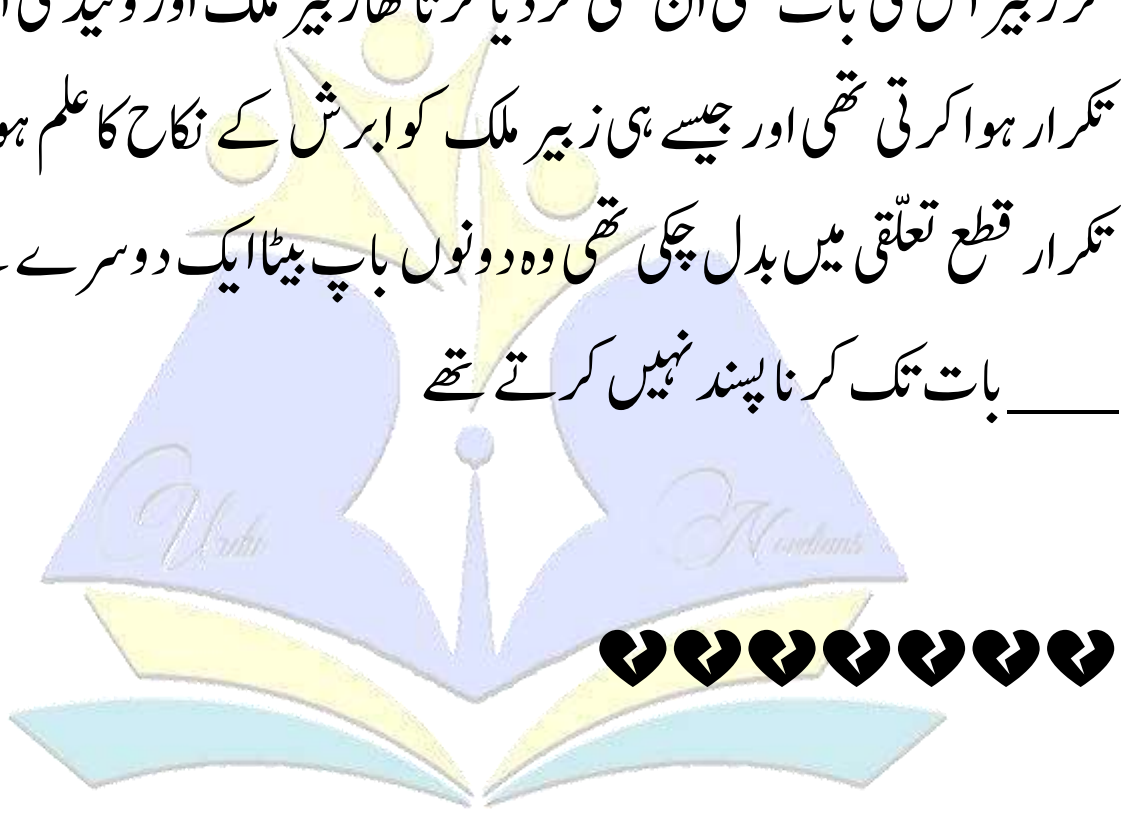
تبریز ملک کا کیس جیسے ہی ایجنسی میں کھلا تو اس کیس کی سربراہی ابتاج
شاہ کو سونپی گئی ابتاج شاہ کے ساتھ خرم شاہ، تہام ملک اور ولید ملک
عرف لیو بھی اس کیس میں ٹیم ممبر کے طور پر انوالو ہوئے تہام ملک ولید
کو فالو کرتا ایجنسی کا حصہ بنا تھا اسے اپنے فرض اپنے ملک سے عشق تھا وہ

جانتا تھا ایک مارخور اپنے سر پر کفن باندھ کر گھر سے نکلتا ہے وہ جس راہ کا مسافر تھا وہاں آج نہیں توکل اسے شہادت نصیب ہونا تھی وہ اپنی وجہ سے عنزش کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا یہی وجہ تھی وہ عنزش کو نظر انداز کرتا تھا مگر عنزش کی محبت اس کا صبر جیت گیا اور تہام ملک کو _____ اس کی محبت کے سامنے گٹھنے ٹیکنے پڑے

تہام ملک کو جیسے ہی اپنے باپ اور چچا کے کالے کرتوتوں کا علم ہوا اس کے دل میں ان کے لیے احترام ختم ہو چکا تھا

تہام ملک نے اپنی ٹیم کے پلان کے مطابق تہریز کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کیا جلد ہی اسے ان کے کالے دھندوں کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو چکا تھا وہ بظاہر توزیر اور تہریز کے لیے کام کر رہا تھا ان کا رائٹ ہینڈ مانا جاتا تھا مگر حقیقت میں وہ ایجنسی کے لیے کام کر رہا تھا

دوسری جانب ولید ملک نے زبیر کو ان کاموں سے روکنے کی کوشش کی مگر زبیر اس کی بات سنی ان سنی کر دیا کرتا تھا زبیر ملک اور ولید کی اکثر تکرار ہوا کرتی تھی اور جیسے ہی زبیر ملک کو ابرش کے نکاح کا علم ہوا یہ تکرار قطع تعلقی میں بدل چکی تھی وہ دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے سے _____ بات تک کرنا پسند نہیں کرتے تھے



اس ابتماج شاہ کی جرأت کیسے ہوئی ہمارے گھر کی لڑکی کا اپنے بھتیجے سے _____ نکاح کرنے کی وہ بھی ہماری اجازت کے بغیر

تمیز ملک چیخ رہا تھا جبکہ زبیر ملک صوفے پر بیٹھا اپنی کنپٹی مسل رہا تھا

اس کا کوئی قصور نہیں ہے قصور ہماری اپنی اولاد کا ہے۔۔۔ ابرش اور
بھابھی نے ہم سے پوچھنے کی زحمت تک نہیں کی

زبیر ملک نے تبریز کو سمجھانے کی کوشش کی

تم تو چپ ہی کر جاؤ زبیر۔۔۔ تم اپنے بیٹے کو گٹس ہی نہیں سکھا سکے
ولید اتنے سالوں میں ابرش کو اٹریکٹ نہیں کر سکا۔۔۔ اس سے ایک
لڑکی قابو نہیں ہو سکی یو ڈیم اٹ۔۔۔ زبیر کی بات کاٹتے ہوئے تبریز ملک
تیز لہجے میں بولا

تبھی زیر کی نظر خاموش بیٹھے ولید پر پڑی زیر نے ولید کی جانب تاسف سے دیکھا

ولید کا دل ٹوٹا تھا مگر اس کے ٹوٹے دل کی آواز کسی کو سنائی نہیں دی تھی
ہائے حرام نصیب تھا ابتاج شاہ کا بیٹا جسے نہ ماں باپ کی محبت ملی نہ ہی
اپنی بچپن کی پہلی چاہ

زیر ملک ولید کو سینے سے لگانا چاہتا تھا اس کے آنسو صاف کرنا چاہتا تھا
مگر اپنی انا کے ہاتھوں مجبور ہوتا خاموش بیٹھا رہا
تبریز ملک اس پر چلا رہا تھا اسے باتیں سن رہا تھا مگر ولید ملک خاموش بیٹھا
لب بھینچے اسے سن رہا تھا

میں نے فیصلہ کر لیا ہے اب اببتاج شاہ کی زندگی کے یہ آخری دن ہیں اس کے بعد اببتاج شاہ کی کہانی ختم۔۔۔ تبریز ملک نے فیصلہ سنایا اور پہلی بار ولید ملک چونکا اس کے چہرے پر کر بناک تاثرات تھے جو زیر ملک نے نوٹ کیے اور پھر نفی میں سر جھٹکتا دل ہی دل میں گویا ہوا

زیر ملک تم چاہے جتنی بھی کوشش کر لو کبھی ولید کے دل سے اببتاج شاہ کو نہیں نکال سکتے وہ جیسا بھی ہے اس کا باپ ہے اس کا خون اور تم کون ہو ولید کے؟ پرورش کے رشتے کی کوئی اوقات نہیں ہوتی زیر ملک۔۔۔

URDUNovelians



چاچو آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں اپنے بزنس کو پھیلانا چاہتا ہوں میں زیر ملک اور تمبریز ملک کے ساتھ ڈیلنگ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا

عزائم شاہ نے ابتهاج سے کہا عزائم نے ملک گروپ آف انڈسٹری کے ساتھ پارٹنرشپ کی تھی جب کہ ابتهاج شاہ اسے سمجھانے آیا تھا مگر عزائم اسے منانے کی کوشش میں مصروف تھا

دیکھو عزائم سائیں میرا سب کچھ عنود اور التفات کے لیے ہے تم نے ٹینڈر بھرنا ہے میں تمہیں وہ ٹینڈر لے کر دوں گا مگر اس کے لیے تم ان کمینے لوگوں سے دوستی کیوں کرنا چاہتے ہو؟ تم کاروبار کے نام پر ان کے کالے دھندوں سے واقف نہیں ہو۔ ابتهاج شاہ نے عزائم کو سمجھاتے کہا

اگر آپ کا دماغ آپ کو کسی کام کے لیے آمادہ کر رہا ہے جبکہ دل اس کام کو
_____ کرنے کے خلاف ہے تو آپ اپنے دل کی بجائے دماغ کی سنیں

کاروبار دل سے نہیں دماغ سے چلتے ہیں چاچو
عزائم شاہ کی بات سن کر ابتناج شاہ نے نفی میں سر ہلایا
تم پچھتاؤ گے _____ ابتناج شاہ یہ کہتے ہی وہاں سے واپسی کی جانب مڑا
_____ جب اسے عزائم کی آواز سنائی دی

چاچو میں اپنی ماں پر ہوئے ایک ایک ظلم کا بدلہ تبریز ملک سے لوں گا یہ
میرا خود سے وعدہ ہے اس وعدے کو وفا کرنے کے لیے میں ہر حد سے
_____ گزر جاؤں گا

عزائم کی بات سن کر ابتناج شاہ نے اس کی جانب دیکھا اور بولا

عزائم سائیں اپنے دشمن کا سکون چھیننے کے چکر میں اس سرزمین کے
ساتھ غداری مت کر بیٹھنا کہیں ایسا نہ ہو تم اپنی ماں کا بدلہ لیتے لیتے
____ لاکھوں ماؤں سے ان کے بچے چھین لو

اگر ایسا کچھ ہو انناں تو ابتاج شاہ تمہارے جسم سے روح کھینچنے میں ایک
____ پل کی دیر نہیں کرے گا

ابتاج شاہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا ____ جبکہ عزائم شاہ پر سوچ انداز میں
____ اسے دیکھنے لگا

URDU Novelians

ہاسپٹل کے روم میں ابتاج کے قہقہے گونج رہے تھے وہ ایک ماہ کی عیشم کو
اپنی گود میں لیے اس کے چہرے پر بوسہ دے رہا تھا

چاچو میری بیٹی کو جرمز لگ جائیں گے۔۔۔ عزائم شاہ نے ابتهاج سے عیشتم کو لیتے کہا تو ابتهاج شاہ نے اس کی جانب خشمگین نظروں سے دیکھا

اچھا آ آ جی۔۔۔ سیریلی عزائم سائیں۔۔۔ جرمز لگ جائیں گے آپ کی بیٹی کو۔۔۔؟ یہ آپ کی بیٹی بعد میں پہلے میری نواسی ہے میری عیشتم۔۔۔ عزائم شاہ

ابتهاج نے ایک بار پھر عیشتم کو اپنے سینے میں بھینچ لیا جو کہ اب گلہ پھاڑ کر رونے لگی عزائم شاہ نے آگے بڑھتے اسے ابتهاج کی گود سے لیا اور عیشتم تو عزائم کا لمس محسوس کرتے ہی چپ ہو گئی اور اب آنکھیں کھولے بڑے غور سے عزائم کو دیکھنے لگی عزائم شاہ نے عیشتم کی اس حرکت پر ابتهاج کو دیکھا جواب ہاتھ باندھے بڑی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا

دیکھا چاچو میری بیٹی کو میرے پاس ہی سکون ملتا ہے۔ عزانم نے
فخریہ لہجے میں کہا تو ابتناج شاہ مسکرایا اور گویا ہوا

تبھی تو اسے تمہیں سونپا ہے تم اسے اپنا نام، اپنی پہچان اور تحفظ دو گے
عزانم سائیں۔۔۔ تم میری بیٹیوں کے لیے میرا بہترین انتخاب ہو
ابتناج شاہ نے آگے بڑھتے عزانم شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے اپنائیت
سے۔۔۔ کہا تبھی روم کا دروازہ کھلا اور عنود شاہ تھکی ہاری اندر آئی

کیا باتیں ہو رہی ہیں آپ دونوں کے بیچ۔۔۔ عنود نے ابتناج اور عزانم
کو دیکھا اور پھر عیشم کو گود میں لیا جو کہ ایک بار پھر اس کے لمس کو
محسوس کرتی رونے لگ پڑی

عنود نے مدد طلب نظروں سے ابتناج اور عزائم کی جانب دیکھا تو عزائم
ہنستا ہوا اس سے عیشم کو اپنی گود میں لیتا چکر لگانے لگا

کچھ بھی نہیں بس ایسے ہی عیشم کو ڈسکس کر رہے تھے میں عیشم کو لے کر
_____ جا رہا آپ بھی آجائیں میں گاڑی میں ویٹ کر رہا آپ کا
عزائم نے عنود سے کہا

مگر التفات _____ عنود نے سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا

URDUNovelians

وہ چاچو کے ساتھ آجائے گی _____ عزائم یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا

یہ بہت شرارتی ہو گئی ہے ہمیں لفٹ ہی نہیں کرواتی۔۔۔ عنود نے ابتاج سے شکایت کرتے کہا اور اس کے کندھے پر سر ٹکاتے بولی

یہ پچھلے ایک ماہ سے عزائم شاہ کی آواز سن رہی ہے اس کا لمس محسوس کر رہی ہے تبھی وہ اس سے کلوز ہو گئی ہے۔۔۔ ابتاج نے عنود کے گرد اپنا حصار قائم کرتے کہا

عنود بھی سر ہلاتی بات بدلتے ابتاج سے اس کا حال دریافت کرنے لگی۔۔۔ کچھ دیر ابتاج سے باتیں کرنے کے بعد عنود شاہ اس سے اجازت لیتی نیچے چلی گئی جہاں عزائم اور عیشم اس کا انتظار کر رہے تھے

بابا گھر چلیں۔۔۔ التفات شاہ جو کہ بالکل خاموش سی بیڈ پر بیٹھی تھی عنود
کے جانے کے بعد ابتاج سے مخاطب ہوئی

ابتاج شاہ نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا اندر کودھنسی آنکھیں کمزور جسم
بکھرا حلیہ دیکھ ابتاج کا دل کٹنے لگا

آپ پر ہوئے ظلم کو میں کبھی معاف نہیں کروں گا التفات۔۔۔ ابتاج
نے اپنی بیٹی کو گلے لگاتے کہا

ظلم نہیں مکافات عمل ہے یہ بابا۔۔۔ التفات نے ابتاج کے سینے سے سر
اٹھاتے اس کی جانب دیکھا اور کہا

جی بابا_____ یہ ظلم نہیں ہے مکافات عمل ہے_____ عالین کیانی پر جو ظلم
زامیہ شاہ نے کیے ان مظالم کا حساب زامیہ شاہ کی بیٹی نے تو دینا ہی تھا
دادی جان جس معصوم لڑکی کو پوری زندگی ناجائز بولتی رہی آج وہی لڑکی
ان کے گھر میں پیدا ہونے والی ناجائز بچی کی پرورش کی ذمہ داری اٹھائے
_____ ہوئے ہے

یہ سب مکافات عمل ہے بابا_____ التفات نے تلخ مسکراہٹ لبوں پر سجائی
ابتاج شاہ نے اپنے لب بھینچ لیے



التفات نے شدید زہنی دباؤ کے سبب پری میچور بیٹی کو جنم دیا تھا جو کہ
بہت کمزور تھی اس کے ساتھ ہیلتھ ایشو کے سبب انکو بیٹر میں رکھا گیا تھا

جہاں پچھلے ایک ماہ سے عزائم اور عنود کے علاوہ کسی کو جانے کی اجازت
_____ نہیں تھی

عیشم کی پیدائش سے پہلے ہی ابتاج نے عنود کو عزائم کے ساتھ رخصت
کیا اور عیشم کی پیدائش پر عزائم اور عنود نے اسے اپنی بیٹی ڈکلیئر کیا

عنود شاہ لندن چلی گئی تھی اور عیشم صائمہ اور عزائم کی ذمہ داری بن گئی
تھی ابتاج شاہ التفات کو لے کر عزائم کے پاس ہی شفٹ ہو چکا تھا
وقت تیزی سے گزر رہا تھا عیشم چھ ماہ کی ہو چکی تھی عزائم شاہ کو شوٹنگ
کے لیے ناردرن ایریاز جانا تھا جب وہ عیشم کو ابتاج کے پاس چھوڑ کر چلا
گیا

ابتہاج التفات عیشم اور صائمہ کو لے کر باہر آیا تھا جب صائمہ کو تبریز ملک نے دیکھ لیا صائمہ کی جیسے ہی اس پر نظر پڑی اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات جاگے وہ بچتی بچاتی گھر پہنچی اور ابتہاج کو سب بتایا صائمہ کے خوف کی وجہ سے ابتہاج نے اسے لندن بھیجوا دیا

تبریز ملک نے ابتہاج کو جان سے مارنے کا فیصلہ کر لیا تھا



ابتہاج شاہ آج کافی دنوں بعد التفات اور عیشم کو لے کر باہر آیا تھا

التفات بیٹا خرم آیا تھا ___ ابتہاج نے التفات کے چہرے کو بغور دیکھا جس نے خرم کا نام سنتے ہی اپنے لب سختی سے بھینچ لیے

___ وہ معافی کا طلبگار ہے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے
ابتہاج نے التفات سے کہا تو التفات نے پہلی بار اپنے باپ کی طرف دیکھا
اور گویا ہوئی

بابا آپ کیا چاہتے ہیں؟ التفات کی بات سن کر ابتہاج نے ایک نظر عیشم
کو دیکھا جو منہ میں فیڈر لیے پران میں بیٹھی تھی اور پھر التفات کو دیکھا اور
بولا

URDUNovelians

اگر صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے
التفات ___ میرے خیال سے ہمیں خرم کو ایک موقع دینا چاہیے

میں عیشتم کی طرف سے بے فکر ہوں وہ عزائم کی ذمہ داری ہے مگر آپ
— آج بھی خرم کو چاہتی ہیں

— ابتہاج نے اپنی بیٹی کے دل کی بات اس کے منہ پر کی تو وہ بو کھلا گئی

میرے خیال سے جب عالین کیانی ابتہاج شاہ کو دوبارہ موقع دے سکتی
— ہے تو پھر التفات کو بھی ایک موقع خرم کو دینا چاہیے
ابتہاج شاہ نے التفات سے کہا تو التفات کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ بکھری
میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں بابا — التفات نے یہ کہتے اپنی بات مکمل کی
— اور پھر دونوں باپ بیٹی کھانا کھانے لگے



ابتہاج شاہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے بڑی سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا
بابا آج آپ ڈرائیور کو کیوں نہیں لے کر آئے۔ التفات نے ابتہاج سے
استفسار کیا

ایسے ہی میرادل چاہ رہا تھا تمہارے ساتھ کچھ وقت اکیلے گزارنے کا۔
ابتہاج نے عیشم کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتے التفات کی جانب دیکھا اور
مسکراتے ہوئے کہا اس

تبھی اسے ولید کی کال آنے لگی ابتہاج شاہ نے موبائل اسپیکر پر لگانے کا
سوچا مگر التفات کی موجودگی کے خیال سے اس نے فون کان سے لگایا

ہاں بولولیں۔۔۔ اب تاج شاہ کی گھمبیر آواز اسپیکر کے دوسری جانب ولید کو
سنائی دی تو وہ بوکھلاتے ہوئے گویا ہوا

پاپا آپ جس گاڑی میں ہیں اس گاڑی میں بمب فکس کروایا مجھ سے تمبریز
ملک نے۔۔۔ ولید ملک کی آواز سن کر اب تاج شاہ گویا ہوا

آپ کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ اب تاج نے ولید سے استفسار کیا

میں آپ کو مارنا نہیں چاہتا میں آپ کو مرتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا
پاپا۔۔۔ ولید نے روتے ہوئے کہا وہ آج پہلی بار رو رہا تھا

ابتہاج شاہ کو ان چند لمحوں میں تم نے نئی زندگی دے دی ہے
ولی___ میں تمہارے الفاظ کے سحر میں جکڑ چکا ہوں___ ابتہاج شاہ
نے یہ کہتے ہی فون بند کیا اور کچھ ہی پل میں اس کا شاطر دماغ اپنا پلان بنا
چکا تھا اس نے التفات کو دیکھا اور اس سے گویا ہوا

التفات___ میری بات غور سے سنو___ عیشتم کو لے کر اس گاڑی سے
کو دجاؤ___ رائٹ ناؤ

___ نہیں___ میں نہیں جاؤں گی___ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی
التفات نے اس کا سٹیرنگ پر رکھا ہاتھ تھامتے کہا وہ دوسرے ہاتھ سے
کوئی نمبر مل رہا تھا بلیو ٹو تھ کان سے لگائے وہ دوسری جانب کال ریسیو

ہونے کے انتظار میں تھا۔۔۔ کال ریسیو ہو چکی تھی اس نے فوراً سے بولنا شروع کیا

عزائم شاہ میری بات سنو۔۔۔ میری اور میری فیملی کی جان کو خطرہ ہے میں اپنی فیملی کی جان پر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔ میرے بعد میری عنود اور التفات کی حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے۔۔۔ میری عیشتم کو اپنا نام اور اپنی پہچان دے کر میری بیٹی کے دامن پر لگے بدکار کے داغ کو دھو دینا عزائم شاہ۔۔۔ التفات اور عیشتم کو کبھی عالین اور عنود مت بننے دینا کیوں کہ ہر عورت کے لیے سالار درانی پیدا نہیں ہو سکتا

عنود سے کہنا اس کے بابا اُسے صحیح ہاتھوں میں سونپ کر جا رہے ہیں۔۔۔ آج سے اب تاج شاہ کی کہانی ختم

یہ کہتے ہی اس نے التفات کو دھک دیتے گاڑی سے باہر پھینکا اور پھر خود بھی بڑی مہارت سے گاڑی سے چھلانگ لگا چکا تھا اور اپنی گاڑی کو دیکھنے لگا جب کچھ ہی پل میں اس کی گاڑی پُل سے ٹکراتی تباہ ہو چکی تھی

بابا_____ التفات شاہ چیختے ہوئے بے ہوش ہو چکی تھی تبھی وہاں ایک اور گاڑی آکر رکی جس سے خرم نکلا

خرم نے التفات اور عیشم کو گاڑی میں بٹھاتے گاڑی کا رخ ہاسپٹل کی جانب کیا جب کہ ایک بائیک سوار اپنی بائیک لیے ابتناج کے پاس آکر رکا

ابتناج اس کے پیچھے بائیک پر بیٹھا اور وہ زن سے اپنی بائیک اڑاتا منظر سے

_____ غائب ہو گیا

تہام ہر نیوز چینل پر خبر چلا دو کہ آئی جی اب تہاج شاہ کا ایک کار ایکسڈنٹ میں
انتقال ہو چکا ہے باڈی بری طرح سے جل چکی تھی اس لیے ان کی تدفین
_____ جلدی کر دی گئی

عنود اور عزائم کو آنے میں وقت لگے گاتب تک کسی اور کی ڈیڈ باڈی ارنج
_____ کرتے اسے دفن دینا

وہ تہام کو آرڈر کرتا گویا ہوا تہام ملک بس لب بھینچے ہوئے سن رہا تھا اسے
ابھی بھی یقین نہیں تھا کہ اس کا باپ اپنے دوست کا قتل کروانے میں
_____ اپنے بھائی کے ساتھ ملا ہوا ہے

تہام ملک جیسے ہی گھر لوٹا اس کے چہرے پر غصے کے اثرات صاف ظاہر
ہو رہے تھے ملازم جو س کا گلاس لیتا اس کی جانب بڑھا مگر وہ اسے نظر انداز

کرتا سیدھا زبیر ملک کے کمرے میں پہنچا جہاں وہ حسبِ عادت اپنی بیوی راعنا ملک کی تصویر دیکھنے میں مگن تھا اس کا زہن ماضی کے اس خوبصورت دور میں گم تھا جب اس کے کمرے کا دروازہ کھولتا کوئی اندر داخل ہوا

زبیر کی اس شخص کی طرف پشت تھی وہ شخص چیل کی تیزی سے اس کے پاس پہنچا اور اس کی کنپٹی پر اپنی گن رکھی زبیر ملک کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے اس نے جیسے ہی سر اٹھایا ولید ملک کے ہاتھ سے پسٹل گر گیا اور ساتھ ہی ولید ملک بھی زبیر کے قدموں میں بیٹھ گیا

ابتاج شاہ کی کہانی ختم کر آیا ہوں میں ڈیڈ۔۔۔ راعنا ماما کے مجرم کو سزا دے آیا ہوں میں ڈیڈ۔۔۔ اپنے ان ہاتھوں سے میں نے اپنے باپ کی گاڑی کی بریکیں فیل کی ہیں جانتے ہیں کیوں؟

ولید ملک نے زیر کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تو زیر ملک نے نفی
میں سر ہلایا

جانتے ہیں کیوں میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے باپ کو مار دیا؟
تاکہ آپ کے دل کو سکون مل سکے ڈیڈے میں آپ کو اس دلدل سے
نکالنا چاہتا ہوں فقط اب تاج شاہ کی نفرت دل میں لیے آپ اس دلدل میں
_____ پھنسے ڈیڈے ورنہ میرے ڈیڈے تو ایسے نہیں تھے

میرے ڈیڈے تو محبت کرنے والے بے آسرا کو سہارا دینے والے تھے آج
کیسے میرے ڈیڈے گناہ پر گناہ کرتے جا رہے ہیں؟ مگر میں ایسا ہونے نہیں
دوں گا اب ڈیڈے

میں چاہتا ہوں کہ لوگ آپ کو برے نہیں اچھے لفظوں میں یاد
کریں

میں چاہتا ہوں کہ آپ وہی واپس سے بن جاؤ جو راعنا ماما کی زندگی میں ہوا
کرتے تھے

ولید ملک نے اپنا سر زبیر کے گٹھنے پر ٹکایا زبیر ملک نے اپنا سر کرسی کی
پشت سے لگایا اور آنکھیں موندھ لی کمرے میں اب مکمل خاموشی کا راج
تھا جب زبیر کی آواز کمرے میں گونجی

وہ زبیر تو راعنا کا زبیر تھا راعنا کے ساتھ ہی چل بسا۔ مجھے خوشی ہے کہ
تم نے اپنی ماں کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچایا مگر مجھے اس بات کا
افسوس رہے گا ولید

میں تمہاری پرورش اچھی نہیں کر سکا تمہارے ہاتھ کسی کے خون سے
_____ رنگ دیئے میں نے

چلے جاؤ یہاں سے _____ بھول جاؤ کہ زیر ملک کبھی تمہارا کچھ لگتا تھا _____
میں تمہیں سوائے تکلیف کے سوائے بے رخی کے اور اس گناہوں سے
بھری زندگی

_____ کے کچھ نہیں دے سکتا

_____ چلے جاؤ ولید آج سے زیر ملک نے تمہیں اپنی اس قید سے آزاد کیا

زیر ملک نے ولید سے کہا اور کمرے سے چلا گیا

جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے ہی تہام ملک غصے سے بھرپور
چہرہ لیے کھڑا اسے گھور رہا تھا اور پھر ایک نفرت انگیز نظر ولید پر ڈال کر
_____ وہاں سے چلا گیا



آج تو مجھے خوش ہونا چاہیے میرا دشمن مر گیا پھر مجھے خوشی کیوں نہیں
ہے۔ _____؟ زبیر ملک شیشے کے سامنے کھڑا اپنا عکس دیکھتا خود سے مخاطب
ہوا

یکدم اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے اور ابتر شاہ کے بچپن کے
خوبصورت دن خوبصورت یادیں ایک فلم کی مانند چلنے لگی تو اس نے سختی

سے آنکھیں میچ لیں اور ایک ہاتھ کاملہ بناتا ڈریسنگ مرر پر مار کر اسے چکنا
چور کر چکا تھا

اس کے ہاتھوں میں کانچ چبھا تھا مگر پرواہ کسے تھی
یہ میں نے کیا کر دیا؟ میں کیسے اتنا بڑا ظلم کر سکتا ہوں اپنے دوست کو کیسے
مار سکتا ہوں میں۔۔۔ اس کی موت پر جشن کیسے مناسکتا ہوں۔۔۔؟
وہ خود سے مخاطب ہوتا اپنی کنپٹی مسلنے لگا اور پھر اپنے سائیڈ ٹیبل کے ڈرار
سے ایک چھوٹی سے ڈبیانکالی اور اس ڈبیا کو غور سے دیکھنے لگا آہستہ آہستہ
زیر ملک نے وہ ڈبیا کھولی اور اس میں موجود پاؤڈر کو اپنے نتھنوں تک لے
جا کر ایک گہرا سانس لیا

اس کا زہن آہستہ آہستہ سونے لگا اس کے دماغ سے تمام یادیں محو ہونے
لگی اور ایک سکون اس کے چہرے پر چھا چکا تھا

سات سال گزرنے کے باوجود زیر ملک ابتران کی موت کے شاکڈ سے نکلا نہیں تھا وہ دن بدن پچھتاوے۔ کی گہرائی میں دھنسنے لگا تھا اسے ولید کی موجودگی سے چڑھونے لگی تو ولید نے ملک حویلی میں آنا ہی کم کر دیا تھا مگر اس کی کمی کو آج بھی سب سے زیادہ محسوس کرنے والا زیر ملک ہی تھا

دوسری جانب تبریز ملک کو اپنا پلان کامیاب ہونے پر خوشی محسوس ہوئی اس نے جشن منایا مگر یہ خوشی کچھ دنوں کی ہی تھی اسے اچانک سے بزنس میں پے در پے نقصان اٹھانا پڑا تو تبریز ملک نے زیر کو فورس کیا کہ وہ عزائم شاہ کی شادی زائشہ سے کروا کر اسے مکمل طور پر اپنے قابو میں کرے مگر زیر ملک کو اس کی کسی بات میں دلچسپی نہیں رہی تھی وہ پاکستان چھوڑ کر جا چکا تھا



سات سال پر لگا کر گزر چکے تھے ابتناج شاہ اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر تمبریز
ملک اور اس کے گینگ کے ہر ناپاک ارادے کو ناکام کرتا جا رہا تھا
اور اپنی فیملی پر نظر رکھے ہوئے تھا وہ ان سات سالوں میں عنود عزائم اور
عیشم کی اس ہپی فیملی کو دیکھ کر خوش تھا تو دوسری طرف خرم کی التفات
کے لیے محبت اور دیوانگی نے اسے حیران کر دیا تھا
ابتناج شاہ اپنی فیملی سے لاعلم نہیں تھا وہ ولید کے ارادوں سے بھی واقف
تھا جو شاہ حویلی کے مکینوں کو برباد کرنا چاہتا تھا

ان سات سالوں میں جہاں ابتناج شاہ اپنی بیٹیوں سے دور رہا تھا وہیں
دوسری طرف وہ اپنے بیٹے ولید ملک کے اور قریب ہو چکا تھا ان کے بیچ کی

دیوار گرچی تھی مگر پھر بھی ایک جھجک آج بھی ان دونوں کے بیچ تھی جو
کبھی نہ ختم ہونے والی تھی مگر اب تاج شاہ اتنے پر ہی خوش تھا کہ اس کا بیٹا
_____ اس کے پاس تو ہے زندہ سلامت اس ملک کا محافظ

اب تاج شاہ نے ان گزرے سات سال کی داستان زواق شاہ کو سنائی تو
زواق شاہ کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ بے آواز رو رہا تھا

چاچو مجھے معاف کر دیں پلیز _____ زواق شاہ نے اب تاج کے سامنے ہاتھ
جوڑتے اس سے معافی مانگی

معافی مجھ سے نہیں عزائم اور ابرش سے مانگو زواوی سائیں تم نے عزائم کا
بز نس اس کا کیریئر اس کا گھر خراب کیا اور ابرش کی تو پوری زندگی تباہ کی

ہے تم نے۔۔۔ جانتے ہو زاوی سائیں ابرش کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ
۔۔۔ شاہ حویلی کی وارث تھی واسق شاہ کی بیٹی

آہہہہ۔۔۔ افسوس ہوتا ہے مجھے یہ سوچ کر کے تم اپنی ہی حویلی کی
لڑکیوں کی عزتوں کے لٹیرے نکلے
اپنے ہی گھر کی تین لڑکیاں تم سے منسوب ہوئی اور تم ان تینوں میں کسی
ایک کو بھی عزت نہیں دے سکے
تم ان تینوں کی زندگی برباد کرنے میں کامیاب رہے ہو زاوی
سائیں۔۔۔ کانگریجو لیشنز
ابتاج شاہ نے اس کے سینے پر اپنی انگلی رکھتے کہا اور پھر نفی میں سر ہلاتا
۔۔۔ وہاں سے چلا گیا

پیچھے زاق شاہ اپنے سود و زیاں کا حساب لگانے بیٹھا تو اسے احساس ہوا کہ
_____ اس نے اپنی فضول کی اکڑ اور غصے میں اپنا خسارہ کیا ہے

_____ وہ وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا



زاوق شاہ آج کافی دنوں بعد آفس آیا تھا وہ اس دن کے بعد سے خود کو
ایک کمرے میں قید کیے ہوئے تھا اس نے جو جو بگاڑا تھا اب وہ سب ٹھیک
کرنے کی نیت سے حویلی سے نکلا تھا
وہ جیسے ہی آفس پہنچا سامنے ہی میٹنگ روم سے نکلتے عزائم کو دیکھ کر اس کی
جانب بڑھا

کیسے ہو عزائم سائیں۔۔۔ زاق نے آگے بڑھتے عزائم کو ہاتھ ملایا عزائم
شاہ نے اس کے اندر چینج دیکھا مگر پھر نفی میں سر ہلاتا اس سے گویا ہوا

میں تو ٹھیک ہوں بٹ تمہارے حالات ٹھیک نہیں رہیں گے۔۔۔ عزائم
نے مسکراہٹ دباتے کہا

مطلب۔۔۔؟ زاق نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا

مطلب سمجھانے بیٹھ گیا تو خود کو فیر بھی نہیں کر سکو گے زاوی

۔۔۔ سائیں
URDUNovelians

۔۔۔ خیر تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے

سر پرانز؟ کیسا سر پرانز؟؟؟

زاوی نے عزائم سے پوچھا

_____شام کو تمہیں مل جائے گا ہا ہا ہا ہا ہا

عزائم شاہ نے آنکھ دباتے کہا اور پھر قہقہہ لگاتا ہوا وہاں سے چلا گیا
زاوق شاہ نے اس کی پشت کی جانب بغور دیکھا اور پھر نا سمجھی سے کندھے
اچکائے اور اپنے کیبن میں چلا گیا جہاں عنود فائلز میں سر دیئے بیٹھی تھی



URDUNovelians

زاوی اور عنود دونوں کچھ ڈسکشن کر رہے تھے جب رات کے دس بجے
زاوق شاہ کی طرف کال آئی جو اس نے بے دلی سے پک کی

_____ عزائم شاہ بات کر رہا ہوں

زاوق نے اسپیکر سے ابھرتی آواز پر کان سے فون ہٹایا عزائم نے شاید اپنا

نمبر بدل لیا تھا اس نے پھر سے کان سے فون لگایا

سنا ہے تیری فیکٹری میں کوئی گڑبڑ ہونے والی ہے _____ عزائم شاہ نے

مزے سے کہا

یہ کیا چھچھوڑا ہے عزائم سائیں _____ زاوی سائیں نے غصے میں کہا

عنود شاہ جو کہ سر جھکائے کسی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھی زاوق کے

کڑے تیور دیکھ کر اور اس کی آواز سن کر حیران ہوئی

تمہاری فیکٹری میں کچھ ایسا ہونے والا ہے کہ اس کے بعد نہ تو تمہاری
_____ فیکٹری رہے گی ناں ہی تمہارا کانٹریکٹ

وہ جس ٹینڈر کو بھرنے کے لیے تم نے دن رات محنت کی وہ ٹینڈر تو کل
_____ غنی گروپ آف انڈسٹری کو ملنے والا ہے

عزائم شاہ نے ایک نظر عنود کے چہرے کی جانب دیکھا اور ایک تیکھی
مسکراہٹ ان دونوں کی جانب اچھالی

زاق حیدر شاہ جو عنود کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھا اس کی گرفت عنود
_____ کی کمر پر کمزور پڑی جو عزائم شاہ کی زیرک نظروں سے چھپ نہ سکی

سو سیڈ آف یوزاق حیدر شاہ _____ بیس منٹ ہیں تمہارے پاس جا بچالے
اپنی فیکٹری _____ عزائم یہ کہتے ہی دیوار سے ٹیک لگائے اپنی ایک ٹانگ

دیوار پر رکھے بڑے اسٹائل سے کھڑا تھا اور اپنے لبوں میں دبے سگریٹ کا دھواں چھوڑا عنود نے عزائم کے لبوں میں دبی سگریٹ دیکھ کر شرمندگی سے سر جھکا لیا اس نے ہی عزائم شاہ کو اس مقام پر لا کر کھڑا کیا تھا جبکہ

_____ میجر زاوق بھاگتا ہوا اسے وہاں چھوڑتا اپنی فیکٹری کی جانب بڑھا

_____ بیس منٹ ہیں تمہارے پاس جاؤ بچا لو اپنے خواب اپنی فیکٹری

عزائم شاہ کا قہقہہ گونجا

URDUNovelians

زاوق شاہ کے پسینے چھوٹ گئے اس نے تبریز ملک کے ساتھ 50 پر سنٹ کی شیرنگ پر فیکٹری بنوائی تھی وہ فیکٹری اس کے تمام مسائل کا حل تھی مارکیٹ میں اسے سروائیو کرنے کے لیے اس فیکٹری کی ضرورت تھی وہ

اب اس فیکٹری کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا تبھی بھاگتا ہوا
وہاں سے نکلا

عنود بھی اسے فالو کرتی اس کے پیچھے گاڑی بھگا کر لے جا چکی تھی

بھائی میں تمہیں لوکیشن بھیج رہی ہوں پلیز جلدی پہنچو _____ عنود کو کچھ
غلط ہونے کا احساس ہوا اس نے لیو کو کال ملائی

زاق شاہ جیسے ہی اپنی فیکٹری تک پہنچا سامنے ہی اس کی فیکٹری آگ کی
نذر ہو چکی تھی اور عزائم شاہ بھی اس کے پیچھے ہی وہاں پہنچا تھا لبوں میں
سگریٹ دبائے بڑی دلچسپی سے اس کی فیکٹری کو جلتا ہوا دیکھ رہا تھا

زاق کے ہوش سلب ہو چکے تھے اس کی فیکٹری جل کر راکھ ہو رہی تھی
_____ وہ وہیں سڑک پر بیٹھا اپنے خوابوں کو جلتا دیکھ رہا تھا

اس کے پیچھے ہی عزائم شاہ بھی آیا تھا اور زاق کے پاس بیٹھ کر دکھی لہجے
میں بولا

بہت برا ہوا تمہارے ساتھ _____ اجر گئی ناں تمہاری دنیا _____ بٹ ڈونٹ یو
وری اگلی بار بیس منٹ سے زیادہ دوں گا تاکہ تم اپنی اس بچی گچی دنیا کو بچا
_____ سکو

URDUNovelians

عزائم شاہ نے ایک زہریلی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی میجر زاق نے
آگے بڑھتے اس کے گریبان کو پکڑنے کی کوشش کرتے کہا

تو میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے عزائم؟ اس سے پہلے کہ زائق عزائم
کے گریبان تک پہنچتا عزائم نے اس کے ہاتھ کو اپنے گریبان تک پہنچنے
سے پہلے روکا

تو میرا نام، میری پہچان، میری زندگی، میری فیملی کو برباد کر سکتا ہے میں
اتنا بھی نہیں کر سکتا؟

میں بھی ایسے ہی تڑپا تھا جب تو نے عنود کے ساتھ مل کر مجھے دھوکہ دیا
جب تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا عنود کے ساتھ ایک دنیا جی ہے
ناں تم نے اب دیکھو میں نے اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے جلا دیا۔ خیر میں

نے تو ایک چنگاری پھینکی ہے اب اس آگ کو بھڑکانے کا کام یہ ہوائیں
_____ کریں گی

ابھی تو تجھے پل پل ماروں گا اپنی بہن کے آنسوؤں کا حساب تجھ سے لوں گا
_____ میں زاق شاہ

عزائم شاہ کی نظر ساتھ کھڑی عنود پر پڑی جو ابھی ابھی وہاں پہنچی تھی
سامنے جلتی فیکٹری کو دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے _____ عزائم شاہ کا یہ
_____ روپ اس کا جسم کانپ اٹھا

واؤ _____ نائس ٹائمنگ _____ وٹ آ بیوٹیفل ویومین _____ بیچ سڑک پر محبوبہ کا
ساتھ جلتی فیکٹری لیٹس سیلیبریٹ یوروکٹری زاق حیدر شاہ

عزائم شاہ نے عنود کو زاق کی جانب پھینکا عنود حیران پریشان سی عزائم کا
یہ روپ دیکھ رہی تھی جبکہ عزائم ایک کٹیلی نظر ان دونوں پر ڈال کر چلا
_____ گیا

عنود نے افسوس بھری نظروں سے زاق کو دیکھا

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں زاوی سائیں مگر مجھے افسوس ہوا آپ کے
_____ خواب بکھرنے کا پلیر ہمت سے کام لیں

URDUNovelians

عنود یہ کہتے ہی وہاں سے اُٹھی اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھی

ولید نے افسوس سے سامنے کے منظر کو دیکھا اور پھر عزائم سے ملنے چلا گیا

یہ کیا حرکت تھی عزائم سائیں۔۔۔ لیونے غصے میں عزائم سے استفسار کیا

تمہارے باپ چچا اور بہنوئی کی فیکٹری کو آگ لگا دی میں نے ابھی بھی
سمجھ نہیں آ رہا تمہیں اب کیا کسی اسٹامپ پیپر پر سائن کر کے دوں۔۔۔؟
عزائم نے دلچسپی سے کہا تو لیو خود کو کول کرتا اس کے پاس بیٹھا

۔۔۔ میرے بہنوئی تو تم ہو عزائم سائیں

آج کے بعد میری بہن کو کسی کے ساتھ جوڑا تو بہت برا پیش آؤں
گا۔۔۔ تو اپنی بہن کے آنسوؤں کا حساب لے گا تو کیا میں اپنی بہن کو
لاوارثوں کی طرح چھوڑ دوں گا؟ نو نیور۔۔۔ میری بہن کی عزت پر بات
آئی تو تیری عزت کی دھجیاں بکھیر دوں گا میں

ولید نے اسے وارن کرتے کہا عزائم شاہ نے اس کی جانب دیکھتے قہقہہ لگایا

کیوں کر رہا ہے ایسا؟ تجھے پتا ہے تو اداکاری اچھی کر لیتا ہے مگر کیا فائدہ اس اداکاری کا؟

اپنے دل کا درد دل میں دبائے بیٹھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا سوائے درد کے بڑھنے کے

ولید نے اسے ہنستے دیکھ فقط اتنا کہا

اور واپس مڑا جب اس کی نظر عنود پر پڑی جو اسٹل کھڑی عزائم شاہ کو دیکھ رہی تھی

URDUNovelians

ولید نے آگے بڑھتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس سے ملتا ہوا وہاں سے چلا گیا

عزائم شاہ نے ایک نظر عنود کی طرف دیکھا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

عنود بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی اور زور سے دروازہ بند کیا

آپ کے باپ کا گھر نہیں ہے یہ جو بنا ناک کیے اندر گھس آئی اور اپنا غصہ ان دروازوں پر نکلنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو نئے دروازے لگوانے میں پیسے لگتے

URDUNovelians

عزائم شاہ نے عنود سے کہا عنود نے اس کی جانب دیکھا

سیر یسلی عزائم سائیں _____ اتنا بڑا بنس امپائر سنبھال رہے اور پیسے نہ
ہونے کا رونا رو رہے آپ؟ سٹریٹج _____ خیر یہ ڈرامہ بازی نہیں چلے گی
_____ میرے سامنے

دوسری بات یہ میرے باپ کا گھر نہیں ہے مگر میرے بچوں کے باپ کا
گھر تو ہے ناں؟ یہ اس شخص کی جاگیر ہے جو میری خامیوں میری ناکامیوں
میرے ماضی کو جاننے کے باوجود مجھے ملکہ کی طرح ٹریٹ کرتا ہے اور میں
اس شخص کے احسانوں کا بوجھ اپنے کندھے پر ڈالے تھک گئی ہوں مجھے یہ
_____ بوجھ اتارنے کے لیے اسی شخص کی بانہوں میں پناہ لینا ہے

عنود نے یہ کہتے ہی عزائم شاہ کے سینے پر اپنا سر رکھا جو ساکت سا کھڑا اسے
سن رہا تھا

کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی بس دھڑکنوں کا شور تھا عنود پھر
گھبراتی ہوئی اس کے سینے سے الگ ہوئی

اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی
عزائم شاہ غصے میں اس کی پشت کو گھورتا بیڈ پر لیٹ گیا جب کچھ ہی دیر میں
عنود وائٹ نیٹ کی بنی نائٹی پہنے کمرے میں داخل ہوئی اور روم کا دروازہ
لاک کرتی عزائم شاہ کے پاس بیڈ پر لیٹ گئی

URDUNovelians

عزائم سائیں آج میں بہت تھک گئی ہوں

And I need body massage

عنود نے عزائم کے سینے پر انگلی چلاتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے مخمور لہجے
میں کہا

عزائم نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو آف وائٹ نیٹ کی نائٹی پہنے
بالکل گڑیا لگ رہی تھی اس کا گورا چمکتا بدن عزائم کو اپنی جانب متوجہ
کر رہا تھا اس کے گہرے گلے سے اس کے سینے کی خوبصورتی عیاں ہو رہی
تھی عزائم شاہ بہکنے لگا تھا
عنود سائیڈ پر لیٹ گئی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی آئین کی شیشی اس کی جانب
بڑھائی

URDUNovelians

میں آپ کو باڈی مساجر لگتا ہوں کیا؟ عزائم نے خشمگین نظروں سے اسے گھورا عنود نے اس کے سینے پر اپنی نیم برہنہ ٹانگ رکھی اور اپنے پاؤں کے ناخنوں سے اس کے سینے کو کریدنے لگی

آپ میرے شوہر لگتے ہیں اس لیے کہہ رہی ہوں مجھے مساج کی ضرورت ہے چلیں آپ نہیں کرنا چاہتے تو میں باہر ماما کو بول دیتی ہوں وہ کر دیں گی۔۔۔ عنود ایک ادا سے کہتی اپنے بال پشت پر سے ہٹائے سینے پر پھیلاتی بیڈ سے اٹھی عزائم کی نظر اب اس کی سفید دودھیا پشت پر تھی جو کہ نائٹی سے صاف نظر آرہی تھی عزائم نے اس کا ہاتھ پکڑے اپنی جانب کھینچا عنود اس کی گود میں جا گری

آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں آپ کو یوں کسی کے سامنے اس حالت
میں جانے دوں گا؟ عزائم شاہ نے اپنے ابرو اٹھاتے اس سے سوال کیا اور
پھر اس کے لبوں کے پاس بنے تل پر جھکا اپنے من کی خواہش پوری
کرنے لگا

عزائم شاہ کی انگلیاں عنود کی گردن پر رینگ رہی تھی

آپ پر، آپ کے جسم پر، آپ کی روح پر فقط میرا حق ہے آپ کو چاہنا
آپ کو سراہنا، آپ کے جسم کو نہارنا آپ کے بدن کو اپنے لبوں سے
چھونا صرف میرا حق ہے آپ میری ملکیت ہیں صرف میری
ملکیت

عزائم شاہ نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا عنود اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑنے لگی تھی عزائم نے اس کے کان کی لو کو لبوں سے چھوا اور اس کا سر پلوپر ٹکاتا اپنے جسم کو شرٹ سے آزاد کرتا اس کے _____ وجود پر قابض ہوا

عزائم شاہ اگلی صبح عنود کے جاگنے سے پہلے ہی گھر سے چلا گیا تھا وہ اب یہی کرتا تھا رات کو عنود پر اپنی محبت نچھاور کرتا اور صبح اس سے بالکل لا تعلق ہو جاتا اس کا یہ انداز عنود کو بالکل پسند نہیں تھا مگر آج عنود اپنے جسم میں محسوس کرتی سرشاری کے سبب اس کی غیر موجودگی کو نظر انداز کر چکی تھی

جیسے ہی وہ فریش ہو کر روم میں آئی ابرش اس کے روم کے باہر کھڑی تھی

ارے ابرش تم باہر کیوں کھڑی ہو اندر آ جاؤ _____ عنود نے ابرش کو روم
میں آنے کی آفر کی

کیسی ہو عنود _____؟ ابرش نے آگے بڑھتے عنود کو گلے لگایا عنود نے بھی
اس کا خوشدلی سے استقبال کیا

میں بالکل ٹھیک ہوں _____ عنود اب ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے بالوں
میں برش کرنے لگی

URDUNovelians

نیچے سیلون سے کچھ لڑکیاں آئی ہیں بھائی نے بلوایا ہے انہیں _____ ابرش
نے عنود کی طرف دیکھتے کہا

سیلون سے لڑکیاں؟ کس خوشی میں؟ عنود نے نا سمجھی سے ابرش کی جانب
دیکھا

باڈی مساج کے لیے یہ ہوم سروس دیتی ہیں بھائی نے کہا ہے کہ آپ کا
اس حالت میں اب گھر سے نکلنا مناسب نہیں ہے تو انہوں نے گھر پر بلوالیا
_____ ان کو

ابرش نے عنود کے پیٹ کی جانب اشارہ کرتے کہا جو کہ اب آہستہ آہستہ
نکل رہا تھا

URDUNovelians

عنود نے شرماتے ہوئے سر جھکا لیا اور ان لڑکیوں کو اندر آنے کی اجازت
دی

کافی دیر مساج کروانے کے بعد اسے اپنا وجود کافی لائٹ محسوس ہوا اس نے اپنا فون اٹھایا اور عزائم شاہ کو کال ملائی جو کہ ڈکلائن کر دی گئی

عنود نے مسکراہٹ دانتوں تلے دباتے اسے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا

مائی ایر و گینٹ ہی مجھے مساج تو کل رات کو ہی مل گیا تھا سیلون والوں کی ضرورت نہیں تھی بائے داوے تھینکیو

عنود نے میسج ٹائپ کر کے اسے سینڈ کیا جو کہ فوراً سین ہو چکا تھا مگر وہاں

سے جواب نہ آیا عنود نے لیزی چیئر پر اپنا سر ٹکایا اور آہستہ آواز میں

گنگنا نے لگی

اس کا زہن عزائم شاہ کے ساتھ گزری رات میں کھویا ہوا تھا اسے عزائم شاہ نے اپنی محبت اپنی ملکیت کا احساس دلایا عنود کو یقین تھا کہ وہ اب اپنی ناراضگی بھول جائے گا مگر وہ ایک نئی قیامت سے مکمل طور پر انجان تھی جو ان کے رشتے کو ایک بار پھر سے اپنی زد میں لینے والی تھی

عنود کا میسج پڑھتے ہی عزائم شاہ نے اپنا سر چیئر کی پشت سے ٹکا لیا اس کا زہن مکمل طور پر عنود اور اپنے ہونے والے بچے کے مستقبل میں الجھا ہوا تھا یہ تو طے تھا وہ اپنا بچہ زواق شاہ کے حوالے کرنے سے رہا اور اسے یہ خوف بھی تھا کہ عنود اسے چھوڑ کر چلی جائے گی

عزائم شاہ کو ان سات سالہ شادی شدہ زندگی میں پہلی بار خوف محسوس ہوا تھا اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی وہ اپنے رشتے کو بکھرنے سے بچانا چاہتا تھا مگر اس کی انا اسے روک رہی تھی

تبھی عزائم شاہ کی نظر فوٹو فریم پر پڑی تو اس فوٹو میں ہنستی مسکراتی عیشم کو دیکھ کر اس کا دل مطمئن ہوا اسے سکون اترتا محسوس ہوا وہ مسکرایا اور اس تصویر کو اپنے ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھنے لگا

میری اس مشکل اور کمپلیکس زندگی میں روشنی اور آسانی کا راستہ ہو آپ
_____ عیشم

عزائم شاہ دل ہی دل میں عیشم سے مخاطب ہوا یکدم اس کے ہاتھ سے وہ فوٹو فریم گر چکا تھا عزائم۔ شاہ کے دل میں ٹھیس سی اٹھی اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو کہ بڑی تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا

وہ جلدی سے اس فوٹو فریم کو فرش سے اٹھائے کانچ کے ٹکڑے سمیٹنے لگا
جانے کتنے کانچ اس کی انگلی میں چبھے تھے مگر اسے پرواہ کہاں تھی

میرے اللہ میری عیشم کی حفاظت کرنا _____ عزائم شاہ کے لب بے اختیار
_____ ملے اور وہ اپنی اس بے اختیاری پر حیران و پریشان تھا

شام کے وقت عزائم شاہ جیسے ہی اپنے گھر پہنچا واسق شاہ وہاں پولیس لے
کر پہنچے عزائم شاہ نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا واسق شاہ نے آتے
ساتھ ہی اس کے منہ پر تھپڑ مارا

گھٹیا بے غیرت انسان مجھے شرم آرہی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے کتنا
_____ گراؤ گے خود کو

انسپکٹر صاحب اس مجرم کو یہاں سے لے جائیں اس نے ہی ہماری فیکٹری
میں آگ لگو آئی ہے

وہ اپنے منہ میں سگار دبائے پولیس انسپکٹر سے گویا ہوئے

اس لڑکے نے میری فیکٹری میں آگ لگوائی ہے اسے فوراً ریسٹ کریں
انسپکٹر_____ وہ دوبارہ بولے صائمہ ابرش اور عنود بھی وہاں پہنچی

واسق شاہ کی بات سن کر عزائم شاہ مسکرایا اور ان کی جانب دیکھتے گویا ہوا

_____ لیٹس پروو کہ آپ کی فیکٹری میں آگ میں نے لگوائی

URDUNovelians

عزائم نے انہیں چلینج کرتے کہا

دسمبر کو آپ کی فیکٹری میں آگ لگی تھی اور اس دن عزائم شاہ 26
یہاں تھے ہی نہیں وہ میرے ساتھ آؤٹنگ پر گئے تھے
اب کی بار واسق شاہ نے عنود کی آواز سنی اور حیرت سے اس کی جانب
دیکھا

عنود بیٹا آپ ___؟

انسپکٹر آپ یہاں سے جاسکتے ہیں اس سے پہلے کہ میں آپ کو قانون
___ پڑھاؤں یو مے ہیو گوناؤ

اب کی بار عزائم شاہ نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے کہا
واسق شاہ غصے میں اس کی جانب بڑھے جب عنود

عزائم کی ڈھال بنتی ان کے سامنے کھڑی ہوئی

چاچو پلیر عزائم سائیں کا ساتھ دیں _____ عنود نے ان سے التجا کرتے کہا
جو وہ رد کرتے گویا ہوئے

تم خود ہی اس کا ساتھ دو عنود میں اس قاتل کو عبرتناک سزا دلوؤں گا
_____ عدالت سے

_____ وہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلے گئے سب کو شکا کڈ چھوڑ کر

URDUNovelians



عزائم شاہ آج ایک پارٹی میں انوائسٹڈ تھا پارٹی میں شباب و شراب بڑے
عروج پر تھا وہ اپنے میزبانوں سے مل کر ایک کونے میں رکھے صوفے پر

جا کر بیٹھ گیا اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ تھا اس کے زہن میں کچھ دن پہلے
کا منظر چلنے لگا جب وہ گھر لوٹا تو سامنے ہی صائمہ بیگم پریشان سی کھڑی تھی
عزائم کو دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھی

عزائم سائیں وہ لوگ عیشتم کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے ہیں یہ کورٹ کی
طرف سے نوٹس بھی بھیجا گیا ہے۔۔۔ صائمہ بیگم روتے ہوئے اس کے
گلے لگ گئیں
واسق شاہ وہاں سے جانے کے بعد ہی عیشتم کو عزائم سے چھیننے کا
پروگرام بنا چکے تھے

URDUNovelians

میں اس قاتل کے ساتھ کبھی بھی اپنی پوتی کو نہیں رہنے دوں گا اس نے
پاگل پن میں فیکٹری جلادی کل کو اگر اس نے عیشتم کو نقصان پہنچایا تو

واسق شاہ نے گھر آتے ہی عیشتم کی کسٹڈی کا کیس اوپن کیا اور زواق شاہ
کے سارسز کا استعمال کیا زواق انہیں روکتا رہا مگر انہوں نے ایک نہ
سنی

پولیس عیشتم کو لے کر چلی گئی آنی کیوں کہ
قانونا عیشتم پر عزائم شاہ کا حق نہیں ہے

ولید نے عزائم کی جانب دیکھتے کہا جب عزائم شاہ نے ایک بیچ اس کے منہ
پر دے مارا

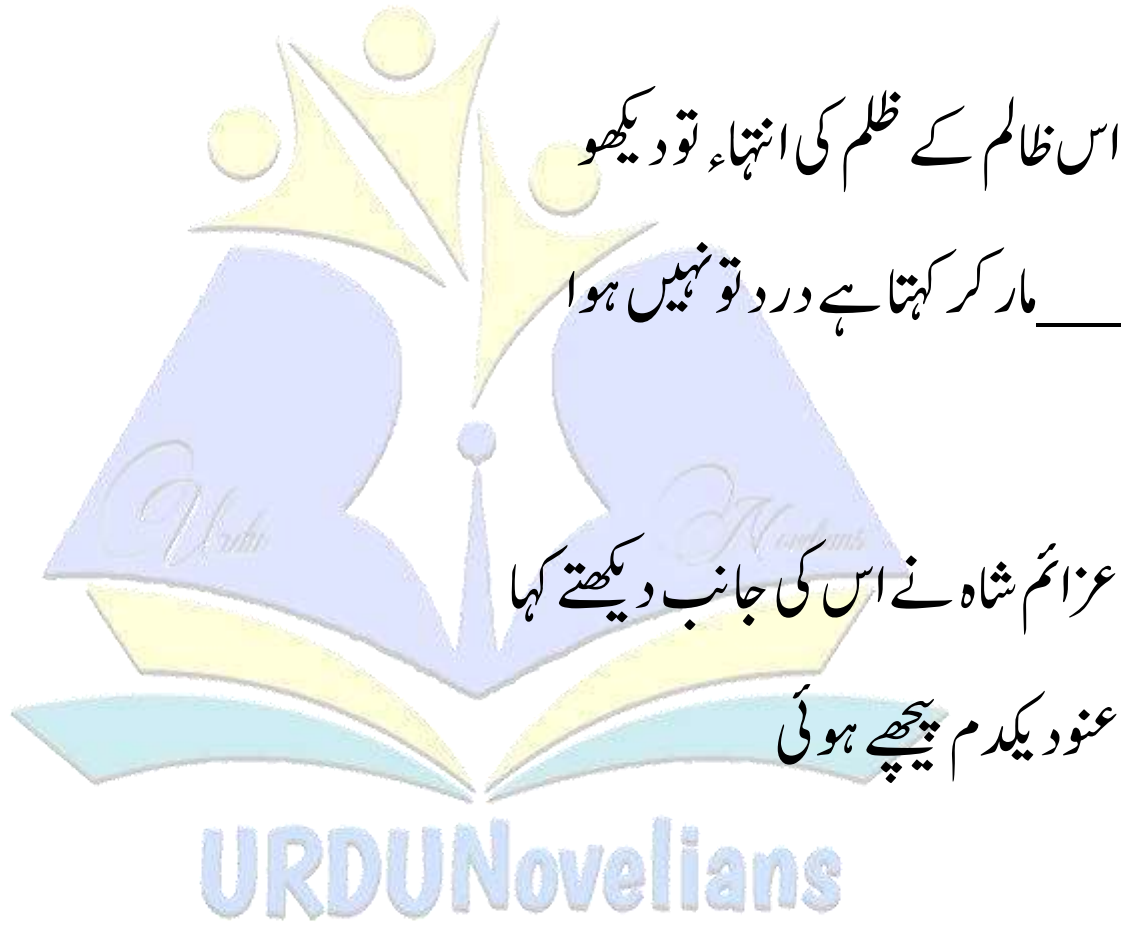
عیشتم پر میرا حق ہے وہ میری شے ہے میرے ساتھ میرے سکھ دکھ میں
رہی ہے وہ یار میں نہیں مانتا تمہارے اس قانون کو _____ میری عیشتم
میری دنیا ہے میرے پاس ماں کے بعد ایک ہی تو مخلص رشتہ ہے تمہارا یہ
_____ قانون کیسے ایک باپ سے اس کی بیٹی چھین سکتا ہے
عزائم شاہ نے روتے ہوئے کہا

منہ بولی بیٹی _____ ولید نے عزائم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے باور
کروایا

URDUNovelians

_____ سب ٹھیک ہو جائے گا عزائم سائیں

عنود نے عزائم کو تسلی دیتے کہا جب عزائم شاہ نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے



یو_____ عنود اب تاج شاہ تم نے مجھ سے میری عیشتم چھین لی میں یہ ظلم
_____ کبھی معاف نہیں کروں گا

وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا اس کے بعد وہ اپنے گھر نہیں گیا تھا اس کا ہر
رشتے سے دل خفا ہو چکا تھا

سائیں یہ جو س پی لیں ___ زائشہ ملک جو س کا گلاس لے کر عزائم کے
پاس بیٹھی عزائم نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا اور ایک ہی گھونٹ
میں سارا جو س ختم کر لیا کچھ ہی دیر میں اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہوا

ارے سائیں کیا ہوا ___ زائشہ نے بڑی چالاکی سے اس کے قریب آتے
کہا

میرا سر چکرا رہا ہے مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ عزائم اپنے صوفے سے اٹھا تو
اسے ایک بار پھر سے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا محسوس ہوا تبھی
زائشہ نے اسے آگے بڑھتے سہارا دیا

بلیک بیک لیس ساڑھی پہنے نیوڈ میک اپ کیے وہ بہت حسین لگ رہی تھی
عزائم شاہ نے اس سے نظر چرائی زائشہ اسے سہارا دیتی اوپر روم تک لائی
روم میں آتے ہی اس نے عزائم شاہ کو بیڈ پر لٹایا اور اس کی شرٹ اتار دی
ساتھ ہی اس کے پاس بیڈ پر لیٹ گئی عزائم شاہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھا
آدھے گھنٹے بعد زائشہ نے اس کے برہنہ سینے پر اپنا سر رکھا عزائم شاہ نے
اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھا

زائشہ نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ لیے اور اس کے لبوں کا جام پینے
لگی کافی دیر بعد زائشہ نے عزائم کے لب آزاد کیے

عنود____ عزائم شاہ مدہوشی میں گویا ہوا

زائشہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی مگر وہ عزائم کے قریب تھی رات کا وقت کمرے میں تنہا ایک ہی بیڈ پر وہ اس کی بانہوں میں تھی وہ اس حسین منظر کو سوچ کر اپنے غصے پر قابو پاتی خود کو عزائم کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی

سائیں یہ جو س پی لیں____ زائشہ ملک جو س کا گلاس لے کر عزائم کے پاس بیٹھی عزائم نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا اور ایک ہی گھونٹ میں سارا جو س ختم کر لیا کچھ ہی دیر میں اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہوا

ارے سائیں کیا ہوا____ زائشہ نے بڑی چالاکی سے اس کے قریب آتے کہا

میرا سر چکرا رہا ہے مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ عزائم اپنے صوفے سے اٹھا تو
اسے ایک بار پھر سے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا محسوس ہوا تبھی
زائشہ نے اسے آگے بڑھتے سہارا دیا

بلیک بیک لیس ساڑھی پہنے نیوڈ میک اپ کیے وہ بہت حسین لگ رہی تھی
عزائم شاہ نے اس سے نظر چرائی زائشہ اسے سہارا دیتی اوپر روم تک لائی
روم میں آتے ہی اس نے عزائم شاہ کو بیڈ پر لٹایا اور اس کی شرٹ اتار دی
ساتھ ہی اس کے پاس بیڈ پر لیٹ گئی عزائم شاہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھا
آدھے گھنٹے بعد زائشہ نے اس کے برہنہ سینے پر اپنا سر رکھا عزائم شاہ نے
اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھا

زائشہ نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ لیے اور اس کے لبوں کا جام پینے
لگی کافی دیر بعد زائشہ نے عزائم کے لب آزاد کیے

عنود____ عزائم شاہ مدہوشی میں گویا ہوا
زائشہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی مگر وہ عزائم کے قریب تھی رات کا
وقت کمرے میں تنہا ایک ہی بیڈ پر وہ اس کی بانہوں میں تھی وہ اس حسین
منظر کو سوچ کر اپنے غصے پر قابو پاتی خود کو عزائم کے رحم و کرم پر چھوڑ
چکی تھی

اسے عزائم شاہ چاہیے تھا اور وہ اسے پانے کے لیے آج ہر حد سے گزرنا
____ چاہتی تھی

عزائم شاہ نے اس کے لبوں کو چوما اور اس سے الگ ہوتا اپنا سر تکیے پر ٹکاتا
آنکھیں موندھ چکا تھا زائشہ جو کافی دیر تک آنکھیں میچے عزائم شاہ کے
لمس کو اپنے جسم پر محسوس کرنا چاہتی تھی اسے خود سے الگ ہوتے
حیرت سے دیکھنے لگی اس کے غصے کا گراف بڑھ چکا تھا کیوں کہ عزائم شاہ
اس کی خواہش پوری کیے بغیر نیند کی وادیوں میں کھو چکا تھا

_____ سائیں اٹھیں پلیز مجھے دیکھی مجھے چھوئیں

زائشہ نے عزائم شاہ کے گال پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا

URDUNovelians

_____ سائیں پلیز لک ایٹ می _____ یور وائف از ویٹنگ فار یو _____ سائیں

_____ پلیز

_____ زائشہ پاگلوں کی طرح اسے پکار رہی تھی مگر بے سود

اففف آج کی رات بھی برباد ہو گئی۔۔۔ زائشہ نے غصے میں سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا اور ہر چیز فرش پر پھینک دی یکدم ایک خیال کے تحت اس کی آنکھوں میں چمک آئی

اس کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ تھی اس نے آگے بڑھتے عزائم شاہ کے شرٹ لیس جسم کو دیکھا تو اس کا دل اسے پانے کے لیے ہمکنے لگا اس نے عزائم کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی

لگتا ہے ڈوز زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔ زائشہ من ہی من میں بڑبڑائی اور پھر ہمت کرتی آگے بڑھی اور عزائم کے سینے پر انگلی پھیرتی اس کے پیٹ تک پہنچی اور پھر عزائم کی پیٹ اتار دی اور خود کو بھی برہنہ کرتی اس کے پہلو میں لیٹ گئی

مگر میں اپنی رات برباد نہیں ہونے دوں گی عزائم سائیں۔۔۔ زائشہ نے
سرگوشی کرتے کہا اور پھر اپنے بالوں کو سمیٹتی اٹھی اور اس کے اوپر بیٹھ
گئی

اس کے برہنہ جسم پر جا بجا اپنی لپ اسٹک کے نشان چھوڑتی اس کے سینے
پر اپنے ناخنوں سے کھروچنے لگی

کیا ہوا جو ہمارا فریکل ریلیشن نہیں بنا میں شو تو کر سکتی ہوں ناں کہ آپ
نے۔۔۔ میرے پیاسے جسم کو اپنی محبت اپنی قربت سے سیراب کیا ہے

زائشہ نے سرگوشی کرتے کہا اس کے لبوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی جو
عنود اور عزائم کے آشیانے کو بکھیرنے والی تھی

اففففف ابھی تو آپ کے جسم سے شرٹ اتاری میں نے اور یہ حال ہے
میرا سوچتی ہوں جس روز میرے جسم پر قابض ہوں گے میری تو جان ہی
_____ نکل جائے گی

زائشہ بے شرمی کی ہر حد پار کرتی عزائم شاہ کے جسم پر کس کرنے لگی
عزائم شاہ بڑبڑا رہا تھا نشے میں بھی گویا اسے زائشہ کی قربت بے سکون
کر رہی تھی اس سے پہلے کہ زائشہ مزید آگے بڑھتی عزائم شاہ نے کروٹ
بدلی

زائشہ اس کی برہنہ پشت کو دیکھتی خود پر کنٹرول کرنے لگی جو کہ اس کے
لیے سب سے مشکل کام تھا

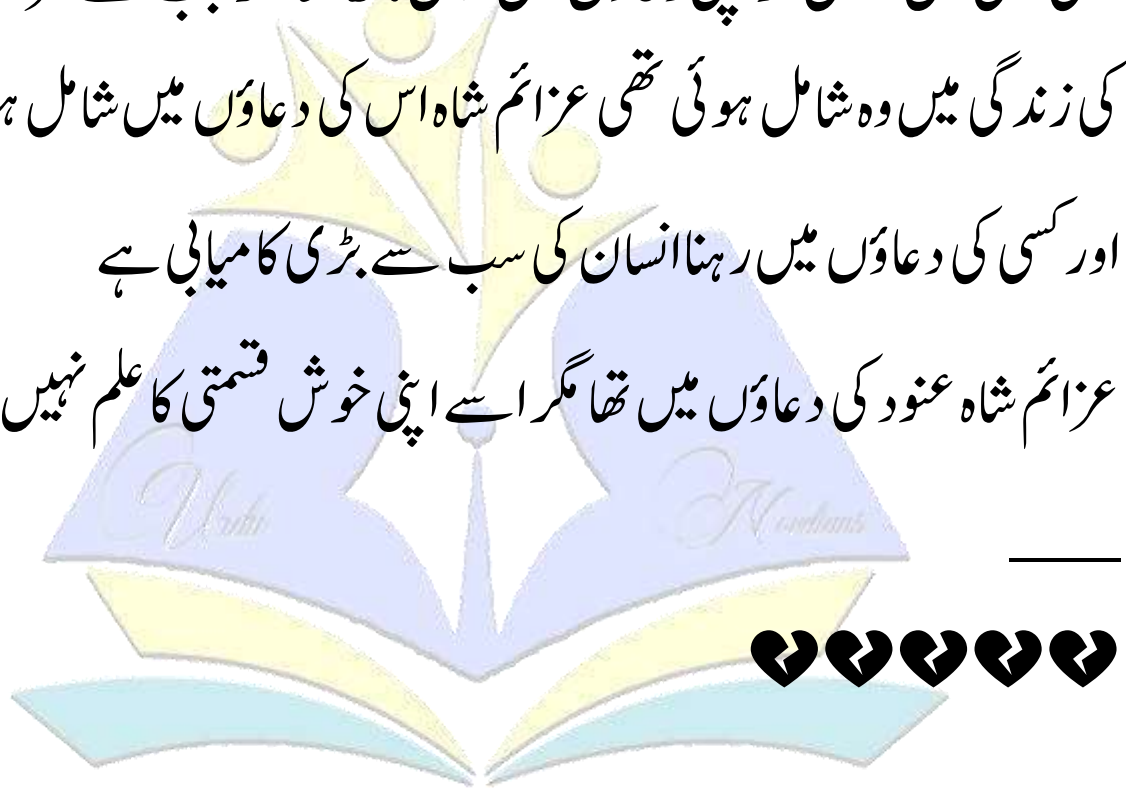


عنود شاہ کی پوری رات بے چینی میں گزری تو وہ رات کے آخری پہر اپنے
رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئی

میرے اللہ میرے عزائم کی مشکلیں آسان فرمادے۔ ہمیں ہر آزمائش
میں سرخرو کرنا۔ میرے بابا اور عزائم کی حفاظت فرمانا

عنود کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے اس کے ضبط کا بندھن ٹوٹ چکا تھا
وہ سترہ سال کی عمر سے اپنے رب سے ابتناج شاہ کی زندگی کی بھیک مانگتی
تھی اور اب پچھلے سات سال سے اس کی دعاؤں کا مرکز ابتناج شاہ کے
علاوہ ایک اور شخص تھا اس کا شوہر عزائم شاہ

اس نے زاق شاه سے محبت کی تھی بے انتہا، اس پر اعتبار کیا مگر اس نے کبھی بھی اس شخص کو اپنی دعاؤں میں نہیں مانگا تھا مگر جب سے عزائم شاه کی زندگی میں وہ شامل ہوئی تھی عزائم شاه اس کی دعاؤں میں شامل ہو چکا تھا اور کسی کی دعاؤں میں رہنا انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے عزائم شاه عنود کی دعاؤں میں تھا مگر اسے اپنی خوش قسمتی کا علم نہیں تھا



عنود شاه نماز پڑھ کر نیچے لان میں آگئی اور چہل قدمی کرنے لگی مگر دل تھا کہ بے چینی کی انتہا پر تھا اس نے اب تاج شاه کا نمبر ڈائل کیا جو کافی دیر رنگ کے بعد اٹھالیا گیا

ہیلو _____ از ایوری تھنگ او کے؟ ابر تو ٹھیک ہے ناں؟ دوسری جانب
سے ولید نے بے چینی سے پوچھا عنود نے اپنے کان سے فون ہٹایا اور
حیرت سے سکرین کو دیکھنے لگی

پاپا کا فون تمہارے پاس کیوں ہے؟ عنود نے ولید کے تمام سوالوں کو
نظر انداز کرتے نیا سوال داغا

_____ وہ ایکسر سائز کر رہے ہیں سو میں نے فون اٹھایا
ولید نے وضاحت کی

ال میسرڈ _____ عنود کے لب ہلے

ایسکیوز می۔۔؟ سیر یسلی؟ میں تمہیں ال میسر ڈ لگتا ہوں؟ جتنے میسرز مجھے
آتے اس سے پہلے کہ ولید مزید بولتا عنود نے اسے ٹوکا

۔۔ ہاں ہاں بہت میسرز ہیں تم میں دیکھ لیے تمہارے میسرز
پہلے بغیر اجازت کے کسی کا فون اٹھایا دوسرا نہ سلام نہ دعا بر تو ٹھیک ہے
ناں؟ نولاٹک سیر یسلی ولید اب تاج شاہ؟
تمہیں اتنی ابر کی فکر کیوں ہو رہی ہے؟ روشنی ڈالنا پسند کرو گے؟

URDUNovelians

عنود نے ولید سے تفتیش کی

ہوناں اہتہاج شاہ کی بیٹی بجائے مجھے ابرش کا حال بتانے کے مجھ سے
فضول بحث کرنا ضروری سمجھا تم نے۔۔۔ ویل ڈن کیپ اٹ اپ
۔۔۔ سسٹر

ولید نے عنود کو تنگ کرتے کہا
۔۔۔ ہونہ اہتہاج شاہ کے بیٹے میرے سوال کو کتنی آسانی سے اگنور کر دیا
ویل ڈن کیپ اٹ اپ ڈیئر برادر
عنود نے ترکی باتر کی جواب دیا

۔۔۔ میں غیر اہم سوالوں کا جواب دینا نہیں چاہتا

ولید نے ناک سے مکھی اڑاتے کہا

مگر میں جواب جاننا چاہتی ہوں عنود نے بھی ہار نہ مانتے ہوئے کہا

اچھا سنو! برش کا نائنٹھ منتھ چل رہا ہے اس کا خیال رکھنا جب کبھی بھی
_____ ڈاکٹر کے پاس جانا ہوا مجھے انفارم کر دینا میں آ جاؤں گا

ولید نے عنود سے کہا عنود ولید کے لہجے میں چھپی فکر دیکھ دنگ ہو گئی

کیوں کرتے ہو اس کی اتنی فکر؟ عنود نے پھر سے سوال کیا

کیونکہ وہ راعنا ماما اور زبیر ڈیڈ کے بعد وہ واحد ہستی ہے جس نے میرے ہر
سکھ دکھ میں میرا ساتھ دیا یوں سمجھ لو ولید کی زندگی کا ایک قیمتی اثاثہ ہے
_____ اس کی ابرش

ولید نے یہ کہتے ہی کال بند کر دی دوسری جانب عنود شاہ کا دھیان اب
ابرش اور ولید کی طرف تھا تبھی اس کا فون رنگ کرنے لگا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھائی
URDUNovelians

_____ عنود سائیں وہ عزائم سائیں سرینا ہاٹل کے روم نمبر 6 میں

اس سے پہلے کہ زاق شاہ بات مکمل کرتا سگنل ڈراپ ہو چکے تھے عنود شاہ
کچھ سوچتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی اور زاق کے بتائے گئے ایڈریس پر
_____ پہنچی

_____ جہاں ایک قیامت اس کی منتظر تھی

صبح کی روشنی پردے کی اوٹ سے کمرے میں چھن کر آئی اور اس کے
چہرے پر سورج کی کرنیں پڑنے لگیں۔ سورج کی کرنیں اگر کسی
عورت کے چہرے پر پڑتی ہیں تو اس کی دلکشی کو بڑھا دیتی ہیں مگر پہلی بار
کسی مرد کے حسین چہرے پر یہ کرنیں اپنی چھب دکھا رہی تھیں اگر کوئی
_____ عورت دیکھ لیتی تو یقیناً اس مرد کے حسن کے آگے گٹھنے ٹیک دیتی

گٹھنے ٹیکے ہی تو تھے زائشہ نے عزائم شاہ کے سامنے۔۔۔ اس کے علاوہ بھی وہ جانے کتنی لڑکیوں کی ڈیزائر تھا جسے پانے کے خواب دیکھتی ہوں
گی۔۔۔

عزائم شاہ کی آنکھ روشنی کے باعث کھلی تو وہ اکتاتا ہوا اٹھنے کی کوشش کرنے لگا اس کا سر درد کی شدت سے پھٹنے لگا جب اسے کچھ الگ محسوس ہوا اس نے جیسے ہی دوسری سائیڈ رخ کیا اس کے ہوش اڑ گئے وہ اپنی حالت پر غور کرتا چیل کی تیزی سے بیڈ سے اٹھا اور فرش پر گری اپنی پینٹ پہننے لگا۔۔۔

URDU Novelians

بے یقینی غصہ نفرت اس کے چہرے پر عیاں تھی جب زائشہ نے اس کو پیچھے سے ہگ کیا۔۔۔

ہیر و اتنی جلدی اٹھ گئے

__ ابھی تو سوئے تھے

زائشہ کی انگلیاں عزائم کے برہنہ سینے پر رینگ رہی تھیں جبکہ سر عزائم
کے کندھے پر رکھا تھا عزائم نے پیچھے مڑتے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے
مارا

کیا ملایا تھا تم نے میرے جوس میں؟ عزائم بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ
رہا تھا

URDUNovelians

میں نے کچھ نہیں کیا۔ زائشہ جو بیڈ شیٹ سے اپنے جسم کو کور کیے ہوئے تھی اس نے ہمت کرتے عزائم کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اس کے ہونٹوں کو چومنے لگی

سائیں۔۔۔ عنود کی آواز پر عزائم نے دروازے کی جانب دیکھا جو ابھی ابھی کھلا تھا عزائم کے لئے یہ سب ناقابل یقین تھا اس نے زائشہ کو دھکے دیتے خود سے الگ کیا

عنود میری بات سنو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔ یہ لڑکی جھوٹی ہے۔۔۔ عزائم نے عنود کو یقین دلاتے کہا مگر عنود نے آگے بڑھتے غصے میں کہا

_____ بکواس _____ جھوٹ _____ فریب

جھوٹی یہ لڑکی نہیں ہے آپ ہیں _____ یہ لڑکی ایک ہوٹل کے روم میں آپ کے ساتھ اس حالت میں ہے عزائم _____ کون ہے یہ آپ کی؟ بیوی؟ یا مسٹر لیس؟

عنود کی بات پر عزائم نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں _____ جبکہ زائشہ نے جلدی سے اپنی حالت درست کی

میری بیوی آپ ہیں عنود _____ عزائم نے سر جھکاتے ضبط سے کہا

ریٹلی بیوی ہوں میں آپ کی؟ یہ دیکھیں اس پورے کمرے میں آپ کے اور اس کے کپڑے بکھرے پڑے ہیں یہ آپ کے جسم پر لپ اسٹک کے

نشان یہ بیڈ کی بکھری حالت مجھے چیخ چیخ کر بتا رہی ہیں کہ کل رات اس بیڈ پر میری جگہ یہ لڑکی تھی آپ کی بانہوں میں عزائم شاہ

کیا ہوا عزائم سائیں؟ کیا میں آپ کے ساتھ بیڈ پر اچھی نہیں تھی کب ایسا ہوا کہ آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کی خواہش مٹانے نہیں آئی کب میرے جسم سے آپ کو تسکین نہیں ملی جو آپ نے اس ایکٹریس کے ساتھ اپنی خواہش پوری کی۔۔۔ عنود کے سوالوں نے عزائم شاہ کو آسمان سے زمین پر پھٹکا تھا

عزائم نے اپنی حالت جیسے ہی ڈریسنگ مرر میں دیکھی شرمندگی سے عزائم نے اپنی نظریں جھکالی اس کے دل میں درد کی ایک ٹیس اٹھی

میرے اللہ میں نے اپنی ساری زندگی مشکلات میں گزاری مگر کبھی تجھ سے شکوہ نہیں کیا میں تیری رضا پر راضی رہا۔۔۔ میں نے خود کو حرام سے بچائے رکھا خود کو ایک ہی عورت تک محدود رکھا کیا میں زنا کار ہو سکتا ہوں؟ میں تو خود نہیں جانتا کل رات کیا ہوا؟

_____ میرے اللہ مجھے معاف کر دینا

عزائم شاہ نے دل ہی دل میں اپنے رب کو پکارا وہی رب جس سے اس نے اپنا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر بنا رکھا تھا وہ اپنے رب سے اپنے درد اپنی تکلیفیں بیان کر رہا تھا جب یکدم اسے کمرے میں تھپڑ کی آواز سنائی دی عزائم شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا سامنے ہی عنود شاہ زاق شاہ کا گریبان پکڑے اس کے منہ پر پے در پے تھپڑ مار رہی تھی

یہی چاہتے تھے ناں تم؟ اسی لیے اتنا تماشا کیا ناں کہ میں اپنے عزائم شاہ کو
کٹھمرے میں کھڑا کروں؟ عزائم شاہ کے کردار پر سوال کروں؟ بہت اچھی
_____ گیم کھیلی تم نے زاق شاہ امپریسو

عنود نے زاق شاہ کو دھکے دیتے کہا عزائم شاہ نے عنود کی طرف دیکھا
تبھی عنود کی نظر عزائم کی طرف اٹھی تو عنود نے آگے بڑھتے عزائم شاہ کا
ہاتھ تھام لیا

جب میرے اور آپ کے رشتے میں یقین کی کشتی ڈمگانے لگتی ہے عزائم
شاہ تب ہر بار ولید ابتاج شاہ یا ابتاج شاہ اس کشتی کو بچانے نہیں آئیں
گے کسی ڈگر پر کسی راستے پر ان تند و تیز لہروں کا سامنا ہمیں تنہا کرنا پڑے
_____ گا اسی کا نام زندگی ہے عزائم سائیں

زائشہ اور زواق جو فلم دیکھنا اور دکھانا چاہتے تھے خوب انٹرٹین ہو چکے ہوں
گے اب اس کا کلائمکس میں خود لکھوں گی کچھ ہی دیر میں یہاں پولیس آتی
_____ ہوگی زائشہ ملک اور زواق شاہ کو اریسٹ کرنے

عنود نے عزائم کی جانب دیکھا

اریسٹ _____ سب سے پہلے زائشہ ملک کی آواز گونجی

جی ہاں عنود اب تاج شاہ کے شوہر کو حراس کرنے کے جرم میں اس پر گھٹیا
الزام لگانے اسے بلیک میل کرنے کے جرم میں تم دونوں کو اریسٹ
کرواؤں گی میں _____ عنود نے انگلی اٹھا کر ان دونوں کو وارن کیا

تم لوگوں کو کیا لگا میں عزائم پر اعتبار نہیں کروں گی؟ اس سے اپنا رشتہ توڑ دوں گی؟ تو سنو زائشہ ملک اور زاق حیدر شاہ

میں نے آج تک اپنے بیڈروم کی بات کسی سے نہیں کی مگر آج تم دونوں دشمنوں کے سامنے اعتراف کرتی ہوں عزائم شاہ جیسا باکردار، باوفا مرد _____ عنود شاہ نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا

اس کے کردار کی گواہی اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ سات سالہ شادی شدہ زندگی میں مجھ پر اپنا حق ہونے کے باوجود عزائم شاہ نے میری مرضی کے بغیر مجھے چھو اتک نہیں _____ اگر آج ساری دنیا بھی میرے شوہر کے خلاف ہو جائے گی تو بھی میں اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی ہوں _____ گی

یوزائشہ ملک۔۔۔ یو۔۔۔ عنود نے اب آگے بڑھتے زائشہ کا گلہ دبایا عنود
کے ناخنوں کے نشان زائشہ کی گردن کو زخمی کر چکے تھے عنود کی آنکھوں
میں نظر آتے جنون نے زائشہ کو ڈرا دیا تھا عزائم شاہ جیسے ہی اسے
چھڑوانے کے لیے آگے بڑھا عنود نے اسے روکا

خبردار عزائم سائیں جو آج آپ میرے اور اس عورت کے بیچ آئے۔
یہ میرا شکار ہے مجھے اپنے طریقے سے اسے ڈیل کرنا ہے۔ عہود نے

عزائم کو وارن کیا تو عزائم شاہ نے ہاتھ اٹھاتے اپنے قدم پیچھے کی جانب

موڑے

او کے جو حکم ہاٹ چاکلیٹ _____ عزائم شاہ نے عنود سے کہا عنود نے اب
کی بارزائشہ کے منہ پر تھپڑ مارے اور اس کے بالوں سے کھینچتے اسے مارنا
شروع کر دیا

URDUNovelians

ولید تہام ملک کے ساتھ ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا سامنے کے منظر نے اس
کے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے اس سے پہلے کہ وہ عنود کو روکتا تہام
نے اسے بازو سے پکڑے روکا

وہ آپ کی بہن نہیں کسی کی بیوی ہے اور ایک زخمی بیوی کا مقابلہ کرنے کی
سکت مجھ میں نہیں آپ کی بہن زائشہ نے اس کا شوہر چھیننے کی کوشش کی
ہے بھائی

عورت اپنی من پسند چیز بانٹ سکتی ہے مگر اپنا شوہر کبھی نہیں بانٹ
سکتی

تہام کی بات سن کر ولید وہیں رک گیا

یوزائشہ ملک اس دن بھی تمہیں وارن کیا تھا میرے شوہر سے دور رہو میں
دو دن اس سے الگ کیا ہوئی تم نے خالی جگہ سمجھ کر اپنا حق جتنا شروع
کر دیا قبضہ کرنے کی کوشش کرنے لگی

He is mine only mine_____

He is my Desiree

اور ہاں ایک اور بات اپنے دماغ میں اچھے سے بٹھالو
بیوی، بیوی ہوتی ہے چاہے وہ مرد کی عزت ہو اس کے رزق کا وسیلہ ہو
اس کی محبت ہو یا پھر اس کے بچوں کی ماں
مرد کا سب کچھ اس کی بیوی ہوتی ہے دوسری عورت کی کوئی اوقات نہیں
ہوتی میں عزائم شاہ کی محبت ہوں ان کی عزت ہوں ان کے بچے کی ماں
ہوں تم کون ہو زائشہ؟ ایک پارٹ ٹائم کا شوق مجھے نیچا دکھانے کے لیے
عزائم کا کھلونا؟ کوئی اوقات نہیں ہے تمہاری عزائم شاہ کی زندگی میں
ارے عزائم تو کیا تم تو کسی بھی مرد کی بیوی بننا ڈیڑھ نہیں کرتی ہاں
مسٹر لیس بن سکتی ہو تم کیونکہ جو تمہارے طور طریقے ہیں تم یہی ڈیڑھ
کرتی ہو_____ عنود کے سخت الفاظ نے زائشہ کو شرمندہ کر دیا تھا

اسے احساس ہوا تھا اس نے ایک سراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اپنی
عزت دو کوڑی کی کردی تھی جیسے ہی اس کی نظر اپنے بھائیوں پر پڑی
زائشہ کا دل چاہا زمین پھٹے وہ اس میں سما جائے

عنود نے اب کی بار زواق شاہ کو دیکھا اور اس کی طرف بڑھی

عزائم شاہ نے میرا ساتھ اس وقت دیا جب میں زندگی سے پوری طرح ہار
گئی تھی

URDUNovelians

عنود نے عزائم کے چہرے کی جانب دیکھتے خواب کی سی کیفیت میں کہا

عزائم شاہ نے مجھے عزت دی مجھے اس معاشرے میں ایک مقام دیا

میں جو دنیا والوں کی نظر میں ایک بدکار عورت کی بیٹی تھی

___ عزائم شاہ نے مجھے اپنا نام دے کر معتبر کیا

جب آپ نے مجھے ٹھکرایا تب عزائم شاہ نے مجھے اپنا عزائم نے صرف
میری نہیں میری بہن کی بھی عزت خراب ہونے سے بچائی اس کی بیٹی کو
اپنا نام دیا جنہیں آپ نے اور آپ کے بھائی نے زمانے بھر میں رسوا
کرنے کا منصوبہ بنا رکھا تھا

عزائم نے میرا ہاتھ ہر مشکل وقت میں تھاما اور میں اب یہ ہاتھ مرتے دم
___ تک نہیں چھوڑوں گی

URDUNoveliands

آپ سے محبت کرنے والی عالین کیانی کی بیٹی تھی مگر عزائم شاہ سے عشق کرنے والی ابنتاج شاہ کی بیٹی ہے اور عشق کے اصول ابنتاج شاہ کی بیٹی کو _____ وراثت میں ملے ہیں

عنود نے زاق کو خونخوار نظروں سے دیکھا
مجھے تو خود سے بھی گھن آتی ہے کہ میں نے آپ جیسے شخص کے ساتھ
ماضی میں کوئی تعلق رکھا
آپ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی بلکہ گناہ ہیں زاق شاہ
وہ یہ کہتی پھر عزائم کی جانب بڑھی اور اس کے گال پر اپنے لب رکھے
اس کی داڑھی پر ہاتھ پھیرا _____ یہ داڑھی عزائم کے حسن میں اضافہ کرتی
تھی

اب کی بار عنود نے عزائم شاہ کے سینے پر انگلیاں پھیرتے کہا

میں سوچ کر ہی حیراں ہوں کیا عزائم کی محبت میں اتنی طاقت ہے کہ وہ
عنود اب تہاج کے دل کو خود کا کر لے

عزائم نے سرگوشیانہ کہتے اپنی انگلیاں اسکے صبیح گال پر پھیری تھیں عنود
___ نے اسکے لمس پر اپنے اندر ایک نیا احساس انگڑائی لیتے محسوس کیا

بے شک عزائم شاہ کے عشق میں اتنی طاقت ہے کہ وہ عنود عزائم شاہ کو
خود سے باندھ لے

دیوانہ کر دے ___ اور اسکا ثبوت میرا اس وقت تمہارے ساتھ ___
تمہارے نکاح میں ہونا ہے

چلیں عزائم سائیں___ عنود زائشہ اور زواق کے سامنے سے عزائم کا
ہاتھ تھامتے اسے لے جانے لگی

کاش تم پیدا ہوتے ہی مرجاتی زائشہ یا پھر کبھی راعنا ملک جیسی پاکباز
___ عورت کی بیٹی نہ ہوتی تم

تہام ملک زائشہ سے یہ کہتا وہاں سے چلا گیا ولید نے بھی دکھ بھری نظروں
سے زائشہ کو دیکھا زائشہ وہیں فرش پر بیٹھی اپنے سودوزیاں کا حساب
لگانے لگی

URDU Novelians

اس نے وہیں بیٹھے خود کو نوچنا شروع کر دیا



عزائم سائیں مجھے معاف کر دیں۔۔۔ عنود نے گھر آتے ہی عزائم سے کہا
عزائم اس کی بات سن کر اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھے گویا ہوا

چپ عنود سائیں۔۔۔ جو ہوا سے بھول جائیں اگر آج آپ نے مجھ پر
اعتبار نہ کیا ہوتا تو میں جیتے جی مر جاتا۔۔۔ عزائم شاہ نے اس کا ہاتھ
تھامے اپنے لبوں سے لگایا

عنود بنا کچھ بولے اسے گلے لگایا دونوں خاموش آنسو بہانے لگے

آج اگر محبت کے امتحان میں سر خرو نہ ہوتی تو آپ کو کھودیتی عزائم
سائیں۔۔۔

عنود دل ہی دل میں خود سے گویا ہوئی

ابتہاج شاہ کو جیسے ہی اس تمام واقعہ کا علم ہوا وہ عنود کے فیصلے پر خوش ہوا

فائنلی تم نے اپنے باپ کی طرح کوئی غلطی نہیں کی میری جان آئی ایم
_____ پراؤڈ آف یو

ابتہاج شاہ نے عنود کو کال ملاتے کہا عنود اس کی بات سن کر عزائم شاہ کی
جانب دیکھنے لگی جو ابھی ابھی شاور لیتا کمرے میں آیا تھا

URDUNovelians

میں بعد میں بات کرتی ہوں _____ عنود نے ابتہاج شاہ سے مخاطب ہوتے
کہا اور کال کاٹ دی

کیا ہوا؟ چاچو کا فون تھا؟ عزائم شاہ نے عنود سے استفسار کیا عنود تو اس کے سوال کو سن کر غش کھاتی گرنے لگی

آپ کو کیسے پتا؟ عنود نے عزائم سے استفسار کیا

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔ عزائم شاہ نے اپنی ہنسی دباتے کہا

کیا؟ عنود نے حیرت سے استفسار کیا

URDUNovelians

بٹ وعدہ کرو یہ بات تم کسی کو نہیں بتاؤ گی تمہارا اور میرا سیکرٹ رہے گا؟
عزائم شاہ نے عنود سے پوچھا تبھی اس کا فون رنگ کرنے لگا

عزائم نے آگے بڑھتے کال اٹھائی

_____ عزائم سائیں

اسپیکر سے التفات کی سہمی ہوئی آواز گونجی

کیا ہوا التفات _____؟ عزائم نے التفات سے پوچھا

_____ سائیں وہ لوگ عیشم کو اغواء کر کے لے گئے

التفات نے روتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات سن کر عنود شاہ کے جسم میں
درد کی لہر جاگی وہ وہیں فرش پر بیٹھی رونے لگی

عزائم شاہ تو عیشتم کا سن کر ہی شاکڈ ہو گیا تھا صائمہ بیگم بھی ابرش کے ساتھ کمرے میں آئی جہاں عنود اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے درد سے بلک رہی تھی اسے لیبر پین سٹارٹ ہو رہا تھا

اما عنود کو لے کر ہاسپٹل جائیں۔۔۔ عزائم شاہ یہ کہتے ہی کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا

اور آپ؟ ابرش نے عزائم شاہ سے پوچھا جس کے نمبر ڈائل کرتے ہاتھ ہتھم گئے

میرے لیے عیشتم کی زندگی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے اس وقت

عزائم شاہ نے عنود کی جانب دیکھتے کہا
یکدم عزائم کے دل میں درد کی ٹیس اُٹھی اس نے ایک نظر عنود کو دیکھا
اسے لگا وہ اب دوبارہ عنود کو نہیں دیکھ سکے گا



_____ اب نکلے گا چوہا اپنے بل سے باہر
تبریز ملک عیشتم کو دیکھتے گویا ہوا اس کی نیت اس معصوم بچی کو دیکھ کر
خراب ہو رہی تھی

URDUNovelians

باس آپ نے تو اب تاج شاہ کی کمزوری کو پکڑا ہے ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ وہ شخص بھی
لپچائی نظروں سے عیشتم کو دیکھنے لگا

تبریز ملک نے شیطانی قہقہہ لگایا جب کہ اس کی بات سن کر زیر ملک کے
قدموں کے نیچے سے زمین کھسک گئی تھی یہی حال ولید ملک کا تھا

_____ اب نکلے گا چوہا اپنے بل سے باہر

تبریز ملک عیشتم کو دیکھتے گویا ہوا اس کی نیت اس معصوم بچی کو دیکھ کر
خراب ہو رہی تھی

باس آپ نے تو اب تاج شاہ کی کمزوری کو پکڑا ہے ہاہاہاہاہاہا _____ وہ شخص بھی
لپجائی نظروں سے عیشتم کو دیکھنے لگا

URDUNovelians

_____ اب تاج شاہ اور عزائم شاہ دونوں کی کمزوری ہے یہ بچی

_____ اب دیکھنا کیسے وہ گٹھنے کے بل چل کر میرے پاس آتا ہے

میں ابتماج شاه کی آنکھوں کے سامنے اس کی معصوم سی نواسی کا جسم
نوچوں گا اس کی آنکھوں کے سامنے اس بچی سے اپنی خواہش پوری کروں
گا بالکل ویسے ہی جیسے راعنا ملک کی عزت لوٹی تھی میں نے اور الزام
سارے کا سارا ابتماج شاه پر ڈال دیا

ابتماج شاه کے بیٹے کے دل میں اس کے باپ کے خلاف زہر بھرا یہی
میری سب سے بڑی کامیابی ہے

_____ ہا ہا ہا ہا ہا

تمریز ملک نے شیطانی قہقہہ لگا یا جب کہ اس کی بات سن کر زیر ملک کے
قدموں کے نیچے سے زمین کھسک گئی تھی یہی حال ولید ملک کا تھا

وہ دونوں ابھی ابھی تبریز سے ملنے آئے تھے مگر تبریز کی یہ گھٹیا حرکتیں ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی ولید اس کے کالے دھندوں سے واقف تھا مگر وہ اس حد تک گر جائے گا یہ ولید کو علم نہ تھا جبکہ زیر ملک تو اپنے ہی بھائی کے منہ سے اپنی عزیز از جان بیوی کے ریپ اور پھر قتل کا سن کر شکاؤ کھڑا تھا اس سے پہلے کہ وہ دونوں تبریز کو آ کر دبوچتے تبھی وہاں عزائم شاہ بچھڑے شیر کی مانند پہنچا

تبریز ملک _____ تبریز ملک _____ باہر نکل _____ اگر ہمت یے تو مرد بن اور آ کر سامنا کر میرا _____ عزائم شاہ شیر کی مانند دھاڑا

تبھی تبریز ملک اس کی آواز سنتا نیچے آیا اور اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جنہوں نے عزائم شاہ کو گھیر لیا

ہاہاہاہاہا۔۔۔ تیری عیشم تو گئی آخری دیدار کر لے اس کا۔۔۔ تبریز ملک
نے پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے کہا عزائم شاہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا
تبھی اس نے عزائم شاہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا
عزائم شاہ اس کے پیچھے اس کے گھر کے بیک سائیڈ کے گراؤنڈ میں پہنچا
تبھی تبریز نے اسے کہا

وہ اوپر دیکھوا اپنی عیشم کو۔۔۔ عزائم شاہ نے جیسے ہی اس کی نظروں کے
تعاقب میں سر اٹھا کر اوپر دیکھا سامنے ہی ایک شخص عیشم کو بالوں سے
پکڑے پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا

عیشم _____ عیش _____ م _____ تبریز تیری دشمنی میرے ساتھ ہے میری
_____ عیشم کو چھوڑ دے

عزائم شاہ کا دل اپنی بیٹی کے لیے ہمک رہا تھا جو رو رہی تھی چلا رہی تھی
عزائم شاہ دشمنوں میں گھرا خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا

چل میرے پاؤں پکڑ پھر سوچتا ہوں کچھ _____ تبریز وہیں کرسی پر بیٹھ
کر عزائم کو حکم دیتا گویا ہوا

عزائم شاہ اس کے پاؤں پکڑے اس سے منت کرنے کے لیے جیسے ہی جھکا
اسے ابتہاج شاہ کی آواز نے روک لیا

عزائم شاہ ر کو خبردار جو تم اس گھٹیا آدمی کے سامنے جھکے۔۔۔ جو سر اللہ کی بارگاہ میں جھکتا تھا وہ سر کسی غیر کے سامنے کیسے جھک سکتا ہے۔۔۔؟
ابتاج شاہ کی گھمبیر آواز نے عزائم شاہ کے قدم واپسی کی جانب موڑے

ارے واہ۔۔۔ ابتاج شاہ تم تو مر چکے تھے پھر سے زندہ کیسے ہو گئے۔۔۔
تبریز ملک پاگلوں کی طرح قہقہہ لگا رہا تھا

تجھے موت کے گھاٹ اتارے بغیر مجھے موت نہیں آ سکتی بلڈی
باسٹرڈ۔۔۔ ابتاج شاہ نے آگے بڑھتے اس کے منہ پر مکا مارا اور پھر
اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر ہی مارنا شروع کر دیا

تبھی تبریز ملک نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا جو کہ عیشتم کو چھت سے پھینک
چکا تھا عیشتم کی درد سے بھری چیخ گونجی

وہیں عزائم۔ شاہ اور ولید ملک دیوانوں کی طرح دوڑتے ہوئے اس کی
جانب بڑھے جب زیر ملک نے ان کی جانب ایک ٹاٹ پھینکا اور ولید اور
زیر نے اس کپڑے کو پھیلا لیا چھت سے عیشتم اس وسیع و عریض ٹاٹ
کے بنے کپڑے پر آکر گری اور بے ہوش ہو چکی تھی

عزائم شاہ دیوانوں کی طرح اسے تھپک رہا تھا اسے پکار رہا تھا اس کی حالت
دیکھ کر سب کا دل پیسنے لگا جبکہ ابتم شاہ تبریز کو بے دردی سے مار رہا تھا
تبھی وہاں زواق شاہ اور خرم پولیس کو لے کر پہنچے

عزائم سائیں آپ عیشتم کو لے کر ہاسپٹل پہنچیں اس سے ہم نبٹ لیں
_____ گے

زاق شاہ نے عزائم سے کہا جو عیشتم کو اپنے سینے سے لگائے بے حس و
ساکت کھڑا تھا

عزائم شاہ نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے اور تبھی ایک خیال کے
تحت اس نے اپنی سائلنسر گن نکالی اور اس گن سے تبریز ملک کا نشانہ لیا
جسے اب ابتماج شاہ اور ولید مار رہے تھے

عزائم نے اس کی ٹانگوں کے درمیان گولی ماری جس سے وہ کراہ کر رہ گیا

وہ شخص اس کی ماں کا مجرم تھا اس کی خالہ کا مجرم تھا اور اب اس کی بیٹی کی
جان کا دشمن بنا ہوا تھا اس کے لیے عزائم شاہ کے پاس اس سے بڑھ کر اور
کیا سزا ہو سکتی تھی کہ وہ شخص اپنی نام نہاد مردانگی سے محروم ہو چکا تھا
مرد تو وہ پہلے بھی نہیں تھا بھلا عورتوں کی عزتوں کا لٹیرا مرد کسلانے کے
_____ قابل ہے

وہاں کھڑے سب لوگ عزائم شاہ کی اس حرکت پر کانپ اُٹھے آج عزائم
نے اپنے دشمن کو اس کے انجام تک پہنچا دیا تھا

تمریز ملک تڑپ رہا تھا جب پولیس کے کچھ آدمی اسے اُٹھا کر لے جا چکے
_____ تھے



ہسپتال میں پہنچتے ہی عزائم شاہ نے ڈاکٹر کو پکارنا شروع کیا اس کی پکار پر
ڈاکٹر ایکٹو ہو چکے تھے اور عیشتم کو لے جا چکے تھے کوریڈور میں بے چینی
سے ٹہلتا عزائم شاہ کاروم روم اپنی بیٹی کی زندگی کی دعائیں مانگ رہا تھا

کچھ ہی دیر میں ولید اور خرم بھی آچکے تھے وہ دونوں عزائم شاہ کو سنبھالنے
کی کوشش کر رہے تھے

عزائم سائیں آپ نے عنود کو بتایا؟ ولید نے عزائم سے استفسار کیا تبھی
عزائم شاہ چونکا اور بے بسی سے اپنا سر دیوار سے ٹکادیا

عنود خود درد سے تڑپ رہی تھی جب میں اسے چھوڑ کر آ گیا تھا میں بہت
بے بس محسوس کر رہا ہوں ولید مجھے لگتا تھا میری فیملی بکھر جائے گی اور
آج ایسا ہو گیا میری بیٹی کو موت کے منہ سے نکال کر لایا ہوں میں تو
_____ میری بیوی اور ہونے والے بچے کی کچھ خبر ہی نہیں مجھے

عزائم شاہ نے بے بسی سے کہا تو ولید نے آگے بڑھتے اسے سینے سے لگا لیا
بھائیوں سے بڑھ کر عزیز دوست کا سہارا ملتے ہی عزائم شاہ پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگا

تبھی ڈاکٹر اس کے پاس آئی اور عزائم شاہ کی عیشم کے لیے محبت دیکھ کر
حیرانگی چھپاتی گویا ہوئی

شاہ سائیں آپ کی بیٹی اب خطرے سے باہر ہے بس وہ ڈر گئی ہے اسے
نارمل ہونے میں وقت لگے گا۔ ڈاکٹر عیشم کی کنڈیشن تفصیل سے
بتانے لگی

_____ میری بیٹی بہت بہادر ہے اسے اس فیر سے نکال لوں گا میں

عزائم شاہ نے ڈاکٹر سے کہا تبھی اس کا فون رنگ کرنے لگا
اس نے اپنی پاکٹ سے فون نکال کر کان سے لگایا

URDUNovelians

ہاں بولو ابرش _____ عزائم شاہ کی گھمبیر آواز سن کر ابرش نے پریشانی کے
عالم میں پوچھا

بھائی عیشتم ٹھیک ہے ناں؟ ابرش کے لہجے میں فکر گھلی تھی

ہممم ٹھیک ہے وہ اب ___ عزائم شاہ نے تھکے لہجے میں کہا
عنود کیسی ہیں؟ عزائم شاہ نے پوچھا

___ بھائی آپ عنود کے ہاسپٹل آجائیں
ابرش نے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا عزائم شاہ گھبرا گیا

___ خرم تم لوگ عیشتم کے پاس رہو میں عنود سے مل کر آتا ہوں

عزائم شاہ دوڑتا ہوا گاننی وارڈ کی جانب بڑھا اسے التفات کی جھلک نظر آئی
تو اسے پکارا

جیجو عیشتم۔۔۔ التفات نے گھبراتے ہوئے استفسار کیا

تم نیچے اس کے پاس جاؤ چلڈرن وارڈ میں۔۔۔ عنود کہاں ہے؟ عزائم
نے اس سے ایک ساتھ ہی سوال کیا تو اس نے اشارہ کیا تھوڑے فاصلے پر
صائمہ ملک اور ابرش بیٹھی تھی

عنود کا آپریشن ہو رہا تھا عزائم شاہ بھی وہیں بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں
عنود کی خیریت کی دعائیں کرنے لگا

URDUNovelians

تھوڑی ہی دیر میں نرس بلیو کمبل میں لپیٹے ایک بچہ لے کر باہر نکلی اور اسے
عزائم سائیں کی طرف بڑھایا

مبارک ہو شاہ سائیں آپ کا بیٹا ہوا ہے۔ ڈاکٹر نے باہر نکلتے کہا تو عزائم نے اس سے پوچھا

ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہیں؟ عزائم کے لہجے کی فکر دیکھ کر ڈاکٹر عنود کی قسمت پر رشک کرتی گویا ہوئی

آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہیں آپ مل سکتے ہیں تھوڑی دیر تک ڈاکٹر کی بات سن کر عزائم شاہ نے شکر کا کلمہ پڑھا اور اب اپنے بیٹے کو نرس کی گود سے لیا

عنود نے کہا تھا کہ بے بی کے کان میں آذان آپ دیں گے بھائی

ابرش نے عزائم سے کہا تو عزائم شاہ نے اپنے بیٹے کے کانوں میں اذان دی اور پھر اسے صائمہ کی جانب بڑھایا ولید شاہ بھی آگیا تھا اس نے آتے ساتھ ہی اپنی جیب سے پیسے نکال کر بے بی کا صدقہ کیا

دوسری جانب تبریز ملک کو دن رات ٹارچر سیل میں ابتاج شاہ مار پیٹ رہا تھا اس کے خلاف تمام کیسز اوپن کیے گئے
زبیر ملک نے میڈیا کے سامنے تبریز ملک کے کالے دھندوں کا اعتراف کیا اس نے تبریز اور اس کے ساتھیوں کے تمام اڈوں کی نشاندہی کرائی اور چند گھنٹوں میں ہی ان اڈوں سے ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں اور بچے بازیاب کروائے گئے

زبیر ملک نے بھی اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا

ڈیڈ _____ میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا _____ میں آپ کو نکال لوں گا
_____ ولید اس سے ملنے جیل آیا اور اب دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے
دونوں کے بیچ ایک ٹیبل تھا

ولید کی بات سن کر زبیر ملک مسکرایا

تہام ایک بار بھی اس سے ملنے نہیں آیا تھا جبکہ ولید آج بھی اس کے
احسانوں تلے جکڑا تھا یا اس کے پاؤں میں بندھی رشتوں کی زنجیر بہت
مضبوط تھی یہ فیصلہ کر پانا زبیر کے لیے مشکل تھا

URDU Novelians

زبیر ملک اب آزاد ہونا بھی نہیں چاہتا تھا اس نے اب تاج شاہ کے نام ایک
معافی نامہ لکھا تھا وہ اب تاج شاہ کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا اس میں ہمت
نہیں تھی اس شخص کا سامنا کرنے کی جس سے وہ بنا کسی وجہ کے فقط غلط

فہمی کی بنیاد پر نفرت کرتا آ رہا تھا وہ جسے اپنی بیوی کا مجرم سمجھ رہا تھا وہ تو
اس کا مجرم تھا ہی نہیں اصل قصور وار تو اس کا اپنا بھائی تھا

ولید میں نے ہمیشہ یہی سوچا تھا کہ میں راعنا کے مجرم کو کڑی سے کڑی سزا
دوں گا مگر میں اپنا قول پورا نہیں کر سکا میں تبریز کو سزا نہیں دے سکا

زیر ملک رونے لگا اس کا دل ابھی تک یہ بات تسلیم نہیں کر پا رہا تھا کہ
_____ اس کی بیوی کا قاتل اس کا اپنا ہی بھائی تھا

ڈیڈ وہ شخص صرف آپ کا اور عزائم کا نہیں بلکہ قانون کا مجرم بھی تھا
_____ اسے سزا اب قانون دے گا

ولید نے زبیر کو سمجھاتے ہوئے کہا کیوں کہ ولید قانون اپنے ہاتھ میں لینا
نہیں چاہتا تھا

ولید میری ایک بات مانو گے؟ زبیر ملک نے ولید سے التجا کرتے کہا

جی ڈیڈ۔۔۔ ولید نے اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا
میرے گلے لگ جاؤ بالکل ویسے ہی جیسے تم بچپن میں میری ہر پریشانی کے
_____ وقت مجھے بنا کچھ کہے ہگ کرتے تھے

زبیر ملک کی بات سن کر ولید اپنی چیئر سے اٹھا اور اس کے قدموں میں
بیٹھ کر اس کے گلے لگ گیا

وہ دونوں کتنی ہی دیر خاموش آنسو بہاتے رہے

سر ملاقات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔۔۔ تبھی ایک کانسیبل ان کی جانب
آیا اور ولید سے مخاطب ہوا

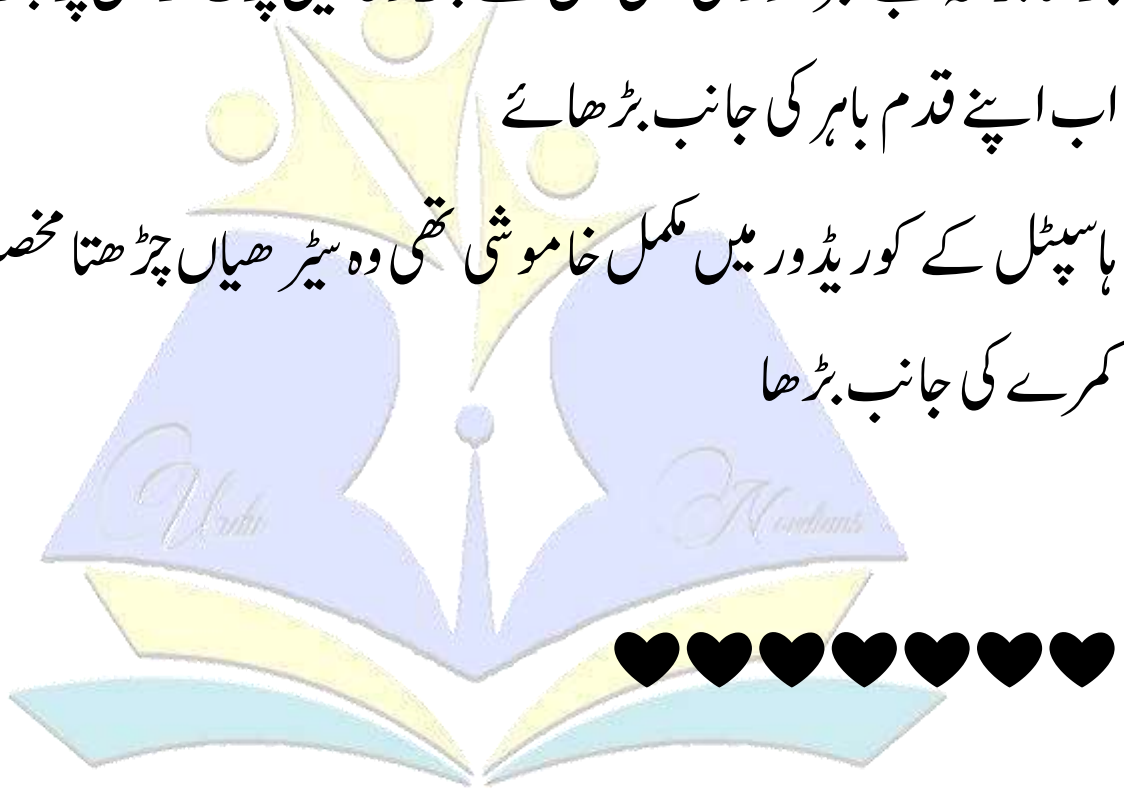
ولید اثبات میں سر ہلاتا اٹھا اور زیر کی پیشانی پر بوسہ دیتے بولا

۔۔۔ آئی لو یو ڈیڈ

ولید کے الفاظ نے زیر کے گرد سحر پھونکا تھا اس کے دل میں سکون اتر
تھا اور وہ واپس جیل کی سلاخوں میں چلا گیا یہی اس کی زندگی تھی جس کا
انتخاب اس نے خود کیا تھا وہ چاہتا تو راعنا کی موت کے بعد خود کو ویسا ہی
بناتا جیسے وہ راعنا کی زندگی میں تھا مگر اس نے غلط راہ کا انتخاب کیا تھا اور غلط
راستے کا انجام تو برا ہی ہونا تھا



رات کے تین بج چکے تھے جب وہ جائے نماز بچھاتا عیشتم کے بیڈ کی جانب
بڑھا جو کہ بے خبر سو رہی تھی اس نے کچھ دعائیں پڑھ کر اس پر پھونکی اور
اب اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے
ہاسپٹل کے کوریڈور میں مکمل خاموشی تھی وہ سیڑھیاں چڑھتا مخصوص
کمرے کی جانب بڑھا



URDUNovelians

ہاسپٹل کے اس وی آئی پی روم میں وہ بڑے سکون سے بیڈ پر آنکھیں
موندھے لیٹی ہوئی تھی اس کا دل بار بار عیشتم کی جانب ہمک رہا تھا آج

انہیں ہاسپٹل میں تیسرا دن تھا ان تین دنوں میں وہ کتنی بار عزائم سے
عیشم کے بارے میں پوچھ چکی تھی

سب اسے کہتے تھے عیشم ٹھیک ہے مگر کیا عیشم واقعی ٹھیک تھی؟؟ عنود
کے دل میں وسوسوں نے ڈیرہ جمالیا تھا مگر اسے اپنے عزائم شاہ پر یقین تھا
اس لیے اس نے سب کچھ عزائم پر چھوڑ رکھا تھا

ابھی بھی وہ عیشم اور عزائم کے بارے میں سوچ رہی تھی پاس ہی بے بی
کاٹ میں اس کا بچہ سو رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کا زہن بیدار ہوا
اور پھر قدموں کی آہٹ پر اس کا دل تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا اور لب
بے ساختہ مسکرا اٹھے

URDUNovelians

مبارک ہو زندگی _____ شکریہ میری دنیا کو مکمل کرنے کا _____ شکریہ
_____ میرا انتظار کرنے کا

عزائم شاہ نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا

شکریہ عزائم سائیں آپ نے میرا انتظار طویل نہیں ہونے دیا میری یہ
فیملی آپ کے اور عیشتم کے بغیر نامکمل تھی عزائم سائیں اسے مکمل کرنے
پر تابعدار رہوں گی آپ کی ساری زندگی۔ بشرطیکہ

عنود نے عزائم کی گردن میں منہ چھپاتے مدہوش کن لہجے میں کہا
عزائم شاہ جو کہ عنود کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا اس کی ادھوری بات
سن کر چونکا اور پر تجسس لہجے میں استفسار کیا

URDUNovelians

شرط کیسی ہے؟ عزائم شاہ کے سوال پر عنود نے اس کی آنکھوں میں دیکھا

مجھ سے تا عمر ایسے ہی محبت کریں گے آپ۔ عنود نے لب دانتوں

تلے دباتے کہا

عزائم شاہ نے اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں کے قریب لے جاتے کہا

آپ کے لیے میری محبت میں کمی نہیں ہوگی بلکہ ہر روز یہ محبت بڑھے گی
_____ عزائم شاہ کی بات سن کر عنود مسکرائی اور اس کی داڑھی میں ہاتھ
پھیرتے بولی

میں بوڑھی ہو جاؤں گی تب بھی محبت کریں گے مجھ سے؟ عنود کے اس
سوال پر عزائم شاہ نے قہقہہ لگایا اور پھر سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں
دیکھا اور کہا

نہیں۔۔۔ عزائم شاہ کے اس یک لفظی جواب نے عنود کے لبوں سے
مسکراہٹ چھین لی اس نے لب بھینچ لیے جب اگلے ہی لمحے عزائم شاہ کے
الفاظ نے اس کے انگ انگ میں سرشاری پیدا کر دی

میری محبت کا اتنا گہرا اثر ہو گا کہ آپ کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی ہر روز اپنی
قربت سے اپنے عشق سے آپ کو ایک نئی زندگی دوں گا آپ اگلے پچھتر
سال بھی جوان اور خوبصورت لگیں گی بالکل کسی کمسن حسینہ کی
طرح۔۔۔

عزائم شاہ مخمور لہجے میں بولا عنود بے اختیاری میں اس سے لپٹ گئی جب ان
کے کمرے میں موجود اس تیسرے ننھے وجود نے انگڑائی لی اور بلند آواز
رونا شروع کر دیا گویا وہ اپنی موجودگی کا اپنے ماں باپ کو احساس دلارہا تھا

عنود اور عزائم گھبراتے ہوئے ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو عزائم شاہ
ہنستا ہوا بے بی کاٹ کی جانب بڑھا اور منہ کھولے روتے ہوئے اپنے بچے
کو پیار بھری نظر سے دیکھا اور بے اختیار آگے بڑھتا اسے کاٹ سے اٹھا کر
اپنی بانہوں میں لیا اور اس کے نقش نقش کو چومنے لگا

_____ میرا بیٹا میرا شیر

عزائم شاہ اسے بانہوں میں بھرے عنود کی جانب بڑھا اور اسے پکڑا یا
عنود اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں میں لیے جی جان سے مسکرائی اور اپنے بچے
_____ کے معصوم چہرے کو نہارنے لگی

وہ ہو بہو عزائم شاہ کی کار بن کا پی تھا بالکل اسی کی طرح نین نقش تھے اس
_____ کے

عزائم سائیں بے بی کا نام کیا سوچا ہے آپ نے؟ عنود نے عزائم کی جانب
دیکھتے سوال کیا

اس کا نام چاچو خود ہی رکھیں گے _____ عزائم نے عنود سے کہا عنود نے
اثبات میں سر ہلایا

ویسے ان صاحبزادے کی ناک بالکل آپ پر گئی ہے کھڑی مغرور _____
عزائم اب بے بی کے نین نقش پر تبصرہ کرنے لگا

_____ یہ سراسر آپ پر گیا ہے آپ کا عکس ہے یہ عزائم سائیں

URDU NOVELIANS

عنود نے عزائم کے گال پر ہاتھ رکھتے کہا عزائم شاہ نے عنود کے لبوں پر اپنا
انگوٹھا پھیرتے کہا

_____ میری عیشم کے پاسنگ بھی نہیں ہے آپ کا یہ مغرور شہزادہ
_____ عزائم نے آنکھ دباتے کہا عنود نے اسے خشمگین نظروں سے گھورا

_____ اور پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہنسنے لگے

URDUNovelians ☺☺☺☺☺☺☺

اگلی صبح زاق شاہ نے ایک پریس کانفرنس بلوائی اور اس کانفرنس میں اس نے عزائم شاہ پر لگائے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے معافی مانگی زاق شاہ نے ماضی میں کی گئی اپنی تمام غلطیوں کا اعتراف کیا

زاق شاہ کی پریس کانفرنس نے گویا عزائم شاہ کی زندگی ہی بدل دی تھی

واسق شاہ نے عزائم کو اس کانفرنس ہینڈ اور کیا اس سے اپنے سلوک کی معافی مانگی

کورٹ نے عیشم کو عزائم کے حوالے کر دیا تھا جبکہ شوہر نس انڈسٹری تو عزائم کے آگے پیچھے پھرنے لگی تمام ڈائریکٹر اس سے فلم۔ سائن کرنے کی منتیں کرنے لگے

عزائم شاہ جو کہ اس تھوڑے عرصہ میں ہی دنیا کے حقیقی چہرے سے آشنا
ہو چکا تھا اس نے ان لوگوں کی جانب دیکھنے سے انکار کر دیا
اسے اب کسی شہرت کی ضرورت نہیں رہی تھی اس کے لیے بس اپنی فیملی
پہلی ترجیح تھی



زاوق شاہ سب سے معافیاں مانگ رہا تھا مگر اسے کوئی بھی معاف کرنے کو
_____ تیار نہیں تھا

URDUNovelians

دوسری جانب ابرش نے ایک پھول جیسی بیٹی کو جنم دیا تھا جسے پاکر ولید
شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا

وہ دن رات ابرش اور اس بچی کی خدمت کرتا رہتا تھا

ابتاج شاہ نے ان کی بیٹی کا نام "آنزل شاہ" رکھا تھا اور عنود اور عزائم کے بیٹے کا نام "مرتسم شاہ" رکھا تھا

وقت تیزی سے گزرنے لگا تھا مرتسم اور آنزل چھ ماہ کے ہو چکے تھے



ابتاج شاہ کیوں کہ دنیا کی نظر میں مرچکا تھا وہ اب بھی منظر عام پر آنا نہیں چاہتا تھا اسے یہ گمنامی کی زندگی جینے کی عادت ہو چکی تھی اس نے خود کو اب اس ملک کی حفاظت کرنے اس کے دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچانے تک محدود کر رکھا تھا

ولید اب ابتهاج شاہ کے پاس ہی رہتا تھا ان دونوں کے بیچ بنی اجنبیت کی دیوار گر چکی تھی

ولید کی کوششوں سے زیر ملک کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا اور پھر ولید نے اسے اور زائشہ کو تہام کے پاس لندن بھیج دیا تھا خود وہ دن کے وقت آئزل کے پاس رہتا تھا اور رات کے وقت دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے تھے

URDUNovelians



زاق شاہ اس سے معافی مانگنے آتا تھا مگر ہر بار اسے نامراد لوٹا یا جاتا تھا

اگر تمہیں عزائم اور ابرش نے معاف کر دیا تو میں بھی تمہیں معاف
_____ کر دوں گا

ابتناج شاہ ہر بار یہ کہہ کر بات ختم کر دیتا تھا زوق شاہ ہر بار مایوس ہوتا
واپس چلا جاتا تھا



مریحہ شادی کے بعد جاب چھوڑ چکی تھی اس کی جاب کا مقصد ابتناج شاہ
کے قاتل کو ڈھونڈنا تھا مگر اب وہ جاب چھوڑ کر سالار درانی کے ساتھ
رہنے لگی تھی

سدید شاہ بھی لاہور میں اپنا چارج سنبھالے ہوئے تھا اس لیے مریحہ اور
سدید نے باہمی رضامندی سے سالار کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا

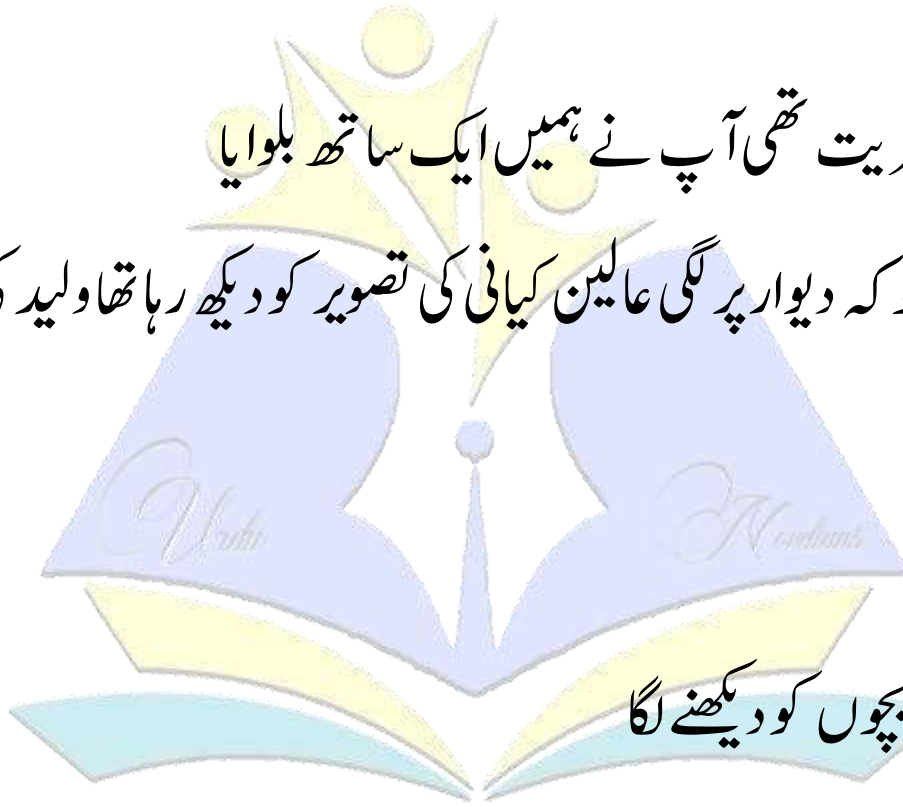
وہ ایک بار ابتماج شاہ کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی مگر اس کی یہ حسرت
ہی رہ چکی تھی کیوں کہ ابتماج شاہ تو گمنامی کی زندگی گزار رہا تھا



شاہ حویلی اب ویران ہو چکی تھی وہاں کے مکین کوچ کر چکے تھے
حویلی میں صرف اماں سائیں، زامیہ اور زاق شاہ رہتے تھے وہ تینوں ہی
مجرم تھے اور اس تنہائی میں اپنے سود و زیاں کا حساب لگاتے لگاتے وقت
گزار رہے تھے



_____پایا خیریت تھی آپ نے ہمیں ایک ساتھ بلوایا
ابستاج شاہ جو کہ دیوار پر لگی عالین کیانی کی تصویر کو دیکھ رہا تھا ولید کی بات
پر چونکا



اور پھر اپنے بچوں کو دیکھنے لگا

اور گویا ہوا

_____مجھے تم لوگوں سے ضروری بات کرنی ہے

ابتہاج شاہ ان سب کی طرف دیکھتا مزید گویا ہوا

عنود عزائم کے ساتھ خوش ہے اور اس کی یہ خوشی دیکھ کر میرا دل مطمئن ہے

میں نے ابرش کو بھی ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھا ہے اور مجھے یقین ہے آج نہیں تو
_____ کل ولید اسے سنبھال لے گا ہمیشہ کی طرح

مگر _____ اب کی بار ابتہاج شاہ نے التفات کی جانب دیکھا جو اس کے
کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی

التفات _____ ابتہاج شاہ نے التفات کو پکارا التفات نے سر اٹھا کر اس کی
جانب دیکھا

جی بابا___ التفات نے اس کی پکار پر لبیک کہا

کیا مجھے اختیار حاصل ہے کہ میں آپ کی زندگی کا فیصلہ لے سکوں___؟
ابتناج شاہ کے سوال پر التفات گھبرا گئی اور ابتناج شاہ کا ہاتھ تھامتے اس
پر بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا

بابا___ میری زندگی کا ہر فیصلہ کرنے کا اختیار یہ آپ کو___ آپ
___ اجازت طلب نہ کریں حکم کریں

التفات نے بڑے مان سے کہا ابتناج شاہ دل سے مسکرایا

میں آپ کی شادی خرم شاہ سے کرنا چاہتا ہوں۔ بیٹا خرم کو ایک موقع دو
_____ وہ بدل چکا ہے

_____ وہ بہت تڑپا ہے آپ کے لیے میں خود گواہ ہوں اس کی دیوانگی کا

اب بتاج شاہ نے خرم کی سات سالہ زندگی کا تصور کرتے التفات سے التجا کی

_____ اگر آپ نے اسے چن لیا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بابا

التفات یہ کہتے ہی اب بتاج کے سینے سے لگ گئی

عنود کو یکدم جیسی نے آگھیرا اس نے اب بتاج کی جانب پشت کر لی اب بتاج
شاہ سے اس کی یہ حرکت چھپ نہ سکی اس نے عنود کی جانب ہاتھ پھیلا دیا

_____ میرا بڑا بچہ

_____ ادھر آؤ پاپا کی جان

عنود ابتماج کی پکار پر اس کی جانب لپکی بالکل چھوٹے بچوں کی طرح اور
اس کے سینے لگ گئی ساتھ ہی التفات کے گرد اپنی بانہوں کا گھیرا قائم کیا

کانگریجو لیشنز بہنی _____ خدا تمہیں سارے جہان کی خوشیاں دے _____ عنود
نے دل سے دعا دی التفات مسکرائی

ویسے تم دونوں بیشک اپنے پاپا کے ساتھ چپکی رہو انہیں سب سے زیادہ

_____ محبت مجھ سے ہی ہے

کیوں شاہ سائیں _____ صحیح کہہ رہا ہوں ناں؟ ولید نے آنکھ دباتے کہا تو

ابتماج شاہ نے اسے گھورا

مجھے فی الحال تم تینوں سے زیادہ محبت اپنے مرتسم شاہ سے ہے بیکاز یہ
میری طرح بنے گا دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنے والا ابتاج شاہ کا
_____ اکلوتا نواسہ

ابتاج شاہ اب صوفے سے اٹھا اور عزائم کی گود سے مرتسم کو لیا جو بغور
ابتاج شاہ کو دیکھ رہا تھا

ابتاج شاہ کو اس مغرور شہزادے پر پیار آیا یہ نہیں تھا کہ اسے عیشم اور
آنزل سے محبت نہیں تھی وہ ان پر بھی جان چھڑکتا تھا مگر مرتسم اسے
بالکل اپنا عکس لگا تھا اسی لیے وہ اسے سب سے بڑھ کر عزیز تھا

بابا مجھے کریونگ ہو رہی ہے _____ عیشم ہاتھ میں فٹبال تھامے عزائم شاہ
کے پاس آکر بولی سب اس کی جانب متوجہ ہوئے

کس چیز کی کریونگ __ عزائم شاہ نے اسے گود میں بٹھاتے کہا

میکڈونلڈ کی __ عیشم نے آنکھ نچاتے کہا تو سب کا قہقہہ گونجا

چلیں جی ابھی لے آتے ہیں __ عزائم کاؤچ سے اٹھا تبھی ابتناج شاہ نے
اسے روکا

__ عزائم سائیں مجھے کچھ اور بات کرنی ہے آپ سے

ابتناج شاہ نے عزائم کو کہا تو اس نے نا سمجھی سے ابتناج کو دیکھا اور پھر
عیشم سے گویا ہوا

_____ باہر چل کر کھیلو میں آرڈر کر دیتا ہوں

عزائم نے عیشتم کو پچکارا جو سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی

ابرش منہ بسورتی ابھی ابھی وہاں آئی تھی اور آئزل کو ولید کی گود میں پٹنا
تھا

_____ سنبھالو اپنی لاڈلی کو جب سے پیدا ہوئی ہے میری نیند ہی اڑادی ہے

_____ شاہ سائیں میں کل سے فورس میں کم بیک کر رہی ہوں اینڈ دیٹس آل

ابرش نے ایک ساتھ ہی ولید اور ابتماج کو مخاطب کیا ابتماج شاہ نے اس
کی بات کو نظر انداز کر دیا

اور اپنی کلائی میں بندھی گھڑی ابرش کے سامنے کی

_____ تیس منٹ لیٹ

چاچو اپنے بیٹے سے پوچھیں جس نے اس میڈم کی عادتیں بگاڑی ہوئی ہیں

مجھے نہ دن کا ہوش ہے نہ رات کی خبر

ابتماج شاہ کی بات پر ابرش نے اسے اپنے دکھڑے سنانا شروع کیے تو

ابتماج نے اسے کہا

پورا دن تو یہ ولی کے پاس ہوتی رات کو واسق اور بھا بھی کے پاس تم کیا
_____ کرتی رہتی ہو

ابرش وہیں چیئر گھسیٹتی بیٹھ گئی اس نے بڑے انداز سے ابتماج شاہ کی
بات کو نظر انداز کیا تھا

ابرش _____ عزائم _____ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ اب زاوی سائیں کو
_____ معاف کر دو

ابتماج شاہ نے ان دونوں کی جانب دیکھا اور کہا اس کی بات سن کر ابرش
نے ولید کی جانب دیکھا جس کی گرفت آئزل پر مضبوط ہوئی تھی اور اس
کے چہرے پر کرب چھایا تھا

کیوں؟ عزائم نے یک لفظی جملہ کہا

کیونکہ وہ عالین کا بیٹا ہے آج اگر عالین ہوتی تو اسے اس حال میں دیکھ کر
تکلیف ہوتی عالین کو _____ اب تاج شاہ نے ان سب کی جانب دیکھتے التجا کی

_____ ٹھیک ہے پھر بلائیں زاوی سائیں کو

رائٹ ناؤ _____ میں بھی چاہتا ہوں کہ اب میری بہن کی زندگی کا فیصلہ
_____ ہو جائے یا آریا پار

کچھ ہی دیر میں زواق شاہ ان سب کے سامنے بیٹھا تھا متواتر آنسوؤں نے اس
کے چہرے کو بھگو دیا تھا اس کی نظریں ولید کی گود میں بیٹھی آنرل پر ٹکی
ہوئی تھیں وہ ہو بہو اس کی طرح تھی زواق شاہ کا دل اپنی بیٹی کو گود میں

لینے کے لیے مجھلا اس سے پہلے کہ وہ اپنی سوچ پر عمل کرتا عزائم شاہ کی آواز
ہال میں گونجی

زاق شاہ تمہیں ہم ایک شرط پر معاف کریں گے۔۔۔ عزائم شاہ نے زاق
کو گویا زندگی کی نوید سنائی ہو

کیسی شرط عزائم سائیں۔۔۔ مجھے ہر شرط منظور ہے۔۔۔ زاق شاہ نے
ابرش کی جانب دیکھتے عزائم کو جواب دیا

URDUNovelians

تمہیں ابرش کو وہی عزت اور وقار لوٹانا ہو گا جو تم اس سے چھین چکے

_____ ہو

عزائم شاہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

میں ابرش کو ساری دنیا کے سامنے اپنی بیوی بنا کر لے کر جاؤں گا میں

_____ ابرش کو اب ہمیشہ خوش رکھوں گا میں ابرش اور آنزل

_____ ابر میرے ساتھ چلو پلیز _____ میں تمہارے بغیر مر جاؤں گا

زاق شاہ ابرش کے پاؤں میں گرا اس سے معافی مانگ رہا تھا مگر ابرش کی
نظر تو مسلسل ولید شاہ پر تھی جس نے آنزل کو اپنے سینے سے لگا رکھا تھا اس
کے چہرے پر انتہا کا کرب چھایا تھا

چندپل لگے تھے ابرش کو فیصلہ لینے میں وہ جانتی تھی ولید شاہ آج بھی اس کی خاطر اپنے قدم واپس موڑ لے گا وہ جانتی تھی یہ شخص محبت پر محبوب کی عزت کو ترجیح دے گا اس لیے اس نے خود ہی فیصلہ لیا

_____ میں اگر تمہارے ساتھ رہی تو مرجاؤں گی زاق شاہ

ابرش نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

میں سچ میں مرجاؤں گی چاچو

_____ مرجاؤں گی

URDUNovelians

ابرش نے اپنے منہ پر تھپڑ مارنا شروع کر دیئے وہ رو رہی تھی اس نے انتہائی کرب کے عالم میں کہا تو ولید شاہ کا دل تڑپ اٹھا

وہ آئزل کو التفات کو سو نپتا اٹھا اور آگے بڑھتے ابرش کو قابو کیا اسے
اپنے سینے میں بھینچ لیا

ابر_____ خبردار جو آج کے بعد تم نے ایسا کچھ بھی کہا تو_____ تم پاگل
ہو چکی ہو کیا_____ تمہیں آئیڈیا بھی ہے میرے لیے آئزل کے لیے تم کتنی
_____ خاص ہو_____ ہم دونوں تمہارے بغیر جی نہیں سکیں گے
تم تنہا نہیں ہو ابر میں اب تمہیں اس وحشی کے ساتھ ایک منٹ بھی نہیں
_____ رہنے دوں گا

اس نے ابرش کو سنبھالتے کہا ابرش روتے روتے ہی ولید کی بانہوں میں
_____ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی

اسے جب بھی سٹر لیس ہوتا تھا وہ ایسے ہی چیختی تھی چلاتی تھی اور ہر بار کی
_____ طرح ولید شاہ اسے سمیٹ لیتا تھا



عزائم شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے ایک فیصلہ لیا اور شاہ حویلی چلا گیا اس کے
ساتھ ہی عنود بھی گئی تھی

زاق شاہ اندھیرا کیے صوفے پر لیٹا ہوا تھا کچھ روز پہلے ہونے والے اس
واقعہ نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

جس لڑکی نے اسے محبت دی تھی اسے چاہا تھا اسی لڑکی کے دل میں اپنے
لیے نفرت دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا اسے پچھتاوے نے ایک بار پھر سے
آگھیرا

کچھ ہی دیر میں عزائم شاہ اس کے پاس آیا
زائم سائیں — آپ وہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آئیں یہ گھر آپ کا بھی
— اتنا ہی ہے جتنا کہ میرا
زاق شاہ نے عزائم کو مخاطب کرتے کہا

عزائم شاہ نے ایک نظر زاق کے چہرے کو دیکھا اور پھر اس کی جانب کچھ
پیپر بڑھائے

یہ کیا ہے؟ زواق نے تجسس آمیز لہجے میں پوچھا

تمہارے اور ابرش کی ڈائورس کے پیپر ہیں۔۔۔ ویسے تو تم اسے طلاق
دے ہی چکے ہو یہ کچھ پیپر ورک ہے تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے اور
میری بہن اپنی نئی زندگی کا آغاز کر سکے

عزائم شاہ نے یہ کہا اور وہیں صوفے پر بیٹھ گیا زواق شاہ نم آنکھوں سے
ان پیپرز کو دیکھنے لگا

عزائم شاہ نے اس کی آنکھوں کی نمی کو بغور دیکھا اور پھر گویا ہوا

جانتے ہو زواق شاہ طلاق وہ حلال کام ہے جسے اللہ نے سخت ناپسند کیا ہے۔ کسی عورت کو شوق نہیں ہوتا کہ اسے طلاق ہو مگر جب ظلم حد سے بڑھ جائے کوئی رشتہ ناسور بن جائے تو پھر اس ناسور کو کاٹنا ہی پڑتا ہے

ایک بھائی بے بسی کی انتہاء پر پہنچ کر اپنی بہن کے لیے طلاق کا مطالبہ کرتا ہے جب اس کی نازوں پلی بہادر بہن کسی مرد نما وحشی کا انتخاب کر لے اور وہ اس وحشی کے ساتھ سروائیونہ کر سکے تب ایک بھائی وہی کرتا ہے جو _____ میں آج کر رہا ہوں

URDU Novelians

_____ سائن کرو ڈائیسورس پیپر پر

عزائم شاہ نے زواق شاہ کو حکمیہ انداز میں کہا تو زواق شاہ نے التجا کرتے کہا

کیا کوئی گنجائش نہیں نکلتی ___؟ ایک آخری موقع ___ زاق شاہ نے
بے بس لہجے میں کہا

نہیں ___ تبھی ہال میں ایک نسوانی آواز گونجی زاق اور عزائم نے اس آواز
کی سمت دیکھا سامنے ہی ابرش کھڑی تھی زاق شاہ نے اس کے ساتھ
کھڑے ولید کو دیکھا تو اسے شدید قسم کی جیسی محسوس ہوئی اس شخص
سے جو کہ ابرش کو سہارا دیئے کھڑا تھا

مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے
ابرش ولید کا ہاتھ چھوڑے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی زاوی کی جانب بڑھی

تبھی زواق شاہ اس کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے
متوجہ کیا

ابرش___ میری غلطی ہے میں نے تم پر تمہارے پیار پر اعتبار نہیں
کیا___ تمہیں ہمیشہ فار گرانڈ لیا___ مگر ابرش تمہیں آج میری بات پر
یقین کرنا ہوگا میں تم سے بہت پیار کرنے لگا ہوں
میں تمہارے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا

میں زواق شاہ آج تک کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا مگر آج تم سے تمہاری
محبت کی بھیک مانگتا ہوں پلیز مجھے ایک موقع دو ہم پھر سے ایک نئی زندگی
کا آغاز کریں گے محبت اور بھروسے کے ساتھ جہاں صرف تم ہوگی اور
میں ہوں گا___

___ زاق شاہ نے ابرش کے سامنے ہاتھ جوڑے

ابرش تمہیں اب فیصلہ لینا چاہیے ولید اور زاق شاہ میں سے کسی ایک کا
___ انتخاب کرنا ہوگا

___ اب سوال صرف دو زندگیوں کا نہیں تین زندگیوں کا ہے

اب تاج شاہ جو ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا ابرش سے مخاطب ہوا ابرش کی
آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے

پاپا ٹھیک کہہ رہے ہیں ابرش تمہاری خوشی سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے
تم جو فیصلہ لوگی مجھے منظور ہے ___ اگر تم زاق شاہ کے ساتھ رہنا چاہتی

ہو تو مجھے تمہارے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں تمہاری خوشی اگر ذواق
شاہ ہے تو میری خوشی تمہیں خوش دیکھنے میں ہے۔ میں یہاں سے چلا
جاؤں گا تم بنا کسی دباؤ کے فیصلہ لینے میں آزاد ہو

ولید اپنی بات کہتا وہاں سے جانے لگا جب ابرش نے اس کا ہاتھ تھام کر
اسے روکا

دیکھا زاوی سائیں اسے کہتے ہیں محبت۔ ایک دوسرے کی آنکھوں میں
دیکھ کر ہوش سے بیگانہ ہو جانا پیار نہیں ہوتا پیار تو ایک دوسرے کا احساس
کرنے ایک دوسرے کو عزت دینے کا نام ہے

ہم دونوں کے بیچ ایک ان چاہا ایک ان کہا احساس تھا ایک وقتی کشش جسے
میں اب تک محبت کا نام دیتی رہی

پیار کبھی کسی انسان کو کمزور نہیں بناتا پیار تو سٹر انگ بناتا ہے آپ کے
ساتھ نے مجھے کمزور بنا دیا ہے زاوی سائیں اور ولید میری طاقت ہے میرا
_____ غرور ہے

ولید نے ہر مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا میرے ساتھ کھڑا رہا کبھی مجھے
تنہا نہیں چھوڑا

آپ کا اور میرا رشتہ شمع اور پروانے کی مانند تھا زاوی سائیں جو ایک
دوسرے کی چاہ میں جلتے اور خاک ہو جاتے ہیں جبکہ میرا اور ولید کا رشتہ
چاند اور ستارہ کی مانند ہے جو ایک ساتھ روشنی کرتے ہیں ایک دوسرے
کے لیے بنے ہیں

URDUNovelians

میں ولید کو کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گی پلیز آپ اب مجھے میری مرضی کی
_____ زندگی جینے دیں زواق شاہ

_____ ابرش یہ کہتے ہی وہاں سے بھاگ گئی سب کو شکاڈ چھوڑ کر

زاق شاہ نے سوچ سمجھ کر ابرش کو آزاد کر دیا تھا اور آنرل کی کسٹڈی
بھی ابرش کو سونپی

کچھ ماہ بعد ہی ابتر شاہ کے فیصلے کے مطابق التفات کا خرم کے ساتھ اور
ابرش کا ولید کے ساتھ نکاح کر دیا گیا تھا نکاح کی رسم سادگی سے ہوئی
تھی

URDUNovelians

التفات کو خرم رخصت کر کے اپنے اپارٹمنٹ لے جا چکا تھا خرم کی خوشی
کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا آخر کو اس کے صبر کا پھل مل چکا تھا

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی التفات اپنے ڈوپٹے سے الجھتی
بیزار سی ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی تھی

خرم شاہ نے گلہ کھنکھارتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا التفات نے اس پر
ایک نظر ڈالی وائٹ شلوار قمیض میں اس کا کسرتی جسم التفات کو مدہوش
کر رہا تھا مگر جیسے ہی التفات کے سامنے سات سال پہلے کے منظر آئے اس
نے نفرت سے نظر پھیر لی

خرم شاہ تم میرے جسم کو حاصل کر سکتے ہو مگر میرے دل میں اب

تمہارے لیے پہلے جیسی عزت اور محبت کا نام و نشان نہیں ہے یہ شادی

میری مجبوری ہے کیونکہ میں میرے بابا کو اب مزید اپنی وجہ سے پریشان
_____ نہیں کر سکتی سوائے اوے فرام می

التفات یہ کہتے ہی ڈریسنگ روم میں چلی گئی اور زور سے دروازہ بند کرتی
وہیں فرش پر بیٹھ گئی
اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ آج بھی خرم شاہ سے محبت کرتی تھی مگر
اب ان کے رشتے میں کچھ بھی نارمل نہیں تھا اسے اب پہلے جیسا ہونے
میں وقت درکار تھا اور یہی زندگی کی حقیقت تھی

عورت اپنی تذلیل کبھی نہیں بھولتی اور اپنے محبوب کے ہاتھوں ہوئی
تذلیل اس کے دل کو ویران کر دیتی ہے اس کے لبوں سے ہنسی چھین لیتی
ہے یہی حال التفات کا تھا التفات جیسے ہی چینجنگ روم سے باہر نکلی

سامنے ہی کمرے کے بیچوں بیچ کھڑا خرم شاہ اسے ایک بار پھر اپنی جانب متوجہ کر چکا تھا خرم شاہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کیا التفات اس اچانک افتاد پر گھبرا گئی جب خرم نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے انداز میں کہا

التفات میرے لیے صرف اتنا کافی ہے کہ تم میری بیوی بن کر میرے ساتھ رہو گی زندگی گزارنے کے لیے میری اپنی محبت کافی ہے جو میں تم سے کرتا ہوں

وہ یہ کہتے ہی اس کے کان کی لو کو چومتا اسے آزاد کرتا وہاں سے چلا گیا التفات کتنی ہی دیر ساکت کھڑی اس کے رد عمل پر غور کرنے لگی

اب جب کہ صبر کی آیتیں حفظ کر لی ہیں
تو دنیا کہتی ہے تم تو بے حس ہو

التفات شعر پڑھتی بیڈ کی جانب بڑھی اور لائٹ آف کرتے سونے کی
_____ کو شش کرنے لگی

URDUNovelians ☺☺☺☺☺☺☺

دوسری جانب ولید شاہ آئزل کو سلار ہاتھ جاب اب تاج شاہ اس کے
دروازے کو ناک کرتا اندر داخل ہوا

صاحبزادے آج آپ کی ویڈنگ نائٹ ہے اور آپ کو اس ٹائم اپنی بیوی
کے پاس ہونا چاہیئے جاؤ تم میں آئزل کو سنبھال لوں گا

ابتناج شاہ نے ولید سے کہا تو ولید ابتناج سے گویا ہوا

پاپا سے شام سے فلو ہو رہا ہے۔۔۔ ولید کے لہجے میں فکر دیکھ کر ابتناج
مسکرایا

URDUNovelians

میں دیکھ لوں گا اسے تم جاؤ اپنے روم میں اور ہاں مجھے اب پوتا چاہیئے۔۔۔
یونو۔۔۔ سو بیسٹ آف لک

ابتناج شاہ نے آنکھ دباتے کہا

سیر یسلی پایا۔۔۔ ولید نے ابر و اچکاتے ابتاج سے استفسار کیا اور پھر
دونوں باپ بیٹے کا قہقہہ گونجا

۔۔۔ اچھا سنو یہ تمہاری ماں کی پائیل ہے اسے ابرش کو دے دینا

ابتاج شاہ نے ایک باکس ولید کی جانب بڑھاتے کہا ولید نے اس سے وہ
باکس لے لیا

URDUNovelians

اوکے گڈ نائٹ اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ ابتاج نے زبردستی ولید کو
کمرے سے نکالا

آنزل کو سلانے کے بعد اب تاج کے حوالے کرتا وہ اپنے روم کی جانب
بڑھا جسے آج اس نے خود ڈیکوریٹ کیا

وہ جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوا ایک تکیہ اس کے منہ پر
آگرا

اس نے تکیے کو جیسے ہی ہٹایا سامنے ہی بیڈ پر نک سک سے تیار بیٹھی ابرش
نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

یہ کیا طریقہ ہے بیوی؟ نئے نویلے شوہر کا ایسا استقبال ویری بیڈ۔۔۔ ولید
شاہ نے ابرش سے سوال کیا جواب کی بار واز اٹھائے ولید کی طرف
اچھالنے والی تھی

تمہارا انتظار کرتے کرتے میری کمر اکڑ گئی اوپر سے اس ہیوی ڈریس میں
مجھ سے چلا تک نہیں جا رہا اور تم کسی ریاست کے شہزادے کی طرح ابھی
_____ کمرے میں آئے

ابرش نے انگلی نچاتے لڑاکا عورتوں کی طرح ولید سے کہا

ہیوی ڈریس پہننے کی ضرورت کیا تھی بیوی ویسے بھی ابھی تھوڑی دیر بعد
اتارنا ہی ہے ناں _____ ولید شاہ مخمور لہجے میں اس سے گویا ہوا ابرش اس
کی بات سن کر زوردار قہقہہ لگانے لگی

URDUNovelians

بے شرمی کا الگ ہی لیول ہے تمہارا ولید اب تاج شاہ _____ اس کی جلت رنگ
ہنسی کی گونج نے ولید شاہ کو مسمرائز کر دیا تھا

بہت ترسا ہوں میں اس ہنسی کی گونج سننے کو _____ ولید ملک ابرش کے
پاس بیڈ پر جگہ بناتے بولا

ابرش اس کی بات کا مطلب سمجھتی اس کی جانب دیکھتی گویا ہوئی

چلو اب میری تعریف کرو پھر چیلنج کرنا ہے مجھے _____ ابرش نے ولید کی
آنکھوں میں دیکھتے کہا

ولید کے تو طوطے اڑ چکے تھے اتنی بولڈ بیوی ملی تھی اسے مگر اب جب مل
_____ ہی گئی تھی تو اس نے اس کی تعریف کرنے کا ارادہ کر ہی لیا

ابر _____ ولید نے ابرش کو پکارا تو ابرش بھی اس کی جانب متوجہ ہوئی

_____ہمممم_____ ابرش کے کان کھڑے ہو چکے تھے

_____ تم بہت خوبصورت ہو بالکل کسی اپسر کی طرح
ولید نے ابرش کا ہاتھ تھامے اسے لبوں کے قریب لے جاتے بوسہ دیا

اچھا اور_____؟ ابرش جو کہ اس کے بوسے پر سمٹی تھی اس سے مزید کی
فرمائش کرنے لگی

URDUNovelians

_____ میں آج اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہو کہ مجھے تم ملی

ولید نے اب کی بار اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

_____ ابھی بھی وہ نہیں بولو گے جو میں سننے کے لیے ترس رہی ہوں پاگل

ابرش نے منہ بسورتے کہا تو ولید شاہ نے لب دانتوں تلے دبائے اور پھر
مخمور لہجے میں بولا

آئی لو یو ابرش _____ آئی ریٹلی لو یو

ولید نے ابرش سے اظہار محبت کیا ابرش کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں وہ
آگے بڑھتے اس کے گلے لگ گئی

_____ آئی لو یو ٹوولی _____ عشق ہو گیا ہے مجھے تم سے

ابرش نے ولید کی محبت کا جواب محبت سے دیا اور اس کے کان کی لوپر
بانٹ کرتی الگ ہوئی

ولید نے اس کے پاؤں سے لہنگا سر کا یا اور اس کے دودھیا پاؤں اپنے
ہاتھوں میں لیے

ولید نے وہ پائیل نکال کر اس کے پاؤں میں پہنادی

یہ پائیل میری ماں کی نشانی ہے ابر اسے ہمیشہ پہنے رکھنا۔۔۔ اس پائیل کی
_____ گونج شاید اس گھر میں عالین کیانی کی کمی کو پورا کر سکے

ولید نے یہ کہتے ہی اس کے پاؤں پر بوسہ دیا ابرش اپنے نصیب پر نازاں
تھی

جو حکم میرے سر تاج____ ابرش نے آنکھ دباتے کہا ولید اس ادا پر جانثار
ہونے لگا

ویسے یہ ریڈ کلر تمہیں بہت سوٹ کر رہا ہے بس اگر گلہ تھوڑا اور ڈیپ
____ ہوتا اور کندھے تھوڑے نیچے کو سرک جاتے تو تم ہاٹ لگ سکتی تھی

ولید نے اب کی بار ابرش کے چہرے کو آنکھوں میں سموتے بڑے
سیریس انداز میں کہا

واٹ؟؟ کیا میں ہاٹ نہیں ہوں؟ ابرش نے حیرت سے استفسار کیا اس
کے لہجے میں صدمہ تھا جسے ولید نے بھی محسوس کیا

نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔ ولید نے لب دانتوں تلے دباتے اپنی شرارت
جاری رکھی

۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں تمہیں کتنی ہاٹ ہوں میں
ابرش نے یہ کہتے ہی اسے اپنی جانب کھینچا اور وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر
لیٹ گیا
اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی حرکت کرتا ابرش اس کے پیٹ پر بیٹھ گئی
اور ولید پر جھکی اس کے ہونٹوں کا رس پینے لگی

جب ابرش کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تو ولید کے لبوں کو اپنے
ہونٹوں کی قید سے آزاد کرتی مخمور نظروں سے اسے دیکھنے لگی

یہ تم کیا کرنا چاہ رہی ہو؟ ولید نے اس سے استفسار کیا

تمہارا رپ____ ابرش نے بے شرمی کا مظاہرہ کرتے کہا

ر کو ابھی بتاتا ہوں تمہیں____ ولید نے ابرش کو کمر سے پکڑے بیڈ کی
دوسری سائیڈ پر لٹایا

وہ ابرش کے لبوں کو چومتا اور بے دردی سے کاٹنے لگا جبکہ اس کے ہاتھ
ابرش کے جسم کے نشیب و فراز میں الجھے ہوئے تھا

URDU NOVELIANS

ولید نے اپنے ہونٹوں کو ابرش کے کان کے قریب لے جاتے اس کی کان
کی لو کو چومنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا ابرش تو اس کے لمس سے کانپ
اُٹھی تھی

ولی____ ابرش نے سرگوشی کرتے پکارا ولید اس کے لبوں پر انگلی
پھیرتا اسے خاموش کرا چکا تھا

آج مت رو کو ابر____ آج اپنے اور میرے بیچ کے اس فاصلے کو مٹ
____ جانے دو

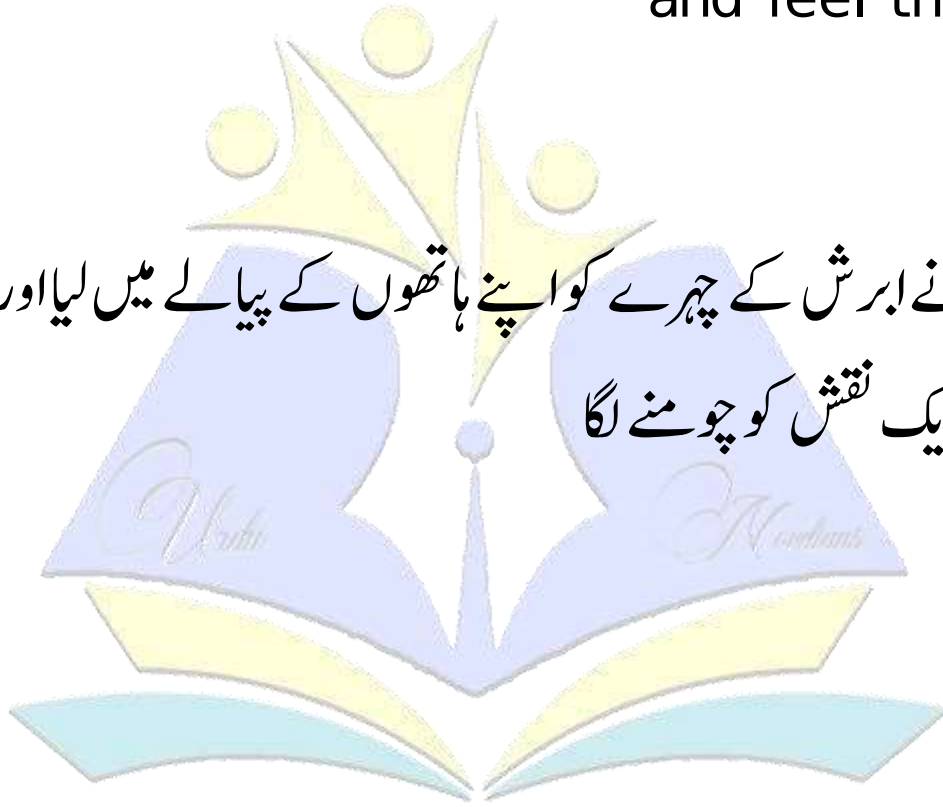
URDUNovelians

I wanna feel every moment of our special
night____

Don't say anything just keep listening to me

and feel this ____

ولید شاہ نے ابرش کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اس
کے ایک ایک نقش کو چومنے لگا



Baby

I thought about you all years

Today I wanted to let you know

URDU NOVELIANS

I love you today I love you tomorrow

Put it together I love you forever

All I see in this world is no one else but you
and me_____

ولید اس کی آنکھوں میں دیکھتا شدتِ جذبات سے بولا اور پھر وہی شدت
اس کے ہونٹوں پر اتاری وہ اس کے ہونٹوں کو چومتا قطرہ قطرہ اس کی
سانسوں کا پینا چاہتا تھا اس کا لمس اپنے وجود میں اتارنا چاہتا تھا اس کی یہ
شدت دیکھ ابرش گھبرا گئی اسے لگا کہ آج یہ شخص اس کی جان لے لے
گا_____

URDU NOVELIANS

ابرش نے ولید کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا اور پھر اس کی
آنکھوں میں دیکھتی مدہوش کن لہجے میں بولی

You took away My fears____

You're someone I can share my love with____

I know this isn't just a game because what I
feel for you today I never felt with anyone
else____

وہ یہ کہتی ولید کی آنکھ پر بوسہ دیتی مزید گویا ہوئی

URDU NOVELIANS

When you stare In my eyes it's a feeling I

can't ignore____

ولید شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کے سر کے پیچھے سے
گزارتا اس کی گردن پر جھکتا بولا

Words can't imagine how much I love

you____

You're what I've been waiting for my whole

life____

Let's surrender ourselves to each other's

arms____

URDU NOVELIANS

Because when I wrapped up in your arms I
feel safer than ever before__

یہ بہکے بہکے انداز دیکھ کر ابرش اس کے گلے میں اپنی بانہیں ڈالتی اسے اپنے
قریب کرتی فاصلہ مٹا چکی تھی اور دونوں ایک دوسرے کی محبت میں بھگنے
لگے__



URDUNovelians

عزائم سائیں آپ کو بابا زندہ ہیں اس بات کا علم کیسے ہوا تھا__؟ عنود
مرسم کو فیڈ کراتے کراتے ایک خیال کے تحت چونکی اس نے عزائم سے

استفسار کیا جو ابھی ابھی جم سے واپس آیا تھا کیوں کہ اسے یاد تھا جس روز
عیشم اغوا ہوئی تھی اس دن عزائم اس سے کچھ بات کر رہا تھا مگر بعد میں وہ
بھول گئی تھی آج ہی اسے یہ بات یاد آئی

مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا عنود — عزائم نے اس کی گود سے مر تسم کو لیا اور
اسے کاٹ میں لٹانے کے بعد عنود کا ہاتھ تھامے گویا ہوا

عنود میں بظاہر تو ایک اداکار ہوں اور برنس مین بھی بٹ میں پس پردہ
ایجنسی کے لیے کام کر رہا ہوں

عزائم نے عنود پر گویا بمب گرایا عزائم اپنی زندگی میں پیش آنے والے
مسائل کے سبب فورسز جوائن نہیں کر سکا تھا جبکہ فورسز کا حصہ بننا اس کا
خواب تھا

اپنی جاب کے زمانہ میں اسے ایک اجنبی شخص ملا جو خود فورسز سے بلانگ کرتا تھا اس نے عزائم کے شوق کو دیکھتے اسے ٹریننگ دی اور اپنی قابلیت کے بل بوتے پر عزائم شاہ پہلی بار ہی ایجنسی کے لیے ہائر کر دیا گیا تھا مگر وہ یہ بات کسی کو بتانا نہیں چاہتا تھا

ابتناج شاہ کی موت کا وہ ڈرامہ بھلا ہیا سے اس کا علم نہیں تھا مگر جب وہ زیر اور تمبریز کے بارے میں اسٹڈی کر رہا تھا تب اسے ابتناج کے بارے میں بھی معلوم ہو چکا تھا

اور وہ اس سارے معاملے کی تہہ تک پہنچ چکا تھا عزائم باقاعدہ طور پر فورسز کا حصہ نہیں بن سکا تھا مگر بہت سے کام آج بھی اسی کے دماغ کے تحت کیے جاتے ہیں

عنود نے اسے خشمگین نظروں سے گھورا مگر پھر اس کی جاب کی نوعیت کا
سوچتے اس کے گلے لگ گئی

عزائم سائیں مرتسم کو کاٹ سے اٹھا کر بیڈ پر سلائیں۔۔۔ عنود عزائم سے
الگ ہوتی گویا ہوئی

نووے۔۔۔ عزائم نے ناک سے مکھی اڑاتے کہا

واٹ ڈویو مین؟ عیشتم اب تک ہمارے ساتھ سوتی رہی ہے عزائم۔۔۔ عنود
نے اسے گھورا

کیوں کہ وہ عیشتم ہیں۔۔۔ عزائم نے عنود کی جانب مسکراہٹ اچھالی

اتنا فرق کیوں عزائم سائیں؟ عنود نے عزائم سے سوال کیا

مجھے میرے دونوں بچے عزیز ہیں عنود — مر تسم میرے خوابوں کی
تعبیر ہے جب کہ عیشم وہ خواب ہے جو میں نے بُنا تھا عیشم نے میرے
ساتھ اسٹر گل کیا ہے میرے اس خواب کو جیا ہے میں آج جو بھی ہوں
جس مقام پر ہوں عیشم میری کامیابی کی اصل وجہ ہے اور سب سے بڑی
_____ بات

_____ عیشم نہ ہوتی تو عنود شاہ کبھی عزائم کے مقدر میں نہ لکھی جاتی

عزائم شاہ نے عنود کے بالوں کی لٹ کان کے پیچھے اڑ سی

عنود نے اس کے کندھے پر سر ٹکا لیا

_____ آئی لو یو عزائم سائیں

_____ عنود نے دھیمی سی سرگوشی کی



ماہ بعد 6

آج ابتناج شاہ کی کنکڈم میں خوب رونق لگی تھی ابتناج شاہ اور سالار درانی

لان میں بیٹھے چیس کھیل رہے تھے جبکہ

کچھ ہی فاصلے پر تھام، عزائم خرم اور سدید چاروں مل کر باسکٹ بال کھیلنے

میں مصروف تھے

مریجہ اور عنزش دونوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے تھے التفات بھی پریگنٹ
تھی اس نے خرم کی محبت اور چاہت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے وہ
اپنی زندگی میں اب مطمئن تھی جبکہ خرم تو التفات کو پانے کے بعد پھر
سے جی اٹھا تھا

دوسری جانب عنود آداب میزبانی نبھانے میں مصروف تھی التفات اب
ابتناج کے پاس رہتی تھی اس لیے عنود نے اسے مکمل ریسٹ پر رکھا تھا۔

یہ ولید کہاں رہ گیا؟ خرم نے چیئر پر بیٹھتے کہا
تو ابتناج نے اسے اشارہ کیا خرم کے ساتھ سب نے ہی اس کی انگلی کی
سمت دیکھا جہاں ابرش ولید کو کان پکڑوائے سٹ اسٹینڈ کروارہی تھی

یہ تو پورے کا پورا جور و کاغلام ہے۔۔۔ عزانم شاہ نے قہقہہ لگایا

آخر بیٹا کس کا ہے۔۔۔ سالار درانی نے ابنتاج کو چھیرتے کہا

سچ بتاؤں تو یہ لڑکا زن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑ چکا ہے ایجنسی کا نمبر
ون آفیسر گھر میں بیوی کے آگے پیچھے پھرتا ہے اگر اس کی بیوی نے دن
_____ کو رات کہہ دیا تو اس کی ہمت نہیں ہوگی اس کی نافرمانی کرنے کی

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ سب نے قہقہہ لگایا ولید جانتا تھا کہ وہ لوگ اس کی حالت پر ہنس
رہے ہیں مگر وہ سب کو نظر انداز کرتا برش کی خوشی میں اپنا آپ بھلائے
بیٹھا تھا

ابرش اس کی وہ ڈیزائر تھی جو اسے قدرت کی طرف سے تحفہ میں ملی تھی
__ وہ اس تحفے کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا تھا



شاہ حویلی میں ایک اور فرد کا اضافہ ہو چکا تھا اور وہ تھی زائشہ ملک __
عزائم کی ریکوسٹ پر زاق شاہ نے زائشہ سے شادی کر لی تھی کیونکہ اس
کی وجہ سے ولید پریشان تھا

URDUNovelians

زائشہ نے زاق کو پورے دل سے اپنایا تھا زاق شاہ بھی اب زائشہ کے
ساتھ خوش رہنے کی کوشش کر رہا تھا

مگر اس کے دل میں جو خواہش کسک بن کر رہ چکی تھی وہ اسے کبھی سکون
نہیں ملنے دیتی تھی وہ ابرش کو بھلا نہیں پارہا تھا

ابرش میری ڈیزائر تم تھی مگر مجھے سمجھنے میں وقت لگ گیا آج جب سمجھ
آئی تو خالی ہاتھ رہ گیا میں

زاق شاہ دل ہی دل میں سوچتا کھڑکی بند کرتا کمرے کی جانب بڑھا جہاں
زائشہ اس کی منتظر تھی

ختم شد